شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبدالجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اُردو ترجمہ

کنز العُمّال

فی سنن الأقوال والأفعال

مُستند کُتب سے رواۃ حدیث سے متعلق کلام حوالہ کے ساتھ شاملِ کتاب ہے

تالیف

علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری متوفی ۹۷۵ھ

مقدمہ، عنوانات، نظرثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دارُالاشاعت

اُردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی پاکستان فون: 32631861

كنز العمّال

شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبدالجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی شرح سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اردو ترجمہ

کنز العمّال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب میں رواۃ حدیث سے متعلق کلام تلاش کر کے حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے

جلد ۷

(حصہ [illegible])

تالیف

علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری

متوفی [illegible]

مقدمہ، عنوانات، نظرثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دار الاشاعت

اردو بازار ایم اے جناح روڈ

کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی

طباعت : ستمبر ۲۰۰۹ء علمی گرافکس

ضخامت : 589 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو از راہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

.........ملنے کے پتے.........

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ معارف القرآن جامعہ دارالعلوم کراچی

بیت القرآن اردو بازار کراچی

مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد

مکتبۃ المعارف محلّہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور

بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور

مکتبہ رحمانیہ ۱۸۔ اردو بازار لاہور

مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

AZHAR ACADEMY LTD.
54-68 LITTLE ILFORD LANE
MANOR PARK, LONDON E12 5QA

ISLAMIC BOOK CENTRE
119-121, HALLIWELL ROAD
BOLTON, BL1-3NE

امریکہ میں ملنے کے پتے

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

فہرست عنوانات...... حصہ سیزدہم

حضرات شیخین ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے فضائل کا بیان	۱۵
فضائل حضرت عثمان بن عفان ذوالنورین رضی اللہ عنہ	۱۶
جانشین عثمان رضی اللہ عنہ	۲۸
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ اور قتل	۲۸
حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل	۵۸
حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فراست	۸۷
حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سیرت فقر اور تواضع	۸۸
حضرت علی رضی اللہ عنہ کا زہد	۹۰
حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مراسلات	۹۱
حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قتل	۹۱
تتمہ عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم اجمعین	۹۶
حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ	۹۶
حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ	۹۹
حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ	۱۰۳
حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ	۱۰۳
حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ	۱۰۶
جامع فضائل ہائے خلفاء	۱۱۱
جامع مناقبہا عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم	۱۱۷
جامع مناقبہائے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین	۱۱۸
حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ	۱۲۱
حضرت ابوعبیدہ بن الجراح اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہما	۱۲۲
حضرت ابی بن کعب اور جندب بن جنادہ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ	۱۲۲
سماک بن مخرمہ، سماک بن عبیدہ، سماک بن خرشہ رضی اللہ عنہم	۱۲۲
مفصل فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم کے بیان میں	۱۲۳
حروف معجم کی ترتیب پر	۱۲۳
حرف الف..... حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ	۱۲۳
ابیض بن جمال مآربی السبائی رضی اللہ عنہ	۱۲۶
ابراہیم بن ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ	۱۲۶
اثال بن نعمان حنفی رضی اللہ عنہ	۱۲۶
احمر بن سواء سدوسی رضی اللہ عنہ	۱۲۶
حضرت ارطبان رضی اللہ عنہ	۱۲۶
حضرت ارقم بن ابی ارقم (عبدمناف) مخزومی رضی اللہ عنہ	۱۲۷
حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ	۱۲۷
حضرت اسلم مولائے عمر رضی اللہ عنہ	۱۲۹
اسمر بن ساعد بن ھلوات المازنی رضی اللہ عنہ	۱۲۹
اسود بن سریع رضی اللہ عنہ	۱۲۹
اسود بن عمران البکری رضی اللہ عنہ	۱۲۹
اسود بن بختری بن خویلد رضی اللہ عنہ	۱۲۹
حضرت اسود بن حارثہ رضی اللہ عنہ	۱۲۹
حضرت اسود بن خطامہ الکنانی رضی اللہ عنہ (زہیر بن خطامہ کے بھائی)	۱۳۰
اسود بن حازم بن صفوان بن عرار رضی اللہ عنہ	۱۳۰
حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ	۱۳۰
حضرت اسید بن ابی ایاس رضی اللہ عنہ	۱۳۲
حضرت اشج منذر بن عامر رضی اللہ عنہ	۱۳۳

فہرست عنوان	صفحہ نمبر
حضرت اصید بن سلمہ رضی اللہ عنہ	۱۳۳
اصیرم بن عبدالاشھل رضی اللہ عنہ	۱۳۴
حضرت اعرش (یا) اعوس بن عمرو یشکری رضی اللہ عنہ	۱۳۴
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ	۱۳۵
حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ	۱۳۶
حضرت انس بن ابی مرثد رضی اللہ عنہ	۱۳۷
حضرت اوفی بن مولی تیمی غبری رضی اللہ عنہ	۱۳۷
حضرت اوس کلابی رضی اللہ عنہ	۱۳۷
حضرت ایمن رضی اللہ عنہا	۱۳۷
حضرت ایاس بن معاذ رضی اللہ عنہ	۱۳۸
حرف باء.....حضرت باقوم رومی رضی اللہ عنہ	۱۳۸
حضرت براء بن معرور رضی اللہ عنہ	۱۳۸
حضرت براء بن عازب اور حضرت زید بن ارقم	۱۳۸
حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ	۱۳۹
حضرت بسر مازنی رضی اللہ عنہ	۱۳۹
حضرت بشر بن براء بن معرور رضی اللہ عنہ	۱۳۹
حضرت بشر بن معاویہ بکائی رضی اللہ عنہ	۱۴۰
حضرت بشیر بن عقربہ جہنی رضی اللہ عنہ	۱۴۰
حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ	۱۴۰
حضرت بشیر بن عصام کعبی حارثی رضی اللہ عنہ	۱۴۲
حضرت بکر بن جبلہ رضی اللہ عنہ	۱۴۲
حضرت بکر بن حارثہ جہنی رضی اللہ عنہ	۱۴۲
حضرت بکر بن شداخ لیثی رضی اللہ عنہ	۱۴۲
حضرت بلال مؤذن رضی اللہ عنہ	۱۴۳
حرف تاء.....حضرت تلب بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ	۱۴۴
حرف جیم.....حضرت جابر بن سمرہ	۱۴۴
حضرت جارود رضی اللہ عنہ	۱۴۵
حضرت جثامہ بن مساحق رضی اللہ عنہ	۱۴۵
حضرت جدم بن فضالہ رضی اللہ عنہ	۱۴۵

فہرست عنوان	صفحہ نمبر
حضرت جحش جہنی رضی اللہ عنہ	۱۴۵
حضرت جراد بن عیسیٰ رضی اللہ عنہ	۴۵
حضرت جندب بن جنادہ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ	۱۴۵
حضرت ابوراشد عبدالرحمٰن بن عبید ازدی رضی اللہ عنہ	۱۴۹
حضرت جعفر رضی اللہ عنہ	۱۴۹
حضرت جفینہ جہنی (قیل النہدی رضی اللہ عنہ)	۱۵۱
حضرت جندب بن کعب عبدی (ازدی) وحضرت زید بن صوحان رضی اللہ عنہ	۱۵۱
حضرت جریر رضی اللہ عنہ	۱۵۲
حضرت جعفر بن ابی الحکم رضی اللہ عنہ	۱۵۳
حضرت جزء بن جدرجان رضی اللہ عنہ	۱۵۳
حضرت جزی سلمی رضی اللہ عنہ	۱۵۴
حرف حاء.....حضرت حارثہ بن نعمان انصاری رضی اللہ عنہ	۱۵۴
حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ	۱۵۴
حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ	۱۵۶
حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ	۱۵۹
حضرت حجان بن علاط سلمی رضی اللہ عنہ	۱۶۱
حضرت حسان بن شداد طھوی رضی اللہ عنہ	۱۶۲
حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ	۱۶۲
حضرت حزن بن ابی وھب مخزومی رضی اللہ عنہ	۲۶۲
حضرت حزام (یا حازم) الحزامی رضی اللہ عنہ	۱۶۲
حضرت حزابہ بن نعیم رضی اللہ عنہ	۱۶۳
حضرت حکیم بن عمرو بن شرید رضی اللہ عنہ	۱۶۳
حضرت حارث بن مالک (حارثہ بن نعمان) انصاری رضی اللہ عنہ	۱۶۴
حضرت حشرج رضی اللہ عنہ	۱۶۴
حضرت حصین بن اوس نہشلی رضی اللہ عنہ	۱۶۴
حضرت حصین بن عوف خثعمی رضی اللہ عنہ	۱۶۵
حضرت حصین بن عبد والد عمران بن حصین رضی اللہ عنہ	۱۶۵

فہرست عنوان	صفحہ نمبر
حضرت حمید بن ثور ہلالی رضی اللہ عنہ	۱۶۵
حضرت حمزہ بن عمرا سلمی رضی اللہ عنہ	۱۶۵
حضرت حنظلہ بن حذیم بن حنفیہ مالکی رضی اللہ عنہ	۱۶۵
حضرت حکیم بن سعید بن العاص بن امیہ بن عبدالشمس رضی اللہ عنہ	۱۶۶
حضرت حنظلہ بن ربیع الکاتب الاسدی رضی اللہ عنہ	۱۶۶
حضرت حارث بن حسان رضی اللہ عنہ	۱۶۷
حضرت حارثہ بن عدی بن امیہ بن ضبیب رضی اللہ عنہ	۱۶۷
حضرت حارث بن مسلم تمیمی رضی اللہ عنہ	۱۶۷
حضرت حارث بن عبدشمس خثعمی رضی اللہ عنہ	۱۶۸
حضرت حکم بن حارث سلمی رضی اللہ عنہ	۱۶۸
حضرت حسیل ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ	۱۶۸
حضرت حممہ دوسی رضی اللہ عنہ	۱۶۹
حوط بن قرواش بن حصین رضی اللہ عنہ	۱۶۹
حرف خاء... حضرت خالد بن عمیر رضی اللہ عنہ	۱۶۹
حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ	۱۶۹
حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ	۱۷۳
حضرت خبیب رضی اللہ عنہ	۱۷۴
حضرت خالد بن ابی جبل عدوانی رضی اللہ عنہ	۱۷۴
حضرت خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ	۱۷۵
حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ	۱۷۵
حضرت خریم بن فاتک الاسدی رضی اللہ عنہ	۱۷۶
حضرت خزیمہ بن حکیم سلمی رضی اللہ عنہ	۱۷۹
حضرت خالد بن رباح رضی اللہ عنہ (بلال رضی اللہ عنہ کے بھائی)	۱۸۰
حرف راء..... حضرت ربیع بن زیاد رضی اللہ عنہ	۱۸۱
حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ	۱۸۱
حضرت رباح رضی اللہ عنہ (نبی کریم ﷺ کا آزاد کردہ غلام)	۱۸۲
حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ	۱۸۲
حرف زاء... حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ	۱۸۲
حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ	۱۸۲
حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ	۱۸۴
حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ	۱۸۵
حضرت زید بن سہل ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ	۱۸۷
حضرت زید بن صوحان و جندب بن کعب عبدی (یاازدی) رضی اللہ عنہ	۱۸۷
حضرت زید الخیل رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ نے ان کا نام زید الخیر رکھا	۱۸۷
حرف سین.... حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ	۱۸۸
حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ	۱۸۸
حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ	۱۸۸
حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ	۱۹۲
حضرت سعد بن قیس عنزی رضی اللہ عنہ	۱۹۴
حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ	۱۹۴
حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ	۱۹۵
حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ	۱۹۵
حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ	۱۹۵
حضرت سندر ابوعبداللہ مولائے زنباع جذامی رضی اللہ عنہ	۱۹۸
حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ	۱۹۹
حضرت سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ	۲۰۰
حضرت سعد بن تمیم سکونی رضی اللہ عنہ	۲۰۱
حضرت سیمویہ بلقائی رضی اللہ عنہ	۲۰۱
حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ	۲۰۱
حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ	۲۰۱
حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا	۲۰۱
حرف صاد..... حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ	۲۰۲
حضرت صہیب رضی اللہ عنہ	۲۰۲
حرف ضاد..... حضرت ضرار بن خطاب رضی اللہ عنہ	۲۰۴

فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر
حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ	۲۰۴	حضرت عمرو بن حبیب بن عبد شمس رضی اللہ عنہ	۲۲۹
حضرت ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ	۲۰۵	حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ	۲۲۹
حضرت ضماد ازدی رضی اللہ عنہ	۲۰۵	حضرت عمرو بن طائی رضی اللہ عنہ	۲۳۱
حرف طاء...... حضرت طارق بن شہاب احمسی رضی اللہ عنہ	۲۰۶	حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ	۲۳۱
حضرت طلحہ بن براء رضی اللہ عنہ	۲۰۶	حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ	۲۴۰
حرف عین...... حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ	۲۰۶	حضرت عمار رضی اللہ عنہ	۲۴۱
حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ	۲۰۷	حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ	۲۴۷
حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ	۲۰۸	حضرت عمرو بن اسود رضی اللہ عنہ	۲۵۰
حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ	۲۱۰	حضرت عثمان ابوقحافہ رضی اللہ عنہ	۲۵۰
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ	۲۱۰	حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ	۲۵۰
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ	۲۱۳	حضرت عویمر بن عبداللہ بن زید ابوالدرداء رضی اللہ عنہ	۲۵۱
حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ	۲۱۷	حضرت عمرو بن طفیل رضی اللہ عنہ	۲۵۳
حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ	۲۱۹	حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ	۲۵۳
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ	۲۱۹	حضرت عمیر بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ	۲۵۴
حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ	۲۲۱	حضرت عبدالرحمن بن ابزی رضی اللہ عنہ	۲۵۶
حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ	۲۲۲	حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ	۲۵۶
حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ	۲۲۲	حضرت عمرو بن معاذ رضی اللہ عنہ	۲۵۶
حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ	۲۲۲	حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ	۲۵۶
حضرت عبداللہ ذوالبجادین رضی اللہ عنہ	۲۲۳	حضرت ثعلبہ بن زید رضی اللہ عنہ	۲۵۷
حضرت عبداللہ بن حازم رضی اللہ عنہ	۲۲۳	حضرت عمارہ بن احمر مازنی رضی اللہ عنہ	۲۵۷
عبداللہ بن ابی (منافق)	۲۲۳	حضرت عمیر بن وہب جمحی رضی اللہ عنہ	۲۵۷
حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ	۲۲۴	حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ	۲۵۸
حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ	۲۲۵	حضرت عیینہ رضی اللہ عنہ	۲۵۸
حضرت عبدالجبار بن حارث رضی اللہ عنہ	۲۲۶	حضرت عیاش بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ	۲۵۹
حضرت عروہ بن ابی جعد البارقی رضی اللہ عنہ	۲۲۷	حضرت عامر بن واثلہ ابوالطفیل رضی اللہ عنہ	۲۵۹
حضرت غرفہ بن حارث کندی رضی اللہ عنہ	۲۲۷	حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ	۲۶۰
حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ	۲۲۷	حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ	۲۶۰
حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ	۲۲۸	حضرت عاصم بن ثابت بن ابی الافلح رضی اللہ عنہ	۲۶۰
حضرت عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ	۲۲۸	حرف الفاء...... حضرت فروہ بن عامر جذامی رضی اللہ عنہ	۲۶۱

فہرست عنوان	صفحہ نمبر
حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ	۲۶۱
حضرت فرات بن حیان رضی اللہ عنہ	۲۶۲
حرف قاف..... حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ	۲۶۲
حضرت قیس بن مکشوح مراری رضی اللہ عنہ	۲۶۲
حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ	۲۶۳
حضرت قثم بن عباس رضی اللہ عنہ	۲۶۴
حضرت قیس بن کعب رضی اللہ عنہ	۲۶۴
حضرت قیس بن ابی حازم بجلی احمسی رضی اللہ عنہ	۲۶۴
حضرت قیس بن مخرمہ رضی اللہ عنہ	۲۶۴
حرف کاف..... حضرت کابس بن ربیعہ رضی اللہ عنہ	۲۶۴
حضرت کثیر بن عباس رضی اللہ عنہ	۲۶۵
حضرت کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ	۲۶۵
حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ	۲۶۵
حرف لام..... حضرت لجلاج زہری رضی اللہ عنہ	۲۶۵
حرف میم..... حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ	۲۶۶
حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ	۲۶۶
حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ	۲۶۷
حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ	۲۶۸
محمد بن ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ	۲۶۹
محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ	۲۶۹
محمد بن طلحہ رضی اللہ عنہ	۲۷۰
حضرت منذر رضی اللہ عنہ	۲۷۰
حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ	۲۷۰
موسیٰ وعمران ابن طلحہ رضی اللہ عنہ	۲۷۲
محمد بن فضالہ بن انس بقول بعض محمد بن انس بن فضالہ رضی اللہ عنہ	۲۷۲
حضرت محیصہ بن مسعود بن کعب انصاری اوسی رضی اللہ عنہ	۲۷۳
حضرت مدلوک ابوسفیان رضی اللہ عنہ	۲۷۳
حضرت مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ	۲۷۳
حضرت مطاع رضی اللہ عنہ	۲۷۳
حضرت معن بن زید بن الحسن بن حبیب سلمی رضی اللہ عنہ	۲۷۴
حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ	۲۷۴
حرف نون..... حضرت نابغہ جعدی رضی اللہ عنہ	۲۷۴
حرف واؤ..... حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ	۲۷۵
حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ	۲۷۶
حضرت ہاء..... حضرت ہلال مولائے مغیرہ رضی اللہ عنہ	۲۷۶
حضرت ھانی ابومالک رضی اللہ عنہ	۲۷۶
حرف یاء..... حضرت یسار مولیٰ مغیرہ رضی اللہ عنہ	۲۷۷
حضرت یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ	۲۷۷
کنیتوں کا بیان	۲۷۷
حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ	۲۷۷
حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ	۲۷۹
حضرت ابوامامہ صدی بن عجلان رضی اللہ عنہ	۲۷۹
حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ	۲۸۰
حضرت ابوعامر رضی اللہ عنہ	۲۸۰
حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ	۲۸۰
حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ	۲۸۱
حضرت ابوصفرہ رضی اللہ عنہ	۲۸۱
حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ	۲۸۲
حضرت ابوعمرو بن حفص رضی اللہ عنہ	۲۸۲
حضرت ابوغادیہ رضی اللہ عنہ	۲۸۲
حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ	۲۸۲
حضرت ابوقرصافہ رضی اللہ عنہ	۲۸۳
حضرت ابومریم سلولی مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ	۲۸۳
حضرت ابومریم الغسانی رضی اللہ عنہ	۲۸۳
حضرت ابواسماء رضی اللہ عنہا	۲۸۴
ایک نامعلوم صحابی رضی اللہ عنہ	۲۸۴
باب فضائل صحابیات رضی اللہ عنہن	۲۸۵

فہرست عنوان	صفحہ نمبر
مجتمعات ومتفرقات	۲۸۵
مجتمعات	۲۸۵
متفرقات ..... ام سُلیط رضی اللہ عنہا	۲۸۵
اہلیہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ	۲۸۵
حضرت ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہ	۲۸۶
حضرت ام عمارہ بنت کعب رضی اللہ عنہ	۲۸۶
حضرت ام کلثوم بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ	۲۸۷
ام کلثوم زوجہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ	۲۸۷
حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ	۲۸۷
ام خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ	۲۸۷
حضرت سبیعہ غامدیہ بقول بعض آمنہ رضی اللہ عنہا	۲۸۷
حضرت ام ورقہ بنت عبداللہ بن حارث انصاری رضی اللہ عنہ	۲۸۸
حضرت سلامہ بنت معقل رضی اللہ عنہ	۲۸۸
حضرت سمیہ ام عمار رضی اللہ عنہ	۲۸۹
حضرت خنساء بنت خذام رضی اللہ عنہ	۲۸۹
حضرت صفیہ بنت عبداللہ رضی اللہ عنہ	۲۸۹
قیلہ رضی اللہ عنہا	۲۹۰
حضرت عاتکہ بنت زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ	۲۹۰
حضرت فاطمہ بنت اسد ام علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ	۲۹۱
حضرت صفیہ بنت حیی ام المؤمنین رضی اللہ عنہا	۲۹۱
حضرت ام اسحاق رضی اللہ عنہا	۲۹۲
فضائل اہل بیت اور وہ حضرات جو صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں	۲۹۲
فضائل امت وقبائل ومقامات وازمنہ وحیوانات	۲۹۲
فضائل اہل بیت مجمل ومفصل	۲۹۲
فصل ..... مجمل فضائل کے بیان میں	۲۹۲
فضائل اہل بیت مفصل ..... حضرت حسن رضی اللہ عنہ	۲۹۶
فضائل حضرت حسین رضی اللہ عنہ	۲۹۸
فضائل حسنین کریمین رضی اللہ عنہما	۳۰۰
قتل حسین رضی اللہ عنہ	۳۰۶
حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا	۳۰۷
حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے نکاح کے بیان میں	۳۰۹
حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی وفات	۳۱۲
فضائل ازواج مطہرات امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن	۳۱۳
فضائل مجملہ	۳۱۳
فضائل ازواج مطہرات مفصلہ	۳۱۴
ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا	۳۱۴
ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا	۳۱۵
ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا	۳۱۷
ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا	۳۱۸
ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا	۳۱۸
ام المؤمنین حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا	۳۲۰
ام المؤمنین حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا	۳۲۱
عالیہ بنت ظبیان	۳۲۱
قتیلہ کندیہ	۳۲۱
ام المؤمنین میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا	۳۲۲
ذیل ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن	۳۲۲

فہرست عنوانات......حصہ چہاردہم

تابعین وغیرھم کے فضائل	۳۲۵	باب.....مختلف جماعتوں کے فضائل	۳۴۷
اویس بن عامر القرنی رحمہ اللہ	۳۲۵	مطلق جماعت کے فضائل	۳۴۷
حضرت خضر علیہ السلام	۳۳۱	باب.....قبائل کے فضائل میں	۳۵۴
حضرت الیاس علیہ السلام	۳۳۲	مہاجرین رضوان اللہ علیہم اجمعین	۳۵۴
ابوعثمان النہدی رحمہ اللہ	۳۳۶	انصار رضوان اللہ علیہم اجمعین	۳۵۵
ابووائل رحمہ اللہ	۳۳۶	مہاجرین اور انصار رضی اللہ عنہم	۳۶۰
سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما	۳۳۷	اہل بدر رضی اللہ عنہم	۳۶۱
شریح القاضی رحمہ اللہ	۳۷۷	قریش	۳۶۴
عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ	۳۳۸	اولاد ہاشم	۳۶۸
امام شافعی رحمہ اللہ	۳۳۹	ھذیل	۳۶۸
محمد بن الحنفیہ رحمہ اللہ	۳۴۰	عنزۃ	۳۶۹
محمد بن علی بن الحسین رحمہم اللہ	۳۴۱	ربیعۃ	۳۶۹
زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ	۳۴۱	قیس	۳۶۹
شاہ حبشہ نجاشی رحمۃ اللہ علیہ	۳۴۲	العرب	۳۶۹
لقمان حکیم رحمۃ اللہ علیہ	۳۴۲	اولاد اسد	۳۶۹
فرعون کا ذکر	۳۴۳	اشعری	۳۷۰
حاتم طائی	۳۴۳	بنوسلمۃ	۳۷۰
ابن جدعان	۳۴۳	بیعت عقبہ والے	۳۷۰
ابوطالب	۳۴۴	بنوامیہ	۳۷۰
امراء القیس شاعر	۳۴۵	بنواسامۃ	۳۷۱
سوید بن عامر	۳۴۵	بنی مدلج	۳۷۱
اُبوجہل	۳۴۶	اسلم وغفار	۳۷۱
معطم والد جبیر رضی اللہ عنہ	۳۴۶	فارس	۳۷۱

فہرست عنوان	صفحہ نمبر
ازدوبکر بن وائل	۳۷۱
مزینہ	۳۷۲
جہینۃ	۳۷۲
بنی عامر	۳۷۳
حمیر	۳۷۳
قضاعہ	۳۷۳
ملے جلے قبائل	۳۷۳
باب.....جگہوں کے فضائل	۳۷۴
مکہ.....اللہ تعالیٰ اس کی شان وعظمت میں اضافہ فرمائے	۳۷۴
کعبہ	۳۷۶
ذیل فضائل کعبہ	۳۷۸
حرم	۳۸۰
مقام ابراہیم علیہ السلام	۳۸۳
زمزم	۳۸۴
سقایہ.....حاجیوں کو آب زمزم پلانے کی خدمت	۳۸۵
طائف	۳۸۵
مدینہ منورہ کے باسی پر افضل صلوٰۃ وسلام	۳۸۵
وادی عقیق	۳۹۱
البقیع	۳۹۱
مسجد قباء	۳۹۲
احد	۳۹۳
بیت المقدس	۳۹۳
شام	۳۹۶
عسقلان	۴۰۲
جزیرۃ العرب	۴۰۲
یمن	۴۰۳
مصر	۴۰۳
عمان	۴۰۴
الکوفہ	۴۰۴
قزوین	۴۰۵
جگہوں کا جامع بیان	۴۰۵
جگہوں کے ذیل میں	۴۰۶
بری جگہیں.....عراق	۴۰۶
اصحاب الحجر	۴۰۶
بربر	۴۰۷
رستاق	۴۰۷
زمانوں کی فضیلت	۴۰۷
سردی کا موسم	۴۰۷
رجب	۴۰۷
پندرہویں شعبان کی رات	۴۰۸
یوم جمعہ، شب جمعہ اور لیلۃ القدر	۴۰۸
محرم کا مہینہ	۴۰۹
یوم نیروز	۴۰۹
دس ذی الحجہ.....عید قربان	۴۰۹
حیوانات، نباتات اور پہاڑوں کے فضائل	۴۰۹
گھوڑے	۴۰۹
مرغ	۴۱۰
ٹڈی	۴۱۰
بکریاں	۴۱۰
کبوتر	۴۱۱
مکڑی	۴۱۱
پسو	۴۱۲
کیکڑا	۴۱۲
لبان، صنوبر، کندر	۴۱۲
انار کا رس	۴۱۲
کھجور	۴۱۳
حرف قاف	۴۱۴
کتاب القیامۃ از قسم افعال	۴۱۴

فہرست عنوان	صفحہ نمبر
باب اول......قیامت سے پہلے پیش آنے والے امور	۴۱۴
فصل اول...... قیامت کے قریب قائم ہونے کے بارے میں	۴۱۴
الاکمال	۴۱۵
فصل ثانی......جھوٹوں اور فتنوں کا ظہور	۴۱۶
الاکمال	۴۱۷
فصل ثالث......قیامت کی بڑی نشانیاں	۴۱۸
الاکمال	۴۲۶
حضور ﷺ سے دوری کی وجہ	۴۳۷
زمانے کا تنزل وتغیر	۴۳۷
الاکمال	۴۳۷
فصل رابع......قیامت کی بڑی نشانیوں کا ذکر	۴۳۸
اجتماعی ذکر	۴۳۸
الاکمال	۴۳۹
مہدی کا ظہور	۴۴۰
الاکمال	۴۴۲
دھنساؤ، بگڑاؤ اور پتھراؤ	۴۴۵
الاکمال	۴۴۶
الاکمال	۴۴۸
الاکمال	۴۵۶
ابن صیاد	۴۶۴
الاکمال	۴۶۵
حضرت عیسیٰ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نزول	۴۶۵
الاکمال	۴۶۶
یاجوج ماجوج کا خروج	۴۶۷
الاکمال	۴۶۸
دابۃ الارض کا نکلنا	۴۶۹
الاکمال	۴۶۹
آگ کا نکلنا	۴۷۰

فہرست عنوان	صفحہ نمبر
الاکمال	۴۷۰
سورج کا مغرب سے طلوع ہونا	۴۷۱
الاکمال	۴۷۲
صور میں پھونک	۴۷۲
الاکمال	۴۷۳
مردوں کا اٹھنا اور جمع ہونا	۴۷۳
مردوں کا اٹھنا	۴۷۳
حشر	۴۷۴
قبل از موت......دوم بعد الموت	۴۷۴
الاکمال	۴۷۶
حساب	۴۷۸
الاکمال	۴۸۰
ترازو	۴۸۲
الاکمال	۴۸۳
پل صراط	۴۸۴
الاکمال	۴۸۴
الاکمال	۴۹۱
الحوض	۴۹۶
الاکمال	۴۹۹
اللہ تعالیٰ کا دیدار	۵۰۳
الاکمال	۵۰۷
جنت اور اس کی خوبیوں کا ذکر	۵۰۸
الاکمال	۵۱۱
اہل جنت اور ان کے درجات کا ذکر نیز اس میں مشرکین کی اولاد کا تذکرہ بھی ہے	۵۱۲
الاکمال	۵۱۲
ایمان والوں کے بچے	۵۲۴
الاکمال	۵۲۴
مشرکین کے بچے	۵۲۴

فہرست عنوان	صفحہ نمبر
الاکمال	۵۲۴
سب سے آخر میں جنت میں داخل ہونے والا	۵۲۵
الاکمال	۵۲۸
موت کا ذبح	۵۳۰
الاکمال	۵۳۰
حور کا ذکر	۵۳۱
جہنم اور اس کی خصوصیات	۵۳۲
الاکمال	۵۳۳
جہنموں اور اس کی خصوصیات کا ذکر	۵۳۵
الاکمال	۵۳۷
اہل جہنم کے ذیل میں ۔ از الاکمال	۵۳۸
جنت و دوزخ کی لڑائی	۵۴۱
الاکمال	۵۴۱
از قسم الافعال ۔ قرب قیامت	۵۴۲
کذاب لوگ	۵۴۲
مسیلمہ کے علاوہ	۵۴۳
چھوٹی نشانیاں	۵۴۴
زمانے کی رسول اللہ ﷺ سے دوری کی وجہ سے تنزل و تغیر پذیر	۵۵۳
بڑی نشانیوں کا احاطہ	۵۵۳
مہدی علیہ السلام	۵۵۵
دجال	۵۶۰
ابن الصیاد	۵۶۶
عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نزول	۵۶۶
یاجوج وماجوج	۵۶۸
دھنسانا و بگاڑ	۵۶۹
بقیہ من علامات	۵۷۰
صور کی پھونک	۵۷۰
بعث وحشر	۵۷۰
بعث کے بعد پیش آنے والے امور حساب	۵۷۰
شفاعت	۵۷۱
حوض	۵۷۶
صراط	۵۷۶
ترازو	۵۷۷
جنت	۵۷۷
اہل جنت	۵۷۸
جہنم	۵۸۱
اہل جہنم	۵۸۲
جنتی اور جہنمی	۵۸۵
ضمن قیامت	۵۸۷
مومنین کے بچے	۵۸۸
مشرکین کے بچے	۵۸۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرات شیخین ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے فضائل کا بیان

۳۶۰۸۷ ''مسند صدیق رضی اللہ عنہ'' عباس ترقفی نے اپنے جزء میں عثمان بن سعید جمحی، محمد بن مہاجر ابوسعید (خادم حسن) کی سند سے روایت نقل کی ہے کہ حسن فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ سب سے افضل ہیں۔ پھر وہ شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے ابوبکر! لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کے بعد عمر رضی اللہ عنہ سب سے افضل ہیں۔ اس شخص نے عرض کیا: آپ کو اس کا علم کیسے ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پر فرشتوں کے سامنے فخر کیا ہے اور جبریل امین نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو دو مرتبہ سلام بھی پیش کیا ہے جب کہ یہ فضیلت مجھے حاصل نہیں ہے۔ (رواہ ابن عساکر قال: مرسل جب کہ یہ حدیث موصولاً بھی روایت کی گئی ہے)۔

فائدہ:...... حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ ضروری فضیلت حاصل ہے چونکہ پوری امت کا اس پر اتفاق ہے کہ امتیوں میں سب سے افضل ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں پھر عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

۳۶۰۸۸ ابن عساکر نے ابوبکر بن منصور بن زریق ابوبکر خطیب ابوبکر عبدالرحمٰن بن عمر بن قاسم نرسی ابوبکر محمد بن عبداللہ شافعی دارقطنی یوسف بن موسیٰ بن عبداللہ مروزی اسمٰعیل بن ابراہیم جارودی ابوخطاب یحییٰ بن محمد صنعی عبدالواحد بن ابی عمر واسدی عطاء بن ابی رباح کے سلسلہ سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ؟ لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: عمر بن خطاب اس شخص نے عرض کیا: آپ عمر رضی اللہ عنہ کو اپنی ذات سے مقدم کیوں کررہے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چند خصلتوں کی وجہ سے میں انھیں مقدم کررہا ہوں چونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر فرشتوں کے سامنے فخر کیا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فخر نہیں کیا۔ چونکہ جبریل امین نے عمر رضی اللہ عنہ کو سلام پیش کیا ہے جب کہ جبریل نے مجھے سلام نہیں پیش کیا: چونکہ جبریل نے فرمایا تھا: یارسول اللہ! عمر کے ذریعے اسلام میں شدت پیدا کریں اس لیے کہ عمر رضی اللہ عنہ جو کچھ کہتے ہیں وہ حق ہی حق ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قرآن مجید میں دو آیتوں میں تصدیق کی ہے حالانکہ میری تصدیق نہیں کی ہے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ اپنی بعض ازواج مطہرات سے ناراض ہوگئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ازواج مطہرات کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: تم رسول اللہ ﷺ سے باز آجاؤ ورنہ تمہارے متعلق ضرور اللہ قرآن مجید میں کوئی حکم نازل فرمادے گا۔ چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ:

''عسىٰ ربه ان طلقكن ان يبدله ازواجا خير امنكن''

ان کا رب تمہیں طلاق دے دے اور بدلہ میں تم سے بہتر عورتیں انہیں عطا فرما دے اور اس لیے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ ازواج مطہرات کے پاس نیک وبد ہر طرح کا آدمی آتا ہے اگر آپ انھیں پردہ کرنے کا حکم دے دیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی۔ ''واذا سألتموهن متاعا فاسئلوهن من وراء حجاب'' جب تم ازواج مطہرات سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو نیز

اس لیے بھی کہ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! میرا دل چاہتا ہے کہ آپ اگر مقام ابراہیم کو مصلّی (نماز پڑھنے کی جگہ) قرار دے دیں۔ چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے عمر رضی اللہ عنہ کی موافقت میں یہ آیت نازل فرمائی ''واتخذوا من مقام ابراهيم مصلّٰى'' چنانچہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے امیر المؤمنین! رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ سب سے افضل ہیں جو شخص اس کے علاوہ کوئی اور اعتقاد رکھے گا اس کی سزا وہی ہے جو افتراء باندھنے والے کی سزا ہوتی ہے۔

قال الخطيب كذا كان في الاصل بخط الدارقطني وقال الصبغي مضبوطا واخرجه ابن مردويه

۳۶۰۸۹..... سلیمان بن احمد یعقوب بن اسحاق فخرمی عباس بن بکار ضبی عبدالواحد بن ابی عمرو اسدی جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے افضل شخص! اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اچھا آپ اس طرح کہہ رہے ہیں حالانکہ میں نے رسول کریم ﷺ کو یوں ارشاد فرماتے سنا ہے: عمر سے افضل کوئی شخص نہیں جس پر سورج ضوءافشاں ہوتا ہو۔ رواه الترمذي وقال: غريب لا نعرفه الا من هذاالوجه وليس اسناده بذاك القائم ورواه ابن ابي عاصم في السنة والبزار والعقيلي والدارقطني في الافراد والحاكم وتعقب وابن عساكر وقال العقيلي فيه عبد الرحمن ابن اخي محمد بن المنكدر لايتابع عليه ولايعرف الا به وقال البزار: لا نعلمه روى الا من هذا الوجه ولا نعلم حديث عن ابن اخي محمد بن المنكدر سوى عبد اللّٰه بن داود الواسطي التماد قال في الميزان: هو هالك

۳۶۰۹۰..... حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ یک حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے آپ ﷺ نے انھیں دیکھ کر فرمایا: یہ دونوں اولین وآخرین بجز انبیاء ومرسلین کے اہل جنت کے بوڑھوں کے سردار ہیں اے علی! انھیں مت خبر دو۔

رواه الترمذي وخيثمة في العجابة وقال الترمذي غريب من هذا الوجه وقد روى هذا لحديث عن علي من غير هذاالوجه ورواه خيثمة وابن شاهين في السنة من طريق الحارث على علي ورواه ابن ابي عاصم في السنة من طريق خطاب ابي خطاب

کلام:..... حدیث کے آخری حصے پر کلام ہے۔ دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۹۹۶

۳۶۰۹۱..... ''مسند عمر رضی اللہ عنہ'' عبیداللہ بن عمری کہتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کسی راستے سے گزر رہے تھے اچانک آپ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ایک مرد کسی عورت کے ساتھ باتیں کر رہا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے کوڑا لے کر اس شخص پر چڑھائی کردی اس شخص نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین: یہ تو میری بیوی ہے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ اٹھے اور چل پڑے راستے میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے آپ رضی اللہ عنہ کی ملاقات ہوئی اور ان سے اس واقعہ کا تذکرہ کیا: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ تو مر بی (مودب) ہیں لہٰذا آپ پر کوئی گناہ نہیں ہے اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو ایک حدیث سناتا ہوں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ قیامت کے دن ایک منادی آواز لگائے گا کہ اس امت کا کوئی شخص ابوبکر وعمر سے قبل نامہ اعمال اٹھانے کی جسارت نہ کرے۔

رواه ابن عساكر والاصبهاني في الحجة وفيه الفضل بن جبين عن داؤد بن الزبرقان وهما ضعيفان

۳۶۰۹۲..... ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بعد از وفات) چارپائی پر رکھے ہوئے تھے اور چادر سے آپ کا جسد اطہر ڈھانپا ہوا تھا آپ رضی اللہ عنہ کا جنازہ اٹھائے جانے سے قبل لوگ دعائیں کرتے اور نماز پڑھتے تھے یکایک حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تشریف لائے انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے نزول رحمت کے کلمات کہے۔ (مثلاً فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو غریق رحمت کرے) اور پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: روئے زمین پر کوئی ایسا شخص نہیں کہ مجھے آپ کے نامۂ اعمال سے زیادہ اس کے نامۂ اعمال کے ساتھ اللہ سے ملنا پسند ہو۔ بخدا مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ضرور اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ ملادے گا چونکہ میں نے اکثر اوقات رسول کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں ابوبکر اور عمر چلے میں ابوبکر اور عمر داخل ہوئے میں ابوبکر اور عمر باہر نکلے بلاشبہ اللہ تعالیٰ آپ کو

ضرور ان دونوں کے ساتھ ملا دے گا۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والنسائی وابن ماجه وابن جریر وابو عوانة وخشیش وابن ابی عاصم والحاکم

۳۶۰۹۳ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے افضل ابوبکر ہیں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔رواہ ابن ماجه والعدنی وابونعیم فی الحلیة

۳۶۰۹۴ ...... "ایضاً" محمد بن حنفیہ کی روایت ہے کہ میں نے اپنے والد (حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے عرض کیا رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے افضل کون ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ میں نے عرض کیا: ان کے بعد کون افضل ہے؟ فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ پھر مجھے خوف ہوا کہ میں پوچھوں کہ پھر کون افضل ہے اور وہ فرمادیں کہ عثمان رضی اللہ عنہ افضل ہیں لہٰذا میں نے کہا: اے ابا جان پھر آپ افضل ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تو مسلمانوں میں سے ایک آدمی ہیں۔رواہ البخاری وابوداؤد وابن ابی عاصم وخشیش وابونعیم فی الحلیة

۳۶۰۹۵ ...... "ایضاً" ابوجنتری کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: خبردار! نبی کریم ﷺ کے بعد اس امت میں سب سے افضل ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما ہیں ایک شخص نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین اور آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم تو اہل بیت ہیں ہمارا موازنہ کوئی نہیں کرتا۔رواہ ابونعیم فی الحلیة

۳۶۰۹۶ ...... "ایضاً" زید بن وھب کی روایت ہے کہ سوید بن غفلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آکر عرض کیا اے امیر المؤمنین میں ایک جماعت کے پاس سے گزرا جو ابوبکر وعمر رضی اللہ　کا اچھے الفاظ میں تذکرہ نہیں کررہے تھے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ فوراً اٹھے اور منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: قسم اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا اور ذی روح کو پیدا فرمایا: ان دونوں حضرات سے صرف مومن ہی محبت کرتا ہے اور ان سے بغض اور ان کی مخالفت صرف بدبخت اور سرکش ہی کرتا ہے ان دونوں حضرات کی محبت قربت خداوندی کا باعث ہے اور ان سے بغض رکھنا بدبختی ہے بھلا لوگوں کو کیا ہوا جو رسول اللہ ﷺ کے بھائیوں وزیروں صاحبین قریش کے سرداروں اور مسلمانوں کے ابوین کا تذکرہ کرتے ہیں؟ جو شخص بری نظر سے ان کا تذکرہ کرے گا میں اس سے بری الذمہ ہوں اور اس پر سزا ہوگی۔رواہ ابونعیم فی الحلیة

۳۶۰۹۷ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نہیں سمجھتا کہ کوئی شخص ابوبکر وعمر رضی اللہ　کو گالی دیتا اور پھر اسے کبھی بھی توبہ کی توفیق نصیب ہو۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۰۹۸ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابوبکر وعمر رضی اللہ　اس امت میں سب سے افضل ہیں اور پھر تم میں سے جو افضل ہے اسے اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔رواہ الدارقطنی فی الافراد والاصبهانی فی الحجة

۳۶۰۹۹ ...... جعفر بن محمد اپنے والد اور دادا سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا یکایک ایک طرف سے ابوبکر اور عمر رضی اللہ　نمودار ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی! یہ دونوں گذشتہ وآئندہ انبیاء مرسلین کے علاوہ اہل جنت کے بوڑھوں کے سردار ہیں۔

۳۶۱۰۰ ...... عبد خیر کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: رسول کریم ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے پہلے جنت میں کون داخل ہوگا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! کیا یہ حضرات آپ سے قبل جنت میں داخل ہوں گے؟ فرمایا: جی ہاں قسم اس ذات کی جو دانے کو پھاڑتی ہے اور جان کو پیدا کرتی ہے۔ بلاشبہ وہ دونوں حضرات جنت کے پھل کھاتے ہوں گے اس کا پانی پیتے ہوں گے اور اس کے بچھونوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے جب کہ میں غمزدہ و پریشان حساب کے لیے کھڑا ہوں گا اللہ تعالیٰ کے حضور سب سے پہلے جھگڑا لے کر جانے والے میں اور معاویہ ہوں گے۔رواہ العشاری والاصبهانی فی الحجة وابن عساکر

۳۶۱۰۱ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے محبت کی وہ قیامت کے دن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑا ہوگا اور جہاں ابوبکر رضی اللہ عنہ جانا چاہیں گے وہ بھی ان کے ساتھ جائے گا اور جو شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے محبت کرے گا وہ بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ چلے گا جس شخص نے عثمان رضی اللہ عنہ سے محبت کی وہ بھی ان کے ساتھ ہوگا اور جس نے ان لوگوں کے

ساتھ محبت کی وہ بھی جنت میں ان کے ساتھ ہوگا۔رواہ العشاری

۳۶۱۰۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول کریم ﷺ سب سے آگے ہیں ان کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں جب کہ عمر رضی اللہ عنہ تیسرے نمبر پر ہیں جب کہ ہمیں فتنہ نے گھیر لیا اور یہ فتنہ بدستور رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا سو جس شخص نے مجھے ابوبکر وعمر پر فضیلت دی اس پر افتراء باندھنے والے کی حد جاری کی جائے گی جو کوڑوں اور اسقاط شہادت کی صورت میں ہوسکتی ہے۔رواہ الخطیب فی تلخیص المتشابہ

۳۶۱۰۳..... ابن شہاب عبداللہ بن کثیر سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اس امت میں نبی کریم ﷺ کے بعد سب سے افضل ابوبکر رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ ہیں اگر میں چاہوں تو تمہارے لیے تیسرے کا بھی نام لے سکتا ہوں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی شخص مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ پر فضیلت نہ دے ورنہ میں اسے سخت کوڑے لگاؤں گا عنقریب آخری زمانے میں ایک قوم آئے گی جو بظاہر میری محبت کا دم بھرتی ہوگی اور میرے شیعان کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتی ہوگی حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کے بدتر بندے ہوں گے جو کہ ابوبکر وعمر رضی اللہ کو گالیاں دیتے ہوں گے چنانچہ ایک سائل آیا اور رسول کریم ﷺ سے سوال کیا اسے رسول کریم ﷺ نے عطا فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی اسے عطا فرمایا عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اسے عطا فرمایا اور عثمان رضی اللہ عنہ بھی عطا فرمایا پھر اس شخص نے رسول کریم ﷺ سے مطالبہ کیا کہ اس عطیہ میں برکت کے لئے دعائیں فرمائیں۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے لیے اس میں برکت کیونکر نہیں ہوگی حالانکہ تمہیں یا تو نبی نے عطا کیا ہے یا صدیق نے عطا کیا ہے یا شہید نے عطا کیا ہے۔رواہ ابن عساکر

۳۶۱۰۴..... سلیمان بن یزید، ھرم کی سند سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور آپ ﷺ کی ران میری ران پر تھی یکایک مسجد کے پچھلے حصہ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ نمودار ہوئے آپ ﷺ نے نظر عمیق سے ان کی طرف دیکھا پھر سر مبارک جھکا لیا اور میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے؟ یہ دونوں سوائے انبیاء مرسلین کے باقی تمام اولین وآخرین کے ادھیڑ اہل جنت کے سردار ہیں۔ اور یاد رکھو اس کی انہیں خبر مت دو۔رواہ ابوبکر فی الغیلانیات

۳۶۱۰۵..... زربن حبیش کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ سوائے انبیاء ومرسلین کے باقی تمام اولین وآخرین کے ادھیڑ اہل جنت کے سردار ہیں۔ اے علی رضی اللہ عنہ جب تک یہ زندہ رہیں اس کی خبر انھیں مت کرو۔رواہ ابوبکر

۳۶۱۰۶..... ابومعتمر کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ کے متعلق دریافت کیا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ دونوں حضرات ان ستر (۷۰) لوگوں کی جماعت میں شامل ہوں گے جو قیامت کے دن محمد عربی ﷺ کے ساتھ اللہ عز وجل کی طرف آگے بڑھیں گے موسیٰ علیہ السلام نے ان دونوں کو اللہ تعالیٰ سے مانگا تھا جب کہ یہ دونوں محمد ﷺ کو عطا کیے گئے۔

رواہ ابن المنذر وابن ابی حاتم وحسنہ فی فضائل الصحابة والدینوری وابو طالب العشاری فی فضائل الصدیق وابن مردویہ

۳۶۱۰۷..... علی بن حسین کی روایت ہے کہ بنی ہاشم کے ایک لڑکے نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے پوچھا جب آپ رضی اللہ عنہ جنگ صفین سے واپس لوٹ رہے تھے۔ اے امیر المؤمنین میں نے جمعہ کے دن آپ کو خطبہ دیتے سنا اور آپ فرما رہے تھے یا اللہ! ہماری اس طرح سے اصلاح فرما جس طرح تو نے خلفائے راشدین کی اصلاح فرمائی ہے ذرا یہ تو بتا دیجئے کہ خلفائے راشدین کون لوگ ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبانے لگیں پھر گویا ہوئے وہ ابوبکر وعمر ہیں جو کہ آئمہ ھدی شیوخ الاسلام اور رسول اللہ کے بعد مہتدی بھما ہیں جو بھی ان کی اتباع کرے گا اسے سیدھی راہ کی ہدایت مل جائے گی جو ان کی اقتداء کرے گا وہ رشد تک پہنچ جائے گا جو شخص ان کا تمسک۔ (سہارا) کرے گا وہ حزب اللہ میں سے ہوگا جب کہ حزب اللہ۔ (اللہ کا لشکر) ہی فلاح پانے والا ہے۔

رواہ الالکائی وابو طالب العشاری فی فضائل الصدیق ونصر فی الحجة

۳۶۱۰۸..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہاں سے جو شخص نمودار ہوگا وہ اہل جنت میں سے ہے چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نمودار ہوئے ہم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ کی بشارت کی مبارکبادی پیش کی رسول کریم ﷺ نے پھر فرمایا:

یہاں سے جوشخص نمودار ہوگا وہ بھی اہل جنت میں سے ہوگا چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نمودار ہوئے ہم نے انھیں بھی مبارک بادی پیش کی رسول کریم ﷺ نے پھر فرمایا: یہاں سے جوشخص نمودار ہوگا وہ اہل جنت میں سے ہوگا۔ پھر فرمایا: اگر تم چاہو تو اسے علی کر سکتے ہو۔ چنانچہ (ایک بار پھر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نمودار ہوئے۔ رواہ ابن النجار

۳۶۱۰۹..... ''مسند حذیفہ بن الیمان'' ربعی بن حراش کی روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرا ارادہ ہے کہ میں ایک قوم کو معلم بنا کر لوگوں میں بھیجوں جو انھیں سنت کی تعلیم دے جس طرح کہ عیسیٰ بن مریم نے اپنے حواریوں کو بنی اسرائیل میں بھیجا تھا کسی نے آپ ﷺ سے عرض کیا: ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے آپ انھیں لوگوں کے پاس تعلیم کے لیے نہیں بھیجتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں ان سے بے نیاز نہیں ہوں چنانچہ دین کے معاملہ میں ان کا مقام ایسا ہی ہے جیسا کہ سر کا مقام جسد میں ہوتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۱۰..... ابواروی دوسی کہتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اتنے میں ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما ایک طرف سے نمودار ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا: تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے مجھے ان دونوں کے ساتھ تقویت بخشی۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد وابن عساکر وابن النجار

۳۶۱۱۱..... ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا گیا اور دوسرے پلڑے میں میری امت رکھی گئی مگر میرا پلڑا جھک گیا پھر میری جگہ ابوبکر کو رکھا گیا۔ (امت کے مقابلہ میں) ان کا پلڑا بھی جھک گیا پھر عمر کو ان کی جگہ رکھا گیا اور ان کا پلڑا بھی جھک گیا۔ پھر ترازو اٹھالیا گیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۱۲..... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے آگے آگے چل رہا تھا چنانچہ نبی کریم ﷺ نے مجھے یوں آگے چلتا دیکھ کر اپنے پاس بلایا اور فرمایا اے ابودرداء! کیا تم ان کے آگے چلتے ہو جو تم سے افضل ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کون ہیں: فرمایا: ابوبکر وعمر انبیاء مرسلین کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ سے افضل کوئی شخص نہیں جس پر سورج طلوع ہوتا ہو۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۱۱۳..... عبداللہ بن ابی اوفی کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے دائیں بائیں بیٹھنے کی جگہیں ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ کے لیے مخصوص تھیں جب یہ دونوں حضرات موجود نہ ہوتے ان جگہوں میں کوئی نہیں بیٹھتا تھا۔ رواہ ابن عساکر

کلام:..... حدیث پر کلام کیا گیا ہے۔ دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۵۱۰

۳۶۱۱۴..... عبدالعزیز بن عبدالمطلب اپنے والد اور دادا عبداللہ بن حنطب سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اچانک ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ نمودار ہوئے جب آپ رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف دیکھا تو فرمایا: یہ سماعت وبصارت کا مقام رکھتے ہیں..... ایک روایت میں ہے کہ: ابوبکر وعمر میرے لیے ایسا مقام رکھتے ہیں جیسا کہ کان اور آنکھیں سر میں۔ رواہ ابونعیم وابن عساکر

۳۶۱۱۵..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میرے بعد میری امت میں سب سے افضل ابوبکر وعمر ہیں اے علی انھیں مت خبر کرو۔ رواہ الدیلمی

۳۶۱۱۶..... حضرت ابور رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا سہارا لیے ہوئے باہر تشریف لائے باہر ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کا استقبال کیا آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے علی رضی اللہ عنہ کیا تم ان دونوں شیخین سے محبت کرتے ہو؟ عرض کیا: جی ہاں فرمایا: ان سے محبت کرو جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ رواہ ابن عساکر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ترتیب الموضوعات ۲۴۳ والموضوعات ۱/۳۲۴۔

۳۶۱۱۷..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہ کے گھر میں داخل ہوئے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو ماریہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ دیکھا تو اس پر آپ ﷺ سے

ناراضگی کا اظہار کیا آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر حرام ہے کہ میں اس کے ساتھ ہاتھ لگاؤں پھر فرمایا: اے حفصہ! کیا میں تمہیں ایک بشارت نہ دوں؟ عرض کیا: جی ھاں ضرور میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں آپ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد امر خلافت کے متولی ابوبکر ہوں گے اور ابوبکر کے بعد تمہارے ابو (عمر رضی اللہ عنہ) ہوں گے۔ اس خوشخبری کو پوشیدہ رکھنا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۱۸ ...... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وحضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ تم دونوں کی مثال فرشتوں میں بھی ہے اور انبیاء میں بھی؟ اے ابوبکر فرشتوں میں تمہاری مثال میکائیل جیسی ہے چنانچہ وہ رحمت لے کر نازل ہوتے ہیں انبیاء میں تمہاری مثال ابراہیم علیہ السلام جیسی ہے چنانچہ جب ان کی قوم نے ان کے ساتھ برا سلوک کیا تو آپ نے فرمایا ”**من تبعني فانه من ومن عصا ني فانک غفور رحيم**“ جس نے میری اتباع کی وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی بلاشبہ تو بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اے عمر رضی اللہ عنہ فرشتوں میں تمہاری مثال جبریل جیسی ہے جو اللہ تعالیٰ کید شمنوں پر تنگی شدت اور عذاب نازل کرتے ہیں اور انبیاء میں تمہاری مثال نوح علیہ السلام جیسی ہے چنانچہ انھوں نے فرمایا: ”**رب لاتذر علی الارض من الکافرین دیارا**“ اے میرے رب زمین پر کافروں کا ایک گھر بھی باقی نہ چھوڑ۔ رواہ ابن عدی وابن عساکر

۳۶۱۱۹ ...... عطاء ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کرتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے چار وزراء کے ذریعے میری تائید فرمائی ہے ہم نے عرض کیا وہ چار کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: دو اہل آسمان میں سے ہیں اور دو اہل زمین میں سے ہم نے عرض کیا: اہل آسمان میں سے یہ دو کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: جبریل ومیکائیل ہم نے عرض کیا:! اہل زمین میں سے یہ دو کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما۔ رواہ الخطیب وابن عساکر وقالا تفرد بروایۃ محمد بن مجیب

۳۶۱۲۰ ...... وہب، عطاء، لیث، مجاہد کی سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے دو وزیر اہل آسمان میں سے ہیں اور دو وزیر اہل زمین میں سے ہیں اہل آسمان میں سے میرے وزیر جبریل ومیکائیل ہیں اور اہل زمین میں سے میرے وزیر ابوبکر وعمر ہیں۔ رواہ ابن عساکر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ: ۱۹۹۷ وضعیف الجامع: ۱۹۷۲۔

۳۶۱۲۱ ...... لیث مجاہد سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کے اہل آسمان اور اہل زمین میں سے دو دو وزراء ہوتے ہیں چنانچہ اہل آسمان میں سے میرے دو وزراء جبرئیل ومیکائیل ہیں اور اہل زمین میں سے دو وزراء ابوبکر وعمر ہیں۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۱۲۲ ...... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ فرمایا: اللہ کا رسول افضل ہے عرض کیا: یارسول اللہ! پھر کون افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: جب صالحین کا شمار کیا جائے تو ابوبکر کو لے لو اس شخص نے عرض کیا: پھر کون افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: جب مجاہدین کا شمار کیا جائے تو عمر رضی اللہ عنہ کو لے آؤ پھر فرمایا: میں جہاں بھی جاؤں عمر میرے ساتھ ہوتے ہیں اور میں عمر کے ساتھ ہوتا ہوں وہ جہاں بھی جائیں جس شخص نے عمر رضی اللہ عنہ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے عمر رضی اللہ عنہ سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔ رواہ العقیلی وابن مردویہ وابن عساکر

۳۶۱۲۳ ...... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک شخص کو کسی ضروری کام کی خاطر بھیجنا چاہا جب کہ ابوبکر آپ کے دائیں طرف بیٹھے تھے اور عمر رضی اللہ عنہ بائیں طرف حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نے ان دونوں۔ (ابوبکر وعمر) میں سے کسی کو کیوں نہیں بھیجا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں انھیں کیسے بھیجوں حالانکہ دین کے معاملہ میں ان کا ایسا ہی مقام ہے جیسا کہ کانوں اور آنکھوں کا سر میں مقام ہے۔

رواہ ابن النجار

۳۶۱۲۴ ...... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ کے درمیان چلتے ہوئے مسجد میں تشریف لائے اور فرمایا: ہم جنت میں اسی طرح داخل ہوں گے۔ رواہ ابن النجار

۳۶۱۲۵......حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا: کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہتے ہیں حتیٰ کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ کو بھی بُرا بھلا کہہ دیتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تم اس سے تعجب کرتے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے عمل منقطع ہوا ہے اللہ تعالیٰ کو پسند ہے کہ ان کا اجر وثواب منقطع نہ ہو۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۲۶......میمون بن مہران ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے کسی اہم کام کے لیے ایک شخص کو بھیجنا چاہا جب کہ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما آپ ﷺ کے دائیں اور بائیں بیٹھے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آپ ان دو میں سے کسی کو کیوں نہیں بھیجتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں انھیں کیسے بھیجوں حالانکہ دین میں ان کا ایسا ہی مقام ہے جیسا کہ سر میں کانوں اور آنکھوں کا ہے۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۱۲۷......نافع کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا کہ آپ عبداللہ بن مسعود کی اچھی تعریف کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس سے کس چیز نے منع کیا ہے؟ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ قرآن مجید چار اشخاص سے حاصل کرو: عبداللہ بن مسعود سالم مولیٰ ابوحذیفہ ابی بن کعب اور معاذ بن جبل پھر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے ارادہ کیا ہے کہ ان کو لوگوں میں اس طرح بھیجوں جس طرح کہ عیسیٰ بن مریم نے حواریوں کو بھیجا تھا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ آپ ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ کو کیوں نہیں بھیجتے، حالانکہ وہ علم وفضل میں سب سے آگے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کا میرے یہاں ایسا ہیں مقام ہے جس طرح سر میں کان اور آنکھ کا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۲۸......ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر وحضرت عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات (بھائی بندے) قائم کی اسی دوران آپ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے کہ یکا یک دونوں حضرات ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے ہوئے نمودار ہوئے رسول کریم ﷺ نے دیکھ کر فرمایا: یہ دونوں سوائے انبیاء ومرسلین کے تمام اولین وآخرین ادھیڑ اہل جنت کے سردار ہیں اے علی اس کی انھیں خبر مت کرو۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۲۹......ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے قیامت کے دن بہت ساری اقوام لائی جائیں گی اور اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑی کی جائیں گی پھر انھیں دوزخ میں لے جانے کا حکم دیا جائے گا دیکھتے ہی دیکھتے دوزخ کے فرشتے انھیں آڑے ہاتھوں پکڑ لیں گے دوزخ کے قریب ترکر دیے جائیں گے حتیٰ کہ مالک فرشتہ۔ (داروغہ جہنم) انھیں پکڑنے کا ارادہ کرے گا اسی دوران اللہ تعالیٰ رحمت کے فرشتوں کو حکم دے گا کہ انھیں واپس کرو فرشتے انھیں واپس کر دیں گے اور وہ طویل مدت تک اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے رہیں گے پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے میرے بندو! تمہارے گذشتہ گناہوں کی وجہ سے میں نے تمہیں دوزخ میں داخل ہونے کا حکم دیا تھا اور دوزخ تمہارے او پر واجب بھی ہو چکی تھی میں نے تمہیں واپس کیا ابوبکر وعمر سے محبت کرنے کی وجہ سے میں نے تمہارے گناہ تمہیں معاف کر دیئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۳۰......ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ مسجد میں داخل ہوئے آپ کے دائیں طرف ابوبکر رضی اللہ عنہ اور بائیں طرف عمر رضی اللہ عنہ تھے آپ نے فرمایا: قیامت کے دن ہمیں اسی طرح اٹھایا جائے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۳۱......ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ کے درمیان تشریف لائے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ہماری موت بھی اس طرح ہوگی ہم دفن بھی اس طرح کیے جائیں گے اور جنت میں بھی اسی طرح داخل ہوں گے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۳۲......ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آسمان میں دو فرشتے ہیں ان میں سے ایک سختی کا حکم دیتا ہے اور دوسرا نرمی کا حالانکہ وہ دونوں درستی پر ہیں ایک جبرئیل ہیں اور دوسرے میکائیل ہیں اور دو انبیاء ہیں ایک نرمی کا حکم دیتا ہے اور دوسرا سختی کا ان میں سے ہر ایک مصیب (درستی پر) ہے۔ چنانچہ وہ ایک ابراہیم علیہ السلام ہیں اور دوسرے نوح علیہ السلام ہیں میرے دو صحابہ رضی اللہ عنہم میں ایک نرمی کا حکم دیتا ہے اور دوسرا سختی کا اور وہ ابوبکر وعمر ہیں۔ رواہ ابن عساکر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع: ۲۰۰۰۔

۳۶۱۳۳......عبداللہ بن یسر کندی، حضرت عبداللہ بن عمرو کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے ارادہ کیا تھا کہ میں

اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کچھ مردوں کو سرزمین کے مختلف بادشاہوں کی طرف بھیجوں جو انھیں اسلام کی دعوت دیں جیسا کہ عیسیٰ ابن مریم نے اپنے حواریوں کو بھیجا تھا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: آپ ابوبکر وعمر کو کیوں نہیں بھیجتے حالانکہ وہ افضل واعلیٰ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا میں ان سے بے نیاز نہیں ہوں دین میں ان کا مقام ایسا ہی ہے جیسا کہ کان اور آنکھ کا مقام سر میں ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۳۴..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے غزوہ بدر کی موقع پر ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابوبکر فرشتوں میں تمہاری مثال میکائیل علیہ السلام جیسی ہے اور اے عمر فرشتوں میں تمہاری مثال جبرائیل جیسی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۳۵..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کونے سے تمہارے اوپر ایک شخص نمودار ہوگا جو اہل جنت میں سے ہوگا۔ چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نمودار ہونے پھر فرمایا: اس کونے سے ایک شخص جو اہل جنت میں سے ہوگا تمہارے اوپر نمودار ہوگا چنانچہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نمودار ہوئے۔ رواہ ابن عدی وابن عساکر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ: ۶۵۲۳۔

۳۶۱۳۶..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے ابوبکر گذشتہ رات میں نے اپنے آپ کو خواب میں ایک کنویں پر دیکھا میں نے اس کنویں سے ایک یا دو ڈول پانی کے نکالے اے ابوبکر پھر تم پانی نکالنے کے لیے آ گئے اور تم نے بھی ایک دو ڈول نکالے بلاشبہ تمہارے اندر قدرے کمزوری تھی اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر رحم فرمائے پھر عمر آئے اور انھوں نے پانی نکالنا شروع کیا حتیٰ کہ ڈول کی حالت ہی بدل گئی اور لوگوں نے کنویں کا منڈیر ڈھانپ لیا اے ابوبکر اس کی تعبیر دو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کے بعد امر خلافت کی ذمہ داری میں سنبھالوں گا پھر عمر رضی اللہ عنہ سنبھالیں گے آپ ﷺ نے فرمایا: فرشتے نے بھی اس کی تعبیر اسی طرح دی ہے۔

رواہ ابو نعیم فی فضائل الصحابة وابن عساکر

۳۶۱۳۷..... عبدالرحمٰن بن غنم کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ بنو قریظہ کی طرف چلے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگ اسلام میں داخل ہونے کے لیے حریص ہیں اگر آپ کو دنیا میں اچھی اور خوبصورت حالت میں دیکھ لیں ذرا آپ اس جوڑے کو دیکھ لیں جو سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے آپ کو ہدیہ کیا ہے آپ اسے پہن لیں تاکہ مشرکین آپ کو آج اچھی حالت میں دیکھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بخدا! میں ایسا کروں گا بشرطیکہ اگر آپ دونوں کسی ایک امر پر اتفاق کر لیں میں تمہارے مشورہ کی کبھی بھی نافرمانی نہیں کروں گا میرے رب تعالیٰ نے تم دونوں کی مثال بیان فرمائی ہے چنانچہ فرشتوں میں تمہاری مثال جبرائیل میکائیل جیسی ہے چنانچہ ابن خطاب کی مثال جبرائیل جیسی ہے اللہ تعالیٰ نے جس امت کو بھی تباہ کرنا چاہا تو اسے جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے تباہ کیا انبیاء میں ان کی مثال نوح علیہ السلام جیسی ہے چونکہ انہوں نے فرمایا تھا۔ "رب لاتذر علی الارض من الکافرین دیارا" اے میرے رب زمین پر کافروں کا کوئی گھر باقی نہ چھوڑ۔ اور ابن ابی قحافہ کی مثال فرشتوں میں میکائیل جیسی ہے چونکہ وہ اہل زمین کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں اور انبیاء میں ان کی مثال ابراہیم علیہ السلام جیسی ہے چونکہ انھوں نے فرمایا تھا: فمن تبعنی فانه منی ومن عصانی فانک غفور رحیم جس نے تیری پیروں کی وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو بلاشبہ تو بخشنے والا ہے اور مہربان ہے سو اگر تم دونوں کسی ایک نکتہ پر میرے لیے اتفاق کر دو میں تمہارے مشورہ کے خلاف نہیں کروں گا لیکن مشورہ کی رو سے تمہارے اپنے انداز ہیں جیسے جبرائیل ومیکائیل نوح اور ابراہیم۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۱۳۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کی اس بھلائی پر وفات ہوئی جس پر کسی بھی نبی کی وفات ہوتی ہے پھر بار خلافت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اٹھانا پڑا انھوں نے آپ ﷺ کی سنت کے مطابق ذمہ داری کو نبھایا پھر خیر وبھلائی پر ابوبکر رضی اللہ عنہ اس دنیا سے رخصت ہو گئے ان کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے بار خلافت اپنے کاندھوں پر اٹھایا اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عمل اور سنت کے مطابق ذمہ داری نبھائی پھر بھلائی پر ان کی وفات ہوئی اور وہ نبی کریم ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد اس امت کے سب سے افضل فرد تھے۔ رواہ ابن عساکر وابن ابی شیبة

۳۶۱۳۹ ...حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہیں سنا کہ ابوبکر وعمر اس امت کے نبی کے بعد سب سے افضل ہیں۔ رواہ ابن عساکر و قال المحفوظ موقوف

۳۶۱۴۰ ''ایضاً'' حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جس شخص نے حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ پر نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو فضیلت دی گویا اس نے مہاجرین وانصار پر عیب لگایا اور نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر طعن وتشنیع کی حضرت علی کرم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص مجھے ابوبکر وعمر پر فضیلت دے اس نے میرے اور رسول کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حق کا انکار کیا۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۱۴۱ ابوجحیفہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس انہی کے گھر میں داخل ہوا میں نے عرض کیا: رسول اللہ ﷺ کے بعد اے سب سے افضل آدمی! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوجحیفہ رک جاؤ کیا میں تمہیں رسول کریم ﷺ کے بعد سب سے افضل شخص کے متعلق نہ بتاؤں؟ وہ ابوبکر وعمر ہیں۔ اے ابوجحیفہ میری محبت اور ابوبکر وعمر کا بغض کسی مؤمن کے دل میں جمع نہیں ہوسکتا، اور میرا بغض اور ابوبکر وعمر کی محبت بھی کسی مؤمن کے دل میں جمع نہیں ہوسکتی۔ رواہ الصابونی فی المائتین والطبرانی فی الاوسط وابن عساکر

۳۶۱۴۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس امت میں سے سب سے پہلے جنت میں ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر داخل ہوں گے جب کہ میں معاویہ کے ساتھ حساب وکتاب میں کھڑا ہوں گا۔

رواہ العقیلی وقال غیر محفوظ وابن عساکر وفیہ اصبغ ابو بکر الشیانی مجھول ورواہ ابن الجوزی فی الواھیات

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۱/۳۹۰-۳۹۱ والمتناھیۃ ۳۱۶۔

۳۶۱۴۳ علقمہ کی روایت ہے کہ ہمیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطاب کیا اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ لوگ مجھے ابوبکر وعمر پر فضیلت دیتے ہیں سو اگر اس کے متعلق میں تقدم کرجاتا تو اس میں ضرور معاقبت کرتا لیکن میں تقدیم سے قبل عقوبت کو ناپسند کرتا ہوں۔ میرے اس مقام کے بعد جس نے کچھ کہا وہ مفتری ہے اور اس کی سزا وہی ہوگی جو کسی مفتری کی ہوسکتی ہے چنانچہ رسول کریم ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے افضل ابوبکر وعمر ہیں پھر ان کے بعد ہمارے درمیان فتنے پیدا ہوگئے تھے اللہ تعالیٰ جیسے چاہے ان کے متعلق فیصلہ فرمائے۔

رواہ ابن ابی عاصم وابن شاھین واللا لکائی جمیعا فی السنۃ والغازی فی فضائل الصدیق والاصبھانی فی الحجۃ وابن عساکر

۳۶۱۴۴ ہمدانی کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: اے ابوالحسن رسول کریم ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہی ہے جس کے متعلق ہم شک نہیں کرسکتے الحمدللہ وہ ابوبکر بن ابی قحافہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ میں نے عرض کیا: اے ابوالحسن پھر کون افضل ہے؟ فرمایا: وہی ہے جس کے متعلق ہم شک نہیں کرسکتے الحمدللہ وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔

رواہ ابن شاھین

۳۶۱۴۵ ...سوید بن غفلہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ کچھ لوگوں کے پاس سے میرا گذر ہوا جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کررہے تھے اور ان کی تنقیص سے اپنی زبانوں کو آلودہ کررہے تھے فوراً میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے اس کا تذکرہ کیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو ان دونوں کے متعلق بجز ذکر خیر اور حسن جمیل کے کوئی اور بات دل میں چھپائے رکھے وہ دونوں رسول کریم ﷺ کے بھائی اور وزیر ہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف لے گئے اور فصیح وبلیغ خطبہ ارشاد فرمایا: لوگوں کو کیا ہوا جو قریش کے سرداروں مسلمانوں کے ابوین کے متعلق لب کشائی کرتے ہیں جس سے میں سراسر بری الذمہ ہوں جو یہ کہتے ہیں میں اس سے بیزار ہوں ان کی چہ گوئیوں پر عذاب ومزا ہے قسم اس ذات کی جو دانے کو پھاڑتا ہے اور ذی روح کو پیدا کرتا ہے ان دونوں سے وہی محبت کرتا ہے جو پرہیزگار مؤمن ہے ان سے بغض وعداوت وہی رکھتا ہے جو فاجر وہلاک ہونے والا ہے چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ صدق ووفا کے ساتھ رسول کریم ﷺ کی محبت میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہے برائی کے مرتکبین کو سزائیں دیتے رہے وہ ہر موقع پر رسول کریم ﷺ کی رائے سے تجاوز نہیں کرتے تھے رسول اللہ ﷺ بھی ان کی رائے کو ترجیح دیتے تھے ان جیسی محبت کسی کی نہیں رکھتے رسول کریم ﷺ دنیا سے

رخصت ہوئے تو ان دونوں سے راضی تھے اور لوگ بھی ان سے راضی رہے پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز کی تولیت قبول فرمائی جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو اپنے پاس بلالیا تو مسلمانوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنا خلیفہ منتخب کیا کچھ لوگوں نے زکوۃ کی ادائیگی سے انکار کیا جب کہ زکوۃ و خلافت دونوں آپس میں باہمیت رکھتی ہیں۔ بنی عبدالمطلب میں پہلا شخص میں ہوں جس نے خلافت کے لیے ابوبکر کو منتخب کیا بخدا وہ زندہ رہنے والوں میں سب سے افضل تھے میرے دل میں ان کی رأفت ورحمت ہے میں انھیں ورع وتقوی میں سب سے آگے سمجھتا ہوں اور اسلام لانے میں سب سے مقدم سمجھتا ہوں رسول کریم ﷺ نے رافت ورحمت کے اعتبار سے انھیں میکائیل کے ساتھ تشبیہ دی ہے جب کہ عفوودرگزر اور عزت ووقار کے اعتبار سے ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ تشبیہ دی ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سیرت رسول کو اپنائے رکھا حتی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی روح قبض کرلی۔ ان پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں۔ پھر ان کے بعد بار خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اٹھایا چنانچہ امر خلافت میں لوگوں سے مشورہ لیا جب کہ کچھ لوگ رضا مند تھے اور کچھ ناخوش تھے جب کہ میں ان لوگوں میں سے تھا جو رضا مند تھے اللہ کی قسم عمر رضی اللہ عنہ اس وقت تک دنیا سے رخصت نہیں ہوئے جب تک کہ ناخوش لوگ خوش نہیں ہوگئے عمر رضی اللہ عنہ نے امر خلافت کو نبی کریم ﷺ وابوبکر رضی اللہ عنہ کی نہج پر استوار رکھا عمر رضی اللہ عنہ ان دونوں کے نقش قدم پر اسی طرح چلے جس طرح بچھیرا اپنی ماں کے پیچھے چلتا ہے۔ بخدا زندہ رہنے والوں میں سب سے افضل تھے رفیق ورحیم تھے ظالم کے خلاف مظلوم کی مدد کرتے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر حق کو جاری وساری کیا حتی کہ ہم سمجھتے تھے کہ آپ کی زبان پر فرشتہ نطق کرتا ہے آپ کے اسلام لانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اسلام کی عزت کو دوبالا کیا آپ کی ہجرت سے دین کو قوت ملی اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کے دلوں میں ان کی محبت ڈال دی اور منافقین کے دلوں میں ان کا رعب ڈال دیا رسول کریم ﷺ نے دشمنوں پر غیظ وغضب کے اعتبار سے آپ نے جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ تشبیہ دی دوٹوک رویہ اور شدت مزاج کے اعتبار سے نوح علیہا السلام کے ساتھ تشبیہ دی تم میں سے کون ہے جو ان جیسا ہو ان کی پہنچ تک کسی کی رسائی بجز ان کی محبت کا دم بھرنے کے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کے جس نے ان سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی جس نے ان سے بغض وعداوت رکھی اس نے مجھ سے بغض وعداوت رکھی میں اس سے بری الذمہ ہوں اگر میں تقدم کر چکا ہوتا ان کے معاملہ میں تو میں اس پر سخت معاقبت کرتا لہٰذا میرے اس مقام کے علاوہ اگر کسی نے کچھ اور نظریہ رکھا اس کی وہی سزا ہے جو کسی افتراء باندھنے والے کی ہوسکتی ہے خبردار! نبی کریم ﷺ کے بعد اس امت کے سب سے افضل افراد ابوبکر وعمر ہیں۔ پھر کون افضل ہے اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے میں یہی بات کہتا ہوں اللہ تعالیٰ میری اور آپ سب کی مغفرت کرے۔ رواہ خیثمہ والالکائی وابوالحسن علی بن احمد بن اسحاق البغدادی فی فضائل ابی بکر وعمر والشیرازی فی الالقاب وابن مندہ فی تاریخ اصبهان وابن عساکر

۳۶۱۴۶۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ دل میں نرم گوشہ رکھنے والے اور بردبار تھے عمر رضی اللہ عنہ مخلص اور اللہ تعالیٰ کے لیے خیرخواہی چاہنے والے تھے ہم محمد ﷺ کے اصحاب تھے اور کثیر تعداد میں تھے۔ بخدا، ہم سمجھتے تھے کہ عمر رضی اللہ عنہ کی زبان سے سکینہ نازل ہورہی ہے اور ہم دیکھتے تھے کہ شیطان عمر رضی اللہ عنہ سے ہیبت کھاتا ہے چہ جائے کہ شیطان آپ رضی اللہ عنہ کو خطا کا حکم دے جسے وہ کر گزریں۔

رواہ ابو القاسم بن بشران فی امالیہ

۳۶۱۴۷۔۔۔ ابن حنفیہ کہتے ہیں میں نے اپنے والد۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے عرض کیا: رسول کریم ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابوبکر میں نے عرض کیا: پھر کون؟ فرمایا پھر عمر رضی اللہ عنہ افضل ہیں میں نے عرض کیا: پھر آپ افضل ہیں؟ فرمایا: میں تو مسلمانوں میں سے ایک آدمی ہوں میرے حسنات بھی ہیں سیئات بھی ہیں اللہ تعالیٰ جیسا چاہے فیصلہ کرے۔ رواہ ابن بشران

۳۶۱۴۸۔۔۔ ''مسند انس'' ثابوت بنانی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اہل آسمان میں میرے دو وزراء ہیں جبرائیل ومیکائیل اور دو وزراء اہل زمین میں سے ہیں ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۴۹۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا تو فرمایا: یہ دونوں اولین وآخرین ادھیڑ اہل جنت کے سردار ہیں اے علی اس کی خبر انھیں مت کرو۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۵۰۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب خلافت کی ذمہ داری قبول فرمائی تو ایک شخص نے آپ

سے کہا: اے امیر المؤمنین! مہاجرین وانصار نے آپ کو چھوڑ کر کس طرح ابوبکر کے ہاتھ پر بیعت کرلی تھی حالانکہ آپ منقبت میں اکرم واعلیٰ ہیں اور سبقت میں اقدم ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے فرمایا: بخدا! اگر مؤمنین اللہ تعالیٰ کی پناہ میں نہ ہوتے میں تمہیں قتل کردیتا اگر تو زندہ رہا ضرور جرم کا مرتکب ہوگا تیرا ناس ہو ابوبکر مجھ سے چار چیزوں میں آگے بڑھ گئے ہیں رفاقت غار سبقت ہجرت میں صغرسنی میں ایمان لایا جب کہ ابوبکر کبرسنی میں ایمان لائے اور اقامت نماز میں مجھ سے آگے بڑھ گئے۔ رواہ ابو طالب العشاری فی فضائل الصدیق

۳۶۱۵۱..... عبیدہ سلمانی کی روایت ہے کہ ایک ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ پر عیب لگاتا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پیغام بھجوا کر اسے اپنے پاس بلایا پھر اس شخص کے سامنے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ کے فضائل بیان فرمائے چنانچہ وہ شخص معاملہ سمجھ گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس نے محمد ﷺ کو برحق مبعوث کیا ہے: جو کچھ تیرے متعلق مجھے پہنچا ہے اگر وہ میں نے تجھ سے سن لیا یا تیرے خلاف گواہوں نے شہادت دے دی میں تیری گردن اڑادوں گا۔ رواہ العشاری

۳۶۱۵۲..... عطیہ عوفی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب فرماتے ہیں اگر میرے پاس کوئی ایسا شخص لایا گیا جو مجھے ابوبکر وعمر پر فضیلت دیتا ہے میں اسے وہی سزادوں گا جو کہ زانی کی حد ہے۔ رواہ العشاری

۳۶۱۵۳..... حسن بن کثیر اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: آپ لوگوں میں سب سے افضل ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا ہے؟ جواب دیا نہیں فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے؟ عرض کیا: نہیں فرمایا عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے؟ جواب دیا نہیں چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم یہ بات کہتے ہو اگر تم نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہوتا میں تمہیں قتل کردیتا اور اگر تم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ دیکھا ہوتا میں تمہیں کوڑوں کی سزادیتا۔ رواہ العشاری

۳۶۱۵۴..... اسماء بنت حکم کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ کے متعلق سوال کیا: آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ امت کے امین تھے ہدایت دینے والے تھے خود بھی ہدایت یافتہ تھے رشد وہدایت ان کا مقدر تھی مرشد تھے فلاح وکامیابی سے ہمکنار ہوئے اپنا بچاؤ کرتے ہوئے محفوظ حالت میں دنیا سے رخصت ہوگئے۔ رواہ العشاری

۳۶۱۵۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے ابوبکر وعمر کو بعد میں آنے والے اور حکمرانوں کے لیے محبت بنایا ہے تا قیامت وہ محبت ہیں بخدا! وہ دونوں سبقت لے گئے اور بہت دور نکل گئے جب کہ بعد میں آنے والے سخت پیچیدگی کا شکار ہوگئے۔

رواہ العشاری

۳۶۱۵۶..... ابراہیم کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ عبداللہ بن اسود حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ کی تنقیص کرتا ہے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے تلوار منگوائی اور عبداللہ بن اسود کو قتل کرنے کے ارادہ سے کھڑے ہوگئے تاہم اس معاملہ میں کچھ کلام کیا گیا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ شخص اس شہر میں ہرگز نہیں رہ سکتا جس میں میں موجود ہوں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے اسے ملک شام کی طرف جلاوطن کردیا۔

رواہ العشاری فی فضائل الصدیق واللالکائی

۳۶۱۵۷..... حکم بن حجل کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص بھی مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ پر فضیلت دے گا میں اس پر مفتری کی حد جاری کروں گا۔ رواہ ابن ابی عاصم فی فضائل الصحابۃ

۳۶۱۵۸..... عصمہ بن مالک خطمی کی روایت ہے کہ اہل بادیہ (دیہات) کا ایک شخص اپنے اونٹوں کو لے کر آیا اور رسول کریم ﷺ سے اس کی ملاقات ہوئی آپ ﷺ نے اس سے اونٹ خرید لیے بعد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اس شخص سے ملاقات ہوئی آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم کیوں آئے ہو عرض کیا: میں اونٹ لے کر آیا ہوں جنہیں رسول کریم ﷺ نے خرید لیا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مال نقدی لے لیا ہے؟ عرض کیا: نہیں میں نے مال مختصر کرکے اونٹ فروخت کردیئے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واپس جاؤ اور رسول اللہ ﷺ سے عرض کرو کہ اگر آپ دنیا سے رخصت ہوجائیں تو میرا مال کون ادا کرے گا؟ ذرا دھیان رکھنا رسول اللہ تجھے کیا حکم دیتے ہیں پھر واپس آکر مجھے بھی اطلاع کرنا۔ چنانچہ اس شخص نے آپ ﷺ کے پاس آکر عرض کیا: یارسول اللہ! خدانخواستہ اگر آپ دنیا سے رخصت ہوجائیں تو میرا قرض کون ادا کرے گا؟

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ابوبکر ادا کریں گے چنانچہ اس شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واپس جاؤ اور دوبارہ پوچھو کہ اگر ابوبکر بھی دنیا سے رخصت ہو جائیں تو پھر کون ادا کرے گا اس شخص نے آ کر آپ ﷺ سے یہی سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا: عمر ادا کریں گے واپس جا کر اس شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خبر کر دی آپ نے کہا: پھر واپس جاؤ اور پوچھو کہ اگر عمر رضی اللہ عنہ رخصت ہو جائیں کون قرض ادا کرے گا چنانچہ وہ شخص دوبارہ خدمت میں حاضر ہوا اور یہی سوال پوچھا آپ ﷺ نے فرمایا: تیری ہلاکت! جب عمر مر جائیں تو اگر تم سے ہو سکے تم بھی مر جاؤ۔ رواہ ابن عساکر

کلام: ...... یہ حدیث معنی موجود ہے دیکھئے اسنی المطالب ١٦٥٣۔

فضائل حضرت عثمان بن عفان ذوالنورین رضی اللہ عنہ

٣٦١٥٩ ۔۔۔ ''مسند عمر'' ابو بحریہ کندی کی روایت ہے کہ ایک دن حضرت عمر بن خطاب تشریف لائے یکا یک ایک مجلس میں جا پہنچے جس میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بھی تشریف فرما تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (اے اہل مجلس) تمہارے ساتھ ایک ایسا شخص بیٹھا ہوا ہے کہ اگر اس کا ایمان کسی بڑے لشکر میں تقسیم کیا جائے تو اس کے لیے کافی ہو آپ رضی اللہ عنہ کی مراد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔ رواہ ابن عساکر

٣٦١٦٠ ۔۔۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے مجھے دس (١٠) خوبیوں سے نوازا ہے جو میں نے لوگوں سے چھپائے رکھی ہیں چنانچہ میں چوتھے نمبر پر اسلام لایا۔ رسول کریم ﷺ نے پہلے اپنی ایک بیٹی میرے نکاح میں دی پھر اس کے بعد دوسرے دی میں نے اپنے دائیں ہاتھ سے رسول کریم ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی ہے اس وقت سے میں نے اپنے دائیں ہاتھ سے آلہ تناسل کو نہیں چھوا میں گانے بجانے سے دور رہا ہوں اور نہ ہی میں نے اس کی تمنا کی میں نے جاہلیت میں بھی شراب نہیں پی اور اسلام میں تو اسکا سوال ہی پیدا نہیں ہوا رسول کریم ﷺ نے فرمایا تھا: جو شخص زمین کے اس ٹکڑے کو خرید کر مسجد میں شامل کرے اس کے لیے جنت میں عالیشان گھر ہوگا۔ چنانچہ میں نے زمین کا وہ ٹکڑا خرید کر مسجد میں شامل کر لیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابن ابی عاصم فی السنۃ

٣٦١٦١ ۔۔۔ ''ایضاً'' عبیداللہ بن عدی بن خیار کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو برحق مبعوث کیا اور میں ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے اللہ اور اللہ کے رسول کی دعوت کو قبول کیا میں آپ ﷺ کی تعلیمات مبعوثانہ پر ایمان لایا میں نے دو ہجرتیں کیں میں نے رسول کریم ﷺ کا سسرالی رشتہ بھی حاصل کیا میں نے رسول کریم ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی اللہ کی قسم نے آپ ﷺ کی نافرمانی کی اور نہ ہی آپ کے ساتھ دھوکا کیا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اپنے پاس بلا لیا میں نے قبلتین کی طرف نماز پڑھی ہے پھر جب رسول اللہ ﷺ نے رحلت فرمائی آپ مجھ سے راضی تھے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری وابو نعیم فی المعرفۃ

٣٦١٦٢ ۔۔۔ ''ایضاً'' حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ذی النورین اس لیے کہا جاتا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی دو بیٹیوں کو اپنے نکاح میں لائے تھے جب کہ یہ خوبی آپ رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی فرد کو حاصل نہیں۔ رواہ ابو نعیم فی المعرفۃ

٣٦١٦٣ ۔۔۔ ''ایضاً'' اسلم رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ جاری تھا میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے طلحہ! میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تمہیں وہ دن یاد ہے جس دن میں اور تو رسول کریم ﷺ کے ساتھ فلاں اور فلاں جگہ تھے اور میرے علاوہ کوئی صحابی بھی آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نہیں تھا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں مجھے یاد ہے عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا تھا اے طلحہ! کوئی نبی ایسا نہیں کہ اس کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے جنت میں اس کا کوئی رفیق نہ ہو اور یہ عثمان بن عفان بھی جنت میں میرا رفیق ہوگا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: جی ہاں۔ پھر آپ ﷺ واپس لوٹ آئے۔

رواہ ابی عاصم وعبداللہ بن احمد والعقیلی والحاکم وابویعلی واللالکائی فی السنۃ وابن عساکر

۳۶۱۶۴..... ''ایضاً'' عقبہ بن صہبان کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ میں نے کبھی بھی گانا نہیں گایا اور نہ ہی کبھی اس کی تمنا کی اور جب سے میں نے رسول کریم ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی ہے تب سے میں نے اپنے دائیں ہاتھ سے عضو تناسل کو مس نہیں کیا۔ رواہ العدنی وابن ماجہ و ابونعیم فی الحلیة

۳۶۱۶۵..... ھزیل بن شرحبیل کی روایت ہے کہ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے طلحہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تمہیں معلوم نہیں کہ مسلمانوں نے رسول کریم ﷺ سے بھوکے ہونے کی شکایت کی میں گھی اور شہد کے مشکیزوں کی طرف اٹھا بہت سا آٹا خریدا پھر دستر خوان پھیلایا اس پر میں نے کھجور اور گھی سے تیار کیا ہوا کھانا پھیلایا؟ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا! جی ہاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں واسطہ دیتا ہوں کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں نے جیش عسرت'' کو ساز و سامان دیکر تیار کیا پیادوں کو سوار کیا بھوکوں کو کھانا کھلایا ننگوں کو کپڑے پہنچائے اور ستر گھوڑے دیئے؟ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں پھر فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ واسطہ دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ میں نے بئر رومہ (رومہ کا کنواں) خریدا اور اس کا پانی عام مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا؟ کہا جی ہاں۔ رواہ ابوالشیخ فی السنة

۳۶۱۶۶..... ''ایضاً'' ابن لہیعہ کی روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا جب محاصرہ کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ایک اونچی جگہ میں بنے روشندان سے جھانک کر فرمایا: کیا تم میں طلحہ موجود ہے؟ بلوائیوں نے جواب دیا: جی ہاں فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ جب رسول کریم ﷺ نے مہاجرین و انصار کے درمیان مواخات قائم کی تو آپ ﷺ نے میرے اور اپنے درمیان مواخات قائم کی تھی حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں لوگوں نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ پر اعتراض کرنا چاہا تو آپ نے کہا: عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھے واسطہ دیا ہے اور جو معاملہ میں نے دیکھا ہے میں اس کی گواہی کیوں نہ دوں۔

رواہ ابن سعد وابن عساکر وفیہ الواقدی ومحمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عثمان وحدیثہ منکر

۳۶۱۶۷..... ''ایضاً'' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بیٹی سے نکاح کا پیغام بھیجا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا نبی کریم ﷺ کو اس کی خبر پہنچی جب عمر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! کیا عثمان سے بہتر کی طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں اور تم سے بہتر کی طرف عثمان کی رہنمائی نہ کروں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: تم اپنی بیٹی میرے نکاح میں دے دو اور میں اپنی بیٹی عثمان کے نکاح میں دیتا ہوں۔ (رواہ البغوی فی مسند عثمان وابن جریر فی تہذیب الآثار وقال صحیح والحاکم والبیہقی فی الدلائل واللا لکائی فی السنة وقال: اسنادہ لا بأس بہ لیکن صحیح روایت یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کی پیشکش کی تھی لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا تھا)۔

۳۶۱۶۸..... ''ایضاً'' عبدالرحمن بن عثمان تیمی کی روایت ہے کہ ایک رات میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مقام ابراہیم کے پاس دیکھا آپ رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور ایک رکعت میں قرآن پڑھا پھر واپس لوٹ آئے میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! آپ نے صرف ایک ہی رکعت پڑھی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ میرے وتر کی رکعت تھی۔

رواہ ابن المبارک فی الذھد وابن سعد وابن ابی شیبة وابن منیع والطحاوی والدار قطنی والبیہقی وسندہ حسن

۳۶۱۶۹..... ''ایضاً'' عبدالرحمن بن حاطب کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو نہیں دیکھا جو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر تمام حدیث کرتا ہوا الا یہ کہ عثمان رضی اللہ عنہ حدیث گوئی سے کتراتے تھے۔ رواہ ابن سعد وابن عساکر

۳۶۱۷۰..... ''ایضاً'' محمد بن سیرین کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پوری رات بیدار رہتے اور ایک ہی رکعت میں قرآن ختم کر دیتے۔

رواہ ابن سعد

۳۶۱۷۱..... ''ایضاً'' عطاء بن ابی رباح کی روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ لوگوں کو نماز پڑھائی پھر مقام ابراہیم کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور ایک ہی رکعت میں پوا قرآن پڑھ ڈالا یہ ان کی وتر کی رکعت تھی۔ رواہ ابن سعد

۳۶۱۷۲..... "ایضاً" مالک بن ابی عامر کی روایت ہے کہ لوگ حش کوکب" (مدینہ میں بقیع سے باہر ایک باغ ہے) میں اپنے مردے دفنانے سے گریز کرتے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کیا بعید کہ کوئی صالح شخص وفات پائے جو یہاں دفن کیا جائے اور پھر لوگ اس کے نمونہ پر چلیں اور اپنے مردے یہاں دفن کریں مالک بن ابی عامر کہتے ہیں! چنانچہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ پہلے شخص ہیں جو یہاں دفن ہوئے۔

رواہ ابن سعد

۳۶۱۷۳..... محجن مولیٰ عثمان کی روایت ہے کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کی زمین میں بیٹھا اتنے میں ایک دیہاتی عورت جو بدحالی سے دوچار تھی آپ کے پاس آئی اور کہنے لگی: مجھ سے زنا سرزد ہوا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے محجن اسے باہر نکال دو میں نے عورت باہر نکال دی وہ پھر لوٹ آئی اور کہنے لگی: مجھ سے زنا سرزد ہوا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے محجن اسے باہر نکال دو میں نے اسے باہر نکال دیا۔ وہ پھر واپس لوٹ آئی اور بولی: مجھ سے زنا سرزد ہوا ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے محجن! تیری بلاکت میں اسے بدحالی سے دوچار دیکھتا ہوں جس نے اسے شر پر اکسایا ہے اسے لے جاؤ اور اسے کھانا کھلاؤ اور کپڑے پہناؤ میں عورت کو لے کر چل دیا اور آپ رضی اللہ عنہ کے حکم کی تعمیل کی کھانا کھا کر عورت کی جان میں جان آئی۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس عورت کو ایک گدھا دو اور اس پر کھجور آٹا اور کشمش لاد کر دو اور پھر اسے لے جاؤ اور جو لوگ دیہات میں جارہے ہوں اس کو ان کے ہمراہ کر دو اور ان سے کہو کہ اسے اس کے خاندان تک پہنچا دو۔ میں نے آپ رضی اللہ عنہ کے حکم کی تعمیل کی اسی دوران جب میں اسے اپنے ساتھ لیے جارہا تھا میں نے اس سے پوچھا: امیر المؤمنین کے سامنے تو نے جو اقرار کیا ہے اس کی کیا حقیقت ہے؟ وہ بولی اس کی کوئی حقیقت نہیں میں نے تو محض اس بدحالی کی وجہ سے ایسا کیا تھا جس نے مجھے دوچار کر دیا تھا۔

رواہ العقیلی

۳۶۱۷۴..... "مسند عثمان" حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر مجھے جنت وجہنم کے درمیان کھڑا کیا جائے اور مجھے پتہ نہ ہو کہ مجھے کس میں داخل ہونے کا حکم دیا جائے گا تو یہ جاننے سے قبل میں پسند کروں گا کہ میں مٹی ہو جاؤں۔ رواہ احمد بن حنبل فی الذھد

۳۶۱۷۵..... عبدالرحمن بن بولاء کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ حراء کی ایک چٹان پر کھڑے تھے چٹان ہلنے لگی آپ ﷺ فرمایا: تجھے کیا ہوا؟ تجھ پر یا تو نبی کھڑا ہے یا صدیق کھڑا ہے یا شہید کھڑا ہے اور وہ رسول اللہ ﷺ ابوبکر عمر رضی اللہ عنہ عثمان، زبیر اور طلحہ رضی اللہ عنہم ہیں۔ رواہ ابن ابی عاصم

۳۶۱۷۶..... یوسف ماجشون کی روایت ہے کہ ابن شہاب کہتے ہیں: اگر کسی وقت عثمان اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ وفات پا جاتے علم فرائض ہلاک ہو جاتا چونکہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا بھی آیا کہ فرائض کا علم ان دو کے سوا کوئی نہیں رکھتا تھا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۷۷..... حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے رب کے حضور پیش کرنے کے لیے دس چیزیں چھپا رکھی ہیں بلاشبہ میں چوتھے نمبر پر اسلام لایا میں نے جیش عسرت کو جنگی ساز وسامان سے لیس کیا میں نے رسول کریم ﷺ کے عہد میں قرآن جمع کیا رسول کریم ﷺ نے اپنی بیٹی میرے نکاح میں دی جب وہ وفات پا گئی تو دوسری بیٹی میرے نکاح میں دی میں نے گانا نہیں گایا اور نہ ہی اس کی تمنا کی جب سے میں نے رسول کریم ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی ہے تب سے اپنا دایاں ہاتھ شرمگاہ پر نہیں رکھا جب سے میں اسلام لایا ہوں کوئی سال نہیں گزرنے پاتا مگر اس میں ضرور غلام آزاد کرتا ہوں میں نے جاہلیت میں زنا کیا اور نہ ہی اسلام میں۔

رواہ یعقوب بن سفیان والخرائطی فی اعتلال القلوب وابن عساکر

۳۶۱۷۸..... "ایضاً" زبیر بن عبداللہ بن رھیمہ اپنی دادی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پوری عمر روزے رکھتے تھے اور تمام رات عبادت میں مصروف رہتے تھے البتہ رات کے پہلے حصہ میں تھوڑی دیر کے لیے سو جاتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۶۱۷۹..... سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو واسطہ دے کر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ نبی کریم ﷺ ابوبکر عمر اور میں احد پہاڑ پر چڑھے اچانک احد پہاڑ جنبش میں آ گیا چونکہ اس پر محمد نبی کریم ﷺ ابوبکر عمر عثمان کھڑے تھے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے احد! ثابت قدم رہ تیرے اوپر ایک نبی ہے ایک صدیق ہے اور دو شہید ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۸۰..... ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا گیا: ایک شخص بولا: لوگ تو عثمان رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیتے ہیں ابن سیر بن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ان لوگوں کا ناس ہوا یسے شخص کو گالیاں دیتے ہیں جو نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت کے ساتھ نجاشی کے پاس داخل ہوا ان سب نے نجاشی کے دربار میں فتنہ بجالایا بجز عثمان رضی اللہ عنہ کے لوگوں نے ابن سیرین سے دریافت کیا: کہ وہ فتنہ کیا تھا انھوں نے جواب دیا جو شخص بھی نجاشی کے پاس داخل ہوتا تھا وہ سر سے سجدے کا اشارہ کرتا تھا لیکن عثمان رضی اللہ عنہ نے اشارہ کرنے سے انکار کردیا۔ نجاشی نے کہا: تمہیں سجدہ کرنے سے کس چیز نے روکا جیسا کہ تمہارے ساتھیوں نے سجدہ کیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ عزوجل کے سوا کسی کو سجدہ نہیں کرسکتا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ و ابن عساکر

۳۶۱۸۱..... ''مسند علی رضی اللہ عنہ نزال بن سبرہ کی روایت ہے کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کو ملا اعلی (اوپر کی مخلوق) میں ذی النورین دامادرسول اللہ ﷺ کے نام سے پکارا جاتا ہے چونکہ ان کے نکاح میں رسول کریم ﷺ کے دو بیٹیاں تھیں اور آپ رضی اللہ عنہ نے انھیں جنت میں گھر کی ضمانت دی ہے۔ رواہ ابو نعیم و ابن عساکر

۳۶۱۸۲..... ''ابوسعید مولائے قدامہ بن مظعون کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر چل پڑا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ رضی اللہ عنہ کی بہت ساری خوبیاں سبقت لے گئی ہیں جن کی پاداش میں اللہ تعالیٰ انھیں کبھی بھی بے یارومددگار نہیں چھوڑ سکتا ہے۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاشراف والحاکم فی الکنی وابن عساکر

۳۶۱۸۳..... بشیر اسلمی کی روایت ہے کہ جب مہاجرین مدینہ منورہ پہنچے تو انھوں نے پانی کو کم یاب پایا تاہم قبیلہ بنی غفار کے ایک شخص کا چشمہ تھا جسے ''رومہ'' کہا جاتا تھا وہ شخص ایک مدغلہ کے بدلہ میں ایک مشکیزہ پانی بیچتا تھا رسول کریم ﷺ نے اس شخص سے فرمایا: یہ چشمہ مجھے جنت میں ایک چشمے کے بدلہ میں بیچ دو اس نے جواب دیا: یارسول اللہ! میں عیالدار ہوں اور میرے پاس اس چشمے کے علاوہ آمدنی کا کوئی اور ذریعہ نہیں ہے اور نہ ہی میں کسب معاش کی طاقت رکھتا ہوں چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ہوئی تو آپ ﷺ نے پینتیس ہزار (۳۵۰۰۰) درہم میں خریدلیا (اور عامۃ المسلمین کے لیے وقف کردیا) پھر آپ رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! اگر وہ چشمہ میں خریدلوں تو میرے لیے بھی اسی کی طرح جنت میں چشمہ ہوگا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں عرض کیا: یارسول اللہ! وہ چشمہ میں نے خریدلیا ہے اور مسلمانوں کے لیے وقف کردیا۔ رواہ الطبرانی وابن عساکر

۳۶۱۸۴..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب بھی منبر پر تشریف لائے ضرور فرمایا کہ عثمان جنت میں جائیں گے۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۱۸۵..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک شخص کا جنازہ لا گیا تا کہ آپ اس پر نماز جنازہ پڑھائیں حالانکہ وہ شخص آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھانے سے انکار کردیا۔ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا: یارسول اللہ! آپ نے اپنی امت کے کسی آدمی کی نماز جنازہ نہیں چھوڑی بجز اس شخص کے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص عثمان سے بغض رکھتا تھا میں اس پر نماز نہیں پڑھتا۔ رواہ ابن النجار

۳۶۱۸۶..... اسود بن ہلاک کی روایت ہے کہ حیرہ میں ایک اعرابی اذان دیتا تھا اور اسے جبر'' کے نام سے پکارا جاتا تھا وہ کہنے لگا: یہ عثمان رضی اللہ عنہ اس وقت تک وفات نہیں پائیں گے جب تک اس امت کے امر خلافت کے متولی نہ ہوجائیں اس سے کسی نے پوچھا تمہیں کہاں سے اس کا علم ہوا؟ اس نے جواب دیا: چونکہ میں نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ نماز فجر پڑھی جب آپ نے سلام پھیرا تو ہم آپ کے سامنے ہوکر بیٹھ گئے آپ نے فرمایا: آج رات میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کچھ لوگوں کو میزان میں تولا گیا چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا وہ وزن میں پورے اترے پھر عمر کا وزن کیا گیا اور وہ بھی وزن میں پورے اترے پھر عثمان کا وزن کیا گیا اور وہ بھی وزن میں پورے اترے۔

رواہ ابن مندہ وابن عساکر

۳۶۱۷۷..... عمارہ بن رویبہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ ہوئے تشریف لائے اور فرمایا: کون ہے

جوعثمان کی شادی کرائے کاش اگر میرے پاس تیسری بیٹی ہوتی عثمان کا میں اس سے نکاح کرادیتا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۷۸ ... عمران بن حصین کی روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے غزوۂ تبوک جسے ''جیش العسرہ یعنی تنگدست لشکر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا رسول اللہ ﷺ نے صدقہ ساز وسامان جنگی قوت اور غمخواری کا حکم دیا تھا ادھر عرب کے نصرانیوں نے ہرقل کے پاس اپنا وفد بھیج کر اسے پیغام دیا تھا کہ یہ شخص جس نے نبوت کا دعوی کر رکھا ہے ہلاکت کے قریب پہنچ گیا ہے چونکہ اس کے نام لیوا سخت قحط سالی سے بدحال ہیں ان کے اموال ختم ہو چکے ہیں اگر تم اپنے دین کی نصرت چاہتے ہو تو اس کے لیے یہی وقت ہے چنانچہ ہرقل نے اپنا ایک جرنیل بھیجا جسے ''صنار'' کہا جاتا تھا، اس کے ساتھ چالیس ہزار کا لشکر جرار تھا جب نبی کریم ﷺ کو اس کی خبر پہنچی تو آپ نے عرب کے مختلف شہروں میں خطوط بھیجے آپ ﷺ ہر دن منبر پر تشریف لے جاتے اور اللہ تعالی سے یہ دعا مانگتے ''اللھم انک ان تھلک ھذا لعصابة فلن تعبد فی الارض ''یا اللہ اگر تو نے اس جماعت کو ہلاک کر دیا پھر زمین پر تیری عبادت نہیں کی جائے گی چونکہ لوگوں کے پاس جنگی قوت نہیں تھی۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ شام کی طرف تجارتی قافلہ روانہ کرنے کے لیے تیار تھے چنانچہ آپ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! یہ دوسو اونٹ ساز وسامان سے لیس تیار کھڑے ہیں اور یہ دوسو اوقیہ چاندی ہے۔ (آپ انھیں قبول فرمائیں) رسول کریم ﷺ نے نعرۂ تکبیر بلند کیا اور جواب میں لوگوں نے بھی نعرۂ تکبیر بلند کیا پھر رسول کریم ﷺ ایک دوسری جگہ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو صدقہ کرنے کی ترغیب دینے لگے۔ عثمان رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور عرض کیا، یا نبی اللہ! یہ ہیں دوسو اونٹ اور دوسو اوقیہ چاندی آپ ﷺ نے ایک بار پھر نعرۂ تکبیر بلند کیا اور لوگوں نے بھی نعرہ بلند کیا اس کے بعد عثمان رضی اللہ عنہ اونٹ لے آئے اور باقی نقدی مال رسول کریم ﷺ کے سامنے ڈھیر کر دیا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ آج کے بعد عثمان جو عمل بھی کریں انھیں نقصان نہیں پہنچائے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۸۹ ... حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ''جیش عسرت'' کے سلسلہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مدد لینے کے لیے پیغام بھیجا، عثمان رضی اللہ عنہ نے دس ہزار دینار آپ ﷺ کی خدمت میں ارسال کیے دینار آپ ﷺ کے سامنے ڈھیر کر دیئے اور آپ نے ہاتھوں سے دیناروں کو اوپر نیچے الٹنا پلٹنا شروع کر دیا اور حضرت عثمان کے لئے دعا کرنے لگے: یا اللہ عثمان کی مغفرت فرمادے جو کچھ تو نے پوشیدہ رکھا ہے یا ظاہر کیا ہے یا جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے سب اسے بخش دے اس کے بعد عثمان جو عمل بھی کرے اسے اس کی کوئی پرواہ نہ ہو۔ رواہ ابن عدی والدارقطنی وابونعیم فی فضائل الصحابة وابن عساکر

۳۶۱۹۰ ... حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن میں رسول کریم ﷺ کے پاس تھا آپ نے عنقریب ایک فتنہ کی آمد کا ذکر کیا پھر پاس سے ایک شخص گزرا اس نے اپنا سر ڈھانپ رکھا تھا۔ اسے دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا: فتنہ کے وقت یہ شخص ہدایت پر ہوگا یا فرمایا کہ حق پر ہوگا میں اس شخص کی طرف لپکا اور اسے بازوؤں سے پکڑ لیا اور سیدھے منہ نبی کریم ﷺ کے پاس لے آیا میں نے عرض کیا: اس شخص کے متعلق آپ نے فرمایا ہے؟ آپ نے جواب دیا: جی ہاں چنانچہ وہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۹۱ ... ''مسند کعب بن مرہ البھزی'' کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے عنقریب ایک فتنہ کا تذکرہ کیا اتنے میں ایک شخص گزرا دوپہر کے وقت شدت کی گرمی کی وجہ سے اس نے چادر سے اپنا سر ڈھانپ رکھا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص اور اس کے ساتھی اس دن ہدایت پر ہوں گے میں اٹھا اور اس شخص کو کندھوں سے پکڑ لیا اور سر سے چادر ہٹائی اور سیدھے منہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ اس شخص کی بات کر رہے تھے؟ فرمایا: جی ہاں چنانچہ وہ عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔

رواہ ابن ابی شیبة ونعیم بن حماد فی الفتن

۳۶۱۹۲ ... ھرم بن حارث واسامہ بن حریم، مرہ بہزی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ کے راستوں میں سے ایک راستے پر جا رہے تھے آپ نے فرمایا: اس وقت تم کیا کروگے جب زمین ایک سخت فتنہ کی لپیٹ میں ہوگی اور اس کی شدت بیل کے سینگوں کی طرح ہوگی؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس وقت ہم کیا کریں آپ نے فرمایا: اس وقت تم اس شخص اور اس

کے ساتھیوں کے ساتھ مل جاؤ راوی کہتے ہیں: میں نے جلدی سے لپک کر اس شخص کو پکڑ لیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اس شخص کی بات کر رہے ہیں؟ فرمایا: جی ہاں اسی کی بات کر رہا ہوں چنانچہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۶۱۹۳......ابوقلابہ کی روایت ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید کیے گئے تو مرہ بن کعب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: اگر میں رسول کریم ﷺ سے ایک حدیث نہ سنی ہوتی میں نہ کھڑا ہوتا چنانچہ رسول کریم ﷺ نے عنقریب ایک فتنہ کے وقوع کا ذکر کیا اتنے میں ایک شخص گزرا اس نے چادر سے سر ڈھانپ رکھا تھا (اسے دیکھ کر) رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یہ شخص اور اس کے ساتھی اس دن حق پر ہوں گے میں نے آ کر اس شخص کو پکڑ لیا اور سیدھا نبی کریم ﷺ کے پاس لے آیا، میں نے عرض کیا: یہ شخص، ! فرمایا: جی ہاں چنانچہ وہ عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔

رواہ ابن ابی شیبة

۳۶۱۹۴......"مسند سلمہ بن الاکوع" ایاس بن سلمہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے اپنے ایک ہاتھ کے ذریعے دوسرے ہاتھ پر بیعت کی اور فرمایا: یا اللہ! عثمان تیرے اور تیرے رسول کے کام میں مصروف ہے۔

رواہ الطبرانی وابن عساکر واوردہ الهیثمی فی مجمع الزوائد ۹۸۹

۳۶۱۹۵......شداد بن اوس رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک دن میں بیٹھا ہوا تھا اچانک جبرئیل تشریف لائے اور مجھے اپنے دائیں کاندھے پر سوار کر کے لے گئے اور مجھے جنت میں داخل کر دیا میں جنت ہی میں تھا کہ اتنے میں مجھے ایک سیب دکھائی دیا دیکھتے ہی دیکھتے وہ دو حصوں میں پھٹ گیا اس سے ایک خوبصورت لڑکی برآمد ہوئی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے حسن و جمال میں اس سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا وہ عجب خدا تعالیٰ کی تسبیح کر رہی تھی جو نہ پہلوں نے سنی نہ پچھلوں میں میں نے کہا: تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا میں حور ہوں مجھے میرے رب نے اپنے عرش کے نور سے پیدا فرمایا ہے میں نے کہا: تو کس کے لیے ہے؟ اس نے جواب دیا: میں امین خلیفہ مظلوم عثمان بن عفان کے لیے ہوں۔ رواہ ابویعلی وابن عساکر

۳۶۱۹۶......حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم ایک غزوہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے لوگوں کو سخت بھوک و مشقت پیش آئی حتیٰ کہ میں نے مسلمانوں کے چہروں پر مشقت کے آثار دیکھے اور منافقین کے چہروں پر فرحت دیکھی جب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو اس حالت میں دیکھا تو فرمایا: اللہ کی قسم! سورج غروب ہونے نہیں پائے گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ تمہارے پاس رزق بھیج دے گا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اس کا علم ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول اللہ ﷺ سچ فرماتے ہیں چنانچہ آپ ﷺ نے چودہ اونٹ بمعہ کھانے پینے کی اشیاء کے خرید لیے اور ان میں سے نو اونٹ نبی کریم ﷺ کی طرف روانہ کر دیئے جب رسول اللہ ﷺ نے انھیں دیکھا تو فرمایا: یہ کیا ہے؟ جواب دیا گیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آپ کی بطور ہدیہ روانہ کیے ہیں چنانچہ رسول کریم ﷺ کا چہرہ بشاشت سے کھل گیا جب کہ منافقین کے چہرے درماندگی سے دوچار ہو گئے میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دعا کیلئے بلند کیے حتیٰ کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دینے لگی آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے ایسی دعا فرمائی کہ میں نے اس سے قبل ایسی دعا سنی نہ اس کے بعد آپ فرماتے یا اللہ! عثمان کو عطا فرما یا اللہ عثمان کے ساتھ ایسا کر۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۱۹۷......محمد بن عبداللہ مطلب بن عبداللہ روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دن میں رسول کریم ﷺ کی بیٹی رقیہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں ان کے ہاتھ میں کنگھی تھی وہ بولیں: ابھی ابھی رسول کریم ﷺ میرے پاس سے تشریف لے گئے ہیں میں نے آپ کے سر مبارک میں کنگھی کی ہے آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: تم نے ابوعبداللہ کو کیسا پایا؟ میں نے عرض کیا: اے ابا جان: میں نے انھیں بہت بہتر پایا ہے۔ آپ نے فرمایا: اس کا اکرام کرتی رہو چونکہ وہ اخلاق میں میرے ساتھ صحابہ میں سب سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں۔

رواہ الطبرانی وابونعیم فی المعرفة والدیلمی و ابن عساکر وقالع قال البخاری لا اراه حفظه لا ن رقیة مانت ایام بدر وابو هریرة هاجر بعد ذالک بحو خمس سنین ایام خیبر ولا یعرف لمطلب سما عدمن ابی هریرة ولا لمحمد ابن المطلب ولا تقوم به الحجة انتهى

۳۶۱۹۸..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک فتنہ کا تذکرہ کیا اور اس سے بہت ڈرایا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم میں سے جو شخص اس فتنہ کو پائے آپ اسے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تمہارے اوپر لازم ہے کہ اس وقت تم امین اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ چمٹ جاؤ آپ ﷺ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ فرمارہے تھے۔ رواہ ابونعیم وابن عساکر

۳۶۱۹۹..... حبیب کاتب مالک ، ابن شھاب، سعید بن المسیب کی سند سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت منقول ہے کہ جب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ ﷺ کی بیٹی وفات پاگئیں تو عثمان رضی اللہ عنہ رونے لگے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم کیوں رورہے ہو عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں اس لیے رورہا ہوں چونکہ آپ سے میرا سسرالی رشتہ منقطع ہو چکا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس یہ جبرئیل کھڑے ہیں اور مجھے اللہ تعالیٰ کا حکم سنارہے ہیں کہ ہم نے اس کی بہن کی تمہارے ساتھ شادی کردی ہے۔

رواہ ابن عساکر وقال: ذکر ابی ھریرۃ فیہ غیر محفوظ والمحفوظ عن سعید مرسلا ثم روی من طریق ابن لھیعۃ

۳۶۲۰۰..... عقیل ابن شھاب سعید بن المسیب روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ کی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی عثمان رضی اللہ عنہ غمزدہ اور پریشان تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عثمان تمہارا کیا حال ہے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں کیا جو پریشانی مجھے پیش آئی ہے لوگوں میں سے کسی کو ایسی پریشانی پیش آئی ہے رسول اللہ ﷺ کی بیٹی جو میرے نکاح میں تھی وہ وفات پاچکی ہے اللہ تعالیٰ اسے غریق رحمت کرے جس کی وجہ سے میری پشت کمزور ہوگئی اور سسرالی رشتہ جاتا رہا جو میرے اور آپ کے درمیان قائم تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عثمان! تم یہ بات دل سے کہتے ہو؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! بخدا میں یہ بات دل سے کہتا ہوں چنانچہ اسی دوران آپ ﷺ عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ گفتگو کررہے تھے کہ اچانک رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے عثمان! یہ ہیں جبرائیل مجھے اللہ تعالیٰ کا حکم سنارہے ہیں کہ میں اس کی بہن ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا تمہارے ساتھ نکاح کردوں اور اس کا مہر بھی اسی جیسا ہو چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے عثمان رضی اللہ عنہ کا نکاح ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے کرادیا۔ قال ابن عساکر : ھذا مع ارسالہ اصح من حدیث مالک

۳۶۲۰۱..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ اپنی دوسری بیٹی جو کہ حضرت عثمان کے نکاح میں تھی کی قبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا اے ابوایم اے اخوایم عثمان کی شادی کرادو۔ اگر دس بیٹیاں ہوتیں میں عثمان سے ان کی شادی کرادیتا میں ان کی شادی آسمانی وحی کے ذریعے کرتا۔ رواہ ابن عدی وابن عساکر

۳۶۲۰۲..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے دومرتبہ رسول اللہ ﷺ سے جنت خریدی ہے رومہ کے کنویں والے دن اور جیش عسرت کے دن۔ رواہ ابن عدی وابن عساکر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۱۹ حافظ ذھبی کہتے ہیں اس حدیث کی سند میں عیسیٰ بن میسب راوی ہے ابوداؤد وغیرہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۳۶۲۰۳..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے عنقریب ایک فتنہ کی آمد کا ذکر کیا اتنے میں ایک شخص اپنا سرڈھانپے ہوئے آیا آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص اور اس کے ساتھی اس دن حق پر ہوں گے چنانچہ میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو کاندھے سے پکڑکر رسول کریم ﷺ کے سامنے لایا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ آپ اس شخص کے متعلق فرمارہے تھے فرمایا: جی ہاں؟ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۰۴..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ میرے بعد بہت سارے فتنے اور امور رونما ہوں گے ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے لیے جائے پناہ کہاں ہوگی ارشاد فرمایا: امین اور اس کے ساتھی تمہاری جائے پناہ ہیں آپ ﷺ نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۰۵..... ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم ﷺ کی طرف سب سے پہلے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ہجرت کی ہے جس طرح کہ ابراہیم علیہ السلام کی طرف لوط علیہ السلام نے ہجرت کی تھی۔ رواہ العقیلی وابن عدی وابن عساکر

۳۶۲۰۶..... ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ (کسی طرف) تشریف لے جارہے تھے جب کہ حضرت عثمان رضی

اللہ عنہ ایک جگہ بیٹھے ام کلثوم بنت رسول اللہ ﷺ پررورہے تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ کے دوصحابہ ابوبکروعمر رضی اللہ عنہما بھی تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عثمان! کیوں رورہے ہو؟ عرض کیا: یارسول اللہ! میں اس لیے رورہاہوں چونکہ آپ کے ساتھ قائم سسرالی رشتہ ٹوٹ چکا ہے آپ نے فرمایا: رونہیں قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے آگر میرے پاس سو(۱۰۰) بیٹیاں ہوتیں ایک کے بعد دوسری مرتی تو میں بھی ایک کے بعد دوسری کا نکاح تجھ سے کرتا حتیٰ کہ ان میں سے ایک بھی باقی نہ بچتی یہ جبرئیل امین ہیں یہ مجھے بتارہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میں اس کی بہن رقیہ رضی اللہ عنہا کا نکاح تم سے کرادوں اور اس کا مہر بھی وہی مقرر کروں جو اس کی بہن کا تھا۔

رواہ ابن عساکر وقال کذاقال: والمحفوظ ان الا ولی رقیۃ

۳۶۲۰۷......ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے وحی بھیجی ہے کہ میں اپنی دو بیٹیوں کی شادی عثمان سے کرادوں۔رواہ ابن عدی و الدارقطنی وابن عساکر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۹۲۷ وضعیف الجامع ۱۵۷۲

۳۶۲۰۸......ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشادفرمایا: میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اپنی دو بیٹیوں کا نکاح عثمان بن عفان سے کرادوں۔رواہ ابن عساکر

۳۶۲۰۹......ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یارسول اللہ! فاطمہ رضی اللہ عنہا کے شوہر میرے شوہر سے افضل ہیں رسول اللہ ﷺ تھوڑی دیر خاموش رہے اور پھر فرمایا: تمہارے شوہر سے اللہ اور اللہ کا رسول محبت کرتا ہے اور وہ بھی اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت کرتا ہے میں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ اگر تم جنت میں داخل ہوگئیں تم اس کا مقام دیکھ لوگی لوگوں میں بلند مرتبہ والا کسی کو بھی نہیں دیکھوگی۔رواہ ابن عساکر

۳۶۲۱۰......ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا کیا تم اس سے نہیں حیاء کرتی ہو جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں؟ بلاشبہ فرشتے عثمان سے حیاء کرتے ہیں۔رواہ الرویانی وابن عدی وابن عساکر

۳۶۲۱۱......ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: تمہارے پاس ایک ایسا شخص نمودار ہونے والا ہے جو اہل جنت میں سے ہے چنانچہ عثمان عفان رضی اللہ عنہ نمودار ہوئے ایک روایت میں ہے کہ اس میں کونے سے تمہارے پاس ایک ایسا شخص داخل ہوگا جو اہل جنت میں سے ہے چنانچہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ داخل ہوئے۔رواہ ابن عساکر وابن النجار

۳۶۲۱۲......ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مقام جحفہ میں اترے تو آپ ایک حوض میں داخل ہوئے آپ کے ساتھ ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ بھی تھے اور یہ بھی پانی میں ڈبکیاں لینے لگے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی طرف بڑھے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے عثمان رضی اللہ عنہ کو گلے لگالیا اور فرمایا: یہ میرا بھائی ہے اور میرے ساتھ ہے۔رواہ ابن عساکر

۳۶۲۱۳......مہلب بن ابی صفرہ کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے اصحاب سے سوال کیا: آپ لوگ عثمان رضی اللہ عنہ کو دنیا میں کیوں بلند وعالی مقام دیتے ہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے جواب دیا چونکہ عثمان رضی اللہ عنہ کے علاوہ تمام اولین وآخرین میں کوئی شخص ایسا نہیں جس نے کسی نبی کی دو بیٹیوں کے ساتھ شادی کی ہو۔رواہ ابن عساکر

۳۶۲۱۴......ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ اپنے گھر میں تشریف فرما تھے آپ پر صرف ایک ازار تھا جو ٹانگوں کے درمیان ڈال رکھا تھا جب کہ آپ کی رانیں ازار سے باہر تھیں اتنے میں ابوبکر نے اجازت طلب کی آپ ﷺ نے انھیں اجازت دی اور وہ گھر میں داخل ہوگئے پھر عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انھیں بھی آپ نے اجازت مرحمت فرمائی اور وہ بھی اندر داخل ہوگئے پھر عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے آپ نے انھیں اجازت دی جب رسول اللہ ﷺ نے عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو آپ جلدی سے کھڑے ہوئے اور گھر میں داخل ہوگئے آپ کا یہ انداز حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر گراں گزرا جب یہ حضرات گھر سے چل دیئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ آپ کے پاس تشریف لائے مگر آپ کی حالت میں کوئی تغیر نہیں پیدا ہوا لیکن جب عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے آپ

فوراً کھڑے ہوگئے آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا کیا میں اس شخص سے حیاء نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں۔ بلاشبہ فرشتے عثمان سے حیاء کرتے ہیں۔ رواہ ابن جریر

۳۶۲۱۵..... حفصہ بن عمر رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن میرے پاس تشریف فرما تھے آپ نے کپڑا اپنی رانوں کے درمیان ڈال رکھا تھا اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور اجازت طلب کی آپ نے انھیں اجازت دی آپ ﷺ اپنی حالت پر بیٹھے رہے پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے پھر علی آئے پھر آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کچھ لوگ آئے آپ بدستور اپنی حالت پر بیٹھے رہے پھر عثمان رضی اللہ عنہ آئے انھوں نے اجازت طلب کی رسول اللہ ﷺ نے کپڑا کھسکا کر ٹانگوں پر ڈال دیا پھر عثمان رضی اللہ عنہ کو اجازت دی چنانچہ یہ سب حضرات آپس میں بات چیت کرتے رہے اور پھر اٹھ کر چلے گئے میں نے عرض کیا یارسول اللہ! ابوبکر عمر علی اور آپ کے بقیہ صحابہ اندر آئے آپ اپنی حالت پر بیٹھے رہے لیکن جب عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو آپ نے کپڑا پنڈیوں پر کھسکا لیا آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں اس شخص سے حیاء نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل وابویعلی وابونعیم فی المعرفة وابن عساکر

۳۶۲۱۶..... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سب سے پہلے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہجرت کی جیسا کہ لوط علیہ السلام نے ابراہیم علیہ السلام کی طرف ہجرت کی تھی۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۱۷..... عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ محمد ﷺ کے گھر والوں نے چار دن تک کوئی چیز نہ کھائی حتی کہ بچے بلکنے لگے چنانچہ نبی کریم ﷺ گھر والوں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا میرے بعد تم نے کوئی چیز پائی ہے؟ میں نے عرض کیا: بھلا ہم کہاں سے پاتے اگر اللہ تعالیٰ آپ کے ہاتھ پر کسی چیز کو نہ لائے چنانچہ آپ ﷺ وضو کیا اور حالت انقباض میں نکل گئے پھر کبھی ایک جگہ نماز پڑھی اور کبھی دوسری جگہ اور پھر دعا میں مصروف ہوگئے چنانچہ دن کے آخری حصہ میں عثمان رضی اللہ عنہ ہمارے پس تشریف لائے اجازت طلب کی میں نے چاہا کہ معاملہ عثمان رضی اللہ عنہ سے پوشیدہ رکھوں لیکن پھر مجھے خیال آیا کہ یہ مالدار مسلمانوں میں سے ہیں شاید اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر ہمارے لیے کوئی مال بھیجا ہو میں نے انھیں اجازت دی اندر آکر فرمایا: اے اماں جان رسول اللہ ﷺ کہاں ہیں؟ میں نے کہا: اے بیٹا! محمد ﷺ کے گھر والوں نے چار دنوں سے کوئی چیز نہیں کھائی پھر میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے متعلق خبر دی عثمان رضی اللہ عنہ رونے لگے اور پھر فرمایا اے ام المومنین! اس دنیا کا ناس ہو جب آپ پر یہ مصیبت نازل ہوئی ہے تو آپ نے مجھے عبدالرحمن بن عوف ثابت بن قیس اور ہم جیسے دوسرے مالدار مسلمانوں کو خبر کیوں نہیں کی عثمان رضی اللہ عنہ گھر سے باہر نکل گئے اور ہمارے لیے آٹا گندم اور کھجور کے بہت سارے تھیلے بھیجے کھال اترے ہوئی ایک بکری بھی بھیجیں ایک تھیلی بھیجی جس میں تین سو درہم تھے پھر کہا: کہ یہ سامان تمہیں جلدی میں بھیجا ہے جب کہ عثمان رضی اللہ عنہ خود روٹیاں اور بھونا ہوا بہت سا گوشت لے کر آئے اور کہا: یہ کھاؤ اور رسول اللہ ﷺ کے لیے بھی رکھو پھر مجھے قسم دے کر کہا جب بھی ایسی حالت ہو مجھے ضرور خبر کرو تھوڑی دیر بعد رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: اے عائشہ! میرے بعد تم نے کوئی چیز پائی ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں یارسول اللہ ﷺ! مجھے علم تھا کہ جب آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے دیکھا کہ اتنا آٹا گندم اور کھجوریں ایک تھیلی جس میں تین سو درہم روٹیاں اور بھونا ہوا گوشت فرمایا کس نے دیا ہے؟ میں نے عرض کیا: عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے میں نے انہیں خبر کی وہ رونے لگے پھر مجھے قسم دی کہ جب بھی ایسی حالت ہو میں انھیں ضرور خبر کروں چنانچہ رسول اللہ ﷺ بیٹھے نہیں اور فوراً مسجد کی طرف چل پڑے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے لگے یا اللہ میں عثمان سے راضی ہوں تو بھی اس سے راضی ہوجا۔ تین بار یہ دعا فرمائی۔

رواہ ابونعیم فی فضائل الصحابة وابن عساکر وابن قدامه فی کتاب البکاء والرقة وابونعیم

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشریعة ۳۹۱-۳۹۲ والجامع المصنف ۳۵۸۔

۳۶۲۱۸..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے جب بھی رسول اللہ ﷺ کو ہاتھ اٹھائے ہوئے دیکھا کہ آپ کی بغلیں دکھائی دینے لگیں یہ حالت تب ہوتی جب آپ حضرت عثمان بن عفان کے لیے دعا فرمارہے ہوتے۔ رواہ بن عساکر

۳۶۲۱۹..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ گھر میں لیٹے ہوئے تھے جب کہ آپ کی رانوں یا پنڈلیوں سے

کپڑا اٹھا ہوا تھا اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی آپ نے انھیں اجازت مرحمت فرمائی آپ ﷺ اسی حالت پہ باتیں کرتے رہے پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی آپ نے انھیں اجازت دی اور اسی حالت پر لیٹے ہوئے باتیں کرتے رہے پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی آپ ﷺ بیٹھ گئے اور کپڑے درست کر لیے عثمان رضی اللہ عنہ داخل ہوئے اور باتیں کرتے رہے جب یہ حضرات چلے گئے میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! ابوبکر گھر میں داخل ہوئے آپ بیٹھے نہیں اور نہ ہی کوئی پرواہ کی پھر عمر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے آپ ملے نہیں اور نہ ہی پرواہ کی لیکن جب عثمان داخل ہوئے آپ بیٹھ گئے اور کپڑے بھی درست کر لیے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں اس شخص سے حیاء نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں۔ رواہ مسلم وابو یعلی وابو داؤد وابن جریر

۳۶۲۲۰ ... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اجازت طلب کی آپ کی رانوں سے کپڑا اٹھا ہوا تھا آپ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اجازت دی پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی آپ نے انھیں بھی اجازت دی اور آپ اسی حالت پر بیٹھے رہے پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی آپ ﷺ نے کپڑے کی طرف ہاتھ بڑھایا اور رانوں پر کھینچ لیا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ گویا آپ کو ناپسند ہے کہ عثمان آپ کو اس حالت میں دیکھ لیتے ارشاد فرمایا: عثمان ستر کے خوگر ہیں حیادار ہیں حتیٰ کہ فرشتے بھی ان سے حیاء کرتے ہیں۔ رواہ ابو یعلی وابن عساکر

۳۶۲۲۱ ... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تھے اور ہم اپنے اوپر ایک ہی لحاف اوڑھے ہوئے تھے اتنے میں ابوبکر آئے اجازت طلب کی گھر میں داخل ہوئے اور پھر نکل گئے پھر عثمان آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے کپڑے اپنے اوپر درست کر لو پھر عثمان داخل ہوئے اور پھر باہر نکل گئے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ: ابوبکر آئے آپ نے انھیں اجازت دے دی جب کہ عثمان آئے آپ نے انھیں اس وقت تک اجازت نہیں دی جب تک کہ میں نے اپنے اوپر کپڑے نہیں درست کر لیے آپ نے فرمایا: عثمان سے اللہ تعالیٰ حیاء کرتا ہے میں بھی ان سے حیاء کرتا ہوں۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۲۲ ...... ام کلثوم بنت ثمامہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا: ہم آپ سے عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں سوال کرتے ہیں چونکہ لوگ ہم سے زیادہ تر انہی کے متعلق سوال کرتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے اسی گھر میں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا یہ بہت ٹھنڈی رات تھی نبی ﷺ پر جبریل وحی لے کر نازل ہوئے جب آپ پر وحی نازل ہوتی تھی آپ کی کیفیت شدید تر ہو جاتی تھی چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان نازل ہوا۔

''انا سنلقی علیک قولاً ثقیلاً'' جب کہ عثمان رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیٹھے لکھ رہے تھے آپ نے فرمایا: اے عثمان لکھو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کی اس جگہ پر کسی شریف ومکرم شخص ہی کو بٹھا سکتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۲۳ ... ابوبکر عدوی کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کیا رسول اللہ ﷺ نے بوقت وفات اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو کوئی خاص مخفی وصیت کی ہے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا اللہ کی پناہ اس کے علاوہ کچھ نہیں جو میں آپ کو بھی بتاتی ہوں پھر عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی طرف متوجہ ہوئیں اور کہا: اے حفصہ! میں تمہیں اللہ تعالیٰ واسطہ دیتی ہوں کہ تم باطل میں کہیں میری تصدیق نہ کرو اور حق کی تکذیب کرو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: تمہیں علم ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر غشی طاری ہوئی میں نے کہا: آپ رخصت ہو گئے مجھے اس کا پتہ نہیں تھا چنانچہ آپ نے فرمایا: اسے اجازت دو میں نے کہا: میں اپنے والد کو؟ آپ خاموش رہے۔ میں نے کہا: اپنے والد کو آپ خاموش رہے پھر آپ پر غشی طاری ہوئی جو پہلے سے زیادہ تھی میں نے کہا آپ رخصت ہو گئے میں نے کہا مجھے اس کا پتہ نہیں تھوڑی دیر میں آپ کو پھر افاقہ ہوا اور فرمایا: اسے اجازت دو میں نے کہا: میرے باپ کو؟ آپ خاموش رہے آپ پر پھر غشی طاری جو پہلے کی دونوں مرتبہ سے زیادہ سخت تھی حتیٰ کہ ہمیں گمان ہوا کہ آپ کی رحلت ہو چکی ہے پھر جب آپ کو افاقہ ہوا فرمایا: اسے اجازت دو میں نے کہا: میرے باپ کو؟ آپ خاموش رہے میں نے کہا: میرے باپ کو؟ آپ پھر خاموش رہے۔ میں نے کہا: تم جانتی ہو کہ دروازے پر کوئی شخص ہے اسے اجازت دو چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ اس امت میں سب سے زیادہ حیاءدار تھے اور دروازے پر وہی تھے انھیں اجازت دی اور وہ اندر داخل ہوئے نبی کریم ﷺ نے

انھیں فرمایا: میرے قریب ہو جاؤ عثمان رضی اللہ عنہ قریب ہوئے آپ نے فرمایا: اور قریب ہو جاؤ عثمان اور قریب ہوئے فرمایا: اور قریب ہو جاؤ عثمان رضی اللہ عنہ اور قریب ہوئے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک عثمان رضی اللہ عنہ کی گردن پر رکھا اور پھر عثمان رضی اللہ عنہ سے سرگوشی کی جب فارغ ہوئے تو فرمایا: کیا تم نے سن لیا جواب دیا: میرے کانوں نے سن لیا اور میرے دل نے اسے محفوظ کر لیا۔ آپ نے پھر ہاتھ مبارک عثمان رضی اللہ عنہ کی گردن کے پیچھے رکھا اور سرگوشی کی جب فارغ ہوئے فرمایا: سن لیا؟ عرض کیا: میرے کانوں نے سن لیا اور میرے دل نے اسے یاد کر لیا آپ نے پھر ہاتھ مبارک عثمان رضی اللہ عنہ کی گردن کے پیچھے رکھا اور سرگوشی کی جب فارغ ہوئے تو فرمایا: سن لیا: عرض کیا: میرے کانوں نے سن لیا اور میرے دل نے محفوظ کر لیا پھر رسول اللہ ﷺ کی روح پرواز کر گئی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: آپ ﷺ نے عثمان رضی اللہ عنہ کو خبر دی تھی کہ انھیں قتل کیا جائے گا اور انھیں حکم دیا تھا کہ تم اپنا ہاتھ روکے رکھنا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۲۴..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ نے اپنا ازار کھول رکھا تھا چنانچہ آپ نے قمیص اپنے اوپر کھینچ لی اور پھر فرمایا: اے عثمان جب قیامت کے دن میرے پاس آؤ گے اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب کہ تمہاری رگوں سے خون رس رہا ہوگا؟ میں کہوں گا تمہارے ساتھ یہ کس نے کیا: تم کہو گے ایک قاتل ورسوا آدمی سے یہ ہوا اسی دوران عرش کے نیچے سے ایک منادی پکارے گا خبردار! عثمان نے اپنے ساتھیوں کے درمیان فیصلہ کر دیا: عثمان رضی اللہ عنہ کہنے لگے. لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ رواہ ابن عساکر وفیہ ہشام بن زیاد ابو المقدام متروک

۳۶۲۲۵..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے اپنی بیٹی ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی شادی کرائی تو آپ نے ام ایمن رضی اللہ عنہا سے فرمایا: میری بیٹی ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو تیار کرواور اسے زفاف کے لیے عثمان کے پاس لے جاؤ اور اس کے سامنے دف بجاؤ چنانچہ ام ایمن رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا اور پھر تین دن کے بعد نبی کریم ﷺ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: تم نے اپنے خاوند کو کیسا پایا؟ ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے کہا: وہ بہترین خاوند ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بلاشبہ عثمان لوگوں میں سب سے زیادہ تیرے دادا ابراہیم اور تیرے باپ محمد کے مشابہ ہے۔ رواہ ابن عدی وقال تفرد بہ عمر وبن الازھر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۵۳۹۔

۳۶۲۲۶..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے اپنے خلیل رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وحی بھیجی ہے کہ میں اپنی دو بیٹیوں کی شادی عثمان بن عفان سے کرادوں یوسف کہتے ہیں یعنی رقیہ اور ام کلثوم رضی اللہ عنہما۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۲۷..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلوایا جب آپ حاضر خدمت ہوئے تو رسول اللہ ﷺ کو میں نے فرماتے سنا اے عثمان! شاید اللہ تعالیٰ تمہیں (امر خلافت کی) قمیص پہنائے اگر لوگ تجھ سے وہ قمیص اتارنے کا مطالبہ کریں تم مت اتارو آپ نے تین بار یہ ارشاد فرمایا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۶۲۲۸..... ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں کھجوروں کے ایک باغ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ حاضر تھا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے پاس آنے کی اجازت طلب کی نبی کریم ﷺ نے فرمایا انھیں اجازت دو اور جنت کی بشارت بھی دو پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی فرمایا: انھیں بھی اجازت دو جنت کی بشارت بھی دو پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی فرمایا انھیں اجازت دو اور جنت کی بشارت بھی دو لیکن انھیں جنت میں جانے کے لیے بلوی کا سامنا کرنا ہوگا چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ روتے ہوئے داخل ہوئے اور ہنستے ہوئے باہر نکلے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا نبی اللہ! میرے لیے کیا حکم ہے؟ ارشاد فرمایا: تم اپنے باپ کے ساتھ ہو گئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۲۹..... ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے پاس حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا گیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ نور ہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: نور کیا ہے ارشاد فرمایا: نور آسمان وجنان میں ایک سورج ہے اور نور حورعین پر فضیلت رکھتا ہے میں نے عثمان کے ساتھ اپنی دو بیٹیوں کی شادی کرائی ہے فرشتوں کے پاس اللہ تعالیٰ نے انھیں ذوالنورین کا نام دیا ہے جب کہ بہشتوں میں ان کا نام ذالنورین۔ (دونوروں والا) رکھا ہے سو جس نے عثمان کو گالی دی اس نے مجھے گالی دی۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۳۰ ۔۔۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو "جیش عسرت" میں فرماتے ہوئے دیکھا کہ اس کے بعد عثمان جو عمل بھی کرے آسے نقصان نہیں پہنائے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۳۱ ۔۔۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص بئر رومہ خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے پیاس کی شدت میں پانی پلائے گا چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ نے کنواں خریدا اور مسلمانوں کے لیے صدقہ کر دیا ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب عثمان رضی اللہ عنہ نے "جیش عسرت" کو جنگی ساز و سامان سے لیس کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ اس غزوہ کو عثمان کے لیے نہ بھلانا۔ رواہ ابن عدی و ابن عساکر

۳۶۲۳۲ ۔۔۔۔۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا گیا تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انھوں نے فلاں کام کیا فلاں کام کیا اور جیش عسرت کو ساز و سامان سے لیس کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۳۳ ۔۔۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ گھر پر تشریف فرما تھے عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کے پیچھے بیٹھی ہوئی تھیں اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی وہ اندر داخل ہوئے پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی اور وہ بھی اندر داخل ہوئے پھر علی رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی وہ بھی اندر داخل ہو گئے پھر سعد بن مالک رضی اللہ عنہ اجازت طلب کر کے اندر داخل ہوئے پھر عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی اور اندر داخل ہوئے۔ (اس سے قبل) رسول اللہ ﷺ اپنے گھٹنے ننگے لیے ہوئے گفتگو کرتے رہے جوں ہی عثمان رضی اللہ عنہ داخل ہوئے آپ نے کپڑا گھٹنوں پر کھینچ لیا اور اپنی بیوی (عائشہ رضی اللہ عنہا) سے فرمایا: میرے پاس سے پیچھے ہو جاؤ پھر یہ صحابہ رضی اللہ عنہم تھوڑی دیر باتیں کرتے رہے اور پھر باہر نکل گئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے پاس آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم داخل ہوئے اور آپ نے گھٹنوں پر کپڑا نہیں کھینچا اور نہ ہی مجھے پیچھے ہٹایا حتیٰ کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ داخل ہوئے اس وقت آپ نے کپڑا بھی درست کیا اور مجھے بھی پیچھے کر دیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! اس شخص سے میں حیاء نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے بلاشبہ فرشتے عثمان سے حیاء کرتے ہیں جیسا کہ اللہ اور اس کے رسول سے حیاء کرتے ہیں اگر عثمان داخل ہوئے حالانکہ تم میرے قریب ہوتی وہ اپنا سر ہی اوپر نہ اٹھاتے اور نہ ہی کوئی بات کرتے حتیٰ کہ باہر نکل جاتے۔

رواہ ابویعلی و ابن عساکر

۳۶۲۳۴ ۔۔۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں رسول کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا یکا یک ایک شخص آیا اور آپ ﷺ کے ساتھ مصافحہ کیا آپ نے اس وقت تک ہاتھ نہیں ہٹایا جب تک کہ اس شخص نے خود اپنا ہاتھ نہیں ہٹا دیا پھر اس نے آپ سے پوچھا: یا رسول اللہ! عثمان کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ اہل جنت میں سے ایک شخص ہے۔ رواہ الطبرانی و ابن عساکر

۳۶۲۳۵ ۔۔۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مجھے آسمانوں کی سیر کے لیے لے جایا گیا میں چوتھے آسمان پر تھا کہ یکا یک میری گود میں ایک سیب گرا میں نے اسے اپنے ہاتھ میں اٹھا لیا جونہی میں نے اسے توڑا تو اس سے ایک حور برآمد ہوئی جو کھلکھلا کر ہنس رہی تھی میں نے اس سے کہا: بات کرو تم کس کی ملکیت ہو وہ بولی: میں اس مقتول کے لیے ہو جو شہید کیا جائے گا یعنی عثمان عفان رضی اللہ عنہ۔ رواہ الخطیب و ابن عساکر و قال: هذا الحديث منكر بهذا الا سناد و كل رجاله ثقات سوى ابى جعفر بن محمد بن سليمان بن هشام والحمل فيه عليه

کلام: ۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ترتیب الموضوعات ۲۵۳ والتنزیہ ۳۷۳/۱۔

۳۶۲۳۶ ۔۔۔۔۔ ابن عساکر، ابوالعز احمد بن عبیداللہ ابومحمد جوہری ابوالحسین محمد بن مظفر بن موسیٰ الحافظ احمد بن عبداللہ بن سابر دقاق ایوب بن محمد وزان ولید بن ولید ابن ثوبان بکر بن عبداللہ مزنی عبوداللہ مزنی ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا خود نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی میرے خاوند سے بہتر شخص سے کرائی ہے چنانچہ نبی کریم ﷺ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمایا: میں نے ایسے شخص سے تمہاری شادی کرائی ہے جس سے اللہ اور اس کا رسول محبت کرتا ہے اور

وہ اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت کرتا ہے جب ام کلثوم رضی اللہ عنہا اٹھ کر چلی گئیں تو آپ نے انھیں دوبارہ اپنے پاس بلایا اور فرمایا: میں نے کیسے کیا ہے؟ کہتی ہیں: میں نے عرض کیا: میں نے تمہاری شادی ایسے شخص سے کرائی ہے جس سے اللہ اور اللہ کا رسول محبت کرتا ہے اور وہ بھی اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت کرتا ہے فرمایا: جی ہاں میں اس میں اضافہ کرتا ہوں کہ اگر تو جنت میں داخل ہوگی تم اس کا مقام دیکھ لوگی اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ایسا عالی مقام کسی کا نہیں دیکھوگی۔قال ابن عساکر: رواہ غیرہ عن ایوب فقال ان ام کلثوم

۳۶۲۳۷..... حسن کی روایت ہے کہ: جب رسول اللہ ﷺ کی دوسری بیٹی وفات پا گئیں تو آپ نے فرمایا: اے ابو ایم یا اس کی بہن عثمان کی شادی کرادی جائے؟ کاش اگر ہمارے پاس تیسری بیٹی ہوتی ہم اس کی شادی بھی عثمان سے کرا دیتے۔رواہ ابن عساکر

۳۶۲۳۸..... حسن کہتے ہیں: عثمان رضی اللہ عنہ کو ذوالنورین اس لیے کہا جاتا ہے کہ ان کے علاوہ کسی شخص نے بھی کسی نبی کی دو بیٹیوں پر دروازہ بند نہیں کیا۔رواہ ابن عساکر

۳۶۲۳۹..... حسن کی روایت ہے کہ غزوہ تبوک کے موقع پر ابن عساکر کی روایت میں ہے کہ غزوہ حنین کے موقع پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کثیر مقدار میں دینار لائے اور نبی کریم ﷺ کی گود میں ڈال دیئے آپ ﷺ دیناروں کو الٹنے پلٹنے لگے اور فرمایا: اس کے بعد عثمان جو عمل بھی کریں ان پر کوئی حرج نہیں ہے۔رواہ ابن ابی شیبة وابن عساکر وقال: کذا قال یوم حنین وانما ھو یوم تبرک

۳۶۲۴۰..... حسن کی روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے جب آپ کو عثمان رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو آپ کے ساتھ معانقہ کیا اور پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے بھائی عثمان کے ساتھ معانقہ کیا ہے جس شخص کا کوئی بھائی ہو اسے چاہیے کہ اس کے ساتھ معانقہ کرے۔رواہ ابن عساکر

۳۶۲۴۱..... حسن کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میری امت کے ایک شخص کی سفارش سے ربیعہ اور مضر کی تعداد کے بقدر لوگ جنت میں داخل ہوں گے پوچھا گیا وہ کون شخص ہے آپ نے فرمایا: عثمان بن عفان۔رواہ ابن عساکر

۳۶۲۴۲..... حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عثمان رضی اللہ عنہ بنی آدم میں سب سے بہتر تھے۔رواہ ابن عساکر

۳۶۲۴۳..... زید بن اسلم کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں سرخ رنگ کی اونٹنی بھیجی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یا اللہ! عثمان کو پل صراط سے پار کردے۔رواہ ابن عساکر

۳۶۲۴۴..... حسن رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نوسو پچاس (۹۵۰) اونٹ اور پچاس (۵۰) گھوڑے یا فرمایا: کہ نو سو ستر (۹۷۰) اونٹ اور تیس (۳۰) گھوڑے دیئے یعنی غزوہ تبوک میں۔رواہ ابن عساکر

۳۶۲۴۵..... حسان بن عطیہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے عثمان اللہ تعالیٰ نے تمہاری بخشش کردی ہے جو کچھ پہلے کیا یا بعد میں کروگے جو پوشیدہ کیا یا اعلانیہ کیا مخفی رکھا یا ظاہر کیا اور جو کچھ تا قیامت ہوگا سب بخش دیا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبة وابونعیم فی فضائل الصحابة وابن عساکر

۳۶۲۴۶..... عصمہ بن مالک خطمی کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی بیٹی اور عثمان رضی اللہ عنہ کی بیوی وفات پا گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عثمان رضی اللہ عنہ کی شادی کراؤ کاش اگر میری تیسری بیٹی ہوتی ہیں اسے بھی عثمان کے نکاح میں دے دیتا میں نے اللہ تعالیٰ کی وصیت کے ذریعے عثمان کی شادی کرائی ہے۔رواہ ابن عساکر

۳۶۲۴۷..... ابو اسحاق کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہا عثمان دوزخ میں جائیں گے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں کہاں سے اس کا علم ہوا ہے اس نے کہا چونکہ عثمان نے نئے نئے امور پیدا کیے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: مجھے بتاؤ بالفرض اگر تمہاری بیٹی ہو اس سے مشورہ کیے بغیر اس کی شادی کرادو گے جواب دیا نہیں فرمایا: کیا یہ رائے رسول اللہ ﷺ کی رائے جو انھوں نے اپنی بیٹیوں کے متعلق قائم کی تھی وہ بہتر ہے مجھے بتاؤ کہ نبی کریم ﷺ جب کسی معاملہ کا ارادہ کرتے تو اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرتے تھے یا نہیں؟ اس نے جواب دیا: بلکہ آپ استخارہ کرتے تھے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو بہتر راستہ فراہم کرتے تھے یا نہیں جواب دیا جی

جاں بہتر راہ فراہم کرتے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ کے متعلق خبر دو کہ اللہ تعالیٰ نے عثمان رضی اللہ عنہ کی شادی کے متعلق آپ ﷺ کو اختیار دیا ہے یا کہ نہیں پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ارادہ کیا تھا کہ تیری گردن اڑادوں لیکن اللہ تعالیٰ سے ناپسند فرماتا ہے اگر اس کے علاوہ تمہارا کوئی اور عقیدہ ہوتو میں تمہاری گردن اڑادوں گا۔رواہ ابن عساکر

۳۶۲۴۸ ابوجنوب (عقبہ بن علقمہ یشکری کوفی) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایسا معاملہ کیا ہے جو نہ میرے ساتھ کیا نہ ابوبکر کے ساتھ نہ عمر کے ساتھ ہم نے عرض کیا: بھلا کیا معاملہ کیا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ کے پاؤں اور پنڈلیاں گھٹنوں تک ننگی تھیں اور پنڈلیاں ٹھنڈے پانی میں ڈال رکھی تھیں چونکہ آپ کو اس سے سکون ملتا تھا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ گھٹنے کو کیوں ننگا نہیں کرتے؟ آپ نے فرمایا: اے علی! گھٹنہ ستر کی جگہ ہے اسی دوران ہم آپ کے اراد گرد بیٹھے تھے اچانک عثمان رضی اللہ عنہ نمودار ہوئے آپ ﷺ نے اپنی پنڈلی اور پاؤں کپڑے سے ڈھانپ دیئے میں نے عرض کیا: سبحان اللہ یارسول اللہ! ہم آپ کے پاس بیٹھے تھے آپ کے پاؤں اور پنڈلیاں ننگی تھیں لیکن جب عثمان نمودار ہوئے تو آپ نے فوراً ڈھانپ دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں اس شخص سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں؟ پھر عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے یارسول للہ! میں عثمان کے متعلق آپ کو ایک عجیب بات نہ سناؤں فرمایا: وہ کیا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں ابھی ابھی عثمان کے پاس سے گزرا اور وہ غمزدہ و پریشانی میں بیٹھے تھے میں نے کہا: اے عثمان! یہ غم اور پریشانی کیسی ہے؟ انھوں نے جواب دیا: اے عمر رضی اللہ عنہ میں غمزدہ و پریشان کیوں نہ ہوں حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ قیامت کے دن ہر نسب اور رشتہ منقطع ہو جائے گا سوائے میرے نسب اور رشتہ کے جب کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میرا جو رشتہ قائم تھا وہ ٹوٹ چکا ہے چنانچہ میں نے عثمان کو اپنی بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہا کا رشتہ پیش کیا لیکن وہ خاموش رہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے عمر! کیا میں حفصہ رضی اللہ عنہا کی شادی ایسے شخص سے نہ کردوں جو عثمان سے بہتر ہو؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: جی ہاں یارسول اللہ! چنانچہ اسی مجلس میں رسول اللہ ﷺ نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے شادی کرلی اور عثمان رضی اللہ عنہ سے اپنی بیٹی کی شادی کرادی چنانچہ حضرت عثمان سے بغض حسد رکھنے والے کہنے لگے نہیں نہیں یارسول اللہ! آپ ایک بیٹی کے بعد دوسری بیٹی کی شادی بھی عثمان سے کرارہے ہیں اس سے بڑھ کر عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے اور کونسا شرف ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میری چالیس بیٹیاں ہوتیں میں ایک کے بعد دوسری کا عثمان سے نکاح کردیتا حتی کہ ان میں سے ایک بھی باقی نہ رہتی۔ پھر آپ ﷺ نے عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ کر فرمایا: اے عثمان! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہیں میرے بعد آزمائش کا سامنا کرنا پڑے گا عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں اس وقت کیا کروں آپ نے فرمایا اے عثمان! اس وقت بس صبر ہی صبر ہے حتی کہ میرے ساتھ تمہاری ملاقات ہو جائے اور رب تعالیٰ تم سے راضی ہو۔رواہ سعید بن المنصور و ابن عساکر

۳۶۲۴۹ کثیر بن مرہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق سوال کیا گیا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں چوتھے آسمان پر انھیں ذوالنورین کے نام سے پکارا جاتا ہے رسول اللہ ﷺ نے اپنی ایک بیٹی کے بعد دوسری بیٹی سے ان کا نکاح کردیا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص گھر خرید کر مسجد میں شامل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمائے گا۔ چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ گھر خرید کر مسجد میں اضافہ کردیا رسول اللہ ﷺ نے پھر فرمایا: جو شخص بنی فلاں کا باڑا خرید کر مسلمانوں کے لیے صدقہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کردے گا چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ باڑا خرید کر مسلمانوں پر صدقہ کردیا ایک بار پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص لشکر یعنی جیش عسرت کو سازوسامان فراہم کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی بخشش کرے گا چنانچہ پورے لشکر کو عثمان رضی اللہ عنہ نے جنگی سازوسامان سے لیس کردیا حتی کہ فوجیوں کو اس کی کمی بھی محسوس نہ ہونے دی۔رواہ ابن عساکر

۳۶۲۵۰ محمد بن جعفر اپنے آباء سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ بیٹھے ہوئے تھے اور ٹانگوں کو الگ الگ اوپر کئے ہوئے تھے اور آپ کی رانیں ننگی تھیں اتنے میں ابوبکر و عمر داخل ہوئے پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ داخل نہیں ہونے پائے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے کپڑا لٹکالیا اور رانوں کو ڈھانپ دیا میں

نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں یا رسول اللہ! ہم جماعت کی صورت میں آپ کے پاس موجود تھے آپ نے رانوں کو ڈھانپا نہیں لیکن جونہی عثمان آئے آپ نے رانیں ڈھانپ لیں ارشاد فرمایا: بلاشبہ میں اس شخص سے حیاء کرتا ہوں جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۲۵۱.....نعیم بن ابی ھند کی روایت ہے کہ کوفہ میں لوگوں کے سامنے جب کوئی شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر کرتا لوگ اسے مارتے تھے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے فرمایا: ایسا مت کرو بلکہ اسے میرے پاس لیتے آؤ چنانچہ ایک شخص کہنے لگا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا ہے لوگ اسے پکڑ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لے آئے اور کہنے لگے یہ شخص کہتا ہے کہ عثمان شہید کیے گئے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا اس شخص نے جواب دیا: کیا آپ کو وہ دن یاد ہے جب میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے مجھے ایک اوقیہ چاندی عطا کی ایک اوقیہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دی ایک عمر رضی اللہ عنہ نے اور ایک عثمان نے جب کہ ابوحسن (علی رضی اللہ عنہ) کے پاس کچھ نہیں تھا تاہم عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھے ان کی طرف سے ایک اوقیہ عطا کر دی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے لیے دعا کریں تاکہ اللہ تعالیٰ اس مال میں برکت عطا فرمائے آپ ﷺ نے فرمایا: بھلا تمہارے اس مال میں برکت کیوں نہیں ہوگی حالانکہ تمہیں یا تو نبی نے عطا کیا ہے یا صدیق نے یا شہید نے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سن کر فرمایا: اس شخص کا رستہ چھوڑ دو۔

رواہ الشاشی وابن عساکر

۳۶۲۵۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بلاشبہ عثمان رسول اللہ ﷺ کے سامنے بہت سی بھلائیوں میں سبقت لے گئے ہیں ان کے بعد اللہ تعالیٰ انھیں کبھی عذاب نہیں دے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۵۳..... "ایضاً" ثابت بن عبید کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: اے امیر المؤمنین! میں مدینہ واپس جا رہا ہوں اہل مدینہ میں مجھ سے حضرت عثمان کے متعلق سوال کریں گے میں ان سے کیا کہوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انھیں بتاؤ کہ عثمان کا تعلق ان لوگوں سے تھا" جو لوگ ایمان لائے نیک اعمال کیے اور تقویٰ اختیار کیا پھر ایمان تقویٰ اور نیکوکاری پر تا بتقدم رہے اور اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کو پسند فرماتا ہے۔" رواہ ابن مردویہ وابن عساکر

۳۶۲۵۴.....مکحول کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابو عمرو۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۵۵..... "مسند علی رضی اللہ عنہ حسن کی روایت ہے کہ لوگوں کو جب فتوحات نصیب ہوئیں کوئی شخص اگر کسی سے رسول اللہ ﷺ کے افاضل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق پوچھتا تو اسے حضرت سعد بن مالک کی طرف دلالت کر دیتا تھا چنانچہ کوئی شخص اگر ان سے پوچھتا کہ مجھے عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق خبر دو تو وہ فرماتے: جب ہم سب رسول اللہ ﷺ کے پاس ہوتے تو عثمان ہم سب میں سے زیادہ اچھا وضو کرتے سب سے زیادہ لمبی نماز پڑھتے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں سب سے زیادہ خرچ کرتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۵۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ اگر میری چالیس بیٹیاں ہوتیں میں ایک کے بعد دوسری کی شادی عثمان سے کرا دیتا حتیٰ کہ ان میں سے ایک بھی باقی نہ رہتی۔

رواہ ابن شاهين وابن عساكر وفيه العلاء بن عمر الخفي وقال ابن حبان لايحتج به

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ۔

۳۶۲۵۷.....حضرت علی رضی اللہ عنہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ وہ اس وقت حاضر تھے جب عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان نے رسول اللہ ﷺ کو جیش العسرۃ (غزوہ تبوک) کے موقع پر ساز و سامان دیا تھا چنانچہ آپ ﷺ سات سو (۷۰۰) اوقیہ سونا لے کر آئے تھے۔

رواہ ابویعلی وابن عساکر

۳۶۲۵۸.....حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک دیگچہ جس میں گوشت تھا دیکر عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر بھیجا چنانچہ دیکھا کہ عثمان رضی اللہ عنہ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں میں نے زوجین کا ان سے اچھا جوڑا کوئی نہیں دیکھا

میں کبھی عثمان رضی اللہ عنہ کے چہرے کی طرف دیکھتا اور کبھی رقیہ رضی اللہ عنہا کی طرف دیکھتا جب میں رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس لوٹ آیا تو آپ نے فرمایا: کیا تم ان کے پاس داخل ہوئے تھے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں فرمایا: کیا تم نے ان سے اچھا جوڑا کوئی دیکھا ہے میں نے جواب دیا یا رسول اللہ: نہیں میں کبھی عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھتا تھا اور کبھی رقیہ رضی اللہ عنہا کی طرف۔ رواہ البغوی وابن عساکر

۳۶۲۵۹..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی رویات ہے کہ مسلمانوں میں سب سے پہلے اپنے گھر والوں کے ساتھ حبشہ کی طرف حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہجرت کی ہے چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ اپنی بیوی نبی کریم ﷺ کی بیٹی کو ساتھ لے کر نکل گئے تھے چنانچہ نبی کریم ﷺ کو ان کے متعلق کوئی خبر نہیں ملنے پاتی تھی آپ نے ان کے متعلق خبریں دینی شروع کر دیں ایک عورت جس کا تعلق قریش سے تھا وہ حبشہ سے آتی آپ نے اس سے پوچھا! کہنے لگی: اے ابوالقاسم! میں نے ان دونوں کو دیکھا ہے فرمایا: تم انھیں کس حال میں دیکھا ہے؟ میں نے انھیں اس حال میں دیکھا کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے رقیہ رضی اللہ عنہا کو گدھے پر سوار کر رکھا تا وہ گدھے کو ہانک رہے تھے اور پیچھے پیچھے چل رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہی ان کا ساتھی ہے بلاشبہ لوط علیہ السلام کے بعد عثمان پہلے شخص ہیں جنھوں نے اپنے گھر والوں کے ساتھ اللہ کی طرف ہجرت کی۔

رواہ الطبرانی والبیھقی وابن عساکر

۳۶۲۶۰..... ''ایضاً'' عیسیٰ بن طہمان حضرات انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہماری اس مسجد میں توسیع کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک گھر خرید کر مسجد میں توسیع کر دی۔

رواہ العقیلی وابن عساکر

۳۶۲۶۱..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کو بیعت رضوان کا حکم ملا تو عثمان رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے اہل مکہ کے پاس بھیجا تھا آپ نے لوگوں سے بیعت لی اور پھر فرمایا: یا اللہ! عثمان تیرے اور تیرے رسول کے کام میں مصروف ہیں چنانچہ آپ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھا تو گویا رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھا جو دیگر لوگوں کے اپنے ہاتھوں سے بدر جہا افضل تھا۔

رواہ ابن عساکر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۷۶۵۔

۳۶۲۶۲..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا اور میرے ہاتھ پر ایک سیب رکھ دیا گیا جسے میں اپنے ہاتھ میں الٹنے پلٹنے لگا دیکھتے ہی دیکھتے وہ سیب دو حصوں میں پھٹ گیا اور اس سے ایک خوبصورت حور برآمد ہوئی اس کی آبروئیں گدھ کے پروں کے ریشوں جیسی تھیں میں نے کہا: تو کس کی ملکیت ہے اس نے کہا: میں اس شخص کی ملکیت ہوں جو ظلماً قتل کیا جائے یعنی عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۶۳..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا مجھے ایک سیب تھما دیا گیا میں نے اسے توڑا اس سے ایک حور ظاہر ہوئی چنانچہ اس کی آنکھوں کی پلکیں گدھ کے پروں جیسی تھیں میں نے پوچھا تو کس کی ملکیت ہے اس نے جواب دیا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی۔ رواہ ابن عساکر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ترتیب الموضوعات ۲۵۶ واللآلی ۳۱۳۱۔

۳۶۲۶۴..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا جبرائیل امین نے مجھے ایک سیب دیا وہ میرے ہاتھ میں ٹوٹ گیا اس سے ایک لڑکی نکلی جس کی پلکیں گدھ کے پروں کی طرح۔ (باریک) تھیں میں نے س سے پوچھا تو کس کی ملکیت ہے اس نے جواب دیا: میں اس شخص کی ملکیت ہوں جو آپ کے بعد ظلماً قتل کیا جائے گا یعنی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ۔

رواہ ابن عساکر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اللآلی ۳۱۴۱۔

۲۶۲۶۵..... ''ایضاً'' بکر بن مختار بن فلفل اپنے والد سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ ہم مدینہ میں ایک باغ میں نبی کریم

کے ساتھ تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور دروازے پر دستک دی آپ ﷺ نے فرمایا: اے انس ذرا دیکھو یہ کون ہے میں نے نکل کر دیکھا تو وہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے میں نے عرض کیا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں فرمایا: واپس جاؤ اور دروازہ کھولو اور انھیں جنت کی بشارت دو انھیں یہ بھی خبر دو کہ میرے بعد وہ خلیفہ ہوں گے میں نے آکر ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خبر کر دی پھر ایک اور شخص آیا اور دروازے پر دستک دی اور آپ نے فرمایا: دیکھو کون ہے؟ میں نے آکر دیکھا تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے واپس جاکر میں نے عرض کیا: عمر ہیں فرمایا: واپس جاؤ اور دروازہ کھولو اور انہیں جنت کی بشارت دو انھیں یہ بھی خبر کر دو کہ وہ ابو بکر کے بعد خلیفہ ہوں گے میں نے آکر عمر رضی اللہ عنہ کو خبر کر دی پھر ایک اور شخص نے دروازے پر دستک دی آپ ﷺ نے فرمایا: دیکھو یہ کون ہے؟ میں نے باہر نکل کر دیکھا تو وہ عثمان رضی اللہ عنہ تھے میں نے عرض کیا: عثمان ہیں فرمایا: واپس جاؤ اور دروازہ کھولو اور انھیں جنت کی خوشخبری سناؤ اور انھیں یہ بھی بتاؤ کہ وہ عمر رضی اللہ عنہ کے بعد خلیفہ ہوں گے اور ان کا معاملہ یہاں تک پہنچے گا کہ ان کا خون بہایا جائے گا اس وقت تم نے صبر کا دامن نہیں چھوڑنا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱ .... ''ایضاً'' عبدالاعلیٰ بن ابی مساور مختار بن فلفل سے حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ گھر سے تشریف لے گئے میں بھی آپ کے ساتھ تھا آپ انصار کے ایک باغ میں داخل ہونے میں بھی آپ کے ساتھ داخل ہو گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے انس دروازہ بند کر دو۔ میں نے دروازہ بند کر دیا تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک ہوئی آپ نے فرمایا: اے انس دروازہ کھولو اور آنے والے کو جنت کی خوشخبری دو نیز اسے خبر دو کہ وہ میرے بعد میری امت کا والی ہوگا چنانچہ میں دروازہ کھولنے کے لئے چل پڑا جب کہ مجھے معلوم تھا کہ وہ کون ہے۔ دروازہ کھولا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ابو بکر کھڑے ہیں میں نے انھیں نبی کریم ﷺ کے فرمان کی خبر دے دی آپ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: الحمد للہ پھر باغ میں داخل ہو گئے کچھ دیر بعد دروازے پر پھر دستک ہوئی آپ نے فرمایا: اے انس دروازہ کھولو اور آنے والے کو جنت کی خوشخبری دو اور اسے کہو کہ وہ ابو بکر کے بعد میری امت کا والی ہوگا میں دروازہ کھولنے کے لیے چل پڑا حالانکہ مجھے معلوم نہیں تھا کہ وہ کون ہے دروازہ کھولا دیکھا تو عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہیں میں نے انہیں آپ ﷺ کے فرمایا ان کی خبر دی آپ نے الحمد للہ کہا اور پھر اندر داخل ہو گئے ایک اور شخص آیا اور دروازے پر دستک دی آپ نے فرمایا اے انس اس شخص کے لیے دروازہ کھولو اور اسے جنت کی بشارت دو نیز اسے بتاؤ کہ ابو بکر و عمر کے بعد میری امت کا والی ہوگا اور یہ کہ اسے آزمائش سے دوچار ہونا پڑے گا حتیٰ کہ لوگ اس کا خون بہائیں گے میں دروازہ کھولنے کے لیے چل پڑا مجھے معلوم نہیں تھا کہ یہ کون ہے چنانچہ دیکھا تو وہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے میں نے دروازہ کھولا اور نبی کریم ﷺ کے فرمان کی انھیں خبر کر دی عثمان رضی اللہ عنہ نے الحمد للہ اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲ .... ''مسند انس'' ابو حصین مبارک بن فلفل اخ مختار بن فلفل کی سند سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم تشریف لائے اور باغ میں داخل ہوئے اتنے میں ایک شخص آیا اور دروازے پر دستک دی آپ نے فرمایا: اے انس کھڑے ہو جاؤ اور دروازہ کھولو اور آنے والے کو جنت اور میرے بعد خلافت کی خوشخبری دو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں اسے بتادوں میں باہر نکلا دیکھتا ہوں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہیں میں نے ان سے کہا: آپ کے لیے جنت اور رسول اللہ ﷺ نے بعد خلافت کی بشارت ہے پھر ایک اور آنے والا آیا اور دروازے پر دستک دی آپ ﷺ نے فرمایا: اے انس! کھڑے ہو جاؤ اور دروازہ کھولو اور اسے جنت اور ابو بکر کے بعد خلافت کی خوشخبری سناؤ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اسے بتادوں؟ فرمایا! اسے بتادو میں نکل پڑا دیکھتا ہوں کہ عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہیں میں نے آپ کے لیے جنت اور ابو بکر کے بعد خلافت کی خوشخبری ہے پھر ایک اور شخص آیا اور دروازہ کھٹکھٹایا آپ نے فرمایا اے انس! کھڑے ہو اور دروازہ کھولو اور اسے جنت اور عمر کے بعد خلافت کی خوشخبری دو اور یہ کہ اسے قتل کیا جائے گا میں باہر نکلا دیکھا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کھڑے تھے میں نے کہا آپ کے لیے جنت اور خلافت کی خوشخبری ہے نیز آپ کو قتل کیا جائے گا چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم میں نے نہ گانا گایا نہ اس کی تمنا کی اور جب سے آپ کے دست اقدس پر بیعت کی ہے تب سے اپنا ہاتھ شرمگاہ سے مس نہیں کیا آپ ﷺ نے فرمایا: اے عثمان! یہ معاملہ اسی طرح ہوگا۔

رواہ ابن عساکر وابویعلی و ابن عساکر من طریق عبداللہ بن ادریس عن المختار بن فلفل عن انس

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۶۰۲۔

۳۶۲۶۸۔۔۔۔"ایضاً" ابوحازم حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ مدینہ کے باغات میں سے ایک باغ میں تھے اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور اجازت طلب کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کے لیے دروازہ کھولو اور انھیں جنت کی بشارت دو چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی کنویں کے منڈیر پر ٹانگیں لٹکا کر بیٹھ گئے جس طرح کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو کیے ہوئے دیکھا پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے اور انھوں نے اجازت طلب کی آپ رضی اللہ عنہ فرمایا: ان کے لیے دروازہ کھولو اور انھیں جنت کی بشارت دو عمر رضی اللہ عنہ بھی داخل ہوئے اور انھوں نے بھی ایسے ہی کیا جیسے انھیں دیکھا پھر علی رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی آپ نے فرمایا: ان کے لیے دروازہ کھولو اور انھیں جنت کی بشارت دو چنانچہ علی رضی اللہ عنہ نے بھی ایسا ہی کیا جیسے انھیں دیکھا (یعنی انھوں نے بھی کنویں میں ٹانگیں لٹکا دیں) پھر عثمان آئے اور آپ نے فرمایا: ان کے لیے دروازہ کھولو اور انھیں بھی جنت کی بشارت دو لیکن انھیں ایک سخت آزمائش سے پالا پڑے گا جب رسول اللہ ﷺ نے عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا اپنے گھٹنے کپڑے سے ڈھانپ دیئے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! جب ہم آئے آپ نے ایسا نہیں کیا لیکن عثمان آئے آپ نے گھٹنوں پر کپڑا کر دیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس شخص سے حیاء کرتا ہوں جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں۔رواہ ابن عساکر

۳۶۲۶۹۔۔۔۔حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حواریوں میں سے رسول اللہ ﷺ کے ایک حواری ہیں۔
رواہ ابن عساکر

۳۶۲۷۰۔۔۔۔اوس بن اوس ثقفی کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں بیٹھا ہوا تھا کہ یکا یک جبرئیل امین تشریف لائے مجھے اپنے اوپر سوار کر کے رب تعالیٰ کی جنت میں داخل کر دیا میں جنت میں بیٹھا ہوا تھا اچانک میرے ہاتھوں میں ایک سیب آ گیا وہ دو حصوں میں پھٹ گیا اور اس سے ایک خوبصورت لڑکی ظاہر ہوئی میں نے اس سے زیادہ حسین کوئی لڑکی نہیں دیکھی وہ ایسی تسبیح کر رہی تھی جو نہ اولین نے سنی نہ آخرین نے میں نے کہا: اے لڑکی تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا: میں حور عین ہوں مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے عرش کے نور سے پیدا کیا ہے میں نے کہا: تو کس کی ملکیت ہے؟ جواب دیا: میں خلیفہ مظلوم عثمان بن عفان کی ملکیت ہوں۔رواہ ابن عساکر والطبرانی

۳۶۲۷۱۔۔۔۔"مسند عثمان" ابوسلمہ بن عبدالرحمن کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنے گھر سے جھانکے جب کہ آپ گھر ہی میں محصور کیے ہوئے تھے آپ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں اس شخص کو جس نے حراء کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کو سنا ہو جب کہ حرار پہاڑ جھومنے لگا تھا آپ ﷺ نے پہاڑ پر پاؤں مارا اور پھر فرمایا: اے حراء رک جاؤ تجھ پر یا تو نبی ہے یا صدیق ہے یا شہید ہے میں آپ کے ساتھ تھا لوگوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کی بات کی تصدیق کی پھر فرمایا: میں اس شخص کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں جو بیعت رضوان کے موقع پر حاضر تھا جب کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے مشرکین اہل مکہ کے پاس بھیجا تھا اور آپ نے فرمایا تھا: یہ ہاتھ میرا ہے اور یہ ہاتھ عثمان کا ہے چنانچہ آپ نے خود میرے لیے بیعت کی چنانچہ لوگوں نے آپ کا واسطہ قبول کیا۔ پھر فرمایا: میں اس شخص کو واسطہ دیتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر تھا جب آپ نے فرمایا تھا: کون شخص اس گھر کو خرید کر مسجد میں توسیع کرے گا اس کے بدلہ میں اس کے لیے جنت میں گھر ہوگا؟ چنانچہ میں نے گھر خرید کر مسجد میں توسیع کر دی لوگوں نے آپ کا واسطہ قبول کیا۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس شخص کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جیش عسرت کے موقع پر حاضر تھا آپ نے فرمایا تھا: کون شخص آج کے دن مقبول خرچہ کرے؟ چنانچہ نصف لشکر کو میں نے اپنے مال سے ساز و سامان فراہم کیا لوگوں نے آپ کا واسطہ قبول کیا: پھر آپ نے فرمایا: میں اس شخص کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں جو بئر رومہ کے موقع پر حاضر تھا کہ اس کا پانی مسافروں کے لیے خرید کر صدقہ کر دیا جائے میں نے اپنے دل سے وہ کنواں خریدا اور مسافروں کے لیے وقف کر دیا لوگوں نے آپ کا یہ واسطہ بھی تسلیم کیا۔رواہ احمد بن حنبل والنسائی والشاشی والدار قطنی وابن ابی عاصم وسعید بن المنصور

۳۶۲۷۲۔۔۔۔"ایضاً" احنف بن قیس کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم حج کی نیت سے چلے اور مدینہ سے گزرے ہم مسجد میں داخل ہوئے مسجد میں علی بن ابی طالب زبیر، طلحہ، سعید بن ابی وقاص بیٹھے تھے تھوڑی دیر کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے آپ پر زرد رنگ کی چادر تھی جس سے آپ نے سر ڈھانپ رکھا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا یہاں علی ہیں لوگوں نے جواب دیا جی ہاں فرمایا کیا یہاں؟ زبیر ہیں؟ جواب دیا:

جی ہاں فرمایا: کیا یہاں طلحہ رضی اللہ عنہ ہیں؟ جواب دیا: جی ہاں فرمایا: کیا یہاں سعد رضی اللہ عنہ ہیں: جواب دیا جی ہاں آپ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: جو شخص بنی فلاں کا باڑا خریدے گا اللہ تعالیٰ اس کی بخشش کرے گا چنانچہ میں نے بیس ہزار درہم یا فرمایا پچیس ہزار درہم کے بدلہ وہ جگہ خرید لی اور میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا ہیں نے عرض کیا: وہ جگہ میں نے خرید لی ہے آپ نے فرمایا: اسے مسجد میں شامل کر دو تمہیں اس کا اجر و ثواب ملے گا حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: جی ہاں: پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اس اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: جو شخص بئر رومہ خریدے گا اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمائے گا میں نے وہ کنواں اتنے اتنے درہم میں خریدا میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے وہ کنواں خرید لیا ہے آپ نے فرمایا: اسے مسلمانوں کے پانی پینے کے لیے وقف کر دو اس کا اجر و ثواب تمہیں ملے گا صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا جی ہاں پھر فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جیش عسرہ کے موقع پر لوگوں کی طرف دیکھ کر فرمایا: جو شخص لشکر کو ساز و سامان سے لیس کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمائے گا: چنانچہ لشکر کو میں نے ساز و سامان سے لیس کیا حتی کہ فوجیوں نے نکیل اور رسی تک کی معمولی چیز بھی گم نہیں پائی صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: جی ہاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا یا اللہ گواہ رہنا یا اللہ گواہ رہنا یا اللہ گواہ رہنا پھر آپ واپس لوٹ گئے۔

رواہ ابن ابی شیبة واحمد بن حنبل والنسائی وابویعلی وابن خزیمة وابن حبان والدارقطنی وابن ابی عاصم فی السنة والضیاء

۳۶۲۷۳..... سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نے آل فلاں کی جائیداد خریدی ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اس کے پانی کا حق وقف کر دیا ہے میں تو یہی سمجھتا تھا کہ آپ کے علاوہ اسے کوئی نہیں خرید سکتا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

۳۶۲۷۴..... ''مسند عثمان'' قیس بن ابی حازم کی روایت ہے کہ ابوسہلہ نے مجھے حدیث سنائی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ رحمۃ اللہ علیہ نے یوم والے دن جب آپ محصور تھے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک وعدہ کر رکھا ہے میں اس پر صبر کرتا ہوں قیس کہتے ہیں: چنانچہ لوگوں نے آپ کو اس دن صابر دیکھا ہے۔ رواہ ابن سعد احمد بن حنبل وابن ابی شیبة والترمذی وقال: حسن صحیح وابن ابی عاصم فی السنة و ابویعلی و ابونعیم فی الحلیة وسعید ابن المنصو

۳۶۲۷۵..... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے بعد تم عنقریب آزمائش سے دوچار ہو گے تم ہرگز قتال نہ کرنا۔ رواہ ابویعلی وسعید بن المنصور

۳۶۲۷۶..... ''ایضاً'' ابوسہلہ مولائے عثمان کی روایت ہے کہ بلوی کے موقع پر میں نے عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا: اے امیر المؤمنین آپ بھی جوابی جنگ کریں۔ آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم میں جنگ نہیں کروں گا چونکہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک چیز کا وعدہ کر رکھا ہے میں اس پر صبر کرتا ہوں۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۲۷۷..... ''ایضاً'' شقیق کی روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف کی ولید بن عقبہ سے ملاقات ہوئی ولید نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کیوں امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ سے کنارہ کش ہوئے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: عثمان رضی اللہ عنہ کو میرا پیغام پہنچا دو کہ میں اُحد کے موقع پر جنگ سے نہیں بھاگا جنگ بدر میں بھی پیچھے نہیں رہا ہوں اور عمر کی سنت کو بھی نہیں ترک کیا چنانچہ ولید نے جا کر عثمان رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر کی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ جو کہتے ہیں کہ میں جنگ اُحد میں بھاگا نہیں ہوں'' مجھے اس کی عار کیوں دلا رہے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے معاف کر دیا ہے چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

ان الذین تولوا منکم یوم التقی الجمعان انما استزلھم الشیطان ببعض ما کسبوا ولقد عفا اللہ عنھم

جن لوگوں نے دو جماعتوں کے باہم مقابل ہونے کے ان روگردانی کی انھیں شیطان نے پھسلا دیا تھا ان کے بعض اعمال کی وجہ سے البتہ اللہ تعالیٰ نے انھیں معاف کر دیا ہے۔'' اور ان کا یہ کہنا کہ میں بدر میں پیچھے نہیں رہا ہوں میں تو رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ کی تیمارداری میں لگا ہوا تھا تا آنکہ وہ وفات پا گئیں جب کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے مال غنیمت سے حصہ دیا تھا جس کو رسول اللہ ﷺ حصہ دے دیں گویا وہ حاضر تھا اور رہا ان کا یہ کہنا کہ

میں نے سنت عمر کو نہیں چھوڑ ابلا شبہ میں اس کی طاقت نہیں رکھتا اور نہ ہی عبدالرحمٰن اس کی طاقت رکھتے ہیں ان کے پاس جاؤ اور انھیں یہ بتا دو۔

رواہ احمد بن حنبل و ابویعلی والطبرانی والبغوی فی مسند عثمان والضیآء

۳۶۲۷۸..... ''ایضاً'' سعید بن عاص کی روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی ﷺ اور عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث سنائی کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی آپ اپنے بستر پر عائشہ رضی اللہ عنہا کی چادر پہنے لیٹے ہوئے تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اجازت دی آپ ﷺ اس حالت میں رہے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آنے کی حاجت پوری کی اور پھر واپس لوٹ گئے پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی آپ نے انھیں اجازت دی اور آپ اسی حالت پر برقرار رہے عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا کام پورا کیا اور پھر واپس لوٹ گئے عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر میں نے آپ کے پاس داخل ہونے کے لئے اجازت طلب کی تو آپ ﷺ اٹھ بیٹھے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اپنے اوپر اپنے کپڑے درست کرلو میں نے اپنی حاجت پوری کی اور پھر واپس لوٹ گیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا وجہ ہے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما آئے آپ نے حرکت نہیں کی لیکن جب عثمان رضی اللہ عنہ آئے آپ فوراً سنبھل گئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عثمان حیادار شخص ہیں مجھے ڈر تھا کہ اگر میں نے اسی حالت میں انھیں اجازت دی وہ اپنی حالت مجھ تک ۔ (کما حقہ) نہیں پہنچا پائیں گے۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابو عوانۃ و ابویعلی وابن ابی عاصم والبیہقی

۳۶۲۷۹..... ''ایضاً'' ابوعبدالرحمٰن سلمی کی روایت ہے کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ جاری تھا آپ نے بلوائیوں پر گھر کے اوپر سے جھا نک کر فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر یاد کراتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے کہ حراء پہاڑ ہلنے لگا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے حراء تابتقدم رہ چونکہ تجھ پر یا تو نبی ہے یا صدیق ہے یا شھید ہے بلوائیوں نے کہا: جی ہاں یاد ہے آپ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر یاد کراتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر فرمایا: کون شخص لشکر کے اخراجات برداشت کرے گا جب کہ لوگ تنگدستی کا شکار تھے میں نے ہی لشکر کو ساز وسامان سے لیس کیا تھا؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں پھر فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر یاد کرواتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے کہ رومہ کے کنویں سے کوئی شخص پانی نہیں پی سکتا تھا الا یہ کہ کوئی پیسوں سے خرید لے چنانچہ میں نے وہ کنواں خرید کر مالدار افقیر ومسافر کے لیے وقف کردیا۔؟ لوگوں نے اس کا اعتراف کرتے ہوئے کہا جی ہاں اس کے علاوہ بھی آپ ﷺ نے بہت ساری چیزیں کیں۔

رواہ الترمذی وقال: حسن صحیح والنسائی والشاشی وابن حزیمۃ وابن حبان والبغوی فی مسند عثمان والحاکم وسعید بن المنصور والدارقطنی والبیہقی

۳۶۲۸۰..... ثمامۃ بن حزن قشیری کی روایت ہے کہ بلوی کے موقع پر میں موجود تھا جب عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں پر جھانک کر فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دیتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے اس وقت ''بئر رومہ'' کے علاوہ مدینہ میں میٹھا پانی کہیں بھی دستیاب نہیں تھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص روم کا کنواں خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کرے گا اسے جنت میں اس سے بہتر صلہ ملے گا چنانچہ میں نے کنواں اپنے ذاتی مال سے خریدا؟ جب کہ تم مجھے آج اس کنویں سے پانی پینے سے روک رہے ہو اور میں سمندر کا پانی پی رہا ہوں لوگوں نے اس کا اعتراف کیا۔ آپ نے پھر فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دیتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے کہ مسجد لوگوں کے لیے تنگ ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص آپ فلاں کی زمین خرید کر مسجد میں اضافہ کرے گا اسے جنت میں اسے سے بہتر صلہ ملے گا چنانچہ میں نے اپنے ذاتی مال سے وہ زمین خرید کرے مسجد میں اضافہ کر دیا حالانکہ تم آج اس میں دو رکعت نماز پڑھنے سے مجھے روک رہے ہو۔ لوگوں نے اعتراف کرتے ہوئے کہا: جی ہاں فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ جیش عسرت کو میں نے اپنے مال سے ساز وسامان فراہم کیا: لوگوں نے کہا: جی ہاں: پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دیتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ کے ثبیر پہاڑ پر تھے آپ کے ساتھ ابوبکر عمر اور میں تھا اچانک پہاڑ حرکت میں آ گیا حتیٰ کہ حرکت کی وجہ سے پہاڑ سے پتھر گرنے لگے رسول اللہ ﷺ نے پہاڑ پر پاؤں مارا اور فرمایا اے ثبیر رک جا تجھ پر یا تو نبی ہے یا صدیق ہے یا دو شھید ہیں۔ لوگوں نے کہا: جی ہاں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ اکبر رب کعبہ کی قسم ان لوگوں

نے گواہی دے دی کہ میں شہید ہوں۔ آپ نے تین بار فرمایا۔

رواہ الترمذی وقال حسن والنسائی و ابویعلی وابن خریمة والدار قطنی وابن ابی عامر والبیھقی والضیاء

۳۶۲۸۱ ...... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب اپنی دوسری بیٹی کی شادی مجھ سے کرائی ایک روایت میں ہے کہ آپ کی دوسری بیٹی کی وفات کے بعد مجھ سے فرمایا: اگر میری دس (۱۰) بیٹیاں ہوتیں میں ایک کے بعد دوسری کی شادی تم سے کرادیتا یقیناً میں تم سے راضی ہوں۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط والدارقطنی فی الافراد وابن عساکر

۳۶۲۸۲ ...... سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف پر آواز بلند کردی عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: تم اپنی آواز کیوں بلند کرتے ہو حالانکہ میں بدر میں شریک تھا جب کہ تم شریک نہیں تھے میں نے۔ (حدیبیہ کے موقع پر) رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی ہے جب کہ تم نے بیعت نہیں کی اور اُحد میں تم بھاگ گئے تھے جب کہ میں نہیں بھاگا؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رہی تمہاری بات کہ میں بدر میں تھا تم نہیں تھے سو رسول اللہ ﷺ نے مجھے بذات خود اپنی بیٹی کی تیمارداری کے لیے چھوڑ دیا تھا اسی لیے آپ نے مجھے غنیمت سے حصہ بھی عطا کیا تمہارا کہنا کہ "تم نے رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی اور میں نے (عثمان نے) بیعت نہیں کی سو رسول اللہ ﷺ نے مجھے مشرکین کے پاس بھیجا تھا تمہیں اس کا علم بھی ہے جب مجھے تاخیر ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا دائیاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ دیا اور فرمایا: یہ ہاتھ عثمان بن عفان کا ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ کا بایاں ہاتھ میرے دائیں ہاتھ سے افضل ہے اور رہا تمہارا یہ کہنا کہ "تم غزوہ احد میں بھاگ گئے تھے میں نہیں بھاگا سو اس متعلق اللہ تعالیٰ فرمایا ہے:

"ان الذین تولو منکم یوم التقی الجمعان انما استز لھم الشیان ببعض ما کسبوا ولقد عفااللہ عنم"

بے شک تم میں سے جن لوگوں نے دو جماعتوں کے باہم مقابل ہونے کے دن روگردانی کی تو ان کے بعض اعمال کی وجہ سے شیطان نے انھیں پھسلا دیا البتہ اللہ تعالیٰ نے انھیں معاف کردیا ہے۔

لہٰذا آپ مجھے اس گناہ کے ذریعے کیوں رسوا کررہے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے معاف کردیا ہے۔ رواہ البزار و ابن عساکر

۳۶۲۸۳ ...... "ایضاً" عبید حمیری کی روایت ہے کہ محاصرہ کے وقت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پاس تھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا یہاں طلحہ ہیں؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کیا آپ کو علم ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا آپ نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص اپنے ہم جلیس اور دوست کا ہاتھ پکڑ لے بلاشبہ وہ اس کا ہم جلیس اور دوست ہوگا دنیا و آخرت میں آپ نے فلاں کا ہاتھ پکڑ لیا تھا اور فلاں نے فلاں کا ہاتھ پکڑ لیا تھا حتیٰ کہ ہر شخص نے اپنے اپنے ساتھی کا ہاتھ پکڑ لیا تھا اور رسول کریم ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا تھا اور فرمایا تھا یہ دنیا میں میرا ہم نشین اور آخرت میں دوست ہے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں۔

رواہ ابن ابی عاصم والشاشی وابن عساکر والبزار وفی مسندہ خاریة بن مصعب ضعیف وقال ابن عدی ھو ممن یکتب حدیثه واوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات وقال: قال ابن حبان : خاریة یدلس عن الکذابین

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التعقبات ۵۵ واللآلی ۱/۳۱۷۔

۳۶۲۸۴ ...... "ایضاً" عبدالعزیز زہری محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان اپنے والد اور دادا کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے قبول اسلام کا واقعہ ہمیں یوں بیان فرمایا ہے میں عورتوں کا دلدادہ شخص تھا چنانچہ ایک رات میں قریش کی ایک جماعت کے ساتھ کعبہ کے صحن میں بیٹھا ہوا تھا اچانک ہمیں آواز سنائی دی: محمد اپنی بیٹی کا نکاح عتبہ بن ابی لہب سے کرنا چاہتے ہیں رقیہ رضی اللہ عنہا بہت حسن و جمال والی عورت تھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے حسرت ہوئی کہ میں عتبہ پر سبقت کیوں نہ لے جاؤں میں وہاں نہ بیٹھا اور فوراً اٹھ کر اپنے گھر کی طرف چل پڑا میں نے گھر پر اپنی خالہ سعدی بنت کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبدشمس بیٹھی پائی سعدی بنت کریز اپنی قوم کو غیب کی خبریں سنایا کرتی تھی۔ جب اس نے مجھے دیکھا کہنے لگی:

ابشر وحییت ثلاثا تتری ثم ثلاثا وثلاثا اخر

خوش ہو جا تجھے تین بار لگا تار خراج تحسین پیش کیا جاتا ہے پھر سہ بار اور ایک اور سہ بار۔

ثم باخری کی تتم عشرا اتاک خیر و وقیت الشرا

پھر ایک بار اور تا کہ دس بار پوری ہو جائے تیرے پاس خیر و بھلائی پہنچی ہے اور شر سے محفوظ کیا ہے۔

انکحت واللہ حصا نا زھرا وانت بکر ولقیت بکرا

بخدا تیرا نکاح ایک پاکدامن چاندی صورت سے کیا جائے گا تو بھی کنوارا ہے اور کنواری کو پائے گا۔

وفیتھا بنت عظیم قدرا بنت امری بقد اشادذکرا

تم اسے قدر و منزلت کے اعتبار سے عظیم باپ کی بیٹی پاؤ گے ایک ایسے شخص کی بیٹی ہے جس کی شہرت کے تذکرے ہوں گے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے خالہ کے قول سے تعجب کیا اور کہا: اے خالہ کیا کہتی ہو؟ وہ بولی: اے عثمان!

لک الجمال ولک اللسان ھذا نبی معہ البرھان

تمہارے لیے حسن و جمال اور زبان ہے یہ شخص نبی ہے اور اس کے پاس برھان ہے۔

ارسلہ بحقہ الدیان وجاءہ التنزیل والفرقان فاتبعیہ لا تغتا لک الاوثان

اللہ تعالیٰ نے انھیں برحق پیغمبر بنا کر بھیجا ہے ان کے پاس تنزیل و فرقان آئے ہیں لہٰذا تم ان کی اتباع کرو تجھے بت گمراہ نہ کرنے پائیں۔

میں نے کہا: اے خالہ! آپ ایسی چیز کا ذکر کر رہی ہیں جسکا چرچا ہمارے شہر میں چل پڑا ہے آپ اس کی وضاحت کریں وہ محمد بن عبداللہ ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول ہیں اللہ تعالیٰ کا قرآن لائیں گے اور اللہ کی طرف اس کی دعوت دیں گے، پھر بولی: اس کا چراغ ہمیشہ روشن رہے گا اس کا دین فلاح و کامیابی ہے اس کا معاملہ کامرانی ہے اسے غلبہ حاصل ہوگا گمراہ لوگ اس سے مغلوب ہوں گے چیخ و پکار فضول ہوگی اگرچہ گھمسان کی جنگیں ہی کیوں نہ ہوں تلواریں بے نیام ہی کیوں نہ ہو جائیں نیزے کیوں نہ کھینچ لیے جائیں پھر خالہ اٹھ کر چلی گئی لیکن اس کا کلام میرے دل میں رچ بس گیا میں اس معاملہ میں سوچ و بچار کرنے لگا دریں اثناء میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس اٹھتا بیٹھتا تھا میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انھیں تنہائی میں پایا میں ان کے پاس بیٹھ گیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے فکرمند دیکھا آپ نے فکرمندی کی وجہ پوچھی چونکہ ابوبکر دل میں دوسروں کا درد رکھنے والے شخص تھے میں نے انھیں اپنی خالہ کا کلام سن ڈالا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عثمان رضی اللہ عنہ تیری ہلاکت ہو بلاشبہ تو عقلمند آدمی ہے تمہارے اوپر حق باطل سے مخفی نہیں رہ سکتا یہ کیسے بت ہیں جن کی تمہاری قوم عبادت کرتی ہے کیا یہ گونگے پتھر نہیں جو نہ سن سکتے ہیں نہ دیکھ سکتے ہیں جو نقصان پہنچا سکتے ہیں نہ نفع؟ میں نے کہا: بخدا جی ہاں حقیقت میں یہ ایسے ہی ہیں ابوبکر بولے: اللہ کی قسم تمہاری خالہ نے سچ کہا ہے بخدا! یہ اللہ تعالیٰ کے رسول محمد بن عبداللہ ہیں اللہ تعالیٰ نے انھیں مخلوق کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا ہے کیا تم ان کے پاس جا سکتے ہو کہ ان کی بات سن لو میں نے حامی بھر لی، بخدا! تھوڑی دیر بھی نہیں گزری تھی کہ رسول اللہ ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ادھر سے گزرے علی رضی اللہ عنہ نے کپڑے اٹھائے ہوئے تھے جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو دیکھا تو آپ کی طرف اٹھے اور آپ کے کان میں سرگوشی کی رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور بیٹھ گئے پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے عثمان رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کی دعوت قبول کر لو اور جنت میں داخل ہو جاؤ بلاشبہ میں اللہ کا رسول ہوں تیری طرف اور مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں۔ بخدا میں نے جونہی آپ ﷺ سے بات سنی میں نے ذرہ بھر ڈھیل نہیں کی اسلام قبول کر لیا اور کلمہ شہادت پڑھ لیا اس کے بعد میں نے رسول اللہ ﷺ کی بیٹی رقیہ رضی اللہ عنہا سے شادی کر لی چنانچہ کہا جاتا تھا کہ سب سے اچھا جوڑا عثمان رضی اللہ عنہ اور رقیہ رضی اللہ عنہا کا ہے پھر دوسرے دن صبح کو ابوبکر رضی اللہ عنہ عثمان بن مظعون ابوعبیدہ بن جراح عبدالرحمٰن بن عوف ابوسلمہ بن عبدالاسد اور ارقم بن ابی ارقم کو لے آئے اور انھوں نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اڑتیس (۳۸) مرد جمع ہو گئے عثمان رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کے متعلق ان کی خالہ سعدی نے یہ اشعار کہے ہیں۔

ھدی اللہ عثمانا بقول الی الھدی وآرشدہ واللہ یھدی الی الحق

اللہ تعالیٰ نے عثمان کو ہدایت دی ہے اور ہدایت کی طرف اس کی راہنمائی کی ہے اللہ تعالیٰ حق کی راہنمائی کرتا ہے۔

فتابع بالرای السدید محمدا وکان برای لا یصد عن الصدق.

اس نے استصواب رائے سے محمد کی اتباع کی جب کہ غلط رائے سچائی سے نہیں روک سکتی۔

وانکحه المبعوث بالحق بنته فکانا کبدر مازج الشمس فی الافق.

اس پیغمبر نے اپنی بیٹی کا نکاح کرادیا اور وہ زوجین کا جوڑا چاند جیسا ہے جو افق میں سورج کو ماند کردیتا ہے۔

فدءک یا ابن الهاشمین مهجتی وانت امین اللّٰہ ارسلت کی الخلق.

اے ہاشمیوں کے بیٹے! تجھ پر میری جان قربان جائے تو اللہ کا امین ہے تجھے مخلوق میں رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔

جانشین عثمان رضی اللہ عنہ

۳۶۲۸۵..... ”مسند عثمان رضی اللہ عنہ مروان بن حکم کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ایک سال تک نکسیر آتی رہی حتیٰ کہ حج کے لئے بھی نہ جاسکے آپ رضی اللہ عنہ نے وصیت بھی کردی آپ کے پاس قریش کا ایک شخص آیا اور کہنے لگا: آپ خلیفہ مقرر کردیں فرمایا: لوگ ایسا کہتے ہیں جواب دیا: جی ہاں فرمایا: بھلا وہ کون ہو؟ وہ شخص خاموش رہا راوی کہتا ہے پھر آپ کے پاس ایک اور شخص داخل ہوا میرا خیال ہے وہ حارث تھا۔ اس نے بھی وہی بات کی جو پہلے نے کی تھی اور آپ رضی اللہ عنہ نے بھی پہلے جیسا جواب دیا: راوی کہتا ہے: عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا لوگ زبیر رضی اللہ عنہ کا کہتے ہیں؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جہاں تک میں جانتا ہوں وہ سب سے بہتر ہیں چونکہ رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب تھے۔ رواه احمد بن حنبل والبخاری و النسائی وابو عوانة والحاکم

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ اور قتل

۳۶۲۸۶..... ”مسند عمر“ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اگر لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل پر اجماع کر لیتے لامحالہ پتھروں سے رجم کیے جاتے جیسا کہ قوم لوط رجم کی گئی تھی۔ رواه ابن ابی شیبة

۳۶۲۸۷..... ”مسند عثمان بن عفان“ عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: عنقریب ایک امیر قتل کیا جائے گا پھر اس کے بعد مفتری ہوگا جب تم اسے دیکھو قتل کردو چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک ہی شخص نے قتل کیا ہے بلاشبہ لوگ میرے خلاف جمع ہوجائیں گے اور میں قتل کیا جاؤں گا میرے بعد مفتری ہوگا۔ (روہ ابن عساکر وقال: کذا قال مفترو انما هو مبتر مفتری سے مراد جھوٹا خلیفہ اور متبر ہلاک پھیلانے والا)

۳۶۲۸۸..... ”ایضاً“ سیف بن عمر محمد وطلحہ وحارثہ اور ابوعثمان سے روایت نقل کرتے ہیں کہ لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بنی لیث کا ایک شخص پکڑ کر لائے عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو کس قبیلہ سے ہے؟ جواب دیا: میں لیثی ہوں فرمایا: کیا تو میرا ساتھی نہیں ہے اس نے کہا: وہ کیسے آپ نے فرمایا: کیا ایک جماعت کے ساتھ نبی کریم ﷺ نے تمہارے لیے دعا نہیں کی تھی اور یہ کہ تم فلاں فلاں دن حفاظت کرو اس نے جواب دیا: جی ہاں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تم بلوی میں کیوں شریک ہو؟ چنانچہ وہ شخص بلوائیوں سے الگ ہوکر واپس چلا گیا۔ اسی طرح لوگ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس قریش کا ایک شخص لائے وہ بولا: اے عثمان! میں آپ کو قتل کروں گا آپ نے فرمایا: ہرگز نہیں اس نے پوچھا: وہ کیسے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: رسول اللہ ﷺ نے تمہارے لیے فلاں دن استغفار کیا ہے لہٰذا تم ہرگز محترم خون کے درپے نہیں ہوگے چنانچہ اس شخص نے استغفار کیا اور اپنے ساتھیوں سے الگ ہوکر واپس لوٹ گیا۔ رواه ابن عساکر

۳۶۲۸۹..... ابوسعید مولیٰ بنی اسد کی روایت ہے کہ جب مصری حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے آپ کی گود میں قرآن مجید رکھا ہوا تھا آپ اسے پڑھ رہے تھے لوگوں نے آپ کے ہاتھ پر تلوار ماری۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ برجستہ ”یکفیکهم اللّٰہ وهوا لسمیع

العلیم ''پس اللہ تعالیٰ ان کی طرف سے آپ کی کفایت کرے گا اور وہ سننے والا اور علم والا ہے'' پر جا پڑا آپ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا: بخدا یہ پہلا ہاتھ ہے جس نے فیصلہ پر خط کھینچا ہے۔

رواہ ابن راھویہ وابن ابی داؤد فی المصاحف وابو القاسم ابن بشران فی امالیہ و ابونعیم فی المعرفۃ وابن عساکر

۳۶۲۹۰ ۔۔۔ کثیر بن صلت کی روایت ہے کہ میں عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے مجھ سے کہا: اے کثیر! میں دیکھ رہا ہوں کہ مجھے آج ہی قتل کر دیا جائے گا میں نے عرض کیا! کیا آپ سے اس بارے میں کچھ کہا گیا ہے؟ فرمایا نہیں لیکن آج رات میری آنکھ لگ گئی اور صبح کے قریب میں نے رسول اللہ ﷺ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے عثمان! ہمارے پاس آجاؤ اور دیر نہ کرو ہم تمہارا انتظار کر رہے ہیں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ اسی دن قتل کیے گئے۔ رواہ البزار والطبرانی وابن شاھین فی السنۃ

۳۶۲۹۱ ۔۔۔ کثیر بن صلت کی روایت ہے کہ جس دن عثمان رضی اللہ عنہ قتل کئے گئے آپ پر تھوڑی میں نیند طاری ہوگئی پھر بیدار ہوئے اور فرمایا: اگر یہ لوگ نہ کہیں کہ عثمان موت کا آرزو مند ہے میں تمہیں ایک بات سناتا ہم نے عرض کیا ہم لوگوں کی طرح چہ میگوئیاں کرنے والے نہیں آپ ہمیں بتائیں فرمایا: آج رات میں رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا آپ نے فرمایا: تم جمعہ کو ہمارے پاس حاضر ہو جاؤ گے۔

رواہ البزار و ابویعلی والحاکم والبیھقی فی الدلائل

۳۶۲۹۲ ۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بلوائیوں پر جھانک کر فرمایا: میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے آپ نے فرمایا: اے عثمان! آج رات تم ہمارے پاس افطاری کرو گے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے صبح روزے کی حالت میں کی اور اسی دن شہید کر دیئے گئے۔ رواہ ابی شیبۃ والبزار و ابویعلی والحاکم والبیھقی فی الدلائل

۳۶۲۹۳ ۔۔۔ ''ایضاً'' اسماعیل بن ابی خالد کی روایت ہے کہ جب اہل مصر مقام جحفہ میں اترے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہہ رہے تھے عثمان رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں اے اصحاب محمد! میری طرف سے برائی کا بدلہ دے تم برائی کا پرچار کرتے ہو اور نیکی کو چھپاتے ہو لوگوں کے شوروغل میں مجھے دھوکا دیتے ہو تم میں سے کون ان لوگوں کے پاس جائے گا اور ان کی برائی کا ان سے پوچھے؟ اور وہ کیا چاہتے ہیں۔ کسی نے جواب نہ دیا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: میں ان سے سوال کرتا ہوں عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کا ان سے قریبی رشتہ ہے اور آپ اس کے زیادہ حقدار بھی ہیں۔ چنانچہ علی رضی اللہ عنہ ان لوگوں کے پاس تشریف لائے لوگوں نے انہیں خوش آمدید کیا۔ اور بولے آپ سے زیادہ کوئی شخص ہمیں محبوب نہیں جو ہمارے پاس آتا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: کس چیز نے تمہیں ایسا کرنے پر مجبور کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: اس شخص نے (عثمان رضی اللہ عنہ) کتاب اللہ مٹا ڈالی ہے چراگاہوں کو استعمال ہے اپنے قریبی رشتہ داروں کو سرکاری عہدوں پر فائز کیا ہے مروان کو دو ہزار درہم دیئے ہیں اور اصحاب نبی ﷺ سے غصہ سے کام لیا ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو جواب بھیجوایا: قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے میں نے تمہیں۔ (مختلف قراتوں سے) منع کیا ہے چونکہ مجھے تمہارے اوپر اختلاف کا ڈر تھا لہٰذا جس قرات پر چاہو پڑھو رہی بات چراگاہوں کی اللہ کی قسم میں نے اپنے اونٹ نہیں چرائے نہ اپنی بکریاں چرائی ہیں میں نے تو صدقہ کے اونٹ چراگاہوں میں بھیجے ہیں تاکہ فربہ ہو جائیں اور مساکین کو زیادہ نفع پہنچائیں: رہا ان کا کہنا کہ میں نے مروان کو دو ہزار درہم دیئے ہیں یہ لوگوں کا بیت المال ہے لوگ جسے چاہیں اس پر عامل مقرر کریں رہا ان کا یہ کہنا کہ میں نے اصحاب نبی ﷺ پر غصہ کیا ہے اور نہیں حق سے محروم کیا ہے سو میں بشر ہوں میں غصہ بھی ہو سکتا ہوں اور خوش بھی ہو سکتا ہوں جو مجھ پر حق یا ظلم کا دعویٰ کرے تو میں یہ ہوں چاہے تو مجھ سے بدلہ لے چاہے تو معاف کرے لوگ آپ کے جواب سے راضی ہو گئے آور صلح کر لی پھر مدینہ میں داخل ہوئے عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ حکم نامہ اہل بصرہ واہل کوفہ کی طرف روانہ کیا کہ جو شخص آنے کی طاقت نہیں رکھتا وہ اپنا وکیل مقرر کرے۔

رواہ ابن ابی داخد وابن عساکر

۳۶۲۹۴ ۔۔۔ ''ایضاً'' عبدالرحمٰن بن جبیر کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میری قوم! تم میرے قتل کو کیوں حلال سمجھتے ہو؟ قتل تو صرف تین صورتوں میں حلال ہوتا ہے کفر بعد ایمان کے زنا بعد احصان کے اور قتل ناحق کی صورت میں میں نے ان میں سے کچھ نہیں کیا

اگر تم نے مجھے قتل کر دیا تم اکٹھے ہو کر کبھی نماز نہیں پڑھ سکتے دشمن کے خلاف جہاد نہیں کر سکتے الا یہ کہ تم مختلف گروہوں میں بٹے ہوئے ہو گے۔

رواہ نعیم بن حماد فی الفتن

۳۶۲۹۵ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے نائلہ بنت قرافصہ کلبیہ عثمان رضی اللہ عنہ کی بیوی نے حدیث سنائی ہے کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا گیا آپ نے وہ دن روزے میں گزار دیا افطاری کے وقت بلوائیوں سے میٹھا پانی طلب کیا کہنے لگے: اس کنویں کے علاوہ جہاں سے بھی پانی ملے پی لو کیا دیکھتے ہیں کہ کنویں سے بدبو اٹھ رہی ہے چنانچہ آپ نے یہ رات اسی حال میں گزار دی کوئی چیز نہیں کھائی پھر سحری کے وقت میں اپنی پڑوسیوں کے پاس گئی میں نے ان سے میٹھا پانی طلب کیا میں پانی کا ایک کوزہ لیے ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئی انہیں جگایا میں نے عرض کیا: یہ میٹھا پانی ہے جو میں آپ کے پاس لائی ہوں آپ نے فرمایا: آج رات اس چھت سے رسول اللہ ﷺ مجھ پر نمودار ہوئے آپ ﷺ کے پاس پانی کا ایک ڈول تھا آپ نے فرمایا: اے عثمان: پی لو۔ میں نے سیر ہو کر پانی پیا پھر فرمایا: اور پیو!، میں نے اور پیا حتیٰ کہ میرا پیٹ بھر گیا آپ ﷺ نے فرمایا: یہ لوگ تمہارے اوپر چڑھائی کریں گے اگر تم ان سے قتال کرو گے فتحمند ہو جاؤ گے اور اگر قتال ترک کرو گے ہمارے پاس آ کر افطاری کرو گے حضرت نائلہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں اسی دن لوگ گھر میں داخل ہوئے اور آپ کو قتل کر دیا۔

رواہ ابن منیع وابن ابی عاصم

۳۶۲۹۶..... مہاجر بن حبیب اور ابراہیم بن تصقلہ کی روایت ہے کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلایا عثمان رضی اللہ عنہ محصور تھے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ آپ کے پاس داخل ہوئے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنا سر اوپر اٹھاؤ اور یہ روشندان دیکھو آج رات رسول اللہ ﷺ یہاں سے نمودار ہوئے اور فرمایا: اے عثمان! لوگوں نے تمہارا محاصرہ کر لیا ہے میں نے عرض کیا جی ہاں چنانچہ آپ ﷺ نے پانی کا ایک ڈول لٹکایا میں نے اس سے پانی پیا اس کی ٹھنڈک میں اپنے جگر میں پاتا ہوں آپ نے مجھ سے فرمایا: اگر تم چاہو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں پھر وہ ان لوگوں کے خلاف تمہاری مدد فرمائے گا اور اگر چاہو تو ہمارے پاس آ کر افطار کرو حضرت عبداللہ کہتے ہیں میں نے پوچھا: آپ نے کونسی صورت اختیار کی ہے؟ فرمایا: آپ کے پاس افطاری اختیار کی ہے پھر عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے گھر واپس لوٹ گئے پھر دوپہر کے وقت اپنے بیٹے سے کہا: جاؤ دیکھو کہ عثمان نے کیا کیا؟ ناممکن ہے کہ وہ ابھی تک زندہ ہوں چنانچہ وہ جا کر واپس لوٹا اور بتایا عثمان رضی اللہ عنہ قتل کر دیئے گئے ہیں۔ رواہ الحارث

۳۶۲۹۷..... ابن عون کی روایت ہے کہ میں نے قاسم بن محمد کو کہتے سنا یا اللہ! عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق میرے والد سے جو گناہ سرزد ہوا ہے وہ انھیں بخش دے۔ رواہ مسند

۳۶۲۹۸..... ''ایضاً'' مالک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں عثمان رضی اللہ عنہ قتل کیے گئے اور تین دن تک بنی فلاں کے کناسہ پر ان کا جسد خاکی پڑا رہا پھر آپ کو حش کوکب میں دفن کر دیا گیا مالک کہتے ہیں عثمان قبل از یں حش کوکب سے گزرے فرمایا: ضرور یہاں کوئی نیک شخص دفن کیا جائے گا۔

رواہ ابو نعیم وابن عساکر

۳۶۲۹۹..... محمد بن سیرین کی روایت ہے کہ غزوات میں ابلق گھوڑے کمیاب نہیں ہوئے حتیٰ کہ عثمان رضی اللہ عنہ قتل کیے گئے۔

رواہ ابو نعیم وابن عساکر

۳۶۳۰۰..... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے اور یاد بھی رکھا ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب میرا ایک امیر قتل کیا جائے گا اور میرے منبر کی عزت پامال کی جائے گی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ہی مقتول ہوں عمر نہیں ہیں چونکہ عمر رضی اللہ عنہ کو ایک ہی شخص نے قتل کیا ہے جب کہ مجھے اجتماعی طور پر قتل کیا جائے گا۔

رواہ احمد بن حنبل وابن عساکر ورجالہ ثقات

۳۶۳۰۱..... ''ایضاً'' مسلم ابو سعید مولائے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بیس غلام آزاد کیے پھر شلوار منگوا کر اپنے اوپر کس لی جب کہ شلوار آپ نے جاہلیت میں پہنی ہے اور نہ ہی اسلام میں پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو آج رات

خواب میں دیکھا ہے، ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ کو بھی دیکھا ہے یہ حضرات فرمارہے تھے صبر کرو تم نے آئندہ شام ہمارے پاس افطار کرنی ہے پھر آپ نے قرآن مجید منگوایا اور کھول کر اپنے سامنے رکھ لیا چنانچہ جب آپ کو قتل کیا گیا قرآن مجید آپ کے سامنے کھلا ہوا تھا۔

رواہ ابویعلی واحمد بن حنبل وصح

۳۶۳۰۲ ..... ''ایضاً'' مجاہد کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے محاصرین پر نمودار ہو کر فرمایا: اے قوم مجھے مت قتل کرو چونکہ میں والی ہوں اور تمہارا مسلمان بھائی ہوں۔ اللہ کی قسم مجھ سے جہاں تک ہو سکا ہے میں نے اصلاح کا ارادہ کیا ہے خواہ میں درستی تک پہنچا یا مجھ سے خطا ہوئی اگر تم نے مجھے قتل کر دیا پھر تم کبھی بھی اکٹھے نماز نہیں پڑھ سکتے اکٹھے مل کر جہاد نہیں کر سکتے تمہاری غنیمت تمہارے درمیان تقسیم نہیں ہوگی مجاہد کہتے ہیں: جب لوگوں نے انکار کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تم امیر المؤمنین کی وفات کے وقت اس امر کی دعوت دیتے ہو جس کی تم پہلے دعوت دے چکے ہو دراں حالیکہ تم سب ایک نکتہ پر مجتمع ہو تمہارا معاملہ جداجدا نہ ہوا اور تم دین کے اہل بھی ہو اور پھر تم یہ کہو اللہ تعالیٰ نے تمہاری دعوت قبول نہیں کی یا کہو کہ اللہ کے ہاں دین کی تذلیل ہو رہی ہے۔ یا تم کہو کہ یہ خلافت میں نے تلوار یا غلبہ سے حاصل کی ہے اور مسلمانوں سے مشورہ لے کر حاصل نہیں کی یا تم کہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ میرے معاملہ کو شروع سے نہیں جانتا یا آخر سے نہیں جانتا جب لوگوں نے اس سے بھی انکار کیا تو آپ نے فرمایا: یا اللہ! ان کی تعداد کو اپنے شمار میں رکھ لے اور انھیں چن چن کر قتل کرا اور ان میں سے کوئی بھی باقی نہ رکھ۔ مجاہد کہتے ہیں: جو لوگ فتنوں میں قتل ہوئے وہ بلوائیوں ہی میں سے تھے چنانچہ یزید نے بیس ہزار جنگجو مدینہ منورہ بھیجے جنہوں نے تین اور تک مدینہ کو مباح سمجھے رکھا اور اپنی مداہنت کی وجہ سے جو چاہا کر گزرے۔ رواہ ابن سعد

۳۶۳۰۳ ..... ''ایضاً'' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: محاصرہ کے موقع پر میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! قتل عام حلال ہو چکا ہے؟ آپ نے فرمایا: اے ابوہریرہ! تمہیں اچھا لگے گا کہ تم لوگوں کو اور مجھے قتل کر دو؟ میں نے عرض کیا: نہیں فرمایا: بخدا! اگر تم ایک شخص کو قتل کرو گے گویا تم پوری انسانیت کو قتل کرو گے میں واپس لوٹ آیا اور قتال میں حصہ نہ لیا۔

رواہ ابن سعد وابن عساکر

۳۶۳۰۴ ..... ''ایضاً'' ابولیلی کندی کی روایت ہے کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ محصور تھے آپ رضی اللہ عنہ نے ایک روشندان سے جھانکا اور فرمایا: اے لوگو! مجھے قتل نہ کرو بلکہ میری رضامندی حاصل کرو اللہ کی قسم اگر تم نے مجھے قتل کیا تو پھر تم کبھی بھی اکٹھے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکو گے اور نہ ہی دشمن کے ساتھ جہاد کر سکو گے تم سخت سخت اختلاف کے بھنور میں پھنس جاؤ گے حتیٰ کہ تم یوں نہ ہو جاؤ چنانچہ انہوں نے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کیں پھر یہ آیت تلاوت کی:

یاقوم لا یجرمنکم شقاقی ان یصیبکم مثل ما اصاب قوم نوح او قوم هود او قوم صالح وما قوم لوط منکم بعید

اے میری قوم تمہیں میری مخالفت ہرگز برانگیختہ نہ کرے کہیں تم اس عذاب میں مبتلا نہ ہو جاؤ جو قوم نوح یا قوم ھود یا قوم صالح پر نازل ہوا اور قوم لوط بھی تم سے دور نہیں ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے پاس پیغام بھیجا کہ تمہاری کیا رائے ہے انھوں نے جواب دیا آپ ہاتھ روک لیں چونکہ یہ چیز آپ کے لیے باعث محبت ہوگی چنانچہ بلوائیوں نے گھر میں داخل ہو کر آپ کو شہید کر دیا۔

رواہ ابن سعد وابن ابی شیبة وابن منیع وابن ابی حاتم وابن عساکر

۳۶۳۰۵ ..... ''ایضاً'' عبیداللہ بن عدی بن خیار کی روایت ہے کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ رضی اللہ عنہ محصور تھے جب کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے کہا: اے امیر المؤمنین! میں ان لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے میں حرج محسوس کرتا ہوں حالانکہ آپ امام ہیں عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نماز لوگوں کے کیے سے افضل ہے جب تم لوگوں کو اچھائی کرتے دیکھو تو ان کے ساتھ اچھائی کرو اور جب تم لوگوں کو برائی کرتے دیکھو تو ان کی برائی سے کنارہ کش ہو جاؤ۔ (رواہ عبدالرزاق والبخاری تعلیقا والبیهقی

۳۶۳۰۶ ۔۔۔ "ایضاً" ابوعبدالرحمن کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بلوی کے موقع پر لوگوں پر جھانک کر فرمایا: کیا تمہیں علم نہیں کہ قتل چار صورتوں کے علاوہ واجب نہیں وہ شخص جو اسلام کے بعد کفر کرے یا احصان کے بعد زنا کرے یا ناحق کسی کو قتل کرے یا قوم لوط والا عمل کرے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ و ابونعیم فی الحلیۃ

۳۶۳۰۷ ۔۔۔ "ایضاً" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ بلوی کے موقع پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: آپ قتال کیوں نہیں کرتے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عہد کیا ہے کہ میں اس پر صبر کروں گا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ہم سمجھتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے عثمان رضی اللہ عنہ سے امر خلافت کے معاملہ میں عہد لیا ہے۔ رواہ ابن ابی عاصم

۳۶۳۰۸ ۔۔۔ عمیر بن زودی کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ تم لوگ میری مثال اپنی مثال اور عثمان کی مثال جانتے ہو؟ جیسے تین بیلوں کی مثال اور وہ درختوں کے جھنڈ میں ہوں سفید بیل سرخ بیل اور سیاہ بیل ان بیلوں کے ساتھ درختوں کے جھنڈ میں ایک شیر ہو بیلوں کے مجتمع ہونے کی وجہ سے ان میں سے کسی پر غلبہ نہیں پا سکتا۔ چنانچہ شیر نے سیاہ و سرخ بیل سے کہا: ان درختوں میں ہماری جمعیت پر سوائے اس سفید بیل کے کوئی دلالت نہیں کرتا اگر تم مجھے چھوڑ دو تاکہ میں اسے کھالوں یوں میرے اور تم دونوں کے لیے درختوں کا جھنڈ صاف ہو جائے اور ہماری کچھار بھی پر امن ہو جائے ان دونوں بیلوں نے کہا: تم اپنا کام پورا کرلو چنانچہ شیر نے سفید بیل کھالیا تھوڑی دیر گزری تھی کہ شیر نے سرخ بیل سے کہا: بلاشبہ کچھار میں ہمارے اوپر صرف یہ سیاہ بیل دلالت کرتا ہے چونکہ اس کا رنگ زیادہ شہرت والا ہے جب کہ میرا اور تیرا رنگ شہرت والا نہیں ہے اگر تم مجھے اجازت دو میں اسے کھالوں تاکہ میرے اور تیرے لیے کچھار صاف ہو جائے اور ہمارا ٹھکانا پر امن ہو جائے سرخ بیل نے کہا: تم اپنا کام پورا کرلو چنانچہ شیر نے سیاہ بیل کھالیا: تھوڑی دیر گزری تھی کہ شیر نے سرخ بیل سے کہا: اب میں تمہیں کھاؤں گا بیل نے کہا: مجھے اجازت دو تاکہ میں تین آوازیں لگا سکوں۔ شیر بولا: آوازیں لگالو چنانچہ بیل نے آواز لگائی خبردار! میں اس دن کھایا جا چکا ہوں جس دن سفید بیل کھایا گیا خبردار میں اس دن کھایا جا چکا ہوں جس دن سفید بیل کھایا گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خبردار! جس دن عثمان رضی اللہ عنہ قتل کیے گئے ہیں میں نے اس دن کمزوری دکھائی ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ ویعقوب بن سفیان والحاکم فیالکنی والطبرانی وابن عساکر

۳۶۳۰۹ ۔۔۔ ابوجعفر انصاری کی روایت ہے کہ جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قتل کیے گئے اس دن میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سیاہ عمامہ باندھے دیکھا علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اس شخص نے کیا کیا۔ میں نے کہا: وہ قتل کر دیئے گئے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیشہ کے لیے تمہارے لیے ہلاکت ہو۔ رواہ ابن سعد والبیھقی

۳۶۳۱۰ ۔۔۔ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ دو شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کر رہے تھے ان میں سے ایک کہہ رہا تھا عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا ہے دوسرا شخص اس سے لپٹ گیا اور اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا اور کہا: اس شخص کا دعویٰ ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ شہید کیے گئے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے فرمایا: تم یہ بات کہتے ہو؟ عرض کیا: جی ہاں آپ بھی اس کے گواہ ہیں۔ کیا آپ کو یاد ہے جس دن میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہم کے پاس ابوبکر و عمر عثمان رضی اللہ عنہ اور آپ بھی تھے میں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا آپ نے مجھے عطاء کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا انھوں نے عطا کیا عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا انھوں نے بھی مجھے عطا کیا عثمان رضی اللہ عنہ سے سوال کیا انھوں نے بھی مجھے عطاء کیا پھر آپ سے سوال کیا پر آپ نے مجھے کچھ نہ دیا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! دعا کریں اللہ تعالیٰ اس مال میں میرے لیے برکت فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بھلا برکت کیوں نہیں ہوگی حالانکہ تمہیں نبی نے صدیق نے اور دو شہیدوں نے عطاء کیا ہے؟ آپ نے تین بار یہ ارشاد فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اسے چھوڑ دو۔

واہ العدنی وابویعلی وابن عساکر

۳۶۳۱۱ ۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ جاری تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیجا میں اس لیے آیا ہوں تاکہ میں آپ کی مدد کرسکوں۔ عثمان ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کی طرف سلام بھیج

دیا اور فرمایا: اس کی حاجت نہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے سر سے عمامہ اتارا اور گھر میں پھینک دیا جس میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ محصور تھے جب کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہہ رہے تھے یہ میں نے اس لیے کیا ہے تا کہ عثمان رضی اللہ عنہ یہ نہ سمجھیں کہ پیٹھ پیچھے میں ان سے خیانت کر رہا ہوں۔

رواہ اللالکائی فی السنة

۳۶۳۱۲ ابو حصین کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر مجھے علم ہوتا کہ بنی امیہ کے نفوس سے شبہ ختم ہو جائے گا تو میں ان کے لیے رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان پچاس قسمیں کھاتا کہ میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل نہیں کیا اور نہ ہی مجھے ان کے قتل میں رغبت تھی۔

رواہ اللالکائی

۳۶۳۱۳ حسن کی روایت ہے کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں مدینہ میں حاضر ہوا آپ نے ایک آواز سنی پوچھا: یہ کیسی آواز ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: عثمان رضی اللہ عنہ قتل کیے جا چکے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: یا اللہ! میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ میں راضی نہیں ہوں اور نہ ہی میری کی رغبت ہے دوبار یا تین بار فرمایا۔ رواہ اللالکائی

۳۶۳۱۴ مسند ثعلبہ بن ابی عبدالرحمن انصاری "ابواشعث صنعانی کی روایت ہے کہ صنعاء پر ایک شخص امیر تھا اسے ثمامہ بن عدی رضی اللہ عنہ کہا جاتا تھا وہ صحبت رسول اللہ ﷺ سے فیض یاب تھا جب اسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر پہنچی تو وہ رونے لگا اور کہا: اس کا وقوع اس وقت ہوا تھا جب نبوت سے خلافت الگ ہوئی تھی پھر خلافت جبری بادشاہت میں بدلنی تھی جو شخص جس چیز پر غالب آتا وہ اسے کھاجاتا۔

رواہ ابو نعیم

۳۶۳۱۵ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ کی قسم! تمہیں ضرور بیل کی طرح نکالا جائے گا اور تمہیں ضرور اونٹ کی طرح ذبح کیا جائے گا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۶۳۱۶ "ایضاً" جندب خیری کی روایت ہے کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب مصریوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کر رکھا تھا ہم نے کہا: یہ لوگ اس شخص کی طرف چل پڑے ہیں آپ کیا کہتے ہیں حذیفہ رضی اللہ عنہ بولے: اللہ کی قسم! یہ لوگ اسے قتل کر کے رہیں گے ہم نے کہا: یہ شخص کہاں ہوگا فرمایا: جنت میں ہم نے کہا: اس کے قاتل کہاں ہوں گے؟ فرمایا: اللہ کی قسم دوزخ میں جائیں گے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۶۳۱۷ نافع بن حارث کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ کے باغات میں سے ایک باغ میں داخل ہوئے اور مجھے فرمایا: دروازے پر رک جاؤ آپ ﷺ کنویں کے کنارے بنائی گئی اونچی جگہ پر آ کر بیٹھ گئے اور ٹانگیں کنویں میں لٹکا دیں اتنے میں دروازے پر دستک ہوئی میں نے کہا: کون ہے؟ جواب ملا: ابوبکر ہوں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ یہ ابوبکر ہیں فرمایا: انھیں اجازت دو اور جنت کی بشارت دو ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی رسول اللہ ﷺ کے پاس منڈیر پر بیٹھ گئے اور ٹانگیں کنویں میں لٹکا دیں پھر دروازے پر دستک ہوئی میں نے کہا: کون ہے جواب دیا: عمر ہوں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ یہ عمر ہیں فرمایا: انھیں اجازت دو اور جنت کی بشارت بھی دو نافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے انھیں اجازت دی اور جنت کی بشارت بھی دی وہ بھی آ کر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منڈیر پر بیٹھ گئے اور ٹانگیں کنویں میں لٹکا دیں پھر دروازے پر دستک ہوئی میں نے کہا: کون ہے؟ جواب ملا: عثمان ہوں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ عثمان ہیں فرمایا: اجازت دو اور جنت کی بشارت بھی دو لیکن ساتھ ساتھ آزمائش کا بھی انھیں سامنا کرنا ہوگا نافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے انھیں اجازت دی اور جنت کی بشارت بھی دی چنانچہ وہ بھی آئے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منڈیر پر بیٹھ گئے اور ٹانگیں کنویں میں لٹکا دیں۔ رواہ ابن ابی شیبة وھو صحیح

۳۶۳۱۸ زید بن ثابت کی روایت ہے کہ میرے پاس اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ تھیں رسول اللہ ﷺ سواقف میں ہم سے ملنے آئے ہم والوں نے آپ کے لیے ناشتہ تیار کیا اور دستر خوان بچھایا اتنے میں دروازے پر دستک ہوئی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دیکھو یہ کون ہے؟ ہم والوں نے کہا: ابو بکر ہیں فرمایا: ان کے لیے دروازہ کھولو اور انھیں جنت کی بشارت دو پھر دوسرے شخص نے دروازے پر دستک دی فرمایا: دیکھو یہ کون ہے؟ ہم والوں نے کہا: عمر ہیں فرمایا: دروازہ کھولو اور انھیں جنت کی بشارت دو پھر ایک اور شخص نے دروازے پر دستک دی فرمایا: دیکھو یہ کون ہے؟ ہم والوں

نے کہا: عثمان ہیں فرمایا: دروازہ کھولو اور انھیں جنت کی بشارت بھی دو عنقریب میری امت کی طرف سے انھیں آزمائش کا سامنا کرنا پڑے گا پھر رسول اللہ ﷺ نے ظہر وعصر کی نماز اسواف میں واقع مسجد میں نماز پڑھی حتی کہ آپ کے پاس آپ کے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم بھی جمع ہوگئے۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۳۱۹ ابوعبید اللہ اشعری کی روایت ہے کہ میں نے ابودرداء رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے خبر پہنچی ہے کہ عنقریب ایک قوم ایمان لانے کے بعد کفر کرے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں تم ان میں سے نہیں ہو۔ ابوعبید اللہ کہتے ہیں ابودرداء رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل سے قبل وفات پاگئے۔ رواہ ابونعیم فی المعرفۃ

۳۶۳۲۰ ۔۔۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ عثمان کے بعد مدینہ نہیں رہا اور معاویہ کے بعد رجا نہیں رہا نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ سے ابودرداء کے اسلام کا وعدہ کیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۳۲۱ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں حوض کوثر پر تمہارا پہلے بھیجا ہوا اجر ہوں میں انتظار کروں گا کہ تم میں سے کون میرے پاس وارد ہوتا ہے جب میں تمہارے درمیان پانی تقسیم کررہا ہوں تو ہرگز ایسا نہ پاؤں کہ میں کہوں: یہ مجھ سے ہے ایک روایت میں ہے میری امت سے ہے۔ ایک روایت میں ہے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہے۔ اور کہا جائے تمہیں نہیں معلوم کہ تمہارے بعد کیا کیا واقعات پیش آئے''! میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کریں مجھے ان میں سے نہ کرے آپ نے ارشاد فرمایا: تم ان میں سے نہیں ہو چنانچہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل سے قبل وفات پاگئے۔ رواہ یعقوب بن سفیان وابن عساکر

۳۶۳۲۲ ۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے: بہت ساری قومیں ایمان کے بعد کفر کریں گی فرمایا: جی ہاں: اور تو ان میں سے نہیں ہوگا۔ چنانچہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کیے جانے سے قبل وفات پائی۔ رواہ یعقوب ابن سفیان والبیھقی فی الدلائل وابن عساکر وابن النجار

۳۶۳۲۳ ۔۔۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں بنی فلاں کے باغ میں نبی کریم ﷺ کے پاس تھا دروازہ بند تھا نبی کریم ﷺ کے پاس ایک لکڑی تھی جس سے آپ زمین کرید رہے تھے اتنے میں کسی شخص نے دروازے پر دستک دی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ بن قیس! میں نے عرض کیا: لبیک یا رسول اللہ! فرمایا: کھڑے ہو جاؤ دروازہ کھولو اور اسے جنت کی بشارت دو میں کھڑا ہوا اور دروازہ کھولا، دیکھتا ہوں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں میں نے انھیں نبی کریم ﷺ کے فرمان کی خبر کی انھوں نے اللہ تعالیٰ حمد کی اندر داخل ہوئے سلام کیا اور بیٹھ گئے میں نے دروازہ بند کردیا نبی کریم ﷺ نے پھر ٹہنی سے زمین کریدنی شروع کردی اتنے میں دوسرے شخص نے دروازے پر دستک دی حکم ہوا: اے عبداللہ بن قیس کھڑے ہو جاؤ دروازہ کھولو اور آنے والے کو جنت کی بشارت دو میں کھڑا ہو دروازہ کھولا دیکھتا ہوں کہ عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہیں میں نے انہیں فرمان نبوی کی خبر دی اندر داخل ہوئے سلام کیا اور بیٹھ گئے نبی کریم ﷺ نے پھر ٹہنی سے زمین کریدنی شروع کردی اتنے میں تیسرے شخص نے دروازے پر دستک دی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ بن قیس! کھڑے ہو جاؤ دروازہ کھولو اور آنے والے کو جنت کی بشارت دو لیکن بشرط آزمائش میں کھڑا ہوا دروازہ کھولا دیکھا تو عثمان رضی اللہ عنہ تھے میں نے انہیں فرمان نبوی کی خبر کی عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ ہی سے مدد کا خواستگار ہوں اور اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ ہے پھر آپ داخل ہوئے سلام کیا اور بیٹھ گئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۳۲۴ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ مدینہ میں ایک باغ میں داخل ہوئے اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اجازت طلب کی آپ ﷺ نے فرمایا: انھیں اجازت دو اور ساتھ جنت کی بشارت بھی دو پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے اجازت طلب کی آپ ﷺ نے فرمایا: انھیں اجازت دو اور ساتھ جنت کی بشارت بھی دو پھر عثمان رضی اللہ عنہ آئے اور اجازت طلب کی فرمایا: اسے اجازت دو اور ساتھ جنت کی بشارت بھی دو لیکن ساتھ ساتھ انھیں سخت آزمائش پیش آئے گی۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۳۲۴ ابراہیم بن عمرو بن محمد کی روایت ہے کہ میرے والد نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے کہ وہ بیٹھی ہوئی تھیں جب کہ عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھیں آپ نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ میرے ساتھ میرا کوئی صحابی ہو

تاکہ ہم گفتگو کریں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھجوا کر بلوالیں۔ فرمایا: نہیں حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا: عمر رضی اللہ عنہ کو بلوائیں فرمایا: نہیں لیکن میں عثمان رضی اللہ عنہ کو بلواتا ہوں چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ آئے عائشہ رضی اللہ عنہا، حفصہ رضی اللہ عنہا دونوں پردے کے پیچھے چلی گئیں رسول اللہ ﷺ نے عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تمہیں قتل کر کے شہید کیا جائے گا صبر کرنا اللہ تعالیٰ تمہیں صبر کی توفیق عطاء فرمائے اللہ تعالیٰ نے تمہیں بارہ سال چھ ماہ سے جو قمیص پہنائی ہوگی اسے ہرگز نہ اتارنا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ سے جاملو اور وہ تم سے راضی ہو عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے میرے لیے صبر کی دعا فرمائی ایک روایت میں ہے عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ سے میرے لیے صبر کی دعا کریں فرمایا: یا اللہ! اسے صبر کی توفیق عطاء فرما۔ جب عثمان رضی اللہ عنہ اٹھ کر نکل گئے آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں صبر کی توفیق عطا فرمائے تمہیں عنقریب شہید کر دیا جائے گا تمہیں روزے کی حالت میں موت آئے گی اور میرے ساتھ افطار کرو گے ابراہیم کہتے ہیں: مجھے میرے والد نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی انہیں ایسی ہی حدیث سنائی ہے۔

رواہ ابویعلی وابن عساکر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۹۲۹۔

۳۶۳۲۵　حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے جب کہ عثمان رضی اللہ عنہ آپ کے سامنے تھے آپ عثمان سے سرگوشی کر رہے تھے میں آپ کی بات بالکل نہیں سمجھی سوائے اس کے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: ظلم وزیادتی سے یا رسول اللہ! میں نہیں سمجھی کہ یہ کیا کہا: حتیٰ کہ عثمان رضی اللہ عنہ قتل کیے گئے تب مجھے علم ہوا کہ نبی کریم ﷺ نے عثمان رضی اللہ عنہ کا قتل مراد لیا ہے۔

رواہ نعیم بن حماد فی الفتن

۳۶۳۲۶ ...... عطاء بصری کی روایت ہے کہ مجھے افریقہ میں ایک شیخ نے حدیث سنائی کہ اس کے والد نے اسے بتایا ہے کہ وہ عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اتنے میں علی رضی اللہ عنہ آئے اور کہا: کیا تم جانتے ہو ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حراء پہاڑ پر تھے پہاڑ حرکت میں آ گیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے حراء رک جا چونکہ تجھ پر یا تو نبی ہے یا صدیق ہے یا شہید ہے جواب دیا جی ہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم تم ضرور قتل کیے جاؤ گے میں بھی تمہارے ساتھ قتل کیا جاؤں گا۔ تین بار کہا۔ رواہ ابن عابه وابن عساکر

۳۶۳۲۷ ...... عمرو بن محمد بن جبیر کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس پیغام بھیجا کہ تمہارے چچا کا بیٹا قتل کیا جائے گا جب کہ تمہارے اوپر ماتم کیا جائے گا۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاشراف و ابن عساکر

۳۶۳۲۸ ...... ابوثور فہمی کی روایت ہے کہ میں عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس تھا آپ رضی اللہ عنہ نے ایک روشندان سے لوگوں پر جھانکا اور فرمایا: اے ابوالحسن! یہ کیا چیز ہے جو میری پشت پر سوار ہوگئی ہے؟ جواب دیا: اے ابوعبداللہ! صبر کرو اللہ کی قسم میں رسول اللہ ﷺ کے فرمان سے بے فکر نہیں ہوا جب ہم احد پہاڑ پر تھے پہاڑ ہلنے لگا فرمایا: اے احد ثابت رہ چونکہ تیرے اوپر نبی ہے یا صدیق ہے یا شہید ہے اللہ کی قسم تمہیں ضرور قتل کیا جائے گا مجھے بھی آپ کے ساتھ قتل کیا جائے گا طلحہ وزبیر کو بھی قتل کیا جائے گا رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے پورے ہونے کا وقت آ چکا ہے۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۳۲۹　حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کا مطالبہ کرتا ہو تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اسے قتل کیا ہے اور میں اس کے ساتھ تھا۔ (یہ ادھر ادھر سے جمع کیا ہوا کلمہ ہے جس کی کوئی وجہ بن سکتی ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۶۳۳۰　ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں جب تک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قتل نہیں کیے گئے اس وقت تک رویت ہلال میں اختلاف نہیں کیا گیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۳۳۱　... "مسند ابی رضی اللہ عنہ" عبدالرحمٰن بن ابزی کہتے ہیں: میں نے حضرات ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے عرض کیا جب لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے معاملہ میں پڑے ہوئے تھے اے ابومنذر اس جھمیلے سے نکلنے کا کون سا راستہ ہے؟ ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کتاب اللہ کا جو حکم واضح ہو اس پر عمل کرو اور جو مشتبہ ہو اسے عالم کے سپرد کرو۔ رواہ البخاری فی تاریخہ وابن عساکر

۳۶۳۳۲.... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بنی مصطلق کا وفد نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کہنے لگے: آپ کے بعد ہم اپنے صدقات کسے دیں؟ فرمایا: ابوبکر کو دینا وفد نے کہا: اگر ہم ابوبکر کو نہ پائیں؟ فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ کو دینا وفد نے کہا: اگر ہم انھیں بھی نہ پائیں فرمایا: عثمان کو دینا وفد نے کہا: اگر ہم انھیں نہ پائیں؟ فرمایا: پھر اس کے بعد تمہاری زندگی میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۳۳۳.... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بنی مصطلق کے وفد نے مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا اور کہا جا کر پوچھو کہ اگر ہم آئندہ سال آئیں اور آپ کو نہ پائیں ہم اپنے صدقات کسے دیں میں نے جا کر عرض کیا: حکم ہوا ان سے کہو: ابوبکر کو دیں وفد نے کہا: پوچھو اگر ہم ابوبکر کو نہ پائیں؟ میں نے جا کر عرض کیا: فرمایا: ان سے کہو کہ عمر کو دیں میں نے انھیں آ کر بتا دیا۔ وفد نے کہا: جا کر پوچھو! اگر ہم عمر رضی اللہ عنہ کو نہ پائیں میں نے جا کر عرض کیا حکم ہوا ان سے کہو: عثمان کو دیں اور جس دن عثمان رضی اللہ عنہ قتل کیے جائیں اس دن ان کے لئے ہلاکت ہے۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۳۳۴.... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عثمان! تمہیں میرے بعد عنقریب خلافت ملے گی منافقین تم سے دستبرداری کا مطالبہ کریں گے اس سے دستبردار نہ ہونا اس دن روزہ رکھنا اور میرے پاس آکر روزہ افطار کرنا۔

رواہ ابن عدی وابن عساکر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۲۴۱۔

۳۶۳۳۵.... ''مسند عثمان'' عبدالملک بن ہارون بن عنترہ اپنے والد دادا سے روایت نقل کرتے ہیں کہ محمد بن ابوبکر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے ان سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بھتیجے! میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی دو بیٹیوں کے ساتھ یکے بعد دیگرے میری شادی کرائی پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوایم اے اخوایم کیا عثمان کی شادی کرادی جائے؟ اگر ہمارے پاس کوئی لڑکی ہوتی ہم اس کی شادی کرادیتے میں نے بیعت رضوان چھوڑ دی رسول اللہ ﷺ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے پر رکھا اور میرے لیے بیعت کردی اور فرمایا: یہ ہاتھ میرا ہے اور یہ عثمان کا رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ میرے ہاتھ سے پاکیزہ وافضل تھا؟ محمد بن ابی بکر نے کہا: جی ہاں عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تمہیں علم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: جو شخص اس باغ کو خرید کر مسجد کا قبلہ درست کرے گا میں اس کے لیے جنت میں باغ کی ضمانت دیتا ہوں محمد بن ابوبکر نے کہا: جی ہاں پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تمہیں علم ہے کہ مسلمان سخت بھوک کا شکار ہوگئے تھے میں نے بہت سارے دسترخوان پھیلائے اس پر روٹیاں ڈالیں پھر گھی اور شہد ڈالا اور سب کچھ ملا دیا یہ پہلا حلوہ ہے جو اسلام میں کھایا گیا؟ کہا جی ہاں۔ فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ مسلمان سخت پیاسے ہوگئے تھے میں نے بہت بھاری خرچہ برداشت کرکے کنواں کھدوایا پھر وہ کنواں مسلمانوں پر صدقہ کردیا کمزور وقوی سب برابر تھے؟ کہا: جی ہاں فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے کہ مدینہ سے غلہ ختم ہوگیا حتیٰ کہ لوگ مرنے گئے میں بقیع غرقد کی طرف گیا وہاں پندرہ اونٹ غلے سے لدے کھڑے تھے میں نے انھیں خرید لیا ان میں سے تین روک لیے اور بارہ اونٹ لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا نبی کریم ﷺ نے میرے لیے دعا فرمائی کہ جو کچھ تم نے دیا ہے اس میں اللہ برکت کرے اور جو تم نے اپنے لیے رکھ لیا ہے اس میں بھی برکت کرے کہا جی ہاں مجھے علم ہے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں ایک ہزار دینار لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دینار آپ کی گود میں ڈال دیئے اور میں نے کہا: یا رسول اللہ! ان سے مدد لیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کے بعد عثمان جو عمل بھی کرے اسے نقصان نہیں پہنچائے گا کہا جی ہاں مجھے معلوم ہے۔ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حرا پہاڑ پر تھا اتنے میں پہاڑ ہلنے لگا رسول اللہ ﷺ نے پہاڑ پر پاؤں مارا اور فرمایا: اے حراء رک جا تجھ پر یا تو نبی ہے یا صدیق ہے یا شہید ہے اس دن پہاڑ پر رسول اللہ ﷺ ابوبکر عمر عثمان علی طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم تھے؟ محمد بن ابی بکر نے کہا: جی ہاں۔ رواہ ابن ابی عاصم فی السنۃ

۳۶۳۳۶ ''ایضاً'' صعصعہ بن معاویہ لیثی کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ محصور تھے آپ نے پیغام بھجوا کر حضرت علی رضی اللہ عنہ

طلحہ زبیر اور بعض دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بلایا فرمایا: صبح حاضر ہو جاؤ اور ایسی جگہ پر آؤ جہاں سے تم مجھے سن سکو کہ میں ان بلوائیوں کے بارے میں کیا کہتا ہوں چنانچہ صبح کو یہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تشریف لائے عثمان رضی اللہ عنہ نے ان پر اوپر سے جھانک کر فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں اس شخص کو جس نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا: جو شخص اس باڑے کو خرید کر مسجد میں اضافہ کرے گا اس کے لیے جنت ہوگی دنیا میں سے اجر وثواب ملے گا اور جب تک مسجد باقی رہے گی اس کے درجات بلند ہوتے رہیں گے میں نے وہ باڑہ بیس ہزار دراہم کا خرید کر مسجد میں شامل کر دیا: لوگوں نے کہا: جی ہاں جب کہ خوارج نے کہا: انھوں نے سچ کہا لیکن آپ نے اسے بدل دیتا ہے پھر فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ کسی شخص نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ: جو شخص رومہ کا کنواں خرید لے گا اس کے لیے جنت ہے چنانچہ رومہ کا کنواں میں نے خریدا آپ ﷺ نے فرمایا: اسے مساکین کے لیے صدقہ کردو تمہارے لئے اجر وثواب اور جنت ہوگی لوگوں نے کہا: جی ہاں جب کہ خوارج نے کہا: انھوں نے سچ کہا لیکن آپ نے سے بدل دیا ہے ان کے علاوہ بھی آپ نے بہت ساری چیزیں گنیں عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ اکبر۔ تمہاری ہلاکت! بخدا تم جھگڑ رہے ہو جس شخص کا یہ منصب ہو وہ کیسے بدل سکتا ہے اے اہل شوری کی جماعت! جان لو! یہ لوگ کل تم سے بھی اسی طرح کہیں گے جس طرح مجھ سے آج کہہ رہے ہیں۔ چنانچہ جب لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ورد میں خروج کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح انھیں واسطے دیتے ان کی تائید میں گواہی دی جاتی لیکن خوارج کہتے انھوں نے سچ کہا لیکن آپ بدل چکے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے: مجھے آج نہیں قتل کیا جا رہا ہے بلکہ میں تو اس دن قتل کر دیا گیا ہوں جس دن ابن بیضاء (عثمان رضی اللہ عنہ) قتل کیے گئے تھے۔

رواہ سیف وابن عساکر

۳۶۲۳۷۔۔۔ ''ایضاً'' ھزیل کی روایت ہے کہ طلحہ رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اے طلحہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کیا: آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ حراء پہاڑ پر تھے آپ نے فرمایا تھا: اے حراء! قرار پکڑ تجھ پر یا تو نبی ہے یا صدیق ہے یا شہید ہے چنانچہ پہاڑ پر رسول اللہ ﷺ ابوبکر عمر میں علی آپ زبیر عبدالرحمٰن بن عوف سعد بن مالک اور سعید بن زید رضی اللہ عنہ تھے پھر کہا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا نبی جنت میں ابوبکر جنت میں عمر جنت میں عثمان جنت میں علی جنت میں طلحہ جنت میں زبیر جنت میں عبدالرحمٰن بن عوف جنت میں سعید بن مالک جنت میں اور سعید بن زید جنت میں کہا: جی ہاں میں چاہتا ہوں میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں تم جانتے ہو کہ ایک سائل نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا آپ ﷺ نے اسے چالیس درہم عطا کئے پھر ابوبکر سے سوال کیا: انھوں نے بھی چالیس درہم عطا کیے پھر عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔ انھوں نے بھی اسے چالیس درہم عطا کیے پھر علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا چنانچہ ان کے پاس کچھ نہیں تھا میں نے چالیس درہم اپنی طرف سے اور چالیس درہم علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے اسے عطا کیے وہ شخص دراہم لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے لیے برکت کی دعا کریں آپ ﷺ نے فرمایا: کیسے برکت نہیں ہوگی تجھے تو یا نبی نے عطا کیا ہے یا صدیق نے یا شہید نے؟ طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۳۸۔ محمد بن حسن کی روایت ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے یہاں کھانے کی کثرت ہوگئی حضرت علی رضی اللہ عنہ مقام ینبوع میں الگ جا بیٹھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انھیں خط لکھا: امابعد! گویا عقلمندی حد کو تجاوز کر گئی ہے اور سیلاب نے ٹیلے کو پیچھے چھوڑ دیا ہے معاملہ اپنی مقدار سے آگے بڑھ گیا ہے معاملے میں وہ شخص طمع کرنے لگا ہے جو اپنا بھی دفاع نہیں کر سکتا اگرچہ کولات موجود ہوں تو آپ بہترین کھانے والے بن جائیں مگر نہ مجھے پالو اور میں بھی تنگ آزمائش سے دوچار نہیں ہوا۔ رواہ المعافی بن زکریا فی الجلیس وابن عساکر

۳۶۲۳۹۔۔۔۔۔ ''ایضاً'' اصمعی علی بن فضل بن ابی سوید فضل بن ابی سوید کی روایت نقل کرتے ہیں کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ کو بلوائیوں نے شہید کر دیا تو انھوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی الماری کی تلاشی لی اس میں سے ایک صندوق برآمد ہوا صندوق مقفل تھا لوگوں نے صندوق کھولا اس میں ایک بند ڈبیا پائی۔ ڈبیا میں ایک ورق تھا اس میں لکھا تھا: یہ عثمان رضی اللہ عنہ کی وصیت ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: عثمان بن عفان گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں یہ کہ محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں یہ کہ جنت حق ہے دوزخ حق ہے یہ کہ اللہ تعالیٰ قبروں میں پڑے ہوئے مردوں کو اٹھائے گا ایک ایسے دن جس میں کوئی شک نہیں اور یہ

کہ اللہ تعالیٰ وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا ہم اسی عقیدہ پر زندگی گزار رہے ہیں اور اسی پر مریں گے اور اسی پر انشاءاللہ اٹھائے جائیں گے۔
رواہ ابن عساکر

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل

۳۶۳۴۰۔۔۔ ''مسند زید بن ارقم رضی اللہ عنہ'' ابوطفیل عامر بن واثلہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع سے واپس لوٹے راستے میں غدیرخم کے مقام پر پڑاؤ کیا پھر چلنے کے لیے تیار ہوگئے اور فرمایا: یوں لگتا ہے گویا مجھے دعوت دی گئی ہے اور میں نے اسے قبول کرلیا ہے بلاشبہ میں نے تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑی ہیں ان میں سے ایک دوسری سے بڑھ کر ہے کتاب اللہ جو کہ آسمان سے زمین تک کھینچی ہوئی رسی ہے دوسری میری عترت اہل بیت ذرا دیکھنا تم میرے بعد ان دونوں کے ساتھ کیسا معاملہ کرتے ہو ان میں ہرگز تفرقہ نہیں پڑے گا جب تک کہ حوض پر میرے پاس وارد نہ ہو جائیں پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ میرا مولیٰ ہے اور میں ہر مومن کا ولی ہوں پھر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: جس شخص کا میں ولی ہوں علی بھی اس کا ولی ہے یا اللہ! جو شخص علی سے دوستی رکھے تو بھی اس سے دوستی رکھ اور جو علی سے دشمنی رکھے تو بھی اسی سے دشمنی رکھ۔ میں نے زید رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نے خود رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی ہے؟ انھوں نے جواب دیا: دوحات میں جو شخص بھی تھا اس نے رسول اللہ ﷺ کو دونوں آنکھوں سے دیکھا اور دونوں کانوں سے سنا۔ رواہ ابن جریر

۳۶۳۴۱۔۔۔ ''ایضاً'' عطیہ عوفی نے بھی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی حدیث روایت کی ہے۔ رواہ ابن جریر

۳۶۳۴۲۔۔۔ ''ایضاً'' میمون ابوعبداللہ کی روایت ہے ہیں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پاس تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں سوال کیا: زید رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم مکہ اور مدینہ کے درمیان رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے غدیرخم کے مقام پر ہم نے پڑاؤ کیا وہاں اعلان ہوا ''الصلوۃ جامعۃ'' لوگ جمع ہوگئے نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: اے لوگو! کیا میں ہر مومن کا اسی کی جان سے زیادہ حقدار نہیں ہوں؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں یارسول اللہ! ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ ہر مومن کا اسی کی جان سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: جس کا میں دوست ہوں یہ بھی اس کا دوست ہے آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہاتھ میں پکڑ رکھا تھا حالانکہ میں علی رضی اللہ عنہ کو نہیں جانتا تھا یا اللہ! جو علی کا دوست ہو تو بھی اس کا دوست ہوجا اور جو اس سے دشمنی رکھے تو بھی اس سے دشمنی رکھ۔
رواہ ابن جریر

۳۶۳۴۳۔۔۔ ''ایضاً'' عطیہ عوفی، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ''غدیرخم'' کے دن میرے کاندھے پکڑے پھر فرمایا: اے لوگو! تم جانتے ہو کہ میں مومنین کا ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتا ہوں؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں! یارسول اللہ! ارشاد فرمایا: جس کا دوست میں ہوں علی بھی اس کا دوست ہے۔ رواہ ابن جریر

۳۶۳۴۴۔۔۔ ''ایضاً'' ابوضحی زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جس کا دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے۔ رواہ ابن جریر

۳۶۳۴۵۔۔۔ ''مسند زید بن ابی اوفی'' جب نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان مواخات قائم کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میری روح نکل گئی اور میری پیٹھ ٹوٹ گئی جب میں نے آپ کو صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان مواخات قائم کرتے دیکھا اور مجھے مواخات میں شامل نہیں کیا۔ اگر یہ مجھ پر ناراضگی کی وجہ سے ہے تو سزا دینا یا عزت دینا آپ کے ہاتھ میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس نے مجھے نبی بنا کر بھیجا ہے میں نے تمہیں اپنے لیے مؤخر کیا ہے۔ مجھ سے آپ کا تعلق ایسا ہی ہے جیسا ہارون کا موسیٰ سے تھا۔ الا یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا تو میرا بھائی اور میرا وارث ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ سے وراثت میں کیا پاؤں گا؟ ارشاد فرمایا: وہ کچھ جو مجھ سے پہلے انبیاء وارثت میں چھوڑتے تھے عرض کیا: آپ سے پہلے انبیاء نے وراثت میں کیا چھوڑا ہے؟ ارشاد فرمایا: اپنے رب

کی کتاب اور اپنی سنت ۔تم جنت میں میرے محل میں میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہوگے تو میرا بھائی اور جنت کا رفیق ہے۔

رواہ احمد بن حنبل فی کتاب مناقب علی

۳۶۳۴۶ ...... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ہم منافق کو صرف تین نشانیوں سے پہچانتے تھے۔ وہ اللہ اور اللہ کے رسول کی تکذیب کرتے تھے نماز میں پیچھے رہ جاتے تھے (۳) اور وہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتے تھے۔

رواہ الخطیب فی المتفق

۳۶۳۴۷ ...... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بقیع غرقد" میں تھا آپ نے ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تمہارے درمیان ایک ایسا شخص موجود ہے جو میرے بعد تاویل قرآن پر لوگوں سے قتال کرے گا جیسے کہ میں نے تنزیل قرآن پر مشرکین سے قتال کیا ہے۔ حالانکہ وہ لا الہ الا اللہ کی گواہی دیتے ہوں گے اور لوگوں پر ان کا قتل گراں گزرے گا حتیٰ کہ اللہ کے ولی پر طعنہ کریں گے اس کی کاروائی سے نالاں ہوں گے جس طرح کہ موسیٰ علیہ السلام کشتی میں سوراخ کرنے لڑکے کو قتل کرنے اور دیوار سیدھی کرنے کے معاملہ میں نالاں تھے حالانکہ کشتی میں سوارخ لڑکے کا قتل اور دیوار کو سیدھا کرنا اللہ تعالیٰ کی رضاء کے لیے تھا اور موسیٰ علیہ السلام اس پر برہم ہو رہے تھے۔ رواہ الدیلمی

۳۶۳۴۸ ...... "مسند سھل بن سعد ساعدی ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ مسجد میں تشریف لائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مسجد میں لیٹے ہوئے دیکھا ان کی چادر کمر سے ہٹی ہوئی تھی اور کمر مٹی کے ساتھ لگنے کی وجہ سے خاک آلود ہوگئی تھی رسول کریم ﷺ نے اپنے دست اقدس سے مٹی جھاڑنی شروع کردی اور فرمایا: اے ابوتراب بیٹھ جاؤ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ نام بہت محبوب ہوا چنانچہ یہ نام رسول اللہ ﷺ نے ہی رکھا تھا۔

رواہ ابونعیم فی المعرفة

۳۶۳۴۹ ...... "مسند ابی رافع" ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کسی کام کے لیے بھیجا جب واپس لوٹ آئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کا رسول اور جبرائیل امین تجھ سے راضی ہیں۔ رواہ الطبرانی

۳۶۳۵۰ ...... "ایضاً" نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یمن روانہ کیا تا کہ آپ کے لیے جھنڈا قائم کریں جب چل پڑے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابورافع! علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جاملو انھیں آگے نہ بڑھنے دینا ادھر اُدھر متوجہ نہ ہونا حتیٰ کہ اسے میرے پاس لیتے آؤ چنانچہ ابورافع حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لیتے آئے آپ ﷺ نے انھیں بہت ساری وصیتیں کی اور پھر فرمایا: اے علی! اگر اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھ پر کسی ایک آدمی کو ہدایت دے دے تو یہ ان تمام موجودات سے افضل ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہو۔ رواہ الطبرانی

۳۶۳۵۱ ...... "مسند ابی سعید" ایک دفعہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ہمارے ساتھ بیٹھ گئے ہماری کیفیت یہ ہوگئی گویا ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں ہم میں سے کسی کو بھی کلام کرنے کی جسارت نہ ہوئی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ایک شخص ایسا ہے جو" تاویل قرآن" پر لوگوں سے قتال کرے گا جس طرح کہ تنزیل قرآن پر تم سے قتال کیا گیا ابوبکر رضی اللہ عنہ اٹھے اور بولے: یارسول اللہ! وہ شخص میں ہوں؟ فرمایا: نہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ اٹھے اور بولے: یارسول اللہ! وہ شخص میں ہوں؟ فرمایا: نہیں لیکن یہ وہ شخص ہے جو اپنی گود میں جوتا درست کررہا ہے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ کا جوتا اٹھا رکھا تھا جسے درست کیا تھا۔

رواہ ابن ابی شیبة واحمد بن حنبل وابویعلی والحاکم وابونعیم فی الحلیة وسعید بن المنصور

۳۶۳۵۲ ...... حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں اور علی رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب آپ نے ہمیں دیکھا ارشاد فرمایا: تمہارے لیے خوشخبری ہے میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور تم دونوں عرب کے سردار ہو۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۳۵۳ ...... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ قرآن مجید میں جو سورت بھی نازل ہوئی حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے معاملہ میں امیر اور شریف ثابت ہوئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اصحاب محمد ﷺ پر عتاب نازل کیا لیکن علی رضی اللہ عنہ کے لیے خیر کا حکم ہی آتا رہا ہے۔ رواہ ابونعیم

۳۶۳۵۴ ...... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حالت رکوع میں کسی سائل کو اپنی انگوٹھی صدقہ

تو نبی کریم ﷺ نے سائل سے پوچھا: یہ انگوٹھی تمہیں کس نے دی ہے؟ سائل نے کہا: اس رکوع کرنے والے نے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کردی۔

انما ولیکم اللہ ورسولہ

اللہ اور اس کا رسول ہی تمہارا دوست ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی میں یہ کلمات کندہ تھے "سبحان من فخرني باني له عبد" پاک ہے وہ ذات جس نے مجھے فخر دیا کہ میں اس کا بندہ ہوں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی انگوٹھی پر یہ کلمات کندہ کروائے "الملک للہ" یعنی بادشاہت صرف اللہ ہی کے لیے ہے۔

رواہ الخطیب فی المتفق وفیہ مطلب بن زیاد وثقہ احمد بن حنبل وابن معین وقال ابوحاتم لا یحتج بحدیثہ

۳۶۳۵۵ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کردی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کسی فقیر شخص سے میری شادی کرادی جس کے پاس کوئی چیز نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم راضی نہیں ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اہل زمین میں سے دو شخصوں کو چن لیا ہے؟ ان میں سے ایک تیرا باپ ہے اور دوسرا تیرا خاوند۔

رواہ الخطیب فیہ وسندہ حسن

کلام:...... حدیث پر کلام کیا گیا ہے دیکھئے التنزیہ ۱/۳۹۲ والمتناہیہ ۳۵۱۔

۳۶۳۵۶ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم [illegible] جب کہ جعفر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم میری خلق اور میرے اخلاق سے مشابہت رکھتے ہو۔ رواہ [illegible]

۳۶۳۵۷ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مدینہ کی ایک گلی میں [illegible] رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابن عباس! میرا گمان ہے کہ لوگ تمہارے صاحب کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں [illegible] امور کا امیر مقرر نہیں کیا۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے انہیں حقارت کی نظر سے نہیں [illegible] آپ نے اہل مکہ پر سورت برأت پڑھنے کے لیے انہیں ترجیح دی تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا [illegible] بلکہ میں نے رسول اللہ ﷺ [illegible] علی رضی اللہ عنہ [illegible] تم سے محبت کرتا ہے وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور جو مجھ سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ [illegible] جنت میں داخل کرے گا۔ رواہ ابن عساکر وقال ھذا اسناد معروف ومتن منکر [illegible] لاسنادہ مشہور [illegible] الازھر المعروف بلبل فانہ غیر مشہور وعبدالرزاق تشیع

۳۶۳۵۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ [illegible] حضرت علی رضی اللہ عنہ [illegible] اور ارشاد فرمایا: جس شخص نے اس سے بغض رکھا اس نے اللہ اور اس کے رسول سے بغض رکھا [illegible] اس سے محبت کی اس نے اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت کی۔ رواہ ابن النجار وفیہ اسحاق بن بشر [illegible] البخاری

۳۶۳۵۹ "مسند عبداللہ بن عمر" حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! تین خصلتیں ایسی ہیں اگر ان میں سے ایک مجھے [illegible] انعاموں سے زیادہ محبوب ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے اپنی بیٹی کی شادی کرائی اور ان [illegible] دروازے سب دروازے بند کئے اور خیبر کے موقع پر انہیں جھنڈا عطا کیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۶۳۶۰ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! تم جنت میں [illegible]

۳۶۳۶۱ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تھے [illegible] حضرت علی رضی اللہ عنہ آگئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ام سلمہ! اللہ کی قسم یہ ظالموں کو عہد توڑنے والوں کو اور [illegible] سے جنگ کرے گا۔

رواہ الحاکم فی الاربعین [illegible] ابن عساکر

کلام:...... حدیث میں کلام ہے دیکھئے اللآلی ۱/۲۱۰

۳۶۳۶۲ ..... عفیف کندی کی روایت ہے کہ میں جاہلیت میں مکہ آیا میرا ارادہ تھا کہ میں گھر والوں کے لیے کپڑے اور خوشبو وغیرہ خریدلوں اس مقصد کے لیے میں عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا وہ اس وقت تاجر تھے میں ان کے پاس بیٹھا کعبہ کی طرف دیکھ رہا تھا سورج صاف ہو کر آسمان میں بلند ہونے لگا تھا یکا یک ایک شخص آیا آسمان کی طرف دیکھا پھر کعبہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو گیا تھوڑی دیر گزری تھی کہ ایک لڑکا آیا اور اس کی دائیں طرف کھڑا ہو گیا پھر تھوڑی دیر کے بعد ایک عورت آئی اور ان کے پیچھے کھڑی ہوئی وہ شخص جھک گیا اس کے ساتھ لڑکا اور عورت بھی جھک گئے اس شخص نے سر اٹھایا اس کے ساتھ لڑکے اور عورت نے بھی سر اٹھایا اس نے سجدہ کیا لڑکے اور عورت نے بھی سجدہ کیا میں نے کہا: اے عباس! یہ کیا عظیم معاملہ ہے؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں یہ عظیم معاملہ ہے کیا تم اس شخص کو جانتے ہو؟ یہ میرا بھتیجا محمد بن عبداللہ ہے اس لڑکے کو جانتے ہو؟ یہ میرا بھتیجا علی ہے۔ اس عورت کو جانتے ہو؟ یہ اس شخص کی بیوی خدیجہ بنت خویلد ہے میرا یہ بھتیجا کہتا ہے کہ آسمانوں اور زمین کا رب اس کا رب ہے اسی نے اسے اس دین کا حکم دیا ہے اس دین پر زمین کے اوپر ان تینوں کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔ رواہ ابن عدی وابن عساکر وفیہ سعید بن حیثم الھلالی قال الازدی: منکر الحدیث عن اسد ابن عبداللہ العسری قال البخاری لایتابع علی حدیثہ

فائدہ: ..... اس حدیث سے تشیع کی بدبو آرہی ہے بھلا ابوبکر رضی اللہ عنہ جو ہر وقت نبی کریم ﷺ کے ساتھ رہتے تھے رسول اللہ ﷺ نماز پڑھیں اور ابوبکر حاضر نہ ہوں۔ فافہم وتامل۔

۳۶۳۶۳ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں اسلام لانے میں صحابہ رضی اللہ عنہم پر سبقت لے گیا ہوں چنانچہ جب میں نے اسلام قبول کیا اس وقت میں سن بلوغت کو نہیں پہنچا تھا۔ رواہ البیھقی وصعفہ وابن عساکر

۳۶۳۶۴ ..... ''ایضاً'' جبیر شعبی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے حیاء کرتا ہوں کہ کہیں میری درگذر سے میرا گناہ عظیم تر نہ ہو یا میری جہالت میری عقلمندی سے بڑھی ہوئی نہ ہو یا میری بے پردگی ایسی نہ ہو جسے میرا استر چھپا نہ سکے یا ایسی دوستی نہ ہو جسے میری جود وسخا مسدود نہ کر سکتی ہو۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۳۶۵ ..... ''ایضاً'' شعبی کی روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ شاعر تھے عمر رضی اللہ عنہ بھی شاعر تھے لیکن علی رضی اللہ عنہ دونوں سے بڑے شاعر تھے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۳۶۶ ..... ''ایضاً'' ابوعبیدہ کی روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا جس کا مضمون یہ ہے: اے ابوالحسن میرے بہت سے فضائل ہیں میرا باپ جاہلیت میں سردار تھا اور میں اسلام میں بادشاہ ہو گیا ہوں میرا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سسرالی رشتہ ہے میں مؤمنین کا ماموں ہوں کاتب وحی ہوں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا: اے ابوالفضائل جگر چبانے والی عورت کے بیٹے! مجھ پر فخر کرتا ہے؟ پھر فرمایا:: اے لڑکے لکھو!

محمد النبی اخی وصھری ... وحمزۃ سید الشھداء عمی.

محمد ﷺ جو کہ نبی ہیں میرے بھائی اور سسر ہیں جب کہ حمزہ رضی اللہ عنہ سید الشھداء میرے چچا ہیں۔

وجعفر الذی یمسی ویضحی ... یطیر مع الملائکۃ ابن امی.

اور جعفر رضی اللہ عنہ صبح وشام فرشتوں کے ساتھ اڑ رہے ہیں وہ میرے ماں جائے ہیں۔

بنت محمد سکنی وعرسی ... منو ط لحمھا بر می ولحمی.

محمد ﷺ کی بیٹی میری بیوی اور میری دلہن ہے اس کی جان میری جان سے ملی ہوئی ہے۔

وسبطا احمد ولدای منھا ... فایکم لہ سھم کسھمی.

محمد ﷺ کے دونواسے جوان کی بیٹی سے ہیں دونوں میرے بیٹے ہیں تم میں سے کون ہے جس کا حصہ میرے حصے جیسا ہو۔

سبقتکم الی الاسلام طرا ... صغیر اما بلغت اوان حلمی.

میں بچپن ہی میں اسلام کی طرف تم پر سبقت لے گیا ابھی تک تو میں بالغ بھی نہیں ہوا تھا۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس خط کو چھپا دو کہیں اسے اہل شام پڑھ کر علی بن ابی طالب کی طرف مائل نہ ہو جائیں۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۳۶۷ ... زید بن علی بن حسین بن علی اپنے والد اور دادا کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول کریم ﷺ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں عہد توڑنے والوں خوارج اور ظالموں سے قتال کروں۔ رواہ ابن عساکر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اللآلی ا۔۲۱۱۔

۳۶۳۶۸ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں بیمار پڑ گیا رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے میں لیٹا ہوا تھا میرے پہلو میں آئے اور مجھے کپڑے سے ڈھانپ دیا جب آپ نے مجھے دیکھا کہ میں کمزور ہو چکا ہوں آپ مسجد کی طرف اٹھ کھڑے ہوئے جب نماز سے فارغ ہوئے واپس لوٹ آئے اور مجھ سے کپڑا اٹھا لیا اور فرمایا: اے علی! کھڑے ہو جاؤ تم تندرست ہو چکے ہو۔ میں اٹھ بیٹھا یوں لگا گویا مجھے کوئی شکایت ہی نہیں ہے پھر آپ نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے جو چیز بھی مانگی ہے مجھے ضرور عطاء کی ہے میں نے اللہ تعالیٰ سے جب بھی کوئی چیز مانگی ہے تیرے لیے مانگی ہے۔ رواہ ابو نعیم فی فضائل الصحابۃ

۳۶۳۶۹ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ یمن سے کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: ہمارے یہاں ایک شخص بھیجیں جو ہمیں دین اور سنن کی تعلیم دے اور ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کرے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے علی! تم یمن والوں کے پاس چلے جاؤ اور انھیں دین وسنن کی تعلیم دو اور کتاب اللہ کے مطابق ان کے درمیان فیصلے کرو میں نے عرض کیا: اہل یمن کم عقل لوگ ہیں۔ وہ میرے پاس ایسے قضیئے لائیں گے جن کا میرے پاس علم نہیں ہوگا نبی کریم ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور پھر فرمایا: جاؤ اللہ تعالیٰ تمہارے دل کی راہنمائی فرمائے گا اور تمہاری زبان کو ثابت قدم رکھے گا چنانچہ اس کے بعد مجھے تا قیامت کسی فیصلہ کے متعلق شک نہیں ہوا۔

رواہ ابن جریر

۳۶۳۷۰ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کو فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کا پیغام بھیجا رسول اللہ ﷺ نے انکار کر دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے علی! فاطمہ رضی اللہ عنہا تمہارے ہی لیے ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے پاس تو سوائے زرہ اونٹ اور تلوار کے کچھ نہیں ہے ایک دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کا رسول اللہ ﷺ سے سامنا ہو گیا ارشاد فرمایا: اے علی! تمہارے پاس کچھ ہے؟ عرض کیا: میں نے اپنا اونٹ اور زرہ رہن رکھے ہوئے ہیں چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کی مجھ سے شادی کرا دی جب فاطمہ رضی اللہ عنہا کو خبر ہوئی تو وہ رونے لگیں۔ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس گئے اور فرمایا: تم کیوں رو رہی ہو اے فاطمہ! اللہ کی قسم میں نے ایسے شخص سے تمہارا نکاح کرایا ہے جو علم میں سب سے آگے، بردباری میں سب سے بڑھ کر ہے اور اسلام لانے میں سب سے مقدم ہے۔

رواہ ابن جریر وصححہ والدولابی فی الذریۃ الطاہرۃ

۳۶۳۷۱ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بنی عبدالمطلب! میں تمہارے پاس دنیا وآخرت کی بھلائی لے کر آیا ہوں مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں اس کی دعوت دوں لہٰذا تم میں سے کون شخص اس امر میں میرا دست راست بنے گا بایں طور کہ وہ میرا بھائی میرا وصی اور میرا خلیفہ ہو چنانچہ آپ ﷺ نے مجھے گردن سے پکڑا اور پھر فرمایا: یہ میرا بھائی میرا وصی اور خلیفہ ہے اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو۔ رواہ ابن جریر وفیہ عبد الغفار بن القاسم قال فی المغنی ترکوہ

۳۶۳۷۲ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے علم کے ہزار ابواب سکھائے ہیں اور ہر باب کے ایک ایک ہزار ابواب ہیں۔ رواہ ابو احمد الفرضی فی جزئہ وفیہ الاجلح ابو حجیۃ قال فی المغنی صدوق شیعی جلد وابو نعیم فی الحلیۃ

۳۶۳۷۳ ... ربعی بن خراش کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا آپ رضی اللہ عنہ مدائن میں تھے: سہیل بن عمرو نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا: ہمارے کچھ غلام تمہارے پاس آئے ہیں ان میں دین کی کوئی سمجھ بوجھ نہیں آپ انھیں واپس کر دیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! یہ سچ کہتا ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے جماعت قریش! تم ہرگز باز نہیں آؤ گے جب

تک کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اور پر ایسے شخص کو نہیں بھیجے گا جس کے دل کو اللہ تعالیٰ نے ایمان سے جانچ لیا ہے وہ تمہاری گردنیں مارے گا اور تم بھیڑ بکریوں کی طرح اس سے بھاگو گے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! وہ شخص میں ہوں؟ فرمایا: نہیں عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ وہ شخص میں ہوں؟ فرمایا نہیں: لیکن یہ وہ شخص ہے جو جوتا گانٹھ رہا ہے راوی کہتا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رسول کریم ﷺ کا جوتا تھا جسے وہ گانٹھ رہے تھے۔ رواہ الخطیب

۳۶۳۷۴..... ''مسند صدیق'' معقل بن یسار مزنی کی روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ عترت رسول اللہ ﷺ ہیں۔ رواہ البیھقی وقال: فی اسنادہ بعض من یجھل

۳۶۳۷۵..... شعبی کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور فرمایا جسے یہ بات خوش کرے کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے مرتبہ کے اعتبار سے عظیم تر کو دیکھے آپ سے قرابتداری میں سب سے اقرب کو دیکھے دلالت کے اعتبار سے سب سے افضل کو دیکھے اور نبی سے سب سے زیادہ نفع اٹھانے والے کو دیکھے اسے چاہئے کہ وہ اس شخص کو دیکھ لے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جب یہ بات پہنچی تو انھوں نے فرمایا: ابوبکر جب یہ بات کہتے ہیں تو وہ بہت ہی نرم دل، امت میں سب سے زیادہ رحیم، غار میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھی اور وہ نبی کریم ﷺ سے دست بدست سب سے زیادہ فائدہ اٹھانے والے ہیں۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاشراف وابن مردویہ والحاکم

۳۶۳۷۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو تین خصلتیں عطا کی گئی ہیں مجھے اگر ان میں سے ایک بھی مل جائے تو وہ سرخ اونٹوں سے زیادہ افضل ہوگی عرض کیا گیا: وہ کیا ہیں؟ فرمایا: علی رضی اللہ عنہ نے فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ سے شادی کی ہے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں علی رضی اللہ عنہ کی سکونت تھی جو نبی کے لیے حلال تھا وہ ان کے لیے بھی حلال تھا اور خیبر کے موقع پر جھنڈا انھیں ملا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۶۳۷۷..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: صبح میں جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر خیبر کو فتح کرے گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اس دن کے علاوہ امارت کی کبھی تمنا نہیں کی چنانچہ صبح ہوئی میں اس کا امیدوار تھا تاہم رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے علی کھڑے ہو جاؤ اور حملہ کردو اور ادھر اُدھر التفات نہیں کرنا حتی کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں کس شرط پر ان سے قتال کروں ارشاد فرمایا: ان سے قتال کرو حتی کہ وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کریں جب وہ اقرار کریں ان کی جانیں اور ان کے اموال محفوظ و محترم ہو گئے الا یہ کہ کسی حق کے ساتھ۔

رواہ ابن عندہ فی تاریخ اصبھان

۳۶۳۷۸..... اسلم بن فضل بن سہل، حسین بن عبید اللہ ابزاری بغدادی، ابراہیم بن سعید جوہری، امیر المؤمنین مامون رشید مہدی منصور اپنے والد سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: علی بن ابی طالب کے تذکرہ سے رک جاؤ چونکہ میں ان میں رسول اللہ ﷺ سے حاصل کی ہوئی خصلتیں دیکھ چکا ہوں ان میں سے اگر ایک بھی آل خطاب میں ہوتی مجھے وہ اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے میں ابوبکر ابوعبیدہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت میں تھے میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے دروازے تک جا پہنچا۔ دروازے پر علی رضی اللہ عنہ کھڑے تھے ہم نے عرض کیا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ارادہ سے آئے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ باہر آنا چاہتے ہیں۔ آپ باہر تشریف لائے آور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا سہارا لے لیا پھر علی رضی اللہ عنہ کاندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: تجھ سے خصومت اور جھگڑا کیا جائے گا تو ایمان کے اعتبار سے پہلا مومن ہے سب سے زیادہ اللہ کے ایام کا علم رکھتا ہے سب سے زیادہ وعدہ وفا ہے درستی پر زیادہ چلنے والا ہے رعیت پر سب سے زیادہ مہربان ہے تو میرا بازو ہے مجھے غسل دینے والا ہے مجھے دفن کرنے والا ہے ہر سختی اور پریشانی کی طرف آگے بڑھنے والا ہے میرے بعد کافر نہیں ہوگا تو حمد کا جھنڈا اٹھائے مجھ سے آگے چلے گا اور حوض کوثر میں میرے ساتھ ہوگا پھر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا سسرالی رشتہ حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے خاندان میں ان کا غلبہ ہے عام استعمال کی چیزیں دینے والے ہیں تنزیل و تاویل کا علم رکھتے ہیں ہم عمروں سے آگے بڑھنے والے ہیں۔

کلام:..... حدیث موضوع ہے محدثین نے آبزاری کو کذاب کہا ہے۔

۳۶۳۷۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے ارادہ کیا کہ رسول اللہ ﷺ کو ان کی بیٹی کا پیغام نکاح دوں میں نے عرض کیا میرے پاس کوئی چیز نہیں پھر میں نے آپ کی صلہ رحمی اور رشتہ داری کا ذکر کیا اور پیغام نکاح بھیج دیا آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے پاس کچھ ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں ارشاد فرمایا: تمہاری وہ حطمی زرہ کہاں ہے جو میں نے تمہیں فلاں فلاں موقع پر دی تھی میں نے عرض کیا وہ میرے پاس ہے فرمایا وہی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دو میں نے زرہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دے دی اور آپ ﷺ نے میری شادی کرادی جب حضرت علی رضی اللہ عنہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے پاس لائے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کسی کام میں مصروف نہیں ہونا حتی کہ میں تمہارے پاس آجاؤں آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے ہم نے اپنے اوپر ایک چادر اوڑھ رکھی تھی جب ہم نے آپ ﷺ کو دیکھا تو ہم اپنی جگہ سے ہلنے لگے آپ نے فرمایا: اپنی جگہ پر رہو پھر آپ نے پانی کا ایک برتن منگوایا اس پر دعا پڑھ کر پھونکا اور پھر پانی ہمارے اوپر چھڑک دیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! فاطمہ رضی اللہ عنہا زیادہ محبوب ہے یا میں آپ نے جواب دیا: فاطمہ رضی اللہ عنہا مجھے تم سے زیادہ محبوب ہے اور تم مجھے اس سے زیادہ عزیز ہو۔

رواہ الحمیدی واحمد بن حنبل والعدنی ومسدد والدورقی والبیہقی

۳۶۳۸۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے یمن بھیجا چنانچہ ہم ایسی قوم کے پاس جا پہنچے کہ انھوں نے شیر کو ہلاک کرنے کے لیے گڑھا کھود رکھا تھا وہ اس راستے سے آتے جاتے تھے اچانک ایک شخص گڑھے میں جا گرا وہ دوسرے کے ساتھ لٹکا اور وہ تیسرے کے ساتھ یوں چار آدمی ہوگئے شیر نے انھیں سخت زخمی کردیا اسی اثناء میں ایک شخص نے حربے سے شیر کو ہلاک کردیا۔ (چنانچہ زخموں کی تاب نہ لاکر چاروں مرگئے) پہلے مقتول کے ورثاء نے دوسرے مقتول کے ورثاء سے مطالبہ کردیا فریقین نے تلواریں نکال لیں قریب تھا کہ ان میں خنجر پر جنگ چھڑ جاتی اتنے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انھیں آن لیا اور فرمایا: تم آپس میں لڑنا چاہتے ہو حالانکہ رسول اللہ ﷺ زندہ ہیں میں تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہوں بشرطیکہ تم اسے مان لو ورنہ تم رسول اللہ ﷺ کے پاس چلے جاؤ اور وہ جو فیصلہ کردیں وہی فیصلہ ہوگا۔ اس کے بعد بھی جو شخص روگردانی کرے پھر اسے کوئی حق نہیں۔ چنانچہ وہ قبائل جنھوں نے یہ کنواں کھودا ہے وہ چوتھائی دیت تہائی دیت نصف دیت اور کامل دیت جمع کرلیں پہلے مقتول کے لیے چوتھائی دیت ہے چونکہ وہ اپنے اوپر والوں کی وجہ سے ہلاک ہوا ہے دوسرے کے لیے تہائی دیت تیسرے کے لیے نصف دیت اور چوتھے کے لیے کامل دیت لوگوں نے یہ فیصلہ ماننے سے انکار کردیا اور وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آگئے اور آپ اس وقت مقام ابراہیم کے پاس تھے لوگوں نے سارا واقعہ سنا دیا ارشاد فرمایا: میں تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہوں آپ رضی اللہ عنہ ہاتھ باندھ کر بیٹھ گئے قوم میں سے ایک شخص بولا علی رضی اللہ عنہ نے ہمارے درمیان فیصلہ کردیا ہے لوگوں نے فیصلے کا بھی پورا قصہ سنایا اور نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کی توثیق فرمائی ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فیصلہ وہی ہے جو علی رضی اللہ عنہ نے کردیا ہے۔

رواہ الطبرانی وابن ابی شیبة وابن منیع وجریر وصحح والبیھقی وضعفه

۳۶۳۸۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں مؤمنین کی ملکہ مکھی ہوں جب کہ مال ظالموں کی ملکہ مکھی ہے۔ رواہ ابو نعیم

۳۶۳۸۲ ابومسعر کہتے ہیں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کے سامنے سونا رکھا ہوا تھا فرمایا: میں مؤمنین کی ملکہ مکھی ہوں جب کہ یہ منافقین کی ملکہ مکھی ہے فرمایا کہ مؤمنین میری پناہ لیتے ہیں جب کہ منافقین اس کی پناہ لیتے ہیں۔ رواہ ابو نعیم

۳۶۳۸۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب ابوطالب نے وفات پائی تو میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! بوڑھا گمراہ آپ کا چچا مر چکا ہے فرمایا: جاؤ اور اسے زمین میں دبا دو کوئی اور کام نہیں کرنا کہ میرے پاس آجاؤ میں نے ابوطالب کی نعش زمین میں دبا دی اور میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے مجھے غسل کرنے کا حکم دیا پھر میرے لیے مختلف دعائیں کیں مجھے پسند نہیں کہ ان کے بدلہ میں میرے لیے زمین پر سے کچھ ہو۔

رواہ الطبرانی وابن ابی شیبة واحمد بن حنبل وابو داؤد والنسائی والمروزی فی الجنائز وابن الجارود وابن جریر

۳۶۳۸۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مواخات قائم کی عمر رضی اللہ عنہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آپس میں بھائی بھائی

بنایا حمزہ بن عبدالمطلب اور زید بن حارثہ کو عبداللہ بن مسعود اور زبیر بن عوام کو عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد بن مالک کو جب کہ مجھے اپنا بھائی بنایا۔

رواہ الخلعی فی الخلعیات وفیہ راو لم یسم والبیہقی وسعید بن المنصور

۳۶۳۸۵ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے اہل یمن کی طرف روانہ کیا تا کہ میں ان کے درمیان فیصلے کروں۔(یعنی قاضی بنا کر بھیجا) میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے بھیج رہے ہیں حالانکہ میں نوجوان شخص ہوں اور میرے پاس قضاء کا علم بھی نہیں۔آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: یااللہ! اس کے دل کو ہدایت دے اور اس کی زبان کو درستی پر گامزن کردے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس کے بعد مجھے کبھی قضاء میں شک نہیں ہوا حتیٰ کہ میں اپنی اس جگہ میں بیٹھ گیا۔

رواہ ابن سعد وابن ابی شیبۃ والبیہقی فی الدلائل

۳۶۳۸۷ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب میں رسول کریم ﷺ سے سوال کرتا آپ مجھے عطا فرماتے تھے اور جب خاموش رہتا تھا آپ خود ہی ابتداء کرتے۔رواہ ابن ابی شیبۃ والترمذی والشاشی وابونعیم فی الحلیۃ والدورقی والحاکم وسعید بن المنصور

۳۶۳۸۸ ...... عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سردیوں میں دو ہلکے ہلکے کپڑوں ازار اور چادر میں باہر نکلتے تھے جب کہ گرمیوں میں موٹی قبا اور بھاری کپڑے پہنتے تھے لوگوں نے عبدالرحمٰن سے کہا اگر تم اپنے والد سے کہو چونکہ وہ رات کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ گفتگو کرتے رہتے ہیں، چنانچہ میں نے والد سے پوچھا کہ لوگوں نے امیر المؤمنین کی کچھ حالت دیکھی ہے جسے وہ اجنبی سمجھتے ہیں۔کہا: وہ کیا ہے؟ کہا: امیر المؤمنین شدید گرمی میں موٹے قبا اور بھاری کپڑا پہنتے ہیں اور ان میں کچھ پرواہ نہیں کرتے جب کہ سردیوں میں کپڑے یا چادریں پہن لیتے ہیں اور اس کی انھیں پرواہ بھی نہیں ہوتی کیا آپ نے یہ بات ان سے سنی ہے لوگوں نے مجھے کہا ہے کہ میں آپ سے سوال کروں اور آپ علی رضی اللہ عنہ سے رات کی گفتگو کے دوران پوچھا ہیں چنانچہ ابولیلیٰ رات کو گفتگو کے دوران پوچھا: اے امیر المؤمنین! لوگوں نے آپ سے ایک چیز کو مفقود پایا ہے فرمایا: وہ کیا ہے؟ عرض کیا: آپ شدید گرمی میں موٹی قبا اور بھاری کپڑے پہنتے ہیں اور شدید سردی میں دو ہلکے کپڑے یا دو چادریں نہیں لیتے ہیں آپ کو اس پرواہ ہی نہیں ہوتی اور نہ ہی آپ سردی سے بچاؤ کا سامان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابو لیلیٰ! تم خیبر میں ہمارے ساتھ نہیں تھے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں بخدا! میں آپ کے ساتھ تھا فرمایا: رسول کریم ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھیجا وہ لوگوں کو اپنے ساتھ لے کر گئے وہ شکست کھا کر نبی کریم ﷺ کے پاس واپس لوٹ آئے پھر عمر رضی اللہ عنہ کو بھیجا وہ بھی شکست کھا کر واپس لوٹ آئے تاہم رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول بھی اس سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائے گا۔وہ بھاگنے والا نہیں ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے پیغام بھیج کر اپنے پاس بلایا میں خدمت میں حاضر ہوا جب کہ مجھے آشوب چشم کا مرض لاحق تھا آپ نے میری آنکھوں میں تھوک دیا اور فرمایا: یااللہ! گرمی وسردی میں اس کی کفایت فرما۔اس کے بعد مجھے گرمی نے اذیت پہنچائی اور نہ ہی سردی نے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل وابن ماجہ والبزار وابن جریر وصححہ والطبرانی فی الاوسط والحاکم والبیہقی فی الدلائل والضیاء

۳۶۳۸۹ ...... عباد بن عبد اللہ کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا۔میں اللہ کا بندہ اور اس کے رسول کا بھائی ہوں میں صدیق اکبر ہوں میرے بعد جھوٹا مفتری ہی یہ بات کہے گا میں نے لوگوں سے قبل سات سال نمازیں پڑھی ہیں۔

رواہ ابن ابی شیبۃ والنسائی فی الخصائص وابن ابی عاصم فی السنۃ والعقیلی والحاکم و ابونعیم فی المعرفۃ

۳۶۳۹۰ ...... حبہ بن جوین کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ سات سال عبادت کی ہے قبل ازیں کہ اس امت کا کوئی فرد عبادت کرتا۔رواہ الحاکم وابن مردویہ

۳۶۳۹۱ ...... حبہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یااللہ! تو جانتا ہے کہ اس امت میں مجھ سے قبل تیری عبادت کسی نے نہیں کی اس امت میں سے کوئی شخص تیری عبادت کرتا اس سے قبل میں نے ☆☆☆☆☆ سال تیری عبادت کی ہے۔رواہ الطبرانی فی الاوسط

۳۶۳۹۲ ...... ''مسند عمر'' ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علی بن ابی طالب کے ذکر سے رک جاؤ

چونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ: علی میں تین خصلتیں ہیں ان میں سے ہر ایک مجھے ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے چنانچہ میں ابوبکر ابوعبیدہ بن الجراح اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے جب کہ نبی کریم ﷺ علی رضی اللہ عنہ پر ٹیک لگائے تشریف فرما تھے حتیٰ کہ آپ نے علی رضی اللہ عنہ کے کاندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا: اے علی! تو مؤمنین میں سب سے پہلے اسلام لایا اور سب سے پہلے اسلام قبول کیا تمہارا میرے ساتھ ایسا ہی تعلق ہے جیسا ہارون کا موسیٰ سے۔ جھوٹا ہے وہ شخص جو میری محبت کا دعوی کرتا ہو اور تجھ سے بغض رکھتا ہو۔

رواہ الحسن بن بدر فیما رواہ الخلفاء والحاکم فی الکنی والشیرازی فی الالقاب وابن النجار

٣٦٣٩٣ ..... ضمرہ بن ربعیہ مالک بن انس نافع ابن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہم کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت کرتا ہے اللہ اور اللہ کا رسول اس سے محبت کرتا ہے وہ بڑھ کر حملہ کرتا ہے بھاگتا نہیں اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائے گا جبرئیل امین اس کے دائیں طرف ہوں گے اور میکائل علیہ السلام اس کے بائیں طرف ہوں گے لوگوں نے امید وشوق کی حالت میں رات گزاردی جب صبح ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: علی کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا یارسول اللہ! وہ دیکھ نہیں سکتے فرمایا: اسے میرے پاس لے آؤ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کے پاس لائے گئے تو فرمایا: میرے قریب ہوجاؤ حضرت علی رضی اللہ عنہ قریب ہوگئے آپ نے ان کی آنکھوں میں تھوک دیا اور اپنے دست اقدس سے پونچھ ڈالیں حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کے سامنے سے اٹھ کھڑے ہوئے یوں لگا گویا انہیں آشوب چشم کا مرض لاحق ہی نہیں ہوا۔ رواہ الدارقطنی والخطیب فی رواہ مالک وابن عساکر

٣٦٣٩٤ ..... عروہ کی روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گستاخی کرنے لگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم اس قبر والے محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب اور علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب کو جانتے ہو؟ سوائے خیر وبھلائی کے علی کا تذکرہ مت کرو چونکہ اگر تم نے علی رضی اللہ عنہ کو اذیت پہنچائی تو گویا تم نے اس قبر والے کو اذیت پہنچائی۔ رواہ ابن عساکر

٣٦٣٩٥ ..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ کو ہرگز برا بھلا مت کہو میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ تین چیزوں میں سے ایک بھی میرے لیے ہو مجھے ہر اس چیز سے محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے میں ابوبکر ابوعبیدہ بن الجراح اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نبی کریم ﷺ کے پاس موجود تھے، آپ نے علی رضی اللہ عنہ کے کاندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا: تو لوگوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والا ہے اور سب سے پہلے ایمان لانے والا ہے۔ تمہارا میرے ساتھ ایسا ہی تعلق ہے جیسا کہ ہارون کا موسیٰ سے تھا۔ رواہ ابن النجار

٣٦٣٩٦ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں پہلا شخص ہوں جس نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔

رواہ الطبرانی وابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل وابن سعد

٣٦٣٩٧ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے رسول کریم ﷺ نے یمن بھیجا میں کم عمر تھا، میں نے عرض کیا: آپ مجھے ایسی قوم کے پاس بھیج رہے ہیں ان میں نئے نئے مسائل پیدا ہوں گے حالانکہ میرے پاس قضاء کا علم نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہاری زبان کی راہنمائی فرمائے گا اور تمہارے دل کو ثابت قدم رکھے گا چنانچہ اس کے بعد مجھے دو فریقوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں کبھی شک نہیں ہوا۔ رواہ الطبرانی وابن سعد واحمد بن حنبل والعدنی والمروزی فی العلم وابن ماجہ و ابویعلی والحاکم و ابونعیم فی الحلیۃ والبیہقی والدورقی وسعید بن المنصور وابن جریر وصححہ

کلام: ..... حدیث پر بحث کی گئی ہے دیکھئے المعامۃ ٢٦٨۔

٣٦٣٩٨ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے یمن بھیجا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے ایسی قوم کے پاس بھیج رہے ہیں جو مجھ سے عمر میں بڑے ہیں اور میں نوجوان ہوں قضاء کی بصیرت نہیں رکھتا آپ نے میرا ہاتھ میرے سینے پر رکھا اور فرمایا: یا اللہ! اس کی زبان کو ثابت قدم رکھ اور اس کے دل کو ہدایت عطا فرما۔ اے علی! جب فریقین کے درمیان فیصلہ کرنے بیٹھو اس وقت تک فیصلہ مت کرو جب تک دوسرے کا بیان نہ سن لو جیسا کہ پہلے سے سنا ہے جب تم ایسا کرو گے تمہارے لئے فیصلہ کرنا آسان ہوگا چنانچہ اس کے بعد قضاء

کے متعلق مجھے کوئی مشکل پیش نہیں آئی۔

رواہ الحاکم وابن سعد واحمد بن حنبل والعدنی وابوداؤد والترمذی وقال : حسن وابویعلی وابن جریر وصححہ وابن حبان والحاکم والبیہقی

۳۶۳۹۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے بلایا اور فرمایا: اے علی! تجھ میں عیسیٰ کی مثال پائی جاتی ہے یہودیوں نے ان سے بغض کیا حتیٰ کہ ان کی ماں پر بہتان باندھا نصاریٰ نے ان سے محبت کی اور انھیں ایسے مقام پر اتارا جس پر وہ نہیں تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے متعلق بھی دو شخص ہلاک ہوں گے میری محبت میں حد سے تجاوز کرنے والا اور میری مخالفت میں مجھ سے بغض وعداوت رکھنے والا خبر دار میں نبی نہیں ہوں میرے پاس وحی نہیں آتی لیکن میں کتاب اللہ پر عمل کرتا ہوں اور نبی کریم ﷺ کی سنت پر چلتا ہوں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے متعلق جو تمہیں حکم دوں وہ برحق ہے لہٰذا ایسی صورت میں تمہارے اوپر واجب ہے کہ میری اطاعت کرو اور اگر میں یا کوئی اور تمہیں معصیب کا حکم دیں تو اللہ تعالیٰ کی معصیت میں ایسی اطاعت کچھ حیثیت نہیں رکھتی اطاعت تو بھلائی اور نیکی کے کاموں میں ہوتی ہے۔

رواہ عبداللہ بن احمد بن حنبل وابویعلی والدورقی والحاکم وابن ابی عاصم وابن شاہین فی السنۃ وابن الجوزی فی الواھایت وروی ابن جریر صندرۃ المرفوع

۳۶۴۰۰..... ''ایضاً'' حبہ مزنی کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر ہنستے ہوئے دیکھا میں نے اس طرح انھیں ہنستے ہوئے نہیں دیکھا حتیٰ کہ آپ کی ڈاڑھیں بھی دکھائی دینے لگیں پھر فرمایا: مجھے ابوطالب کی بات یاد آ گئی چنانچہ ایک مرتبہ میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھا ہم بطن نخلہ میں نماز پڑھنے لگے اتنے میں ابوطالب آئے اور بولے اے بھتیجے تم کیا کر رہے ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے انھیں سلام کی دعوت دی وہ بولے: جو تم کہتے ہو اس کے مان لینے میں کوئی حرج نہیں لیکن اس سے میرا مرتبہ کم ہو جائے گا حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے والد کی اس بات پر تعجب کر کے ہنسے پھر فرمایا: یا اللہ اس امت میں میں کسی شخص کو نہیں جانتا جس نے تیرے نبی کے علاوہ مجھ سے قبل تیری عبادت کی ہو۔ تین بار یہ بات کہی: میں نے لوگوں سے قبل سات سال نماز پڑھی ہے۔ رواہ الطبرانی واحمد بن حنبل وابویعلی والحاکم

۳۶۴۰۱..... ''ایضاً'' ابن حنفیہ کی روایت ہے کہ اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ذکر بد کے خوگر ہوتے تو اس دن ان کا ذکر بد ضرور کرتے جس دن لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عثمان رضی اللہ عنہ کے گورنروں کی شکایت کی تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا: یہ خط عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لے جاؤ اور ان سے کہو کہ اس میں رسول اللہ ﷺ کے صدقہ کا حکم ہے اپنے گورنروں کو حکم دو کہ اسی کے مطابق عمل کریں میں وہ خط لے کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا انھوں نے کہا: اس سے ہم بے نیاز ہیں میں وہ خط لیکر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس واپس لوٹ آیا اور انھیں اس کی خبر کی انھوں نے فرمایا: تمہارے اوپر کوئی حرج نہیں اسے جہاں سے اٹھایا ہے وہیں رکھ دو۔

رواہ البخاری والعدنی والبیہقی

۳۶۴۰۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں قریش کے کچھ لوگ حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا محمد! ہم آپ کے پڑوسی اور حلیف ہیں ہمارے کچھ غلام تمہارے پاس آ گئے ہیں انھیں دین وفقہ کی کچھ رغبت نہیں ہے وہ ہماری جائیدادوں اور اموال سے بھاگ آئے ہیں لہٰذا آپ ہمیں واپس کر دیں آپ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم کیا کہتے ہو انھوں نے جواب دیا: یہ لوگ سچ کہتے ہیں: وہ آپ کے پڑوسی اور حلیف ہیں رسول اللہ ﷺ کا چہرہ اقدس متغیر ہو گیا پھر عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے عمر! تم کیا کہتے ہو؟ انھوں نے کہا: یہ سچ کہتے ہیں یہ آپ کے جیران اور حلیف ہیں رسول اللہ ﷺ کا چہرہ اور متغیر ہو گیا۔ پھر ارشاد فرمایا: اے جماعت قریش اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر ضرور ایک ایسے شخص کو بھیجے گا جس کے دل کو اللہ تعالیٰ نے ایمان سے جانچ لیا ہے وہ دین پر تمہاری گردنیں مارے گا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ وہ میں ہوں فرمایا نہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ وہ میں ہوں فرمایا: نہیں لیکن یہ وہ شخص ہے جو جوتا گانٹھ رہا ہے چنانچہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جوتا گانٹھنے کے لیے دیا ہوا تھا۔ رواہ احمد بن حنبل وابن جریر وصححہ وسعید بن المنصور

۳۶۴۰۳..... ''ایضاً'' محمد بن سیرین کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ وہ جمعہ کے دن چادر نہیں اوڑھیں گے حتیٰ کہ قرآن مجید کو ایک مصحف میں جمع نہ کر لیں چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قرآن جمع کرنے میں مصروف ہو

گئے کچھ دنوں کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا کہ اے ابوالحسن! آپ میری خلافت کو ناپسند کرتے ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اللہ کی قسم ایسی بات نہیں لیکن میں نے قسم اٹھا رکھی ہے کہ جمعہ کے علاوہ کسی دن چادر نہیں اوڑھوں گا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور واپس لوٹ آئے۔ (رواہ ابن ابی داؤد فی المصاحف وقال: کہ اشعب کے علاوہ مصحف کا ذکر کسی نے نہیں کیا اور وہ "لین الحدیث" ہیں وانما اراد وہ: ای اجمع القرآن یعنی حفظ قرآن مکمل کیا بسا اوقات حفظ قرآن کو جمع قرآن سے بھی تعبیر کر دیا جاتا ہے)

۳۶۴۰۴۔ حضرت علی کرم ﷺ فرماتے ہیں بخدا! اللہ تعالیٰ نے جو آیت بھی نازل فرمائی ہے میں جانتا ہوں کہ وہ کس میں نازل ہوئی کہاں نازل ہوئی اور کس پر نازل ہوئی رب تعالیٰ نے مجھے سمجھدار دل اور لسان طلق عطا کی ہے۔ رواہ ابن سعد وابن عساکر

۳۶۴۰۵۔۔۔ "ایضاً" محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کیا وجہ ہے آپ اصحاب رسول اللہ ﷺ میں سب سے زیادہ احادیث بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جب میں آپ ﷺ سے سوال کرتا تھا آپ مجھے بتاتے تھے اور جب میں خاموش رہتا تھا آپ خود ابتداء کرتے تھے۔ رواہ ابن سعد

۳۶۴۰۶۔۔۔۔ھبیرہ کی روایت ہے کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے متعلق سوال کیا گیا: فرمایا: حذیفہ رضی اللہ عنہ نے منافقین کے ناموں کے متعلق سوال کیا تھا انھیں منافقین کے متعلق خبر دی گئی ہے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اپنی ذات کے متعلق سوال کیا گیا: فرمایا: جب میں سوال کرتا مجھے جواب دیا جاتا اور جب میں خاموش رہتا کلام کی ابتداء کر لی جاتی تھی۔

رواہ الحاکم

۳۶۴۰۷۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ کو بروز سوموار نبی بنا کر بھیجا گیا اور میں منگل کے دن اسلام لایا۔

رواہ ابویعلیٰ وابوالقاسم بن الجراح فی امالیہ

۳۶۴۰۸۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "وانذر عشیرتک الاقربین" اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرسنائیے" نبی کریم ﷺ نے اپنے اہل بیت کو جمع کیا چنانچہ تیس (۳۰) لوگ جمع ہو گئے انھوں نے کھایا پیا اور پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص میری طرف سے میرے دین اور میرے مواعید کی ضمانت دے گا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا اور میرے اہل میں خلیفہ ہوگا ایک شخص نے کہا: یارسول اللہ! آپ تو بحر ہیں۔ اس امر کا قیام کون کرے گا؟ پھر ایک اور شخص نے اسی طرح کی بات کی پھر اہل بیت میں سے ہر شخص پر پیش کیا گیا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے لیے میں تیار ہوں۔ رواہ احمد بن حنبل وابن جریر وصححہ والطحاوی ابوالضیاء

۳۶۴۰۹۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: فیصلے کرتے رہو جس طرح کہ تم فیصلے کرتے ہو میں اختلاف کرنے کو مکروہ سمجھتا ہوں حتی کہ لوگوں کی ایک جماعت ہو جائے یا مجھے موت آ جائے جس طرح کہ میرے ساتھیوں کو موت آ گئی ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں عام طور پر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جو فیصلے روایت کیے جاتے ہیں وہ جھوٹ ہیں۔ رواہ البخاری وابوعبید فی کتاب الاموال والاصبہانی فی الحجۃ

۳۶۴۱۰۔۔۔۔"ایضاً" ابویحییٰ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کے رسول کا بھائی ہوں۔ میرے بعد جو شخص بھی یہ دعوی کرے گا وہ جھوٹا ہے چنانچہ ایک شخص نے یہی بات کہی وہ پاگل ہو گیا۔ رواہ العدنی

۳۶۴۱۱۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہارے متعلق اللہ تعالیٰ سے پانچ چیزوں کا سوال کیا ان میں سے چار مجھے مل گئیں اور ایک سے انکار ہو گیا میں نے سوال کیا کہ قیامت کے دن زمین سے نکلنے والا تو پہلا شخص ہو اور میرے ساتھ ہو تمہارے پاس لوائے حمد ہو اور تم ہی نے وہ اٹھا رکھا ہو اور مجھے عطا کیا کہ تم میرے بعد مومنین کے ولی ہو۔ رواہ ابن الجوزی فی الواھیات

کلام:۔۔۔۔۔حدیث موضوع ہے دیکھئے المتناھیۃ ۳۹۴۔

۳۶۴۱۲۔۔۔۔قیس کی روایت ہے کہ اشعث بن قیس حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انھیں موت سے ڈرانے لگا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم مجھے موت سے ڈراتے ہو؟ مجھے کوئی پرواہ نہیں موت مجھ پر پڑے یا میں موت پر جا پڑوں۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۴۱۳۔۔۔۔ابوزعراء کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے میں میرے کریم الاصل اور میری عترت کے نیکوکار لوگ بچپن میں لوگوں میں سب سے زیادہ بردبار اور کبرسنی میں سب سے زیادہ علم والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ذریعے ظالم بھیڑیئے کے دانت توڑے گا اللہ تعالیٰ ہمارے ذریعے تمہارے غلبے کو ختم کرے گا تمہاری گردنوں کی کجی کو ختم کرے گا اور ہمارے ذریعے اللہ تعالیٰ خیر کا دروازہ کھولے گا اور اسے بند کرے گا۔ رواہ عبدالغنی بن سعید فی ایضاح الاشکال

۳۶۴۱۴۔۔۔۔علی بن ابی ربیعہ کہتے ہیں: ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مقابلہ کیا: آپ رضی اللہ عنہ نے اسے پچھاڑ دیا وہ بولا: اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ آپ کے سینے کو ثابت قدم رکھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے سینے کو ثابت قدم رکھے۔

رواہ وکیع وابن عساکر

۳۶۴۱۵۔۔۔۔سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لوگوں میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سوا کسی نے نہیں کہا کہ مجھ سے سوال کرو۔

رواہ ابن عبد البر

۳۶۴۱۶۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن جنت کی اونٹیوں میں سے ایک اونٹنی لائی جائے گی تمہارا گھٹنے میرے گھٹنے کے ساتھ ہوگا تمہاری ران میری ران سے ملی ہوگی حتیٰ کہ ہم جنت میں داخل ہوجائیں گے۔ رواہ الحسن بن بدر

۳۶۴۱۷۔۔۔۔عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: میں اس شخص کو اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دیتا ہوں جس نے غدیر خم کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کو سنا ہو وہ ضرور گواہی دے آپ ﷺ نے میری ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے مسلمانوں کی جماعت! میں تمہاری جانوں سے زیادہ تمہارا حق نہیں رکھتا ہوں؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کا میں دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے یا اللہ! جو علی کو دوست رکھتا ہو تو بھی اسے دوست رکھ جو علی کا دشمن ہو تو بھی اس کا دشمن ہوجا جو اس کی مدد کرے تو بھی اس کی مدد کر اور جو علی کو بے یار چھوڑتا ہو تو بھی اسے بے یار کردے چنانچہ اس سے کچھ زیادہ لوگوں نے گواہی دی جب کہ بہت سارے لوگ گواہی چھپا گئے چنانچہ وہ دنیا میں اندھے اور برص زدہ ہو کر فنا ہوئے۔ رواہ الخطیب فی الافراد

۳۶۴۱۸۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں مومنین کا ان کی جانوں سے زیادہ حق نہیں رکھتا ہوں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے جواب دیا: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: جو شخص میرا دوست ہے وہ علی رضی اللہ عنہ کا بھی دوست ہے۔ رواہ ابن ابی عاصم

۳۶۴۱۹۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب آیت ''وانذر عشیرتک الاقربین'' نازل ہوئی نبی کریم ﷺ نے مجھے اپنے پاس بلایا اور فرمایا: اے علی! مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میں اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرسناؤں لیکن اس پر میری قدرت نہیں ہے بسا اوقات میں اس کا اعلان کرتا ہوں لیکن جب ان کی طرف سے ناگواری دیکھتا ہوں تو خاموش ہوجاتا ہوں حتیٰ کہ میرے پاس جبرئیل امین تشریف لائے اور فرمایا: اے محمد! جو تمہیں حکم ملا ہے اسے اگر بجا نہیں لاؤ گے تو رب تعالیٰ تمہیں عذاب دے گا لہٰذا تم میرے لیے ایک صاع کھانا تیار کرو اس پر بکری کی ایک دستی رکھو ہمارے لیے دودھ سے مشروب تیار کرو پھر میرے پاس بنی عبدالمطلب کو جمع کرو تاکہ میں ان سے بات کروں اور جو مجھے حکم ملا ہے میں اس کی تبلیغ کروں چنانچہ میں نے کھانا تیار کیا اور بنی عبدالمطلب کو دعوت دی، اس وقت ان کی تعداد چالیس کے لگ بھگ تھی ان میں آپ ﷺ اور ابوطالب حمزہ عباس ابولھب بھی شامل تھے جب یہ لوگ جمع ہوگئے تو آپ نے مجھے کھانا حاضر کرنے کو کہا میں نے کھانا حاضر کردیا آپ نے قدرے گوشت میں سے قدرے سخت ٹکڑا اٹھایا اسے دانتوں سے چبایا اور برتن کے کناروں میں ڈال دیا پھر فرمایا: بسم اللہ! کھانا شروع کرو لوگوں نے جی بھر کر کھانا کھایا حتیٰ کہ بے نیاز ہوگئے کھانا بھی باقی تھا برتن میں ہم صرف انگلیوں کے نشانات ہی دیکھتے تھے حالانکہ جو کھانا پیش کیا تھا وہ ایک ہی آدمی کے لیے کافی تھا پھر فرمایا: اے علی! قوم کو مشروب پلاؤ میں لوگوں کے پاس مشروب لے آیا لوگوں نے اس میں سے پیا اور سیر ہوگئے حالانکہ وہ ایک ہی آدمی کے لیے کافی تھا چنانچہ جب نبی کریم ﷺ نے بات کرنے کا ارادہ کیا ابولھب جلدی سے بول اٹھا: کہ تمہارا صاحب بات کرچکا ہے لہٰذا چلو لوگ اٹھ کر چلے گئے تاہم نبی کریم ﷺ لوگوں کے سامنے بات نہ رکھ سکے دوسرے دن نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے علی! یہ شخص مجھ پر سبقت لے گیا جس کی وجہ سے لوگ اٹھ کر چلے گئے اور میں بات نہ کرسکا لہٰذا کل کی طرح آج بھی کھانا اور

مشروب تیار کرو پھر انھیں ہمارے پاس جمع کرو۔ میں نے کھانا تیار کیا پھر لوگوں کو بلایا آپ نے ایسے ہی کیا جیسے کل کیا تھا لوگوں نے کھایا پیا اور سیر ہو گئے پھر نبی کریم ﷺ نے کلام کیا اور فرمایا: اے بنی عبدالمطلب میں نہیں جانتا کہ عرب میں کوئی نوجوان ان تعلیمات سے افضل لائے جو میں لایا ہوں میں تمہارے پاس دنیا و آخرت کی بھلائی لایا ہوں۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں اس کی دعوت دوں تم میں سے کون اس معاملہ میں مجھے تقویت پہنچائے گا؟ میں نے عرض کیا اس کام کے لیے میں تیار ہوں حالانکہ میں قوم میں سب سے چھوٹا میری آنکھوں میں سب سے زیادہ کیچڑ امیرا پیٹ بڑا اور میری پنڈلیاں باریک تھیں میں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! اس معاملہ میں میں آپ کا وزیر بنتا ہوں۔ آپ ﷺ نے مجھے گردن سے پکڑ لیا اور فرمایا: یہ میرا بھائی، میرا وصی اور خلیفہ ہے اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو۔ لوگ ہنستے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے اور ابوطالب سے کہنے لگے: اس نے تمہیں حکم دیا ہے کہ تم علی کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو۔

رواه ابن اسحاق وابن جرير وابن ابی حاتم وابن مردويه وابونعيم والبيهقی فی الدلائل

۳۶۴۲۰... "مسند براء بن عازب" ہم ایک سفر میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھے اتنے میں منادی نے اعلان کیا: الصلاۃ جامعۃ ایک درخت کے نیچے رسول اللہ ﷺ کے لیے جگہ صاف کی گئی آپ نے ظہر کی نماز پڑھی اور پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہاتھ میں پکڑ کر فرمایا: تمہیں معلوم نہیں کہ میں مومنین پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتا ہوں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں کیوں نہیں۔ پھر فرمایا: تمہیں معلوم نہیں کہ میں ہر مومن پر اس کی جان سے زیادہ حق رکھتا ہوں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں کیوں نہیں۔ پھر فرمایا: تمہیں معلوم نہیں کہ میں ہر مومن پر اس کی جان سے زیادہ حق رکھتا ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں کیوں نہیں پھر فرمایا: تمہیں معلوم نہیں کہ میں ہر مومن پر اس کی جان سے زیادہ حق رکھتا ہوں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں: کیوں نہیں۔ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: یا اللہ! میں جس کا دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے یا اللہ! جو علی کو دوست رکھتا ہو تو بھی اسے دوست رکھ جو علی کا دشمن ہو تو بھی اس کا دشمن ہو جا۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے علی تجھے مبارک ہو صبح و شام تم ہر مومن مرد و ہر مومن عورت کے دوست ہو۔ رواه ابن ابی شیبة

۳۶۴۲۱... رسول کریم ﷺ نے دو لشکر روانہ کیے ان میں سے ایک پر حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا اور دوسرے پر خالد بن ولید کو فرمایا کہ اگر قتال ہو تو علی لوگوں پر امیر ہے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک قلعہ فتح کر لیا اور اس میں سے ایک باندی اپنے لیے رکھ لی حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اسے برا سمجھتے ہوئے خط لکھا جب رسول کریم ﷺ نے خط پڑھا تو فرمایا: تم اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہو جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہو اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتا ہو۔ رواه ابن ابی شیبة

۳۶۴۲۲..... بریدہ بن حصیب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن گیا میں نے آپ ﷺ میں قدرے جفا دیکھی جب میں رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس لوٹا میں نے آپ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا اور ان کی تنقیص کر دی رسول اللہ ﷺ کا چہرہ اقدس متغیر ہونے لگا اور فرمایا: اے بریدہ! میں مومنین پر ان کی جانوں سے زیادہ حق نہیں رکھتا ہوں میں نے عرض کیا: جی ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: جس شخص کا میں دوست ہوں علی رضی اللہ عنہ بھی اس کا دوست ہے۔

رواه ابن ابی شیبة وابن جرير وابونعيم

۳۶۴۲۳..... بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: میں نے اپنے خاندان میں سب سے بہتر سے تمہاری شادی کی ہے جو علم میں سب سے آگے بردباری میں افضل اور سب سے پہلے اسلام لانے والا ہے۔ رواه الخطيب فی المتفق

۳۶۴۲۴..... بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ خمس (مال غنیمت کا پانچواں حصہ) تقسیم کرو۔ ایک روایت میں ہے کہ خمس پر قبضہ کرو چنانچہ صبح ہوئی تو علی رضی اللہ عنہ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: بھلا دیکھتے نہیں ہو کہ یہ کیا کرتا ہے جب میں رسول کریم ﷺ کے پاس واپس لوٹا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو کچھ کیا تھا اس بارے خبر دی اس وقت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض کرتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے بریدہ! تم علی سے بغض رکھتے ہو؟ میں نے جواب دیا: جی

ہاں آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے بغض مت رکھو ایک روایت میں ہے کہ اس سے محبت کرو۔ چونکہ خمس میں اس سے زیادہ اس کا حصہ ہے۔
رواہ ابونعیم

۳۶۴۲۵ بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک سریہ روانہ کیا اور اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا۔ جب ہم واپس لوٹے تو رسول اللہ ﷺ نے ہم سے پوچھا: تم نے اپنے ساتھی کی صحبت کو کیسا پایا؟ فرمایا: یا تو میں اس کی شکایت کروں یا میرے علاوہ کوئی اور اس کی شکایت کرے۔ میں نے اپنا سر اوپر اٹھایا، میں اپنا سر جھکائے رکھتا تھا جب مجھ سے کوئی بات کی جاتی میں اپنا سر جھکا لیتا تھا، کیا دیکھتا ہوں کہ نبی کریم ﷺ کا چہرہ اقدس متغیر ہوتا جارہا ہے۔ اور پھر فرمایا: جس کا میں دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے، اس کے بعد میرے دل میں جو کچھ کدورت تھی وہ جاتی رہی میں نے کہا: میں علی رضی اللہ عنہ کا ذکر بدنہیں کروں گا۔ رواہ ابن جریر

۳۶۴۲۶ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں اپنے قریب کروں اور تمہیں اپنے سے دور نہ کروں اور یہ کہ میں تمہیں علم سکھاتا رہوں تاکہ تم اسے یاد کرلو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ تم یاد رکھو اور یہ آیت نازل ہوئی "وتعیھا اذن واعیۃ" اور اسے یاد رکھنے والے کانوں نے یاد رکھا ہے" فرمایا: کہ جب میں اللہ تعالیٰ سے غافل ہو جاؤں۔
رواہ ابن عساکر وقال: ھذا اسناد لایعرف والحدیث شاذ

۳۶۴۲۷ ... "ایضاً" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قیامت کے دن آپ کا جھنڈا کون اٹھائے گا؟ ارشاد فرمایا: جو شخص اسے اچھی طرح سے اٹھانا جانتا ہوگا۔ البتہ دنیا میں اسے علی بن ابی طالب اٹھائے گا۔ رواہ الطبرانی
کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الترمیہ ۳۶۱ وذخیرۃ الحفاظ ۳۷۳۹۔

۳۶۴۲۸ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم خلیفہ ہو اور قتل کیے جاؤ گے تمہارے سر کا یہ حصہ خون آلود ہوگا۔ یعنی سر سے داڑھی تک کا حصہ۔ رواہ الطبرانی وابن عساکر
کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۰۶۳۔

۳۶۴۲۹ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: وہ پہلے لوگوں میں سب سے زیادہ بدبخت کون ہے عرض کیا: حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کی کونچیں جس شخص نے کاٹی تھیں فرمایا: بعد میں آنے والوں میں سب سے زیادہ بدبخت کون ہے؟ عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتا ہے۔ ارشاد فرمایا: اے علی! تمہارا قاتل۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۴۳۰ "ایضاً" جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم جحفہ میں مقام غدیر خم میں تھے رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: جس شخص کا میں دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۶۴۳۱ ... "ایضاً" خیبر کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قلعے کا دروازہ اٹھایا حتیٰ کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قلعہ پر چڑھ گئے اور اندر سے دروازہ کھول دیا چنانچہ بعد میں تجربہ کیا گیا کہ چالیس آدمی مل کر اس دروازے کو اٹھاتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وحسن

۳۶۴۳۲ ... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: بجز علی رضی اللہ عنہ کے دروازہ کے ہر دروازہ بند کردو۔ آپ نے ہاتھ مبارک سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کی طرف اشارہ کیا۔ رواہ ابن عساکر
کلام:... حدیث موضوع ہے دیکھئے الموضوعات ۱/۳۶۵۔

۳۶۴۳۳ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے ہم جحفہ میں مقام غدیر خم میں تھے وہاں قبیلہ جہینہ مزینہ اور غفار کے بہت سے لوگ تھے رسول اللہ ﷺ خیمہ سے نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہاتھ سے پکڑ کر تین بار اشارہ کیا اور فرمایا: جس شخص کا میں دوست علی بھی اس کے دوست ہیں۔ رواہ البزار

۳۶۴۳۴ جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مندرجہ ذیل اشعار پڑھتے ہوئے سنا اور رسول اللہ ﷺ بھی ان کی سماعت کررہے تھے۔

انا اخو المصطفی لا شک فی نسبی		معه ربیت وسبطا هما ولدی

میں محمد مصطفی ﷺ کا بھائی ہوں میرے نسب میں کوئی شک نہیں ہے میری ان کے ساتھ تربیت کی گئی ہے اور ان کے دونواسے میرے بیٹے ہیں۔

جدی وجد رسول اللہ منفرد		وفاطم زوجتی لا قول ذی فند.

میرا اور رسول اللہ ﷺ کا دادا ایک ہی ہے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا میری بیوی ہے جھوٹے کی بات کوئی حیثیت نہیں رکھی۔

صدقته وجمیع الناس فی بهم		من الضلالة والاشراک والنکد

میں نے اس وقت ان کی تصدیق کی ہے جب سارے لوگ گمراہی شرک اور مکدر زندگی کے بھنور میں پھنسے ہوئے تھے۔

فالحمد للہ شکرا لا شریک له		البر بالعبد والباقی بلا امد

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں اور میں اس کا شکر ادا کرتا ہوں۔ کا کوئی شریک نہیں نیکی بندے کا خزانہ ہے اور اس کے علاوہ سب کچھ فضول ہے۔

رسول کریم ﷺ مسکرادیئے اور فرمایا: اے علی تم نے سچ کہا۔ (رواہ ابن عساکر وفیہ عمارۃ ابن زید، ازدی کہتے ہیں: یہ شخص حدیثیں وضع کرتا تھا میں کہتا ہوں صحیح بات یہ ہے کہ یہ اشعار حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نام پر وضع کئے گئے ہیں حالانکہ یہ اشعار حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نہیں فرمائے چونکہ جس شخص میں معمولی سی بھی براعت اشعار ہو وہ جانتا ہے کہ یہ اشعار شعری مرتبہ ومقام سے کس قدر پست ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ذات ایسے اشعار کہنے سے بالاتر ہے چہ جائیکہ ایسے جھوٹے وضاع کی سند سے یہ اشعار ان کی طرف منسوب کیے جائیں)۔

۳۶۴۳۵ ... "ایضاً" سلیمان بن ربیع کادح بن رحمہ الذاہد مسعر بن کدام عطیہ کی سند سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہیں: میں نے جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی اخو رسول اللہ ﷺ۔ رواہ ابن عساکر

کلام: ...... حدیث موضوع ہے یہ ابن عساکر کی واحیات میں سے ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۰۲۸۔

۳۶۴۳۶ ... جبلہ میں حارثہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب بنفس نفیس خود کسی غزوہ میں شریک نہ ہوتے تو اپنا اسلحہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو دے دیتے۔ رواہ ابویعلی وابونعیم وابن عساکر

۳۶۴۳۷ جریر بجلی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے حج کے موقع پر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے یہ حجۃ الوداع تھا ہم مقام غدیر خم پہنچے اتنے میں اعلان ہوا "الصلوۃ جامعۃ" مہاجرین وانصار سب جمع ہوگئے رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگوں تم کس کی گواہی دیتے ہو؟ لوگوں نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ارشاد ہوا پھر کس کی گواہی دیتے ہو۔ لوگوں نے کہا: یہ کہ محمد اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں: ارشاد ہوا: تمہارا ولی کون ہے؟ لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہمارا ولی ہے ارشاد فرمایا: تمہارا ولی کون ہے؟ آپ نے اپنا دست اقدس حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بازو پر رکھا اور انھیں کھڑا کیا بازو چھوڑ کر ہاتھ پکڑ لیے اور فرمایا: اللہ اور اللہ کا رسول جس کا دوست ہو علی بھی اس کا دوست ہے یا اللہ! جو علی سے دوستی رکھتا ہو اسے تو بھی اپنا دوست رکھ اور جو علی سے دشمنی رکھتا ہو تو بھی اسے دشمن رکھ یا اللہ! لوگوں میں سے جو شخص علی سے محبت کرتا ہو تو اسے اپنا حبیب بنالے جو اس سے بغض رکھتا ہو تو بھی اس سے بغض رکھ یا اللہ! زمین پر دو نیک بندوں کے بعد علی کے سوا کسی کو نہیں پاتا جسے میں ودیعت سپرد کر کے جاؤں، لہٰذا اس میں بھلائی کا فیصلہ فرمانا۔ رواہ الطبرانی

فائدہ: ...... یہ حدیث مجمع الزوائد میں ھیثمی نے بھی ذکر کی ہے۔ دیکھئے ۹/۱۰۶ لیکن اس کی سند میں بشر بن حرب ہے اسے ناقدین حدیث نے لین الحدیث قرار دیا ہے۔

۳۶۴۴۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے لوگوں کے درمیان مواخات قائم کی اور مجھے چھوڑ دیا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان مواخات قائم کی ہے اور مجھے چھوڑ دیا ہے۔ ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں کیسے چھوڑا تمہیں تو اپنے لیے چن رکھا ہے تو میرا بھائی اور میں تیرا بھائی ہوں۔ اگر کوئی شخص تمہارے ساتھ جھگڑا کرے تو کہہ دو؟ میں اللہ کا بندہ اور رسول اللہ ﷺ کا بھائی ہوں۔ اس کا دعویٰ تمہارے بعد صرف جھوٹا ہی کرے گا۔ رواہ ابویعلی

۳۶۴۴۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مقام خم میں نبی کریم ﷺ ایک درخت کے نیچے تشریف فرما تھے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو

ہاتھ سے پکڑے ہوئے باہر تشریف لائے اور فرمایا: اے لوگو! تم گواہی نہیں دیتے ہو کہ اللہ تمہارا رب ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں کیوں نہیں فرمایا: کیا تم گواہی نہیں دیتے ہو کہ اللہ اور اللہ کا رسول تمہارے اوپر تمہاری جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ پھر فرمایا: اللہ اور اس کا رسول جس شخص کا دوست ہے میں نے تمہارے اندر دو چیزیں چھوڑی ہیں اگر تم انہیں تھامے رکھو گے کبھی گمراہ نہیں ہو گے کتاب اللہ۔ کا رستہ اس کے ہاتھ میں ہے اور اس کا رستہ تمہارے ہاتھوں میں ہے دوسری چیز میرے اہل بیت۔

رواہ ابن راھویہ وابن جریر وابن ابی عاصم والمحاملی فی امالیہ وصححہ

۳۶۴۴۲..... ''مسند عمار'' عمار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اور علی رضی اللہ عنہ غزوہ ذی العشیرہ'' میں ایک دوسرے کے رفیق سفر تھے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں ایسے دو شخصوں کے بارے میں نہ بتاؤں جو لوگوں میں سب سے زیادہ بدبخت ہیں؟ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جی ہاں ارشاد فرمایا: ایک قوم ثمود کا احیمر جس نے اونٹنی کی کونچیں کاٹی تھیں دوسرا وہ شخص جو اے علی! تمہارے سر پر زخم لگائے گا حتیٰ کہ خون سے تمہاری داڑھی بھیگ جائے گی۔ رواہ احمد بن حنبل والبغوی والطبرانی والحاکم وابن مردویہ وابونعیم فی المعرفۃ وابن عساکر

۳۶۴۴۳..... حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں اور علی رضی اللہ عنہ غزوہ عشیرہ میں بطن ینبوع کے مقام پر ایک دوسرے کے رفیق سفر تھے چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ نے یہاں نزول کیا تو ایک ماہ تک ٹھہرے رہے اور اس دوران بنی مدلج اور ان کے حلفاء قبیلے بنی ضمرہ سے صلح کی پھر آپ ان سے رخصت ہو گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا: اے ابو یقظان! تمہیں شوق ہے کہ ہم بنی مدلج کے ان لوگوں کے پاس جائیں جو کنواں کھودنے کے کام میں مصروف ہیں ذرا ہم انہیں دیکھیں کہ یہ لوگ کیسے کام کرتے ہیں؟ ہم ان لوگوں کے پاس آئے تھوڑی دیر انھیں دیکھتے رہے پھر ہمارے اوپر نیند طاری ہو گئی ہم کھجوروں کے درختوں تلے خاکدار جگہ پر آ گئے ہم اس جگہ سو گئے بخدا! ہم صرف رسول اللہ ﷺ کے قدموں کی چاپ سن کر بیدار ہوئے اس خاکدار جگہ کی وجہ سے ہمارے بدن بھی خاک آلود ہو گئے تھے رسول کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابو تراب! چونکہ علی رضی اللہ عنہ کے بدن پر تراب (خاک) اٹی پڑی تھی آپ ﷺ نے ہمیں کچھ بتایا اور پھر فرمایا: میں تمہیں ایسے دو شخصوں کی خبر نہ دوں جو سب سے زیادہ بدبخت ہیں ہم نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: قوم ثمود کا احیمر جس نے اونٹنی کی کونچیں کاٹی تھیں اے علی دوسرا وہ شخص جو تمہیں یہاں ضرب لگائے گا رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سر پر اپنا ہاتھ رکھ کر اشارہ کیا۔ حتیٰ کہ تمہاری یہ جگہ خون آلود ہو جائے گی آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی داڑھی پر ہاتھ رکھا۔ رواہ ابن عساکر وابن النجار

۳۶۴۴۴..... عمران حصین کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک سریہ روانہ کیا اور ان پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا سریہ کو کافی مقدار میں مال غنیمت ملا علی رضی اللہ عنہ نے مال غنیمت سے کچھ لے لیا جسے لوگوں نے اچھا نہ سمجھا۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے باندی لے لی تھی چنانچہ لشکر میں سے ایک کے بعد دوسرا لگاتار چار آدمی رسول اللہ ﷺ کو بتانے کی غرض سے آئے صحابہ رضی اللہ عنہم جب بھی سفر سے واپس لوٹتے تھے پہلے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور آپ کو سلام کرتے تھے اور آپ کا دیدار کر کے واپس لوٹ جاتے تھے جب سریہ رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس آیا چار میں سے ایک کھڑا ہوا اور کہا: یا رسول اللہ! آپ نہیں دیکھتے کہ علی رضی اللہ عنہ نے مال غنیمت میں سے ایک باندی لے لی ہے آپ ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا دوسرا کھڑا ہوا اس نے بھی یہی بات کہی آپ نے اس سے بھی منہ پھیر لیا پھر تیسرا کھڑا ہوا اس نے بھی یہی بات کی آپ نے اس سے بھی منہ پھیر لیا پھر چوتھا کھڑا ہوا تو رسول اللہ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے آپ کے چہرہ اقدس پر غصہ کے اثرات پہچانے جاسکتے تھے آپ نے فرمایا: تم علی سے کیا چاہتے ہو؟ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں میرے بعد علی ہر مومن کا ولی ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ وابن جریر وصححہ

۳۶۴۴۵..... ''مسند عمرو بن شاش'' عمرو بن شاش کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: تم نے مجھے اذیت پہنچائی ہے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میں آپ کو اذیت پہنچاؤں۔ آپ نے فرمایا: جس نے علی کو اذیت پہنچائی اس نے مجھے اذیت پہنچائی۔

رواہ ابن ابی شیبۃ وابن سعد واحمد بن حنبل والبخاری فی تاریخہ والطبرانی والحاکم

۳۶۴۴۶..... حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب میں غزوہ ذات السلاسل سے واپس لوٹا میرا خیال تھا کہ میں رسول اللہ

ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب ہوں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے زیادہ آپ کو کون محبوب ہے؟ ارشاد فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا میں نے عرض کیا: میں نے عورتوں کے متعلق سوال نہیں کیا آپ نے فرمایا: عائشہ کے والد مجھے سب سے زیادہ محبوب ہیں میں نے عرض کیا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد آپ کو کون سب سے زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا: حفصہ رضی اللہ عنہا میں نے عرض کیا: میں عورتوں کے متعلق نہیں پوچھ رہا فرمایا: حفصہ رضی اللہ عنہا کے والد میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ: علی کہاں ہیں: آپ نے صحابہ کی طرف التفات کیا اور فرمایا: یہ شخص ایک ہی جان کے متعلق پوچھ رہا ہے۔ رواہ ابن النجار

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الملآ لی: ۳۸۲/۱۔

۳۶۴۴۷ ...... ابو اسحاق کی روایت ہے کہ قثم سے کسی نے پوچھا: حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے تمہارے علاوہ کیسے وارث بن گئے ہیں؟ انھوں نے جواب دیا: وہ ہم میں سے پہلے آپ کے ساتھ لاحق ہوئے اور ہم سے زیادہ آپ کے ساتھ چمٹے رہتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۶۴۴۸ ...... ''مسند السید الحسن'' آپ ﷺ نے فرمایا: عرب کے سردار کو میرے پاس بلالاؤ میں نے عرض کیا: آپ عرب کے سردار نہیں ہیں؟ ارشاد فرمایا: میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور علی عرب کا سردار ہے جب آپ تشریف لائے فرمایا: اے جماعت انصار! کیا میں ایسی چیز پر تمہاری رہنمائی نہ کردوں جسے اگر تم پکڑے رکھو تو میرے بعد گمراہ نہیں ہو گے یہ علی رضی اللہ عنہ ہے اس سے محبت کرو اور اس کی عزت و اکرام کرو جبرئیل امین نے مجھے اسی کا حکم دیا ہے جو میں نے تم سے کہہ دیا ہے۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیة

۳۶۴۴۹ ...... ''مسند رافع بن خدیج'' غزوہ احد میں جب علی رضی اللہ عنہ نے اصحاب الویہ کو قتل کیا تو جبریل امین نے آکر کہا: یا رسول اللہ! یہ غمخواری ہے جو اپنی مثال آپ ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ مجھ سے ہے میں اس سے ہوں جبرئیل امین نے کہا: میں تم دونوں سے ہوں۔ رواہ الطبرانی

۳۶۴۵۰ ...... ابو رافع کی روایت ہے کہ ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے درمیان مؤاخات قائم کی تو آپ نے علی رضی اللہ عنہ کو اپنا بھائی بنایا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۴۵۱ ...... زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سب سے پہلے اسلام لانے والے علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۶۴۵۲ ...... سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اس امت میں سب سے پہلے نبی کریم ﷺ کے پاس وارد ہونے والا اور سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والا شخص علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۶۴۵۳ ...... ''مسند شداد بن اوس'' شرحبیل بن مرہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے علی: خوش ہو جاؤ تمہاری موت و حیات میرے ساتھ ہوگی۔ رواہ ابن مندہ و ابن قانع و ابن عساکر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۸

۳۶۴۵۴ ...... ''مسند عبداللہ بن اسود'' حجاج بن حسان عبداللہ بن اجحم خزاعی کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا علی رضی اللہ عنہ یمن میں ظفر مند غنیمت سے کامران اور محفوظ سالم رہے انھوں نے بریدہ رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ کے پاس بشارت سنانے بھیجا جب بریدہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو لشکر کی سلامتی کامیابی اور کثیر مال غنیمت کے حصول کی خوشخبری سنائی پھر عرض کیا: علی رضی اللہ عنہ نے قیدیوں میں سے ایک خادم یا باندی اپنے لیے منتخب کر لی ہے رسول اللہ ﷺ کا چہرہ اقدس غصہ سے سرخ ہو گیا حتیٰ کہ بریدہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے چہرے پر غصے کے اثرات پرکھ لیے اور بولے: میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے غصہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔ میں پسند کرتا ہوں کہ اس سے قبل زمین مجھے نگل لے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بریدہ! علی نے اپنے حق میں سے زیادہ باقی چھوڑا ہے۔ آپ نے تین بار یہ ارشاد فرمایا۔ رواہ ابن النجار

۳۶۴۵۵ ...... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم قیامت کے دن میرے آگے آگے

ہو گے مجھے لواء حمد دی اجائے گا وہ میں تمہیں دے دوں گا اور تم حوض کوثر پر لوگوں کو ہٹانے میں میری مدد کرو گے۔

رواہ ابن عساکر وقال: فیہ ابو حذیفۃ اسحاق بن بشر ضعیف

۳۶۴۵۶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ تو سید العرب ہیں آپ نے فرمایا: میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور علی عرب کا سردار ہے۔ رواہ ابن النجار

۳۶۴۵۷..... جمیع بن عمیر کی روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: لوگوں میں رسول اللہ ﷺ کو کون زیادہ محبوب ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: فاطمہ رضی اللہ عنہا عرض کیا: ہم عورتوں کے متعلق نہیں پوچھ رہے بلکہ مردوں کے متعلق پوچھا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کے خاوند۔ (رواہ الخطیب فی المتفق والمفترق وابن النجار وقال الذھبی: کہ جمیع بن عمیر تیمی کوئی مشہور تابعی ہے لیکن وہ متہم بالکذب ہے)

۳۶۴۵۸..... "ایضاً" اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر فخر کیا ہے اللہ تعالیٰ نے تم میں سے عام لوگوں کو بخش دیا ہے اور علی کو خصوصاً میں تمہاری طرف اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں میں اپنے قریبی رشتہ داروں کے متعلق چشم پوشی کرنے والا نہیں ہوں یہ جبرئیل ہیں انھوں نے مجھے خبر دی ہے کہ خوش بخت انسان وہ ہے جو علی سے محبت رکھتا ہو خواہ علی زندہ ہو یا مردہ اور بد بخت انسان وہ ہے جو علی سے بغض رکھتا ہو خواہ علی زندہ ہو یا مردہ۔

رواہ الطبرانی والبیھقی فی فضائل الصحابۃ وابن الجوزی فی الواھیات

۳۶۴۵۹..... حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: بخدا حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے بہت قریب تھے چنانچہ جس دن رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہوئے ہم آپ کی تیمارداری کے لیے حاضر ہوئیں آپ ﷺ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے رسول اللہ ﷺ بار بار فرماتے۔ کیا علی آ گیا ہے؟ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میرا خیال ہے کہ آپ نے علی رضی اللہ عنہ کو کسی کام سے بھیجا تھا تھوڑی دیر بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ واپس لوٹ آئے ہم سمجھے کہ آپ کو علی رضی اللہ عنہ سے کوئی ضروری کام ہے ہم باہر نکل آئے اور دروازے پر بیٹھ گئے میں دوسروں کی نسبت آپ اور علی رضی اللہ عنہ کے زیادہ قریب تھی، میں نے دیکھا کہ علی رسول اللہ ﷺ پر جھکے ہوئے ہیں اور آپ نے علی سے سرگوشیاں کرنی شروع کر دیں پھر اسی دن آپ ﷺ اللہ کو پیارے ہو گئے یوں اس اعتبار سے علی رضی اللہ عنہ آپ کے زیادہ قریب تھے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۶۴۶۰..... ابوعبداللہ جدلی کی روایت ہے کہ مجھے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے ابوعبداللہ! تمہیں غیرت نہیں آتی کہ رسول اللہ ﷺ کو تمہارے اندر گالیاں دی جاتی ہیں؟ میں نے کہا: بھلا رسول اللہ ﷺ کو کون گالیاں دیتا ہے؟ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: حضرت علی اور ان کے محبین کو گالیاں دی جارہی ہیں جب کہ رسول اللہ ﷺ علی سے محبت کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۶۴۶۱ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس تھا آپ سے علی رضی اللہ عنہ بارے میں پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا: حکمت دس حصوں میں تقسیم کی گئی ہے نو حصے علی کو عطا کئے گئے ہیں اور ایک حصہ باقی لوگوں میں تقسیم کیا گیا ہے جب کہ علی لوگوں سے زیادہ اس کا علم رکھتا ہے۔

رواہ الازدی فی الضعفاء وابونعیم فی الحلیۃ وابن النجار وابن الجوزی فی الواھیات وابو علی الحسین بن علی البردعی فی معجمہ

۳۶۴۶۲..... "مسند علی" ترمذی وابن جریر دونوں روایت کرتے ہیں اسماعیل بن موسیٰ سعدی محمد بن عمر رومی شریک سلمہ بن کہیل عن سوید بن غفلہ صنابحی علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں حکمت کا خزانہ ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ (رواہ ابونعیم فی الحلیۃ امام ترمذی کہتے ہیں ایک نسخہ کے اعتبار سے یہ حدیث غریب اور منکر ہے بعض محدثین نے یہ حدیث شریک کے واسطہ سے روایت کی ہے لیکن اس کی سند میں صنابحی کا ذکر نہیں کیا جب کہ ثقہ راویوں میں سے شریک کے علاوہ کسی سے معروف نہیں ہے وفی الباب عن ابن عباس انتھی۔ ابن جریر کہتے ہیں یہ حدیث صحیح ومستند ہے ہاں البتہ دوسرے محدثین کے نقطہ نظر سے اگرچہ سقیم وضعیف ہے اور اس کی دو وجہیں ہو سکتی ہیں۔ (۱) اس کا مخرج عن علی عن رضی اللہ عنہ اس طریق کے علاوہ کسی اور طریق سے ثابت نہیں (۲) سلمہ بن کہیل محدثین کے نزدیک ایسا راوی ہے جس کی

مرویات کسی طرح حجت نہیں۔ جب کہ نبی کریم ﷺ سے اور بھی روایات اس کی موافقت میں روایت کی گئی ہیں۔

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان:۳۱۲ والتذکرۃ ۱۶۳۔

۳۶۴۶۳..... محمد بن اسماعیل ضراری عبدالسلام بن صالح ھروی ابومعاویہ اعمش مجاہد کی سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے جو شخص شہر میں آنا چاہے وہ اس کے دروازے سے آئے۔

۳۶۴۶۴..... ابراہیم بن موسیٰ رازی (یہ قراء نہیں ہے) ابومعاویہ باسناد مثل بالا میں اس شیخ کو نہیں جانتا اور نہ ہی اس سے اس حدیث کے علاوہ کوئی اور حدیث سنی ہے۔ انتھی۔ کلام ابن جریر ابن جوزی نے علی رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث۔ (میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے) کو موضوعات میں ذکر کیا ہے جب کہ ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث ذکر کی ہے اور اسے صحیح الاسناد کہا ہے خطیب نے اپنی تاریخ میں روایت کیا ہے کہ یحییٰ بن معین سے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث کے متعلق استفسار کیا گیا: انھوں نے جواب دیا یہ حدیث صحیح ہے جب کہ ابن عدی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث کو موضوع قرار دیا ہے حافظ صلاح الدین علائی کہتے ہیں: میزان میں ذہبی وغیرہ نے بھی اس حدیث کے بطلان کا قول اختیار کیا ہے لیکن سوائے اس کے موضوع ہونے کے اس میں کوئی علت قادحہ نہیں بیان کی جب کہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: مستدرک میں اس حدیث کے بہت سے طرق نقل کیے گئے ہیں جو کم از کم اس بات پر دال ہیں کہ اس حدیث کی کوئی نہ کوئی اصل ہے لہٰذا اس کے موضوع ہونے کا اطلاق مناسب نہیں ہے اس حدیث پر فتویٰ دینا رد یہ اختیار کرتے ہوئے کہتے ہیں حاکم نے مستدرک میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے اور ابن جوزی نے اسے موضوعات میں ذکر کیا ہے یہ جھوٹ ہے تاہم حق بات ان دونوں کے خلاف ہے چنانچہ یہ حدیث قسم حسن سے ہے صحیح تک نہیں پہنچی اور کذب تک مرتبہ میں نہیں گرتی اس میں بحث طویل ہے لیکن قابل اعتماد بات یہی ہے مصنف رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں عرصہ تک اس حدیث کا یہی جواب دیتا رہا حتی کہ مجھے تہذیب الآثار میں علی رضی اللہ عنہ کی حدیث سے متعلق ابن جریر کی تصحیح پر واقفیت ہوئی جب کہ حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث کو صحیح گردانا ہے میں نے اللہ تعالیٰ سے استخارہ کیا چنانچہ مجھے جزم ویقین ہوگیا کہ یہ حدیث مرتبہ حسن سے مرتبہ صحیح تک پہنچی ہوئی ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۶۴۶۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب آیت کریمہ "وانذر عشیرتک الاقربین" نازل ہوئی نبی کریم ﷺ نے بنی عبدالمطلب کو دعوت دی اور ان کے لیے کھانا تیار کیا۔ کھانا اتنا زیادہ نہیں تھا آپ نے فرمایا: اللہ کا نام لے کر برتن کے اطراف سے کھاؤ چونکہ برتن کے درمیان پر برکت نازل ہوتی ہے آپ نے اپنا دست اقدس پہلے رکھا پھر لوگوں نے کھایا حتی کہ سیر ہوگئے پھر آپ نے پانی کا پیالہ منگوایا پیلے خود پیا پھر لوگوں کو دیا لوگ پانی پی کر سیراب ہوگئے۔ ابولہب نے کہا: تمہیں جادو سے آلیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے پاس ایک پیغام لایا ہوں جو کبھی کسی کے پاس نہیں آیا میں تمہیں دعوت دیتا ہوں کہ تم گواہی دو لا الہ الا اللہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کی کتاب کی طرف بلاتا ہوں لوگوں نے آپ سے نفرت کی اور اٹھ کر چلے گئے آپ نے پھر دوسری مرتبہ لوگوں کو اسی طرح دعوت دی ابولہب نے وہی کچھ کہا جو پہلے کہا تھا آپ نے انھیں دعوت دی اور پھر فرمایا: میرے ہاتھ پر کون بیعت کرے گا جو میرا بھائی میرا دوست اور میرے بعد تمہارا ولی ہوگا؟ آپ نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا۔ میں نے بھی اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا اور عرض کیا: میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں اس وقت میں لوگوں میں سب سے چھوٹا تھا اور میرا پیٹ بڑا تھا میں نے اس شرط پر بیعت کیا کہ یہ کھانا میں نے ہی تیار کیا تھا۔ رواہ ابن مردویہ

۳۶۴۶۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جب آیت "وانذر عشیرتک الاقربین" نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علی میرا قرض ادا کرے گا اور میرا وعدہ پورا کرے گا۔ رواہ ابن مردویہ

۳۶۴۶۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا تاکہ مجھے یمن کا امیر مقرر کرکے بھیجیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نوجوان اور کم سن ہوں مجھے قضاء کا علم نہیں رکھتا رسول اللہ ﷺ نے میرے سینے پر دو یا تین بار ہاتھ مارا اور فرمایا: یا اللہ! اس کے دل کو ہدایت سے سرفراز فرما اور اس کی زبان کو ثابت قدمی عطا فرما۔ مجھے یوں لگا گویا ہر علم مجھے مل گیا ہے اور میرا دل علم وفہم سے بھر گیا ہے۔ اس کے بعد دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرتے ہوئے مجھے شک نہیں ہوا۔ رواہ الخطیب وسندہ ضعیف

۳۶۴۶۸......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے علی! تم میرے بھائی میرے صاحب اور جنت میں میرے رفیق ہو۔رواہ الخطیب

کلام: ......حدیث ضعیف ہے، دیکھئے الضعیفۃ ۳۵۲۔

۳۶۴۶۹......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے علی! پورا وضو کرو اگرچہ تمہیں گراں گزرے صدقہ مت کھاؤ گدھوں کو گھوڑیوں پرمت کدواؤ اور نجومیوں کے پاس مت بیٹھو۔رواہ الخطیب فی کتاب النجوم

۳۶۴۷۰......ابراہیم بن سعید جوہری، امیر المؤمنین مامون امیر المؤمنین رشید امیر المؤمنین مہدی کی روایت ہے کہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ میرے پاس تشریف لائے میں نے کہا: امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ کے فضائل میں سے کوئی اچھا سا سنائیں۔ وہ بولے: سلمہ بن کہیل نے حجیہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارا مجھ سے ایسا ہی تعلق ہے جیسا ہارون کا موسیٰ سے تھا۔

رواہ ابن مردویہ

۳۶۴۷۱......"ایضاً" جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ دو شخص کسی کیس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیے گئے آپ رضی اللہ عنہ فیصلہ کرنے دیوار کے نیچے بیٹھے گئے ایک شخص بولا: دیوار گر رہی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنا کام کرو اللہ تعالیٰ ہماری چوکیداری کو کافی ہے۔ آپ نے ان دونوں کے درمیان فیصلہ کیا اور جونہی اٹھے دیوار گر گئی۔رواہ ابونعیم الدلائل

۳۶۴۷۲......مجھے یہ بات خوش نہیں کرتی کہ میں بچپن میں مر جاتا اور جنت میں داخل کر دیا جاتا اور بڑا نہ ہوتا کہ اپنے رب کی معرفت حاصل کر لیتا۔

رواہ ابونعیم فی الحلیۃ

۳۶۴۷۳......"ایضاً" عبد خیر کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے میں نے قسم کھائی کہ اس وقت تک چادر اپنی کمر سے نہیں ہٹاؤں گا جب تک قرآن یاد نہیں کرلوں گا چنانچہ جب تک میں نے قرآن یاد نہ کرلیا چادر نہیں ہٹائی۔

رواہ ابونعیم فی الحلیۃ

۳۶۴۷۴......"ایضاً" عبداللہ بن حارث کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: مجھے بتائیں کہ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک آپ کا افضل مقام کیا تھا؟ فرمایا: جی ہاں ایک مرتبہ میں آپ کے پاس سو رہا تھا آپ نماز میں مشغول ہوئے اور جب فارغ ہوئے فرمایا: اے علی! میں نے جب بھی اللہ تعالیٰ سے خیر و بھلائی کا سوال کیا ہے اسی طرح میں نے تمہارے لیے بھی اللہ سے سوال کیا ہے اور جس شر سے پناہ مانگی ہے تمہارے لیے بھی اس شر سے پناہ مانگی ہے۔رواہ لمحاملی فی امالیہ

۳۶۴۷۵......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں قسیم نار ہوں۔رواہ شاذان الفضیلی فی ردالشمس

کلام: ......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ۵۳۷۔

۳۶۴۷۶......شاذان، ابوطالب عبداللہ بن محمد بن عبداللہ کاتب، ابوقاسم عبداللہ بن محمد بن عیاث خراسانی احمد بن عامر بن سلیم طائی علی بن موسیٰ رضا ابوموسیٰ ابوجعفر ابومحمد، ابوعلی، حسین رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی! میں نے رب تعالیٰ سے تمہارے لیے پانچ خصلتیں مانگی ہیں اللہ تعالیٰ نے وہ مجھے عطا کر دی ہیں۔ پہلی یہ کہ میں نے اپنے رب تعالیٰ سے مانگی کہ زمین مجھ سے ہٹ جائے اور میرے سر سے مٹی چھٹ جائے اور میرے ساتھ ہو۔ دوسری یہ کہ میزان کے پلڑے میں اعمال تلنے کے وقت تو میرے پاس ہو یہ بھی مجھے عطا ہوئی تیسری یہ کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ تجھے میرا جھنڈا اٹھانے والا بنائے اور وہ اللہ تعالیٰ کا بڑا جھنڈا ہے اس کے نیچے وہ لوگ ہوں گے جو جنت کے حصول میں کامیاب و کامران ہوں گے۔ چوتھی یہ کہ میں نے رب تعالیٰ سے سوال کیا کہ میری امت کو میرے حوض سے تم پانی پلاؤ یہ بھی مجھے عطا ہوئی پانچویں یہ کہ میں نے رب تعالیٰ سے سوال کیا کہ میری امت کو جنت کی طرف لے جانے کا تمہیں قائم بنائے مجھے یہ خصلت بھی عطا کر دی تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ پر احسان کیا۔

۳۶۴۷۷......سند مذکور بالا سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی! اگر تم نہ ہوتے میرے بعد مومن

نہ پہچانے جاتے۔

فائدہ: ......خوارج دین کا اصلی حلیہ بگاڑنے کے درپے تھا خوارج اور سبائیوں نے کیا کچھ نہیں کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سبائیوں کا قلع قمع کر کے دین کو تقویت بخشی۔

۳۶۶۷۸..... اسی اسناد سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے علی! قیامت کے دن ہم چار کے علاوہ کوئی شخص سوار نہیں ہوگا انصار میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں وہ چار اشخاص کون ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: میں براق پر سوار ہوں گا، میرے بھائی صالح علیہ السلام اس اونٹنی پر سوار ہوں گے جس کی کونچیں کاٹ دی گئیں تھیں میرے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ عضباء پر سوار ہوں گے میرا بھائی علی جنت کی اونٹنی پر سوار ہوگا اس کے ہاتھ میں لوائے حمد ہوگا اور اعلان کررہا ہوگا: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، آدمی کہیں گے یہ کوئی مقرب فرشتہ ہے یا نبی مرسل ہے یا عرش کا اٹھانے والا فرشتہ ہے چنانچہ عرش کے نیچے سے ایک فرشتہ انھیں جواب دے گا اے آدمیوں کی جماعت یہ مقرب فرشتہ نہیں ہے نہ نبی مرسل ہے اور نہ ہی حامل عرش ہے بلکہ یہ صدیق اکبر علی بن ابی طالب ہے۔

کلام: ......مصنف کہتے ہیں. جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے تبصرہ کیا ہے ہماری اسناد میں اسی طرح احمد بن عامر واقع ہوا ہے جب کہ اس کے علاوہ دوسری روایتوں میں ابنہ عنہ کا طریقہ ہے حافظ ذہبی کہتے ہیں عبداللہ ابن احمد بن عامر عن ابیہ اہل بیت میں سے ہے اس کا ایک باطل نسخہ ہے تہمت بیٹے پر لگائی گئی ہے باپ پر نہیں لگائی گئی یہ روایت بیٹے کے علاوہ ہے جب کہ باپ کی توثیق کی گئی ہے اگر یہ سند بیٹے کی متابعت میں ہو تو وہ تہمت سے نکل جاتا ہے یہ باطل نسخہ اور اس کے علاوہ دوسرے باطل نسخے مکمل طور پر بطلان کا شکار نہیں بلکہ ان کی اکثریت باطل ہے۔ بلکہ ان میں بعض احادیث ایسی ہیں کہ ان کی اصل موجود ہے اگر چہ یہ تابع سرقہ حدیث سے ہو تو بیٹے۔ (ابن) سے اس کا سرقہ ہوا ہے اور واسطہ کے بغیر باپ کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے جیسا کہ سارقین حدیث کی عادت ہے میں دس شخص کے حالات سے واقف نہیں ہوں دوسری حدیث کا ابن عباس کی حدیث شاہد ہے البتہ اسے ابن جوزی نے موضوعات میں شمار کیا ہے اور پہلی حدیث کا شاہد بھی ہے۔

کلام: ......حدیث قریب الوضع ہے دیکھئے اللآ لی ۱/ ۳۷۷۔

۳۶۶۷۹..... خلف بن مبارک شریک، ابواسحاق، حارث کی سند سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علی رضی اللہ عنہ کے متعلق مجھے پانچ خصلتیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے قبل کسی نبی کو کسی کے لیے عطا نہیں ہوئیں ہیں پہلی یہ کہ وہ میرا قرض ادا کرے گا اور میری ستر پوشی کرے گا دوسری یہ کہ حوض کوثر سے لوگوں کو پیچھے ہٹائے گا تیسری یہ کہ قیامت کے دن حشر کے راستے پر میرا سہارا ہوگا قیامت کے دن میرا جھنڈا اس کے پاس ہوگا اس کے نیچے آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد ہوگی پانچویں یہ کہ مجھے خوف نہیں کہ وہ محصن ہونے کے بعد زانی ہوگا یا ایمان لانے کے بعد کافر ہو جائے گا۔ (رواہ العقیلی وقال: اس حدیث کی اصل نہیں ہے اس حدیث کا ثابت شدہ تابع نہیں ہے اور خلف بن مبارک مجہول راوی ہے ابن جوزی نے اسے واھیات میں ذکر کیا ہے اس حدیث کا ایک شاھد بھی ہے جو حدیث ابی سعید ہے اور سند مذکور سے شاذان نے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے علی قیامت کے دن تم اور تمہاری اولاد چتکبرے گھوڑوں پر سوار ہو کر آؤ گے تمہارے سروں پر موتیوں اور یاقوت کے تاج سجے ہوں گے اللہ تعالیٰ تمہیں جنت میں داخل ہونے کا حکم دے گا جب کہ لوگ دیکھ رہے ہوں گے۔

۳۶۶۸۰..... عمیر بن سعد کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو وسیع جگہ میں جمع کیا اور میں بھی ان میں حاضر تھا آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس شخص کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں جس نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہو کہ جس شخص کا میں دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے چنانچہ اٹھارہ آدمی کھڑے ہوئے اور گواہی دی کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

۳۶۶۸۱..... "مسند علی" حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے علی! کیا تم راضی نہیں ہو کہ جب اللہ تعالیٰ لوگوں کو ایک میدان میں پاؤں سے ننگے بدن سے ننگے پیادہ پا چلتے ہوئے جمع کرے گا پیاس سے ان کی گردنیں کٹی جارہی ہوں گی سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو بلایا جائے گا انھیں دو سفید کپڑے پہنائے جائیں گے پھر وہ عرش کی دائیں جانب کھڑے ہو جائیں گے پھر جنت کی طرف سے میرے حوض کی جانب پانی کا ایک سیلاب سا اُمڈ آئے گا میرے حوض کا عرض بصری سے صنعاء تک کے درمیانی فاصلہ سے زیادہ ہوگا

اس میں آسمان کے ستاروں کی مانند پیالے ہوں گے جو چاندی کے ہوں گے میں یہ پانی پیوں گا اس سے وضو کروں گا اور مجھے دو سفید کپڑے پہنائے جائیں گے میں بھی عرش کی دائیں جانب کھڑا ہو جاؤں گا پھر تجھے پکارا جائے گا تو پانی پیئے گا وضو کرے گا اور تجھے بھی دو سفید کپڑے پہنائے جائیں گے تم میرے ساتھ کھڑے ہو جاؤ گے جس خیر کے لیے مجھے بلایا جائے گا تمہیں بھی اس کی طرف ضرور بلایا جائے گا۔ میں نے عرض کیا جی ہاں میں اس سے راضی ہوں۔ (رواہ ابن شاھین فی السنة والطبرانی فی الاوسط وابونعیم فی فضائل الصحابة وابوالحسن امیثی یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔ (بلکہ موضوع ہے) اس کی آفت عمران بن میثم ہے عقیلی کہتے ہیں: عمران بن میثم کبار رافضیوں میں سے ہے وہ جھوٹی حدیث میں روایت کرتا تھا۔

۳۶۴۸۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سب سے پہلے جس شخص کو کپڑے پہنائے جائیں گے وہ میرے باپ ابراہیم علیہ السلام ہوں گے انھیں دو سفید کپڑے پہنا کر عرش کی دائیں جانب کھڑا کر دیا جائے گا پھر مجھے بلایا جائے گا اور مجھے دو سبز کپڑے پہنا کر عرش کی بائیں جانب کھڑا کر دیا جائے گا اے علی پھر تمہیں بلایا جائے گا اور تمہیں بھی دو سبز رنگ کے کپڑے پہنا کر میرے دائیں جانب کھڑا کر دیا جائے گا کیا تم راضی نہیں ہو کہ جب مجھے بلایا جائے اسی وقت تمہیں بھی بلایا جائے اور جب مجھے کپڑے پہنائے جائیں تمہیں بھی کپڑے پہنائے جائیں اور جب میں سفارش کروں تم بھی سفارش کرو۔ (رواہ الدارقطنی فی العلل واوردہ ابن الجوزی فی الموضاعات وقال: تفرد بہ میسرة بن حبیب النھدی والحکم بن ظھیر عنہ جب کہ حکم جھوٹا کذاب ہے میں کہتا ہوں ترمذی نے حکم کی روایت ذکر کی ہے جب کہ امام بخاری نے اسے منکر الحدیث کہا ہے وروی عنہ القدماء سفیان الثوری ومالک والحاکم صحح لہ وقد تابع میسرة عن المنھال عمران بن میثم وھوالحدیث الذی قبلہ)

کلام:...... حدیث موضوع ہے دیکھئے التنزیہ ۱/۳۶۵..... واللآلی ۱/۳۷۸۔

۳۶۴۸۳..... عبداللہ بن یحییٰ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بصرہ کے موقع پر بہت سا سونا اور چاندی لے کر آئے اور فرمایا: تو چمکتا رہ زردی اپنی بکھیر تا رہ میرے علاوہ دوسروں اہل شام کی رونق بنتا رہ آئندہ کل جب وہ تجھ پر غلبہ پالیں گے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان لوگوں پر بہت گراں گزرا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کا تذکرہ کیا گیا آپ نے لوگوں میں اعلان کروا کر اپنے پاس بلوایا جب لوگ حاضر ہو گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے خلیل ﷺ نے فرمایا: اے علی! تو عنقریب لوگوں کے پاس آئے گا تیری جماعت تجھ سے راضی ہوگی تو ان سے راضی ہوگا تیرے دشمن تیرے پاس اپنی گردنیں اوپر اٹھائے کھڑے ہوں گے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ گردن پر لے گئے اور لوگوں کو سر اوپر اٹھانے کی کیفیت دکھانے لگے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط وقال لم یروہ عن ابی الطفیل الا جابر تفرد بہ عبد الکریم ابویعفور وجابر الجعفی شیعی غال وثقہ شعبة والثوری وقال ابو داؤد لیس بالقوی وقال النسائی متروک وعبد الکریم ابویعفور قال فیہ ابوحاتم من عین الشیعة وذکرہ ابن حبان فی الثقات

۳۶۴۸۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے حوض سے اپنے ان چھوٹے ہاتھوں سے کفار و منافقین کو پیچھے ہٹاؤں گا جس طرح پانی پلانے والے اجنبی اونٹوں کو اپنے حوضوں سے پیچھے دھکیلتے ہیں۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

۳۶۴۸۵..... زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو واسطہ دے کر پوچھا کس نے غدیر خم میں رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں مومنین پر ان کی جانوں سے زیادہ حق رکھتا ہوں لوگوں نے کہا: جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا: میں جس کا دوست ہوں علی رضی اللہ عنہ بھی اس کا دوست ہے یا اللہ! جو شخص علی سے دوستی رکھتا ہو تو بھی اس سے دوستی رکھ جو علی سے دشمنی رکھتا ہو تو بھی اس سے دشمن رکھ چنانچہ بارہ (۱۲) آدمی کھڑے ہوئے اور انھوں نے اس کی گواہی دی۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

۳۶۴۸۶..... عمیر بن سعد کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر دیکھا آپ اصحاب رسول کو واسطہ دے رہے تھے کہ جس شخص نے "غدیر خم" کے دن رسول اللہ ﷺ کو سنا ہو وہ گواہی دے چنانچہ بارہ (۱۲) آدمی کھڑے ہوئے ان میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ابوسعید اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ بھی تھے انھوں گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ کو انھوں نے فرماتے سنا ہے۔ کہ میں جس کا دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے یا

اللہ جو شخص علی سے دوستی رکھتا ہو تو بھی اس سے دوستی رکھ اور جو علی سے دشمنی رکھتا ہو تو بھی اس سے دشمنی رکھ۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

۳۶۴۸۷۔۔۔ اسحاق، عمرو ذی مر، سعید بن وھب وزید بن یثیع کی روایت ہے کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: میں اس شخص کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں جس نے غدیر خم میں رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہو چنانچہ بارہ آدمی کھڑے ہوئے اور انھوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں مومنین پر ان کی جانوں سے زیادہ حق نہیں رکھتا ہوں؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں یارسول اللہ! آپ رضی اللہ عنہ نے علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: جس شخص کا میں دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے اے اللہ! جو علی سے دوستی رکھتا ہو تو بھی اس سے دوستی رکھ جو علی رضی اللہ عنہ سے دشمنی رکھتا ہو تو بھی اس سے دشمنی رکھ جو علی سے محبت رکھتا ہو تو بھی اس سے محبت رکھ جو علی سے بغض رکھتا ہو تو بھی اس سے بغض رکھ جو علی کی مدد کرتا ہو تو بھی اس کی مدد کر اور جو علی کو بے یار و مددگار چھوڑتا ہو تو بھی اسے بے یار و مددگار چھوڑ۔

رواہ البزار وابن جریر والخلعی فی المخلعیات وقال: الهیثمی: رجال اسنادہ ثقاۃ وقال ابن حجر ولکنهم شیعة

۳۶۴۸۸۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اپنے پیچھے چھوڑتا ہوں کہ تم میرے خلیفہ ہوگے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا میں آپ کا خلیفہ ہوں گا؟ ارشاد فرمایا: کیا تم راضی نہیں ہو کہ میرے ہاں تمہارا مقام ایسا ہی ہے جیسا کہ ھارون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام کے ہاں تھا البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

۳۶۴۸۹۔۔۔ سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو۔ (مدینہ میں) اپنا نائب مقرر کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! عورتوں اور بچوں میں آپ مجھے اپنا نائب مقرر کر کے جارہے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم راضی نہیں ہو کہ میرے ہاں تمہارا وہی مقام ہو جو ہارون کا موسیٰ کے ہاں تھا۔ الا یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

رواہ ابن ابی شیبة

۳۶۴۹۰۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب میں خیبر سے واپس لوٹا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک بات کہی جو مجھے ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہے۔ رواہ ابویعلیٰ

۳۶۴۹۱۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رویات ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ مجھے تلاش کیا اور مجھے ایک نالی میں سویا ہوا پایا آپ ﷺ نے فرمایا: میں لوگوں کو ملامت نہیں کروں گا اگر وہ تمہیں ابوتراب کے نام سے یاد کریں آپ نے اس کے متعلق میرے دل میں کچھ ناگواری سمجھ لی تھی فرمایا: کھڑے ہو جاؤ اللہ کی قسم میں تم سے راضی ہوں تم میرے بھائی اور میرے دو بیٹوں کے باپ ہو تم میری سنت کے لیے قتال کروگے اور میرے ذمہ کو ادا کروگے جو میرے عہد میں مرے گا وہ اللہ کا خزانہ ہے جو تمہارے عہد میں مرے گا اس نے اپنی حاجت پوری کرلی ہوگی جو تمہارے مرنے کے بعد میری محبت میں مرے گا اللہ تعالیٰ اس کا خاتمہ ایمان پر کرے گا جب تک سورج طلوع ہو یا غروب ہو جو شخص تم سے بغض کرتے ہوئے مرا وہ جاہلیت کی موت مرا اور اسلام میں اس نے جو اعمال کیے ہوں گے ان کا اس سے حساب لیا جائے گا۔

رواہ ابویعلی وقال البوصیری رواتہ ثقات

۳۶۴۹۲۔۔۔ زاذان کی روایت ہے ایک دن لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے لوگوں نے جب آپ رضی اللہ عنہ کو خوش خوش دیکھا تو کہنے لگے: اے امیر المؤمنین اپنے دوستوں کے متعلق کچھ ہمیں حدیثیں سنائیں فرمایا: اپنے کس دوست کے متعلق لوگوں نے کہا: اصحاب نبی ﷺ کے متعلق فرمایا: نبی کا ہر صحابی میرا دوست ہے ان میں سے کس کے متعلق تم چاہتے ہو؟ لوگوں نے کہا: وہ جنھیں ہم آپ کے ساتھ دیکھتے ہیں اور جن کا آپ ذکر کرتے ہیں دوسرے لوگوں کے علاوہ فرمایا: ان میں سے کون؟ لوگوں نے کہا: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انھوں نے سنت کا علم حاصل کیا قرآن پڑھا اور علم میں کفایت کی پھر اسی پر ان کا خاتمہ ہوا چنانچہ لوگ نہ سمجھے کہ علم میں کفایت سے کیا مراد ہے اللہ کے بندے کی کفایت یا قرآن کی کفایت؟ لوگوں نے پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں سوال کیا اپنے فرمایا: وہ منافقین کے نام جانتے تھے انھوں نے پیچیدہ امور کے متعلق سوال کیا حتیٰ کہ انھیں بھی سمجھ لیا اگر تم نے ان کے متعلق سوال کیا ہے تو اسے عالم پاؤ گے لوگوں نے کہا: ابوذر رضی اللہ عنہ فرمایا: انھوں نے علم یاد کیا ہے دین وعلم کے حریص تھے وہ کثرت سے سوال کرتے تھے تاہم انہیں عطا

کردیا جاتا تھا اور منع بھی کردیا جاتا تھا ان کا برتن علم بھرتا رہا حتیٰ کہ علم سے بھر گیا لوگوں نے کہا سلمان رضی اللہ عنہ فرمایا: انھوں نے علم اول (تورات کا علم) بھی حاصل کیا اور علم آخر (قرآن وسنت) بھی کتاب اول بھی پڑھی کتاب آخر بھی پڑھی، علمی اعتبار سے سمندر تھے جس میں کمی نہیں ہوتی لوگوں نے کہا: عمار بن یاسر؟ فرمایا: یہ ایسا آدمی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے گوشت خون ہڈی بال وکھال میں ایمان ملا دیا ہے وہ حق سے گھڑی بھر کے لیے بھی الگ نہیں ہوا جہاں بھی حق تھا وہ اس کے ساتھ رہے آگ کے لیے جائز نہیں کہ وہ اسے کھائے لوگوں نے عرض کیا: اے امیرالمؤمنین! اپنے متعلق میں بتائیں فرمایا: رک جاؤ اللہ تعالیٰ نے رہنا تزکیہ کرنے سے منع فرمایا ہے: ایک شخص نے کہا: فرمان باری تعالیٰ ہے۔''اما بنعمة ربک فحدث ''اپنے رب کی نعمت کو بیان کرو فرمایا: میں تمہیں اپنے رب کی نعمت بیان کرتا ہوں جب میں سوال کرتا تھا مجھے عطا کیا جاتا تھا اور جب میں خاموش رہتا تھا مجھ سے ابتداء کرلی جاتی تھی میرا دل علم کثیر سے بھر دیا گیا عبداللہ بن بنی بکر بن وائل سے تھا کھڑا ہوا اور کہا: اے امیرالمؤمنین! الذاریات ذروا سے کیا مراد ہے فرمایا: اس سے مراد ہوائیں ہیں کہا: الحاملات وقرا سے کیا مراد ہے فرمایا: بادل کہا: الجاریات یسر سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: کشتیاں پوچھا مقسمات امرا سے کیا مرد ہے؟ فرمایا: فرشتے دوبارہ ایسا نہیں کرنا اور نہ ہی اسے جیسے سوالات کرنے ہیں۔ پھر پوچھا: السماذات الحبک سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: اندھا تاریکی کے بارے میں سوال کررہا ہے جو تم نے ارادہ کیا ہے اس میں علم نہیں ہے۔ تیری ہلاکت! تفقہ کے لیے سوال کرو کھیل کود اور ہٹ دھرمی کے لیے سوال نہ کر بامقصد سوال کرو فضول سوال مت کرو عبداللہ بن کوانے کہا: بخدا میری یہی مراد ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فرمان باری تعالیٰ ہے''وجعلنا اللیل والنہار آیتین فمحونا آیة اللیل ''ہم نے دن اور رات کو دو نشانیاں بنایا ہے اور رات کی نشانی کو مٹاڈالا'' یہ وہی سیاہی ہے جو چاند کے درمیان ہے عبداللہ نے کہا: مجرہ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: یہ آسمان کی ایک نوع ہے اس سے آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے بہنے والے پانی سے اور اسی سے قوم نوح کو غرق کیا گیا کہا: قوس قزح سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: ایسے مت کہو قزح تو شیطان ہے لیکن قوس غرق سے بچنے کی علامت ہے کہا: آسمان سے زمین تک کتنا فاصلہ ہے فرمایا: بندے کی دعا کے بقدر جو وہ اپنے رب تعالیٰ سے کرتا ہے میں اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کہتا مشرق اور مغرب کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ فرمایا: سورج کے ایک دن کے چلنے کی مسافت کے بقدر جو شخص تمہیں اس کے علاوہ کچھ اور بتائے اس نے جھوٹ بولا: کہا: وہ کون ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:''واحلوا قومھم دار البورا ''اور انھوں نے اپنی قوم کو ہلاکت کے ٹھکانے پر جا اتارا'' فرمایا: انھیں چھوڑ وان کی کفایت کردی گئی ہے پوچھا: ذوالقرنین کون ہے؟ فرمایا: ایک شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کے کافر گورنروں کی طرف بھیجا تھا، ان کے پہلے لوگ حق پر تھے پھر انوں نے اپنے رب کے ساتھ شریک ٹھہرایا اپنے دین میں بدعات جاری کیں انھوں نے باطل میں اجتھاد کیا وہ گمان کرتے تھے کہ وہ حق پر ہیں گمراہ پر اجتھاد کرتے اور ہدایت پر ہونے کا گمان کرتے دنیاوی زندگی میں ان کی سعی تباہ ہوئی اہل نہروان (خوارج) ان سے دور نہیں ہیں ابن کواء نے کہا: میں آپ کے علاوہ کسی سے سوال نہیں کروں گا اور نہ آپ کے علاوہ کسی اور کی پیری کروں گا۔ فرمایا: اگر معاملہ تمہارے ہاتھ میں ہے تو کر گزرو۔ رواہ ابن منیع والضیاء

۳۶۴۹۳... حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب مجھے خیبر کا دن یاد آتا ہے میں علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا نہیں کہتا جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں کل یہ جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائے گا صحابہ اس فضیلت کو حاصل کرنے کی امیدیں کرنے لگے، چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: علی کہاں ہے صحابہ نے عرض کیا: وہ آشوب چشم میں مبتلا ہیں فرمایا: اسے میرے پاس بلاؤ صحابہ رضی اللہ عنہم آپ رضی اللہ عنہ کو بلا کر لے آئے آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں تھوکا اور پھر انھیں جھنڈا عطا کیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر فتح عطاء فرمائی۔ رواہ ابن جریر

۳۶۴۹۴.....''ایضاً'' سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر میرے سر پر آرا رکھ دیا جائے کہ میں علی رضی اللہ عنہ برا بھلا کہوں میں آیسا نہیں کروں گا اس کے بعد جب میں نے رسول اللہ ﷺ سے وہ بات سنی جو میں نے سنی ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة وبقی بن مخلد

۳۶۴۹۵.....حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہوئے سنا: تین خصلتیں ہیں کہ ان میں سے ایک بھی میرے لیے ہو وہ دنیا ومافیہا سے زیادہ مجھے محبوب ہے۔ میں نے آپ کو فرماتے سنا تمہارا مقام میرے ہاں ایسا ہی ہے

جیسا ہارون کا موسیٰ کے ہاں تھا الا یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا میں نے آپ کو فرماتے سنا کل میں جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں میں نے آپ کو فرماتے سنا جس شخص کا میں دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے۔

رواہ ابن جریر

۳۶۴۹۴ عامر بن سعد کی روایت ہے رسول کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تین خصلتیں ہیں کہ وہ میرے لیے ان میں سے ایک بھی محبوب ہے مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوئی آپ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور ان کے دو بیٹوں کو اپنی چادر کے نیچے داخل کیا پھر فرمایا: یا اللہ! یہ میرا خاندان اور اہل بیت ہیں جب رسول اللہ ﷺ ایک غزوہ کے لیے روانہ ہوئے تو پیچھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نائب بنایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑ دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم راضی نہیں ہو کہ تمہارا میرے ہاں وہی مقام ہو جو ہارون کا موسیٰ کے ہاں تھا۔ الا یہ کہ میرے بعد نبوت نہیں ہوگی اور خیبر کے دن آپ ﷺ نے جو فرمایا کہ میں ایسے شخص کو جھنڈا عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائے گا چنانچہ مہاجرین اس فضیلت کو حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے لگے آپ ﷺ نے فرمایا: علی کہاں ہے صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: وہ آشوب چشم میں مبتلا ہیں فرمایا: انہیں بلا لاؤ چنانچہ علی رضی اللہ عنہ بلائے گئے آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں تھوکا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائی۔

۳۶۴۹۵ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مکہ فتح کیا تو آپ طائف کی طرف روانہ ہوئے اور اسے گھیرے میں لے لیا انیس دن تک طائف کا محاصرہ کیے رکھا آپ نے طائف والوں کو نہ پایا چونکہ رات بیت چکی تھی پھر شام کے وقت پھر پڑاؤ کیا پھر ہجرت کرنے اور فرمایا: اے لوگو! میں تمہارا آگے بھیجا ہوا اجر وثواب ہوں میں تمہیں اپنی عترت کے ساتھ بھلائی کرنے کی وصیت کرتا ہوں تمہاری وعدے کی جگہ حوض ہے قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یا تم نماز ادا کرتے رہو اور زکوۃ ادا کرتے رہو ورنہ میں تمہاری طرف ایک شخص بھیجوں گا جو تمہارے فوجیوں کی گردنیں اڑائے گا اور تمہاری اولاد کو قیدی بنائے گا لوگ سمجھے کہ یہ ابوبکر و عمر ہو سکتے ہیں تاہم آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: وہ شخص یہ ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۶۴۹۷ سلیمان بن عبداللہ معاذہ عدویہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا آپ فرما رہے تھے میں صدیق اکبر ہوں میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پہلے ایمان لایا اور ان کے اسلام لانے سے قبل اسلام لایا۔

رواہ محمد بن ایوب الرازی فی جزئه والعقیلی وقال: قال البخاری: لایتابع سلیمان علیه ولایعرف سماعه عن معاذة

۳۶۴۹۹ عبداللہ بن نجی کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: میں گمراہ نہیں ہوا اور نہ ہی گمراہی کی طرف مجھے لایا گیا جب سے مجھے حکم دیا گیا تب سے میں نہیں بھولا میں اپنے رب کی واضح دلیل پر ہوں جو رب تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کے لیے قائم کی تھی اور میرے لیے بھی واضح فرمائی میں بلاشبہ سیدھے راستے پر ہوں۔ رواہ العقیلی وابن عساکر

۳۶۵۰۰ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: اے لوگو! یہ کیسے بہتان ہیں جو تمہاری طرف سے مجھے پہنچے ہیں اللہ کی قسم تم طلحہ رضی اللہ عنہ و زبیر رضی اللہ عنہ کو ضرور قتل کروگے تم ضرور بصرہ فتح کروگے تمہارے پاس وفد بطور کمک کے چھ ہزار پانچ سو ساٹھ (۶۵۶۰) یا پانچ ہزار چھ سو پچاس (۵۶۵۰) جنگجو ضرور پہنچیں گے ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جنگ ایک ہوکر رہتی ہے میں باہر نکلا لوگوں سے پوچھنے لگا تم کتنے تھے؟ کہنے لگے: ہم اتنے ہی تھے جتنے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے کہا: یہ وہی راز ہے جو رسول اللہ ﷺ نے آپ کو بتایا تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں ایک لاکھ کلمہ بتایا ہر کلمہ ایک ہزار کلموں میں مفتوح ہوتا ہے۔

رواہ الاسماعیلی فی معجمه وفیه الاجلح صدوق جلد

۳۶۵۰۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ یہ آیت کریمہ "انما ولیکم اللہ ورسولہ" الآیۃ رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی نبی کریم ﷺ مسجد میں تشریف لائے اور لوگ بھی آکر نماز پڑھنے لگے چنانچہ کوئی رکوع میں ہے کوئی سجدہ میں ہے اور کوئی قیام میں ہے اچانک ایک سائل

پرآپ کی نظر پڑی اور فرمایا: اے سائل! تمہیں کسی نے کچھ عطا کیا ہے؟ کہا نہیں! البتہ اس رکوع کرنے والے نے یعنی علی بن ابی طالب نے مجھے اپنی انگوٹھی دی ہے۔ رواہ الشیخ ابن مردویہ وسندہ ضعیف

۳۶۵۰۲ ... ابو معتمر مسلم بن اوس اور جاریہ بن قدامہ سعدی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ رضی اللہ عنہ لوگوں سے خطاب کر رہے تھے اور فرما رہے تھے مجھے گم کرنے سے پہلے پہلے سوال کرلو چونکہ عرش تلے مجھ سے جس چیز کے متعلق سوال کیا جائے گا میں اس کا ضرور جواب دوں گا۔ رواہ ابن النجار

۳۶۵۰۳ ... ابوصادق کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خاندان وہی ہے جو رسول اللہ ﷺ کا خاندان ہے میرا دین وہی ہے جو آپ ﷺ کا دین ہے، جس نے مجھے گستاخی کی نظر سے دیکھا اس نے رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کی۔ رواہ الخطیب فی المتفق وابن عساکر

۳۶۵۰۴ ... "مسند انس" حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں اور علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ کے ایک باغ میں داخل ہوئے اتنے میں ہم ایک باغیچے کے پاس سے گزرے علی رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ یہ باغیچہ کتنا خوبصورت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! جنت میں تمہارا باغیچہ اس سے حد درجہ خوبصورت ہے حتی کہ سات باغیچوں کے پاس سے گزرے، ہر باغیچے کے پاس سے گزرتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہی کہا: یا رسول اللہ! یہ کتنا خوبصورت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے: جنت میں تمہارا باغیچہ اس سے خوبصورت ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ وفیہ یحیی بن یعلی الاسلمی عن یونس بن خباب وھما ضعیفان

۳۶۵۰۵ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں چکوریں لائیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بازوؤں سمیت بھون دیا تھا انہیں کپڑے سے ڈھانپ دیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یا اللہ میرے پاس اپنی مخلوق میں سے محبوب میں سے محبوب ترین شخص کو لاؤ جو میرے ساتھ مل کر یہ پرندے کھائے حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: چنانچہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ آگئے جب کہ میں چاہتا تھا کہ انصار میں سے کوئی شخص آئے حضرت علی رضی اللہ عنہ واپس لوٹ گئے اور پھر واپس پلٹ آئے رسول اللہ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کی آواز سنی اور فرمایا: اے علی داخل ہو جاؤ۔ یا اللہ! اسے اپنا دوست بنالے تین بار فرمایا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۵۰۶ ... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب کوئی ثقہ شخص ہمیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا کوئی فتویٰ سناتا ہے ہم اس سے نہیں بھاگتے۔

رواہ ابن سعد

۳۶۵۰۷ ... "مسند انس رضی اللہ عنہ" عمرو بن دینار حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک باغ میں تھے ہمیں بھونا ہوا ایک پرندہ ہدیہ کیا گیا آپ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ! مخلوق میں سے اپنے محبوب شخص کو میرے پاس لا چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ مشغول ہیں علی رضی اللہ عنہ واپس لوٹ گئے پھر تھوڑی دیر بعد دوبارہ لوٹ آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا میں نے انہیں پھر واپس کر دیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے انس تم نے اسے بہت واپس کر دیا ہے اب اس کے لیے دروازہ کھول دو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں چاہتا تھا کہ انصار میں سے کوئی شخص آجائے چنانچہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے اور رسول کریم ﷺ کے ساتھ پرندہ کھایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آدمی اپنی قوم سے محبت کرتا ہے۔ رواہ ابن عساکر وابن النجار

۳۶۵۰۸ ... "ایضاً" عبداللہ قشیری حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے لیے دربان کی حیثیت سے تھا میں نے آپ کو فرماتے سنا: یا اللہ ہمیں جنت کے کھانوں میں سے کھلا دے چنانچہ آپ کے پاس بھونے ہوئے پرندے کا گوشت لایا گیا اور آپ کے سامنے رکھ دیا گیا: آپ نے فرمایا: یا اللہ ہمارے پاس ایسے شخص کو لا جس سے تو محبت کرتا ہو اور وہ تجھ سے اور تیرے نبی سے محبت کرتا ہو حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں دروازے سے باہر نکلا کیا دیکھتا ہوں کہ علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہیں اور اندر داخل ہونے کی اجازت طلب کر رہے ہیں میں نے انہیں اجازت نہ دی واپس لوٹ گئے میں اندر واپس لوٹ آیا اور نبی کریم ﷺ کو وہی کچھ فرماتے سنا عبداللہ قشیری کہتے ہیں: میرا گمان ہے کہ انس رضی اللہ عنہ سے تین بار کا ذکر کیا ہے تاہم علی رضی اللہ عنہ میرے اجازت کے بغیر اندر داخل ہو گئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے علی! تم نے تاخیر کیوں کر دی؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! میں داخل ہونا چاہتا تھا لیکن انس مجھے روک دیتا تھا آپ نے فرمایا: اے انس اسے کیوں روکا ہے میں

نے عرض کیا: یارسول اللہ جب میں نے آپ کی دعا سنی۔ میں نے چاہا کہ میری قوم میں سے کوئی شخص آ جائے اور یہ دعا اس کے حق میں ہو جائے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آدمی کو اس کی محبت ضرر نہیں پہنچاتی جب تک کہ وہ ان کے علاوہ کسی اور سے بغض نہ کرتا ہو۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۵۰۹... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ قیامت کے دن میں لوگوں سے نو چیزوں کے متعلق جھگڑا کروں گا نماز قائم کرنے میں ادائے زکواۃ میں امر بالمعروف نہی عن المنکر رعیت میں عدل کرنے میں مساوی تقسیم میں جہاد فی سبیل اللہ اقامت حدود اور ان جیسی دوسری چیزوں میں۔ رواہ ابویعلی فی الزھد

۳۶۵۱۰... ''ایضاً'' ابوعمرو بن علاء کی روایت ہے کہ میرے والد کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: اے لوگو! قسم اللہ تعالیٰ کی جسکے سوا کوئی معبود نہیں! میں نے تمہارے مال میں نہ قلیل نقصان کیا ہے نہ کثیر سوائے اس چیز کے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے قمیص کی آستین سے خوشبو کی ایک شیشی نکالی اور فرمایا: یہ شیشی مجھے ایک دہقان نے ہدیہ کی ہے۔

رواہ عبدالرزاق وابوعبید فی الاموال ومسدد والحاکم فی الکنی وابن الانباری فی المصاحف وابونعیم فی الحلیۃ

۳۶۵۱۱... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غدیر خم کے دن ان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: یا اللہ! میں جس کا دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے فرمایا: اس کے بعد لوگوں نے کثرت سے یہ کیا شروع کر دیا: یا اللہ! جو اس کا دوست ہے تو بھی اسے دوست رکھ اور جو اس سے بغض رکھے تو بھی اس سے بغض رکھ۔ رواہ ابن راھویہ وابن جریر

۳۶۵۱۲... ''ایضاً'' ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابوالحسن! بسا اوقات تم حاضر ہوتے ہم غائب ہوتے اور بسا اوقات ہم حاضر ہوتے تم غائب ہوتے میں تین (۳) چیزوں کے متعلق تم سے سوال کرنا چاہتا ہوں یا ان کے متعلق تمہارے اس علم ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ کیا ہیں؟ حضرت عمر نے کہا: ایک شخص کسی دوسرے شخص سے محبت کرتا ہے حالانکہ اس سے وہ بھلائی نہیں دیکھ پاتا اور ایک شخص دوسرے سے بغض کرتا ہے حالانکہ اس سے وہ برائی نہیں دیکھ پاتا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے کہ روحیں ہوائیں ہوتی ہیں جو جمع شدہ لشکر ہیں۔ وہ آپس میں ملتی جلتی ہیں جن کا آپس میں تعارف ہو جاتا ہے وہ آپس میں محبت کرنے لگتی ہیں اور جو آپس میں اجنبیت محسوس کرتی ہیں وہ ایک دوسرے کے خلاف ہو جاتی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ایک چیز ہوئی: بسا اوقات ایک شخص کوئی بات کرتا ہے وہ اسے یاد رہتی ہے یا بھول جاتا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ہر دل کے بادل ہوتے ہیں جیسے چاند کے بادل کہ چاند چمک رہا ہوتا ہے یکا یک اس پر بادل چھا جاتا ہے اور اس کی روشنی ماند پڑ جاتی ہے اور پھر چمکنے لگتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کہا: یہ دو چیزیں ہوئیں آدمی خوابین دیکھتا ہے کوئی سچی ہوتی ہے کوئی جھوٹی؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جو بھی بندہ یا بندی سوتا ہے اس کی نیند گہری ہو جاتی ہے اس کی روح عرش کی طرف چڑھ جاتی ہے اور جو روح عرش کے پاس بیدار ہوتی ہے تو یہ خواب سچا ہو جاتا ہے اور جو روح عرش کے علاوہ کہیں اور بیدار ہوتی ہے تو یہ خواب جھوٹا ہوتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تین چیزیں تھیں میں جنکی تلاش میں تھا اللہ کا شکر ہے میں نے مرنے سے قبل پالیں۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط وقال تفرد بہ عبدالرحمن بن مغرا وابونعیم فی الحلیۃ والدیلمی

۳۶۵۱۳... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے بدن میں درد ہو گیا، میں نبی کریم ﷺ کی ضرورت میں حاضر ہوا آپ نے مجھے اپنی جگہ ٹھہرایا اور خود نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے اور اپنی چادر کا ایک حصہ مجھ پر ڈال دیا پھر فرمایا: اے ابن ابی طالب! تم تندرست ہو چکے ہو اب تمہارا درد جا تا رہا میں نے اپنے رب سے جو چیز مانگی ہے اسی کی بمثل تمہارے لیے بھی مانگی ہے میں نے اپنے رب سے جو چیز مانگی مجھے ضرور عطاء کی البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا میں اسی جگہ سے اٹھا مجھے یوں لگا گویا مجھے کوئی شکایت رہی ہی نہیں۔

رواہ ابن ابی عاصم وابن جریر وصححہ والطبرانی فی الاوسط وابن شاھین فی السنہ

۳۶۵۱۴... ''ایضاً'' زاذان ابی عمر کی روایت ہے کہ میں نے ایک وسیع جگہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لوگوں کو واسطہ دیتے ہوئے سنا: کون شخص غدیر خم کے دن رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھا اور آپ نے جو کچھ فرمایا تھا چنانچہ ۱۳ شخص کھڑے ہوئے انھوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے

غدیرخم کے دن فرمایا: جس شخص کا میں دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے۔ رواہ احمد بن حنبل وابن ابی عاصم

۳۶۵۱۵... ''ایضاً'' عبدالرحمن بن ابی یعلی کہتے ہیں میں ایک کشادہ میدان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھا جب آپ نے لوگوں کو واسطہ دے کر پوچھا کس نے رسول اللہ ﷺ کو غدیرخم کے دن فرماتے سنا ہے کہ میں جس کا دوست ہوں علی اس کا دوست ہے۔ چنانچہ بارہ بدری صحابہ رضی اللہ عنہم نے کھڑے ہوکر گواہی دی کہ ہم نے غدیرخم کے دن رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کیا میں مومنین پر ان کی جانوں سے زیادہ حق نہیں رکھتا اور میری ازواج (مطہرات) مومنین کی مائیں نہیں؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں کیوں نہیں آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں دوست ہوں علی رضی اللہ عنہ بھی اس کا دوست ہے یا اللہ! جو شخص علی کو دوست رکھتا ہو تو بھی اسے دوست رکھ اور جو علی سے عداوت رکھتا ہو تو بھی اس سے عداوت رکھ۔ رواہ عبداللہ بن احمد بن حنبل و ابویعلی وابن جریر والخطیب وسعید بن المنصور

۳۶۵۱۶... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں اور نبی کریم ﷺ کعبہ کی طرف چل پڑے جب ہم کعبہ کے پاس پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: بیٹھ جاؤ پھر آپ میرے کاندھے پر چڑھ گئے میں آپ کو لے کر اٹھنے لگا لیکن آپ نے مجھ میں ضعف دیکھا اور نیچے اتر آئے اور خود بیٹھ گئے فرمایا: میرے کاندھوں پر چڑھ جاؤ۔ میں آپ کے کاندھوں پر چڑھ گیا پھر آپ ﷺ مجھے لے کر اٹھ کھڑے ہوئے مجھے خیال گزرا کہ اگر میں چاہوں تو آسمان کے کنارے چھو لیتا حتیٰ کہ میں بیت اللہ پر چڑھ گیا بیت اللہ پر تانبے یا پیتل کی بنی ہوئی ایک مورتی رکھی تھی میں اسے دائیں بائیں اور آگے پیچھے سے گھوم گھوم کر دیکھنے لگا حتیٰ کہ میں نے اس پر اپنی گرفت مضبوط کر لی رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اسے اٹھا لو پھر فرمایا: اسے پٹخ دو میں نے اسے دے مارا اور وہ شیشے کی طرح چکنا چور ہوگئی پھر میں نیچے اتر آیا میں اور رسول اللہ ﷺ بھاگنے لگے حتیٰ کہ ہم گھروں کی اوٹ میں آگئے تاکہ ہمیں کوئی پکڑ نہ لے چنانچہ اس کے بعد بیت اللہ پر کوئی نہیں چڑھا۔

رواہ ابن ابی شیبة وابویعلی واحمد بن حنبل وابن جریر والحاکم وصححہ والخطیب

۳۶۵۱۷... ''ایضاً'' عبداللہ بن بکر غنوی حکیم بن جبیر مولائے علی حسن بن سعد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک غزوہ پر جانے کا ارادہ کیا اور آپ نے جعفر رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلایا اور انھیں حکم دیا کہ وہ مدینہ میں نائب کی حیثیت سے رہیں انھوں نے کہا: یارسول اللہ! میں آپ کے بعد مدینہ میں ہرگز نہیں رہ سکتا رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے پاس بلایا اور مجھے نائب مقرر کرنے کا عزم ظاہر کیا میں بات کرنے سے پہلے رو دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! تم کیوں رو رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے بہت سی خصلتیں رلا رہی ہیں۔ کل قریش کہیں گے: تم اپنے چچازاد بھائی کو پیچھے کیوں چھوڑ آئے ہو اور اسے کیوں رسوا کیا ہے مجھے ایک اور چیز بھی رلا رہی ہے میرا ارادہ تھا کہ میں جہاد فی سبیل اللہ کے لیے تعرض کروں چونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے ''لایطؤن موطأ یغیظ الکفار'' الآیۃ ارادہ تھا کہ میں اجر وثواب کے لیے پیش رفت کروں مجھے ایک اور چیز بھی رلا رہی ہے میرا ارادہ تھا کہ میں اللہ تعالیٰ کا فضل لینے کے لیے آگے بڑھوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رہا تمہارا یہ کہنا کہ قریش کہیں گے: تم اپنے چچازاد بھائی کو اپنے پیچھے کیوں چھوڑ آئے ہو اور اسے رسواء کیا: بلاشبہ اس میں تمہارے لیے ایک نمونہ ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ جادوگر نجومی اور جھوٹا ہے رہا تمہارا یہ کہنا کہ میں اللہ تعالیٰ کے اجر وثواب کے لیے پیش رفت کروں سو تم راضی نہیں ہو کہ تمہارا میرے ہاں وہی مقام ہو جو ہارون کا موسیٰ کے ہاں تھا۔ رہا تمہارا یہ کہنا کہ میں بھی اللہ کے فضل (مال) کو لینے کے لیے آگے بڑھوں سو یہ رہے دو بہار (ایک بہار برابر ہے تین سو رطل بغدادی کے) کالی مرچ کے جو ہمارے پاس یمن سے آئے ہیں انھیں بیچو اور ان سے نفع اٹھاؤ تم بھی اور فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل مال تمہیں عطا کردے بلاشبہ مدینہ یا میرے شایان شان ہے یا تمہارے۔

رواہ البزار وقال لایحفظ عن علی الا بھذا لا سناد وابن مردویہ وقال ابن حجر فی الاطراق بل ھو شبہ الموضوع وعبداللہ بن بکیر وشیحہ ضعیفان وقال. فی تجرید زوائد البزار وحکیم بن جبیر متروک قال: والبھار ثلا ثمائة رطل بالبغدادی

۳۶۵۱۸... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حدیبیہ کے موقع پر مشرکین میں سے کچھ لوگ ہمارے پاس آئے ان میں ایک سہیل بن عمرو اور کچھ مشرکین کے سردار بھی تھے کہنے لگے یارسول اللہ! ہمارے بیٹوں بھائیوں اور غلاموں میں سے کچھ لوگ آپ کے پاس آئے ہیں وہ دین میں کچھ سمجھ بوجھ نہیں رکھتے وہ تو ہمارے اموال اور جائدادوں سے بھاگ کر آئے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے جماعت قریش! تم لوگ باز

آجاؤ ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر ایسے شخص کو مسلط کرے گا جو تلوار سے تمہاری گردنیں اڑائے گا اللہ تعالیٰ نے اس کے دل کو ایمان سے جانچ لیا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: یارسول اللہ وہ کون ہے؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! وہ کون ہے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! رحمۃ اللہ علیہ وہ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جوتے گانٹھنے والا ہے چنانچہ آپ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو گانٹھنے کے لیے جوتا دے رکھا تھا پھر علی رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا ہے جہنم میں اپنا ٹھکانا بنالینا چاہئے۔

رواہ الترمذی وقال حسن صحیح غریب وابن جریر وصححہ والضیاء

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۷۶۸۔

۳۶۵۱۹... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مکہ فتح کیا تو آپ کے پاس قریش کے کچھ لوگ آئے اور کہنے لگے: یا محمد! ہم آپ کے حلیف اور آپ کی قوم ہیں۔ چنانچہ ہمارے کچھ غلام تمہارے پاس آگئے ہیں انہیں اسلام میں کچھ رغبت نہیں ہے وہ تو ہمارے کام کاج سے بھاگ گئے ہیں لہٰذا آپ انہیں واپس کر دیں آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مشورہ کیا انھوں نے کہا: یارسول اللہ! یہ لوگ سچ کہتے ہیں پھر آپ نے عمر رضی اللہ عنہ سے مشورہ کیا: انھوں نے بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جیسا مشورہ دیا: پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے جماعت قریش اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر ایسے شخص کو مسلط کرے گا جس کے دل کو اللہ تعالیٰ نے ایمان کے لیے جانچ لیا ہے وہ تمہاری گردنیں اڑائے گا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ ﷺ وہ میں ہوں فرمایا: نہیں عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ وہ میں ہوں فرمایا: نہیں لیکن یہ وہ شخص ہے جو مسجد میں جوتے گانٹھ رہا ہے چنانچہ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے جوتے گانٹھنے کے لیے دیئے ہوئے تھے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا: مجھ پر جھوٹ مت بولو چونکہ جس شخص نے مجھ پر جھوٹ بولا دوزخ میں داخل ہوگا۔

رواہ ابن ابی شیبة وابن جریر والحاکم ویحیی بن سعید فی ایضاح الاشکال

۳۶۵۲۰.... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ان سے پوچھا گیا: تم اپنے چچازاد بھائی کے وارث کس طرح بنتے ہو اور تمہارے چچا وارث نہیں بن رہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول کریم ﷺ نے ایک مرتبہ بنی عبدالمطلب کو جمع کیا وہ سب بکری کا بچہ کھا رہے تھے اور پانی پی رہے تھے ان کے لیے کھانا پکایا گیا اور انھوں نے سیر ہو کر کھایا اور مشکیزے سے پانی پیا حتیٰ کہ کھانا اور پانی جوں کا توں باقی بچ رہا گویا انھوں نے نہ کھانا کھایا ہو اور نہ ہی پانی پیا ہو پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے بنی عبدالمطلب مجھے خصوصیت کے ساتھ تمہاری طرف اور نامعلوم لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہے تم یہ آیت دیکھ رہے ہو تم میں سے کون میرے ہاتھ پر بیعت کرے گا کہ وہ میرا بھائی میرا دوست اور میرا وارث ہوگا۔ آپ کی طرف کوئی نہ اٹھا میں ہی آپ کی طرف اٹھا میں حاضرین میں سب سے چھوٹا تھا آپ نے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ آپ نے پھر تین بار یہی فرمایا: ہر بار میں کھڑا ہوا اور مجھ سے فرمایا: بیٹھ جاؤ حتیٰ کہ تیسری بار بیعت کے لیے آپ نے میرے ہاتھ پر اپنا ہاتھ مارا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسی لیے آپ کا وارث میں ہوں میرا چچا نہیں ہے۔ رواہ احمد بن حنبل وابن جریر والضیاء

۳۶۵۲۱... ”ایضاً“ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: موسیٰ علیہ السلام نے رب تعالیٰ سے سوال کیا تھا کہ ہارون علیہ السلام کے ذریعے اپنی مسجد کی تطہیر کریں اور میں اپنے رب سے سوال کرتا ہوں کہ تیرے اور تیری اولاد کے ذریعے میری مسجد کی تطہیر فرمائے پھر آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا کہ تمہارا دروازہ بند کیا جائے انھوں نے اناللہ پڑھا اور کہا: ہم نے حکم سنا اور اسے مانا انھوں نے اپنا دروازہ بند کر دیا پھر آپ نے عمر رضی اللہ عنہ اور عباس رضی اللہ عنہ کو بھی یہی پیغام بھیجا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہارے دروازے بند نہیں کیے اور علی کا دروازہ میں نے نہیں کھلا رہنے دیا: لیکن اللہ تعالیٰ نے علی کا دروازہ کھول دیا ہے اور تمہارے دروازے بند کر دیئے ہیں۔ رواہ البزار وفیہ ابو میمنة مجہول

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اللآلی ۱/۳۴۷...۳۵۱۔

۳۶۵۲۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور ان سے کہو کہ اپنے دروازے بند کر دیں میں نے جا کر ان لوگوں سے کہا انھوں نے اپنے دروازے بند کر دیئے لیکن حمزہ رضی اللہ عنہ نے دروازہ بند نہ کیا میں نے آکر عرض کیا: یارسول اللہ! سوائے حمزہ رضی

اللہ عنہ کے سب نے دروازے بند کردیئے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حمزہ سے کہو اپنا دروازہ تبدیل کردے میں نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ سے کہا: رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے کہ آپ اپنا دروازہ تبدیل کردیں چنانچہ انھوں نے تبدیل کردیا پھر میں آپ ﷺ کے پاس واپس لوٹا آپ نماز پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا: اپنے گھر کی طرف واپس لوٹ جاؤ۔ رواہ البزار وفیه حبة العرني ضعيف جدا

۳۶۵۲۳ ''ایضاً'' ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ہم مدینہ کی ایک گلی میں چل رہے تھے اتنے میں ہم ایک باغیچہ کے پاس سے گزرے میں نے: یا رسول اللہ! یہ باغیچہ کتنا خوبصورت ہے: آپ نے فرمایا: جنت میں تمہارے لیے اس سے خوبصورت باغیچہ ہے پھر ہم ایک اور باغیچہ کے پاس سے گزرے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ باغیچہ کتنا خوبصورت ہے آپ نے فرمایا: جنت میں تمہارے لیے اس سے خوبصورت باغیچہ ہے یوں ہم سات باغیچوں کے پاس سے گزرے ہر بار آپ نے یہی فرمایا: جب آپ صاف کھلے راستے میں آ گئے آپ نے مجھے گلے لگالیا اور دردمندانہ انداز میں رونے لگے: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تمہارے متعلق لوگوں کے دلوں میں کینہ ہے جو میرے بعد ظاہر ہوگا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں دین پر سلامت وثابت رہوں گا فرمایا: دین پر تمہارے سلامت رہنے کی وجہ سے ہے۔

رواه البزار وابويعلى والحاكم وابو الشيخ في كتاب القطع والسرقة والخطيب وابن الجوزي في الواهيات وابن النجار في تاريخ

۳۶۵۲۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے وصیت کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہو'' اللہ میرا رب ہے'' اور پھر اس پر ثابت قدم رہو۔ میں نے کہا: اللہ میرا رب ہے اور اللہ ہی توفیق دینے والا ہے اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں آپ نے فرمایا: اے ابوالحسن تمہیں یہ علم مبارک ہو تم علم سے خوب سیراب ہوئے ہو۔ رواه ابو نعيم في الحلية وفيه الكديمي

۳۶۵۲۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے علی! اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں اپنے قریب کروں اور تمہیں علم سکھاؤں تاکہ تم یاد کرلو اور یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ''وتعيها اذن واعيه'' اور اسے یاد کرنے والے کان یاد رکھیں سو تم ہی میرے علم کو یاد کرو گے۔

رواه ابو نعيم في الحلية

۳۶۵۲۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آیت کریمہ ''وتعيها اذن واعية'' کی تفسیر میں فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے علی! میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ تمہیں یاد کرنے والا کان بنادے چنانچہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے جو بات بھی سنی اسے یاد کرلیا اور نہیں بھولا۔

رواه الضياء وابن مردويه وابو نعيم في المعرفة

۳۶۵۲۷ ''ایضاً'' شعبی کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: سید المسلمین اور امام المتقین کو خوش آمدید حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا آپ کا اس پر شکر کیا تھا؟ جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے مجھے جو کچھ عطا کیا ہے اس پر میں نے اس کا شکر ادا کیا اور میں نے اللہ تعالیٰ سے شکر مانگا ہے جو مجھے دیا اور اس سے مجھے زیادہ عطا کرے۔ رواه ابو نعيم في الحلية

۳۶۵۲۸ شعبی کی روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب میں اپنے باپ کو دفن کرکے واپس لوٹا تو نبی کریم ﷺ نے مجھے ایک بات ارشاد فرمائی مجھے محبوب نہیں کہ اس کے بدلہ میں میرے لیے دنیا ہو۔ رواه الطبراني ابويعلى وابو نعيم في الحلية

۳۶۵۲۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے دونوں کی محبت میں فائق وعیوکا رسب برابر ہیں جب کہ مجھے وصیت کی گئی ہے مجھ سے صرف مؤمن ہی محبت کرے گا اور مجھ سے صرف منافق ہی بغض رکھے گا۔ رواه ابو نعيم في الحلية

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فراست

۳۶۵۳۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ فرمایا: اے اہل کوفہ! تمہارے سات افضل لوگ قتل کیے جائیں گے ان کی مثال اصحاب الاخدود (خندقوں والوں) کی سی ہے۔ ان میں سے حجر بن عدی اور ان کے ساتھی ہوں گے چنانچہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انھیں دمشق میں

مقام عذرار میں قتل کیا وہ سب اہل کوفہ میں سے تھے۔رواہ ابن عساکر

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سیرت فقر اور تواضع

۳۶۵۳۱ ... ''مسند علی'' علی بن ارقم اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو کوفہ کی ایک کشادہ جگہ میں اپنی تلوار فروخت کے لیے پیش کرتے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ فرمارہے تھے یہ میری تلوار کون خریدے گا؟ بخدا میں نے اس تلوار کے ذریعے بار بار رسول اللہ ﷺ کے سامنے بہادری کے جوہر دکھائے ہیں اگر میرے پاس ازار کے پیسے ہوتے میں اسے کبھی نہ بیچتا۔

رواہ یعقوب بن سفیان والطبرانی فی الاوسط وابونعیم فی الحلیۃ وابن عساکر

۳۶۵۳۲ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ مدینہ میں بھوک نے مجھے بہت تنگ کیا اچانک میں ایک عورت کے پاس پہنچ گیا وہ مٹی کے ڈھیلے جمع کر رہی تھی میرا گمان ہے کہ وہ انھیں تر کرنا چاہتی تھی میں نے اس سے ہر ڈول کے بدلہ میں ایک کھجور پر معاملہ طے کر لیا میں نے سولہ (۱۶) ڈول کھینچے جنکی وجہ سے میرے ہاتھ ڈھال بن گئے پھر میں پانی لایا اور اس عورت کے پاس آیا اور کہا: میں نے اتنا پانی نکال دیا ہے ہاتھوں سے اشارہ کیا اسماعیل نے اپنے ہاتھ پھیلا کر اشارہ کیا چنانچہ عورت نے میرے لیے سولہ کھجوریں گنیں، میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو خبر کی آپ نے میرے ساتھ دل کر کھجوریں تناول فرمائیں۔ (رواہ احمد بن حنبل والدورقی وابن منیع وابونعیم فی الحلیۃ وفیہ آپ ﷺ نے مجھے اچھی بات کہی اور مجھے دعا دی وصحح)

۳۶۶۳۳ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دیکھا ہے کہ میں نے بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھ رکھے تھے جب کہ آج میرا صدقہ چالیس ہزار تک پہنچتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابونعیم فی الحلیۃ والدورقی والضیاء

۳۶۵۳۴ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی بیٹی میرے پاس لائی گئیں اس رات میرے پاس مینڈھے کی کھال کے علاوہ کوئی بستر نہیں تھا۔رواہ ابن المبارک فی الزھد وھناد وابن ماجہ وابویعلی والدینوری فی المجالسۃ

۳۶۵۳۵ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ڈول سے پانی کھینچتا تھا اور ایک کھجور پر ایک ڈول کھینچتا تھا اور میں شرط لگالیتا تھا کہ کھجوریں موٹی موٹی ہوں گی۔رواہ الضیاء

۳۶۵۳۶ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ کی بیٹی سے نکاح کیا تو ہمارے پاس مینڈھے کی کھال کے علاوہ کوئی بستر نہیں تھا۔ اسے بچھا کر ہم رات بسر کر لیتے اور صبح کو اسے لپیٹ لیتے اور اسی پر اونٹنی کو چارا ڈالتے۔رواہ العسکری

۳۶۵۳۷ ... ''ایضا'' صالح کی روایت ہے کہ میری دادی کہتی ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک درہم کے بدلہ میں کھجوریں خریدتے دیکھا آپ نے اپنی چادر میں کھجوریں ڈال کر اٹھائیں: کسی نے کہا: امیرالمؤمنین! آپ کی جگہ ہم کھجوریں اٹھالیتے ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صاحب عیال خود بوجھ اٹھانے کا زیادہ حق رکھتا ہے۔رواہ ابن عساکر

۳۶۵۳۸ ... ''ایضا'' زاذان کی روایت ہے ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہا اکیلے ہی بازار میں چل رہے تھے آپ والی تھے گمراہ کو سیدھی راہ دکھاتے گمشدہ چیز کا اعلان کرتے کمزوری کی مدد کرتے نیز دوسرے دوکانداروں اور سبزی فروشوں کے پاس سے گزرتے انھیں قرآن کی یاد دلاتے اور خود یہ آیت پڑھتے: ''تلک الدار الآخرۃ نجعلھا للذین لایریدون علوا فی الارض ولا فسادا'' یہ آخرت کا ٹھکانا ہے ہم یہ ان لوگوں کو عطاء کریں گے جو دنیا میں برتری اور فساد کے درپے نہیں ہوں گے آپ رضی اللہ عنہ فرماتے: یہ آیت ان لوگوں کی شان میں نازل ہوئی ہے جو حکمرانوں میں سے اہل عدل اور اہل تواضع ہوں اور باقی لوگوں میں سے اہل قدرت ہوں۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۵۳۹ ''ایضاً'' ابوبختری کی روایت ہے کہ ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کی مدح کرنے لگا اور قبل ازیں آپ کو اس شخص کے متعلق کچھ بات پہنچ چکی تھی آپ نے فرمایا: ایسا نہیں جیسے تم کہتے ہو جو بات تمہارے دل میں ہے میں اس سے اوپر ہوں۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی الصمت وابن عساکر

۳۶۵۴۰ عبداللہ بن ابی ھذیل کی روایت ہے میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ایک قمیص دیکھی جو قدرے ہلکی سی تھی آپ جب اس کی آستین کھینچتے تو وہ انگلیوں تک پہنچ جاتی اور جب اسے چھوڑ دیتے تو نصف بازو کے قریب پہنچ جاتی۔ رواہ ھناد وابن عساکر

۳۶۵۴۱ عمرو بن حریث کی روایت ہے ایک مرتبہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ اپنے قصد میں تھے اور لوگوں کا آپ کے ادرگرد جمگھٹا تھا آپ لوگوں کو اپنے درے سے پیچھے ہٹا رہے تھے اور بولے: اے عمرو بن حریث میں دیکھا کرتا تھا کہ والی رعیت پر ظلم کرتا تھا لیکن اب یہ دیکھا جارہا ہے کہ رعیت والی پر ظلم کررہی ہے۔ رواہ فی کتاب المداراۃ

۳۶۵۴۲ عمرو بن قیس کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ایک ازار دیکھا گیا جس پر پیوند لگے ہوئے تھے آپ سے اس کی وجہ دریافت کی گئی آپ نے فرمایا: اس سے مؤمن کی اقتداء کی جاتی ہے اور اس کے ذریعے دل میں خشوع پیدا ہوتا ہے۔

رواہ ھناد وابونعیم فی الحلیۃ

۳۶۵۴۳ عطاء ابومحمد کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر کربوس کی قمیص دیکھی جو دھوئی ہوئی نہیں تھی۔

رواہ ابن ابی شیبۃ وھناد

۳۶۵۴۴ عنترہ کی روایت ہے ایک دن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اتنے میں قنبر آگیا اور عرض کیا: اے امیر المؤمنین آپ مال میں سے اپنا حصہ نہیں لیتے حالانکہ آپ کے گھر والوں کا اس مال میں حصہ ہے میں نے آپ کے لیے ایک چیز چھپا رکھی ہے فرمایا: وہ کیا ہے؟ کہا: چلیں اور دیکھ لیں کہ وہ کیا ہے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ کو قنبر نے ایک گھر میں داخل کیا اس میں کچھ برتن ہیں جو سونا اور چاندی سے بھرے ہوئے ہیں جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ مال دیکھا تو فرمایا: تیری ماں تجھے گم پائے، !تم نے ارادہ کیا ہے کہ میرے گھر میں ایک بڑی آگ داخل کرو۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے سونے چاندی کو تولنا شروع کردیا اور جو بھی آتا اسے حصہ کے مطابق دیتے گئے پھر فرمایا: یہ میرا کام ہے اور یہ مستحق مسلمانوں تک پہنچ گیا ہے اور ہر کام کرنے والے کا ہاتھ اپنے منہ میں ہوتا ہے۔ اے مال: تو مجھے دھوکا مت دے بلکہ میرے علاوہ کسی اور کو دھوکا میں ڈال۔ رواہ ابو عبید

۳۶۵۴۵ جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بہت سا مال آیا آپ نے وزن اور پرکھ کے ماہرین کو اپنے سامنے بٹھایا آپ نے ایک ڈھیر سونے کا لگایا اور ایک ڈھیر چاندی کا لگایا اور فرمایا: اے سونا چاندی! تو اپنی شعاعیں بکھیرتا رہ اور چمک پھیلاتا رہ اور میرے علاوہ دوسروں کو دھوکا دے یہی میرا کام ہے میں مسلمانوں کے مال سے اپنے آپ کو آلودہ نہیں کروں گا۔

رواہ ابو عبید و ابونعیم فی الحلیۃ وابن عساکر

۳۶۵۴۶ مجمع کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیت المال میں جھاڑو دیتے اور پھر اس میں نماز پڑھتے تاکہ قیامت کے دن گواہی دی جائے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں سے بچا کر مال بیت المال میں نہیں روکے رکھا۔

رواہ احمد بن حنبل فی الزھد ومسدد وابونعیم فی الحلیۃ

۳۶۵۴۷ ''مسند علی'' ابومطر کی روایت ہے ایک مرتبہ میں مسجد سے باہر نکلا اچانک مجھے پیچھے سے کوئی آواز دے رہا ہے اپنی شلوار اوپر کرو چونکہ یہ چیز اللہ تعالیٰ کا ڈر دل میں زیادہ ڈالتی ہے اور اس سے تمہارے کپڑے صاف ستھرے رہیں گے اگر تم مسلمان ہوتو اپنے بال کٹوا دو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ علی رضی اللہ عنہ ہیں اور آپ کے پاس درہ ہے آپ چلتے چلتے بازار میں جا پہنچے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بیع کرو قسمیں مت کھاؤ چونکہ قسم سے مال تو بک جاتا ہے لیکن برکت جاتی رہتی ہے پھر آپ رضی اللہ عنہ کھجور فروش کے پاس آئے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک خادمہ کھڑی رو رہی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے رونے کی وجہ پوچھی: وہ بولی: اس شخص نے مجھے ایک درہم کی کھجوریں فروخت کی

ہیں لیکن میرے آقا نے قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ لو اور اسے درہم واپس کرو چونکہ معاملہ اس کے اختیار میں نہیں ہے اس شخص نے انکار کر دیا میں نے کہا تم جانتے ہو یہ کون ہے کہا نہیں میں نے کہا یہ امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں دو کاندار نے کھجوریں انڈیل دیں اور درہم خادمہ کو واپس کر دیا اور کہنے لگا: امیر المؤمنین مجھے پسند ہے کہ آپ مجھ سے راضی ہو جائیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ناراض کیوں ہوں گا جب تم لوگوں کو پورا پورا دو گے پھر آپ رضی اللہ عنہ کا کھجور فروشوں کے پاس سے گزر ہوا آپ نے فرمایا: مسکینوں کو کھلاؤ تمہاری کمائی بڑھے گی پھر آپ چل پڑے۔ حتیٰ کہ مچھلی فروشوں کے پاس جا پہنچے اور فرمایا: ہمارے بازاروں میں طافی مچھلی۔ (جو مردہ ہو کر پانی میں الٹی تیرنے لگے) نہ بیچی جائے پھر آپ رضی اللہ عنہ بزازفروشوں کے بازار میں آئے اور فرمایا: اے شیخ مجھے ایک اچھی سی قمیص تین دراہم میں دے دو جب آپ نے اسے پہچان لیا آپ نے اس سے کچھ نہ خریدا پھر آپ رضی اللہ عنہ ایک دوسرے شخص کے پاس آئے اور جب اسے پہچان لیا تو اس سے بھی کچھ نہ خریدا پھر آپ ایک نوجوان لڑکے کے پاس آئے آپ نے اس سے تین دراہم میں قمیص خرید لی آپ نے قمیص پہنی اس کی آستین کلائیوں تک پہنچتی تھیں اتنے میں کپڑے کا مالک آ گیا اس سے کہا گیا تمہارے بیٹے نے امیر المؤمنین کو تین دراہم میں قمیص بیچی ہے مالک نے لڑکے سے کہا: تم نے دو درہم میں قمیص کیوں نہیں بیچی مالک نے ایک درہم لیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آ گیا اور کہا: یہ درہم لے لیں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا وجہ ہے؟ مالک نے کہا: ہماری اس قمیص کی قیمت دو درہم ہے جب کہ میرے بیٹے نے تین درہم لیے ہیں: آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لڑکے نے مجھے رضامندی سے قمیص بیچی ہے اور میں نے اس کی رضامندی حاصل کی ہے۔

رواہ ابن راھویہ واحمد بن حنبل فی الزھد وعبد بن حمید وابویعلی والبیہقی وابن عساکر وضعف

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا زہد

٣٦٥٤٨ ایک شخص روایت نقل کرتا ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک ازار پہنے دیکھا جو موٹا دبیز تھا آپ رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے میں نے یہ پانچ درہم میں خریدا ہے جو مجھے ایک درہم کا فائدہ دے میں اسے بیچ دوں گا۔ رواہ البیہقی

٣٦٥٤٩ ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' عبداللہ بن شریک اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس فالودہ لایا گیا اور آپ کے سامنے رکھ دیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلاشبہ تیری خوشبو بہت اچھی ہے تیرا رنگ بڑا خوبصورت ہے اور تیرا ذائقہ بھی بہت پیارا ہے لیکن مجھے ناپسند ہے کہ میں اپنے نفس کو ایسی چیز کا عادی بناؤں جس کا وہ عادی نہیں ہے۔

رواہ عبداللہ بن احمد بن حنبل فی الزھد وابونعیم فی الحلیۃ

٣٦٥٥٠ عدی بن ثابت روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس فالودہ لایا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے کھانے سے انکار کر دیا۔ رواہ ہناد وابونعیم فی الحلیۃ

٣٦٥٥١ ''ایضاً'' زیاد بن ملیح کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک قسم کا حلوہ لایا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے حاضرین کے سامنے رکھ دیا اور انھوں نے کھانا شروع کر دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسلام کوئی گم گشتہ اونٹ نہیں ہے لیکن قریش اسے دیکھ کر بھاگنے لگے۔

رواہ عبداللہ بن احمد بن حنبل فی الزھد وابونعیم فی الحلیۃ

٣٦٥٥٢ زید بن وھب کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے آپ نے ایک چادر اوڑھ رکھی تھی اور آپ نے پیوند لگا رکھا تھا آپ رضی اللہ عنہ سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے یہ اس لیے پہنی ہے تاکہ میں فخر و تکبر سے دور رہوں اور میری نماز کے لیے بہتر ہو اور مؤمنین کے لیے سنت ہو۔ رواہ ابن المبارک

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مراسلات

۳۶۵۵۳..... مہاجر بن عامری کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک گورنر کو وصیت نامہ لکھا جس کا مضمون یہ ہے: امابعد! رعیت سے زیادہ عرصہ روپوش مت رہو چونکہ حکمرانوں کا رعیت سے روپوش رہنا تنگی اور امور سے ناواقفیت کا ایک حصہ ہے۔ روپوشی لوگوں کے احوال سے واقفیت کو ختم کردیتی ہے جس کی وجہ سے لوگوں کے ہاں بڑا آدمی کمتر ہوجاتا ہے اور کمتر بڑا ہوجاتا ہے اچھائی برائی بن جاتی ہے اور برائی اچھائی بن جاتی ہے والی انسان ہے جبتک لوگوں کے معاملات اس سے مخفی رہیں وہ معروف نہیں ہوسکتا بات کی ایسی علامات نہیں ہوتیں جن کے ذریعے سچ جھوٹ سے ممتاز ہوسکے لہٰذا لوگوں سے حجاب کرلینا ایک ایسی چیز ہے جو لوگوں کو جائز حقوق ملنے میں آڑے آجاتا ہے۔ تم دو قسم کے آدمیوں میں سے ایک ہو یا تو ایسا شخص ہے کہ حق میں خرچ کرنے پر تیرا نفس سخاوت کرتا ہوں لہٰذا تمہارا احجاب کرنا کسی قسم کے حق سے ہوگا جو تم عطا کرتے ہو یا پھر کسی اچھی عادت کو تم روکنا چاہتے ہو۔ یا تو ایسا شخص ہے جو منع میں مبتلا کردیا گیا ہو لوگوں کا رک جانا تیرے سوال سے کشا جلد ہے جب وہ اس سے مایوس ہوں جب کہ لوگوں کے اکثر ضروری امور تجھ تک منتہی ہوتے ہیں سکایت میں تجھ پر کوئی تاوان نہیں ہے کسی ظلم میں یا طلب انصاف میں، میں نے تم سے جو کچھ بیان کیا ہے اس سے نفع اٹھاؤ اور صرف اپنے حصہ پر اکتفاء کرو اور رشد و ہدایت کا دامن ہاتھ سے مت چھوڑو۔ انشاء اللہ۔ رواہ الدینوری وابن عساکر

۳۶۵۵۴..... مدائنی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے کسی گورنر کو خط لکھا جس کا مضمون یہ ہے: رک جاؤ گویا تم آخری حد تک پہنچ چکے ہو اور تمہارے اوپر تمہارے اعمال پیش کیے جاچکے ہیں ایک ایسی جگہ جہاں دھوکہ کھانے والے کو پکارا جاتا ہے اور حسرت میں ڈوب جاتا ہے جہاں وقت ضائع کرنے والا توبہ کی تمنا کرتا ہے اور ظالم رجوع کا خواہشمند ہوتا ہے۔ رواہ الدینوری وابن عساکر

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قتل

۳۶۵۵۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے پاس عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ آئے اور میں اپنے پاؤں رکابوں میں داخل کرچکا تھا انھوں نے مجھ سے کہا: آپ کہاں جانا چاہتے ہیں؟ میں نے کہا عراق وہ بولے: آپ وہاں اس لیے جارہے ہیں تاکہ آپ وہاں تلوار کے دندانوں سے زخمی ہوں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے قبل ازیں نبی کریم ﷺ کو یہی فرماتے سنا ہے۔ رواہ الحمیدی والعدنی والبزار ویعقوب بن سفیان وابویعلی وابن حبان والحاکم وابونعیم فی المعرفة وابن عساکر وسعید بن المنصور

۳۶۵۵۶..... فضالہ بن ابی فضالہ انصاری کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں اپنے والد کے ساتھ ینبع کی طرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے گئے آپ رضی اللہ عنہ ینبع میں بیمار تھے حتیٰ کہ بیماری کی وجہ سے آپ سخت بوجھل ہوچکے تھے آپ رضی اللہ عنہ سے میرے والد نے کہا: آپ یہاں کیوں مقیم ہوچکے ہیں اگر آپ یہاں مرجاتے ہیں آپ کے پاس تو صرف قبیلہ جہینہ کے اعراب ہی آنے پائیں گے لہٰذا آپ سوار ہوکر مدینہ پہنچ جائیں اگر آپ کا وقت پورا ہو بھی چکا ہے تو وہاں آپ کے ساتھی آپ سے مل پائیں گے اور آپ پر نماز بھی پڑھیں گے ابوفضالہ بدری صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس بیماری سے نہیں مروں گا چونکہ رسول کریم ﷺ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میں اس وقت تک نہیں مروں کا جب تک کہ میری داڑھی سر کے خون سے آلودنہ ہوجائے۔

رواہ عبداللہ بن احمد بن حنبل وابن ابی شیبة والبزار والحارث وابونعیم والبیهقی فی الدلائل وابن عساکر ورجالہ ثقات

۳۶۵۵۷..... ابوطفیل کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس تھا آپ کے پاس عبدالرحمن بن ملجم آیا آپ نے اس کے لیے عطاء کا حکم دیا اور پھر فرمایا: اس داڑھی کا بدبخت نہیں رک پائے گا اور اسے اوپر سے خون آلود کرے گا اور آپ نے داڑھی کی طرف اشارہ کیا: اور پھر یہ اشعار پڑھے۔

اشدد حیازیمک للموت فان الموت آتیک
ولا تجزع من القتل اذا حل بوادیک

موت کے سامنے صبر کرلو اگر تجھے موت آجائے اور قتل سے گھبرانا نہیں جب تمہیں قتل سے پالا پڑے۔رواہ ابن سعد وابو نعیم

۳۶۵۵۸۔۔۔ ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' عبداللہ بن سبع کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطاب کیا اور فرمایا: قسم اس ذات کی جو دانے کو پھاڑتی ہے اور جان کو پیدا کرتی ہے میرے بدن کا یہ حصہ اس حصہ سے خون آلود ہوگا لوگوں نے کہا: آپ ہمیں بتادیں وہ کون ہوگا جو آپ کو قتل کرے گا تاکہ ہم اس کا صفایا کرلیں فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ میرے قاتل کے علاوہ کوئی اور قتل نہ کیا جائے لوگوں نے کہا: اگر یہی بات ہے تو آپ اسی وقت اپنا خلیفہ مقرر کردیں فرمایا: نہیں لیکن میں تمہیں اس طرح حوالے کرتا ہوں جس طرح رسول اللہ ﷺ نے حوالے کیا تھا لوگوں نے کہا: جب آپ اپنے رب کے پاس پہنچ جائیں گے اس سے کیا کہیں گے جواب دیا: میں کہوں گا'' میں ان پر گواہ رہا ہوں جب تک ان میں رہا حتیٰ کہ تو نے مجھے وفات دی اور وہ تیرے بندے ہیں اگر تو چاہے تو ان کی درستی فرما چاہے تو انکو بگاڑ دے۔ رواہ ابن سعد وابن ابی شیبة واحمد بن حنبل والحسن بن سفیان و ابویعلی والدورقی له في الدلائل واللالكائي في السنة والاصبهاني في الحجة والضياء

۳۶۵۵۹۔۔۔ ''ایضاً'' ابویحییٰ کی روایت ہے کہ جب ابن ملجم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے ساتھ وہی کچھ کرو جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے ساتھ کیا تھا جس نے آپ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اسے قتل کرو اور پھر اسے آگ میں جلاؤ۔رواہ احمد بن حنبل وابن جریر وصححه والحاكم وابن عساكر

۳۶۵۶۰۔۔۔ ''ایضاً'' عبیدہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بدبخت نہیں رکے گا آئے گا اور مجھے قتل کرے گا یا اللہ! لوگوں کو میں نے اکتا دیا ہے اور انھوں نے مجھے اکتا دیا ہے انھیں مجھ سے راحت پہنچا اور مجھے ان سے۔رواہ ابن ابی شیبہ

۳۶۵۶۱۔۔۔ ابوسنان دؤلی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیمار ہوگئے اور وہ ان کی عیادت کے لیے آئے ابوسنان کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: اے امیر المومنین! آپ کو اس بیماری میں دیکھ کر ہمیں خوف ہورہا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم مجھے خوف نہیں ہے چونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ جو کہ صادق ومصدوق ہیں کو فرماتے سنا ہے کہ تجھے ایک زخم یہاں لگے گا اور ایک زخم یہاں لگے گا اور آپ نے کنپٹی کی طرف اشارہ کیا پھر تمہاری داڑھی خون آلود ہوجائے گی زخم لگانے والا سب سے زیادہ بدبخت ہوگا جیسا کہ اونٹنی کی کونچیں کاٹنے والا قوم ثمود میں سب سے زیادہ بدبخت ہوا ہے۔رواہ الحاكم والبيهقي واخرجه الحاكم في المستدرك ۳/۱۱۳

۳۶۵۶۲۔۔۔ ''ایضاً'' صعصعہ بن صوحان کی روایت ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ابن ملجم نے زخمی کیا ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے امیر المومنین! آپ ہمارے اوپر کسی کو خلیفہ مقرر کرجائیں آپ نے کہا: میں تمہیں اسی طرح چھوڑتا ہوں جس طرح رسول اللہ ﷺ نے تمہیں چھوڑا تھا اور ارشاد فرمایا تھا: اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے اندر بھلائی دیکھی تمہارے اوپر کسی بہترین شخص کو والی مقرر کرے گا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے اندر بھلائی دیکھی تو ہمارے اوپر ابوبکر رضی اللہ عنہ کو والی مقرر کیا۔

رواہ الحاكم وابن السنی فی کتاب الاخوة

۳۶۵۶۳۔۔۔ ''ایضاً'' صہیب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: پہلے لوگوں میں سب سے بڑا بدبخت کون تھا؟ میں نے عرض کیا: اونٹنی کی کونچیں کاٹنے والا آپ نے فرمایا: تم نے سچ کہا: بعد میں آنے والوں میں سب سے بڑا بدبخت کون ہوگا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ مجھے اس کا علم نہیں ہے آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص ہے جو تمہیں یہاں ضرب لگائے گا اور آپ نے کنپٹی کی طرف اشارہ کیا فرمایا کرتے تھے: میں چاہتا ہوں کہ تمہارا بدبخت یوں اٹھے کہ اس کی داڑھی بھی سر کے خون سے آلود ہو رہی ہو۔

رواہ ابویعلی وابن عساکر

۳۶۵۶۴۔۔۔ زہری کی روایت ہے کہ ابن ملجم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا جب آپ رضی اللہ عنہ نے نماز سے سر اوپر اٹھایا اور فرمایا: اپنی نماز پوری کرلو اور آپ رضی اللہ عنہ نے کسی کو آگے نہیں بڑھایا۔رواہ عبدالرزاق فی امالیہ

۳۶۵۶۵...... جعفر کی روایت ہے کہ جب رمضان کا مہینہ داخل ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک رات حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے پاس افطار کرتے ایک رات حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے پاس افطار کرتے اور ایک رات عبداللہ بن جعفر کے ہاں جب کہ افطاری کے وقت دو یا تین لقموں سے زیادہ نہ کھاتے آپ سے اس کی وجہ دریافت کی گئی آپ نے فرمایا: یہ تھوڑی سی راتیں میں اللہ تعالیٰ کا حکم آنا چاہتا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ میں بھوکے پیٹ رہوں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ اسی رات قتل کردیئے گئے۔ رواہ العسکری

۳۶۵۶۶...... حضرت حسن رضی اللہ عنہ یا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ سے میرے حبیب نبی کریم ﷺ کی خواب میں ملاقات ہوئی میں نے آپ سے اہل عراق کی طرف سے پیش آنے والے مصائب کی شکایت کی تاہم آپ ﷺ نے مجھ سے عنقریب راحت ملنے کا وعدہ کیا۔ چنانچہ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ تین دن ہی زندہ رہے۔ رواہ العدنی

۳۶۵۶۷...... ابوصالح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا میں نے آپ سے امت کی طرف سے پیش آنے والے مصائب وشدائد کی شکایت کی اور میں رونے لگا آپ نے فرمایا: اے علی رونہیں۔ میں نے ایک طرف التفات کیا، کیا دیکھتا ہوں کہ دو شخص اوپر چڑھ رہے ہیں اور پھر یکا یک چٹانوں سے ان کے سر کچلے جارہے ہیں سر کچل دیئے جاتے ہیں اور پھر ٹھیک ہو جاتے ہیں ابوصالح کہتے ہیں۔ میں ہر صبح حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضری دیتا تھا میں آج صبح ہوتے ہی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے چل پڑا، حتیٰ کہ جب میں جزارین پہنچا لوگوں سے ملاقات ہوئی لوگوں نے کہا: امیر المؤمنین قتل کردیئے گئے ہیں۔ رواہ ابویعلیٰ

۳۶۵۶۸...... عبیدہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب بن ملجم کو دیکھتے یہ شعر پڑھتے تھے:

اريد حباءه ويريد قتلي عذيرك من خليلك من مرادی

میں اسے عطا کرنا چاہتا ہوں اور وہ میرا قتل چاہتا ہے تیری ضیافت تیرے مرادی دوست کی طرف سے ہوگی۔

رواہ ابن سعد وعبدالرزاق ووکیع فی الغرر

۳۶۵۶۹...... ابووائل بن سعد کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس مشک تھی آپ رضی اللہ عنہ نے وصیت کی تھی کہ آپ کو یہی خوشبو لگائی جائے علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: یہ رسول اللہ ﷺ کی خوشبوئے حنوط سے بچی ہوئی ہے۔ رواہ ابن سعد والبیہقی وابن عساکر

۳۶۵۷۰...... عبید کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خطاب میں فرماتے ہوئے سنا: یا اللہ میں نے انھیں فلاں میں ڈالا اور انھوں نے مجھے فلاں میں ڈالا اور میں نے انھیں اکتایا ہے اور انھوں نے مجھے اکتایا ہے انھیں مجھ سے راحت پہنچا اور مجھے ان سے راحت پہنچا۔ تمہارا سب سے بڑا بدبخت میری داڑھی کو خون آلود کرنے سے نہیں رکے گا۔ رواہ عبدالرزاق وابن سعد

۳۶۵۷۱...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے صادق ومصدوق ﷺ نے خبر دی ہے کہ میں اس وقت تک نہیں مروں گا جب تک مجھے یہاں ضرب نہ لگائی جائے اور آپ رضی اللہ عنہ نے سر کے آگے والے حصہ کی طرف اشارہ کیا اور اس کے خون سے داڑھی نہ آلودہ ہو جائے آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: تجھے اس امت کا سب سے بڑا بدبخت قتل کرے گا جیسا کہ ثمود کے سب سے بڑے بدبخت نے اللہ کی اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالی تھیں۔

رواہ عبد بن حمید وابن عساکر

۳۶۵۷۲...... حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تمہارا میرے ہاں ایسا ہی مقام ہے جیسا کہ ہارون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام کے ہاں تھا۔ البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ رواہ ابونعیم

۳۶۵۷۳...... ''مسند سید الحسن'' عاصم بن ضمرہ کی روایت ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ قتل کردیئے گئے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے خطاب کیا اور کہا: اے اہل عراق آج رات تمہارے درمیان موجود ایک شخص کو قتل کردیا گیا ہے اور آج اس مصیبت سے واسطہ پڑا ہے نہ اولین کو اس کا علم تھا اور نہ ہی آخرین اس کا ادراک کر پائیں گے جب نبی کریم ﷺ انھیں کسی سریہ پر بھیجتے تھے جبرئیل علیہ السلام ان کی دائیں طرف ہوتے اور میکائیل علیہ السلام بائیں طرف۔ اس وقت تک واپس نہ لوٹتے جب تک اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ پر فتح نصیب نہ فرماتا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۶۵۷۴...... ''ایضاً'' ھبیرہ بن مریم کی روایت ہے کہ میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو خطاب میں فرماتے سنا ہے: اے لوگو! گزشتہ کل تم

سے ایک شخص جدا ہو گیا ہے نہ اولین اس پر سبقت لے سکے ہیں اور نہ ہی آخرین نے اس کا ادراک کیا ہے رسول کریم ﷺ انھیں کسی مہم پر بھیجتے تھے اور جھنڈا انھیں عطا کرتے وہ اس وقت واپس لوٹتے جب اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ پر فتح عطاء فرما دیتے جبریل امین ان کی دائیں طرف ہوتے اور میکائیل بائیں طرف آپ نے ترکہ میں نہ سونا چھوڑا نہ چاندی بجز سات سو دراہم کے وہ بھی آپ کے عطایا سے باقی بچے تھے آپ نے ان سے ایک خادم خرید نے کا ارادہ کر رکھا تھا۔

رواہ ابن ابی شیبہ واحمد بن حنبل و ابونعیم وابن عساکر واوردہ ابن جریر من طریق الحسن عن الحسین

۳۶۵۷۵..... حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ قتل کر دیئے گئے تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ لوگوں سے خطاب کرنے کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد وصلوٰۃ کے بعد فرمایا: امابعد! تم نے آج رات ایسے شخص کو قتل کیا ہے ایسی رات میں جس میں قرآن نازل ہوا ہے اسی رات عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر اٹھائے گئے اسی رات یوشع بن نون موسیٰ علیہ السلام کے خادم قتل کئے گئے اور اسی رات میں بنی اسرائیل کی توبہ قبول کی گئی۔رواہ ابویعلی وابن جریر وابن عساکر

۳۶۵۷۶..... محمد بن عبداللہ بن ابی رافع اپنے دادا سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تمہیں میری سنت پر قتل کیا جائے گا۔رواہ ابن عدی وابن عساکر

۳۶۵۷۷..... صہیب کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اولین میں سب سے بڑا بدبخت شخص کون تھا؟ عرض کیا: اونٹنی کی کونچیں کاٹنے والا۔فرمایا: آخرین میں سب سے بڑا بدبخت کون ہوگا؟ عرض کیا: میں نہیں جانتا، ارشاد فرمایا: وہ شخص جو تمہیں اس سر پر مارے گا چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے اے اہل عراق میں چاہتا ہوں ایک بدبخت ترین شخص اٹھ کھڑا ہو جو سرسے داڑھی کو خون آلود کرے گا۔رواہ الرویانی وابن عساکر

۳۶۵۷۸..... عثمان بن صہیب عبداللہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اولین میں بڑا شقی کون تھا؟ عرض کیا: اونٹنی کو قتل کرنے والا۔فرمایا: تم نے سچ کہا: آخرین میں بڑا شقی کون ہوگا؟ عرض کیا: یارسول اللہ! میں نہیں جانتا فرمایا: جو تمہیں یہاں (یعنی سر پر) ضرب لگائے گا اور آپ نے کنپٹی کی طرف اشارہ کیا۔رواہ ابن عساکر

۳۶۵۷۹..... ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' عبیداللہ بن ابی رافع کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا جب کہ لوگ آپ رضی اللہ عنہ کی ایڑیوں پر چڑھے ہوئے تھے اور آپ کی ایڑیوں کو خون آلود کر دیا تھا آپ نے فرمایا: یااللہ! میں نے لوگوں کو ملال میں ڈال دیا ہے اور انھوں نے مجھے ملال میں ڈال دیا ہے یااللہ مجھے ان کی طرف سے بھلائی عطاء فرما اور میری طرف سے انھیں شر میں مبتلا کر چنانچہ یہی دن ہوا حتیٰ کہ آپ کے سر پر ضرب لگا دی گئی۔رواہ ابن عساکر

۳۶۵۸۰..... ''ایضاً'' سعید بن مسیب کی روایت ہے میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر دیکھا آپ فرمارہے تھے ضرور اس سے اس کو رنگدار کیا جائے گا آپ نے اپنی داڑھی اور ماتھے کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا کس چیز نے بدبخت کو روکے رکھا ہے میں کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات کہہ کر علم غیب کا دعویٰ کر دیا ہے جب آپ رضی اللہ عنہ قتل کر دیئے گئے تب میں سمجھا کہ آپ سے اس وقوعہ کا وعدہ کیا گیا ہے۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۵۸۱..... ابوصالح حنفی کی روایت ہے کہ میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو ہاتھ میں قرآن مجید پکڑے ہوئے دیکھا اور اسے اپنے سر پر رکھ کر فرمایا: یااللہ! لوگوں نے مجھے اس سے منع کر رکھا ہے جو کچھ اس میں ہے یااللہ! یااللہ! میں نے انھیں ملال میں ڈالا ہے اور انھوں نے مجھے ملال میں ڈالا ہے میں نے ان سے بغض کیا ہے اور انھوں نے مجھ سے بغض کیا ہے انھوں نے میری طبیعت کے خلاف کرنے پر مجھے ابھارا حالانکہ میری عادت اور میرے اخلاق ایسے نہیں ہیں مجھے ان کے متعلق بھلائی سے بدل دے اور انھیں مجھ سے شر سے بدل دے یااللہ! ان کے دلوں کو مردہ کر دے یعنی اہل کوفہ کے دلوں کو۔رواہ ابن عساکر

۳۶۵۸۲..... ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' کی روایت ہے کہ معاویہ بن جوین حضرمی کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ گھوڑوں کا معائنہ

فرمارہے تھے، آپ کے پاس سے ابن ملجم گزرا آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے اس کا نام دریافت کیا۔ یا اس کے نسب کے متعلق پوچھا۔ اس نے اپنے آپ کو غیر باپ کی طرف منسوب کردیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے جھوٹ بولا پھر اس نے باپ کی طرف نسبت ظاہر کی فرمایا: تم نے سچ کہا خبردار مجھے رسول کریم ﷺ نے حدیث بیان فرمائی ہے کہ میرا قاتل یہودیوں کے مشابہ ہوگا چنانچہ ابن ملجم یہودی تھا یہ کہہ کر آگے چل پڑا۔

رواہ ابن عساکر

٣٦٥٨٣۔ "ایضاً" عثمان بن مغیرہ کی روایت ہے کہ جب رمضان کا مہینہ داخل ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ کبھی حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے ہاں شام کا کھانا کھاتے کبھی حسین رضی اللہ عنہ کے ہاں اور کبھی ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ہاں لیکن آپ تین لقموں سے زیادہ نہ تناول فرماتے۔ اور کہتے: میرے پاس اللہ تعالیٰ کا حکم آنا چاہتا ہے اور میں بھوکا رہنا چاہتا ہوں چنانچہ ایک یا دو راتیں گزرنے پائی تھیں کہ آپ رات کے آخری حصہ میں شہید کردیئے گئے۔ رواہ یعقوب بن سفیان وابن عساکر

٣٦٥٨٤۔ "ایضاً" حسن بن کثیر اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز فجر کے لیے گھر سے باہر نکلے اتنے میں بہت سارے کرگٹ سامنے آگئے اور چیخنے لگے۔ لوگوں نے کرگٹوں کو دور بھگایا اور آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انھیں چھوڑ دو یہ نوحہ کررہے ہیں چنانچہ ابن ملجم نے آپ کو زخمی کردیا۔ رواہ ابن عساکر

٣٦٥٨٥۔ "ایضاً" اصبغ حنظلی کی روایت ہے کہ جس رات حضرت علی رضی اللہ عنہ زخمی کئے گئے طلوع فجر کے وقت ابن بناح آیا اور آپ رضی اللہ عنہ کو نماز کی اطلاع کی آپ رضی اللہ عنہ لیٹے ہوئے تھے اور بدن بوجھل ہورہا تھا ابن بناح دوسری بار پھر آیا اور پھر تیسری بار آیا حضرت علی رضی اللہ عنہ اٹھ کر چل پڑے اور یہ اشعار پڑھ رہے تھے:

شدد حیازیمک للموت
فان الموت لاقیک
ولا تجزع من الموت
اذا حل بوادیک

موت کے آگے سینہ سپر رہو یقیناً تمہیں موت کا سامنا کرنا ہوگا جب موت آجائے اس سے مت گھبراؤ۔

چنانچہ جب آپ رضی اللہ عنہ باب صغیر تک پہنچے ابن ملجم نے آپ پر حملہ کردیا اور آپ کو زخمی کردیا۔ رواہ ابن عساکر

٣٦٥٨٦ "ایضاً" ابن حنفیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حمام میں ہمارے پاس ابن ملجم آیا میں حسن اور حسین رضی اللہ عنہ حمام میں بیٹھے ہوئے تھے جب داخل ہوا تو وہ دونوں۔ (حسن رضی اللہ عنہ وحسین رضی اللہ عنہ) اس سے کھٹک گئے پوچھا کہ تمہیں ہمارے پاس آنے کی جرأت کیسے ہوئی۔ میں نے ان دونوں سے کہا: اسے چھوڑ دو کیونکہ میری عمر کی قسم! وہ جو کچھ تمہارے ساتھ کرنا چاہتا ہے وہ اس سے زیادہ تکلیف دہ ہے جو اس نے کیا جب وہ دن آیا کہ اسے گرفتار کرکے لایا گیا تو ابن حنفیہ نے کہا: آج کے دن میں اس کو اس دن سے زیادہ پہچاننے والا نہیں ہوں جس دن ہمارے پاس حمام میں داخل ہوا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ اسیر ہے اس لیے اس کی ضیافت اچھی طرح سے کرو اور اسے اچھا ٹھکانا دو اگر میں بچ گیا تو اسے قتل کروں گا یا معاف کردوں گا اگر میں مرگیا تو اسے میرے قصاص میں قتل کردو اور حد سے آگے نہ بڑھو چونکہ حد سے آگے بڑھنے والوں کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔ رواہ ابن سعد

٣٦٥٧٨.... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھ سے پوچھا: پہلے لوگوں میں سب سے بڑا بدبخت کون ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا: اونٹنی کو زخمی کرنے والا۔ فرمایا: تم نے سچ کہا: پوچھا: بعد میں آنے والوں میں سب سے بڑا بدبخت کون ہوگا؟ میں نے عرض کیا: مجھے معلوم نہیں آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جو تمہیں یہاں ضرب لگائے گا جیسا کہ اونٹنی کو زخمی کرنے والا قوم ثمود کے بنی فلاں کا سب سے بڑا بدبخت تھا آپ ﷺ نے اس بدبخت کی نسبت نچلے خاندان کی طرف کی ہے نہ کہ ثمود کی طرف۔ رواہ ابن مردویہ

٣٦٥٧٩ "ایضاً" جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب صبح کے وقت گھر سے باہر تشریف لانے

آپ کے پاس درہ ہوتا جس سے آپ لوگوں کو بیدار کرتے تھے آپ نے وہی درہ ابن ملجم کے مارا اور فرمایا: اسے کھانا کھلاؤ پانی پلاؤ اور اس کی قید و بند کو اچھا کرو اگر میں زندہ رہا تو اس کے خون کا میں خود مالک ہوں گا اگر چاہوں گا اسے معاف کردوں گا اگر چاہوں گا تو اس پر اقدام کرلوں گا اور اگر میں مرگیا اسے قتل کردینا اور اس کی لاش کا مثلہ نہ کرنا۔ رواہ الشافعی والبیہقی

۳۶۵۸۹..... "ایضاً" زہیر بن اقمر کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطاب کرتے ہوئے فرمایا: خبردار! کچھ لوگ معاویہ کی طرف سے نمودار ہونے والے ہیں میں یہی سمجھتا ہوں کہ یہ لوگ مجتمع ہو کر تمہارے اوپر غالب آجائیں گے اور وہ اپنا باطل تمہارے اوپر مسلط کردیں گے اور تمہیں حق سے علیحدہ کردیں گے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے امیر کی اطاعت کرتے ہیں اور تم اپنے امیر کی نافرمانی کرتے ہو وہ لوگ امانتدار ہیں اور تم خائن ہو، چنانچہ میں نے فلاں شخص کو عامل مقرر کیا اس نے دھوکا دیا اور سارا مال معاویہ کے پاس لے گیا۔ میں نے فلاں شخص کو عامل مقرر کیا اس نے بھی خیانت کی دھوکا دیا اور مال معاویہ کے پاس لے گیا حتیٰ کہ اگر میں کسی کے پاس لکڑ کا ایک پیالہ بھی امانت رکھوں وہ اس میں بھی ضیافت کرے گا اور مجھے اس پر بھروسہ نہیں یا اللہ! میں نے ان لوگوں سے بغض کیا انھوں نے مجھ سے بغض کیا انھیں مجھ سے راحت پہنچا اور مجھے ان سے راحت پہنچا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۵۹۰..... اصبغ بن نباتہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے خلیل ﷺ نے مجھے بتایا ہے کہ میں سترہ رمضان میں زخمی کیا جاؤں گا اسی رات موسیٰ علیہ السلام نے وفات پائی اور میں بائیس (۲۲) رمضان میں وفات پاؤں گا اسی رات عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر اٹھائے گئے۔

رواہ العقیلی وابن الجوزی فی الواھیات

کلام:..... حدیث موضوع ہے دیکھئے التنزیہ ۱/۳۶۴ والفوائد المجموعۃ ۱۱۲۱۔

تتمہ عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہ اجمعین

حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ

۳۶۵۹۱..... "مسند عمر رضی اللہ عنہ" ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے طلحہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جب اس کا ہاتھ زخمی ہوا ہے اس وقت سے اسمیں تعظیم آگئی ہے۔ رواہ الطبرانی

۳۶۵۹۲..... طلحہ بن عبیداللہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ام ابان بنت عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس کو پیغام نکاح بھیجا ام ابان نے انکار کردیا اس سے انکار کی وجہ دریافت کی گئی کہنے لگی: اگر گھر میں داخل ہو خوف سے داخل ہوتا ہے باہر نکلے تب بھی خوف برپا کرتا ہے اس پر ایسی کیفیت طاری ہے کہ دنیا کے معاملات سے اسے غافل کردیا ہے یوں لگتا ہے گویا وہ اپنی آنکھ سے اپنے رب تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے پھر حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے ام ابان کو پیغام نکاح بھیجا اس نے انکار کردیا انکار کی وجہ دریافت کی گئی تو کہنے لگی: اس کی بیوی کو صرف اون کی لٹوں سے شہد میسر ہوسکتا ہے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے پیغام نکاح بھیجا لیکن ام ابان نے انکار کردیا اس سے انکار کی وجہ سے دریافت کی گئی کہنے لگی اس کی بیوی اس سے صرف اپنی خواہش ہی پوری کرسکتی ہے اور کہتا ہے کہ میں تھا اور میں تھا وہ تھا اور وہ تھا پھر اسے طلحہ رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیجا کہنے لگی: جی ہاں یہی میرا خاوند بن سکتا ہے وجہ دریافت کی گئی کہ یہ کیسے؟ کہنے لگی: میں اس کی عمدہ عادات سے بخوبی واقف ہوں اگر گھر میں داخل ہوتا ہے تو ہنستا ہوا داخل ہوتا ہے اور باہر جاتا ہے تو مسکراتے ہوئے نکلتا ہے اگر میں اس سے کچھ مانگوں گی وہ مجھے عطاء کرے گا اگر میں خاموش رہوں تو وہ خود ابتدا کردے گا اگر میں کام کروں گی تو وہ شکر ادا کرے گا اور اگر مجھ سے غلطی سرزد ہوئی تو معاف کردے گا چنانچہ جب حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ ام ابان کو۔ (بعد از نکاح) اپنے گھر لائے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے طلحہ رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابو محمد! اگر مجھے اجازت دو میں ام ابان سے بات کرلوں؟ کہا: جی ہاں اجازت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حجلہ عروسی کا پردہ اٹھایا اور پھر کہا: السلام علیکم! اے اپنے آپ

کو بالاتر سمجھنے والی! ام ابان نے کہا: وعلیکم السلام حضرت علی رضی اللہ عنہ بولے: تجھے امیر المؤمنین سید المسلمین نے پیغام نکاح بھیجا تم نے انکار کردیا ام ابان بولی: جی ہاں یہی بات ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: تجھے رسول اللہ ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی جو رسول اللہ ﷺ کے حواری ہیں نے پیغام نکاح بھیجا تم نے انکار کردیا بولی: جی ہاں یہی بات ہے پھر کہا: میں نے تجھے پیغام نکاح بھیجا حالانکہ میری رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قرابتداری بھی ہے لیکن تم نے انکار کردیا بولی جی ہاں بات ایسی ہی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا! تم نے ایسے شخص سے شادی کی ہے جو ہم سب سے زیادہ خوبصورت ہے زیادہ سخی ہے وہ یوں اور یوں عطاء کرتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۵۹۳ ... نزال بن سبرہ کی روایت ہے کہ لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ہمیں طلحہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں کچھ بتائیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص کے متعلق کتاب اللہ میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ہے"فمنهم من قضى نحبه ومنهم من ينتظر" ان میں سے کچھ ایسے ہیں جو اپنی حاجت پوری کر چکے اور کچھ انتظار میں ہیں۔ چنانچہ طلحہ رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے اپنی حاجت پوری کرلی ہے اور مستقبل میں اس پر کوئی حساب نہیں ہوگا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۵۹۴ ... "مسند جابر بن عبداللہ" غزوہ احد میں جب لوگ رسول کریم ﷺ سے دور ہو گئے تو آپ ﷺ کے پاس صرف طلحہ رضی اللہ عنہ باقی رہے مشرکین نے ان دونوں کو گھیر لیا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ان مشرکین کا سامنا کون کرے گا؟ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کا سامنا میں کروں گا چنانچہ طلحہ رضی اللہ عنہ ہر طرف سے مشرکین کو پیچھے دھکیلنے لگے اور اسی دوران حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی انگلیاں کٹ گئیں اس پر کہا: حس" (یہ ایک کلمہ ہے جو تکلیف پہنچنے پر غفلت میں انسان کے منہ سے نکل جاتا ہے) رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے طلحہ! اگر تم "بسم اللہ" کہہ دیتے یا اللہ تعالیٰ کا ذکر لیتے فرشتے تمہیں اوپر اٹھا لیتے لوگ تمہیں دیکھتے رہ جاتے اور تم ہوا کے دوش پر فضا کو چیرتے ہوئے آسمانوں میں داخل ہو جاتے۔

رواہ ابونعیم

۳۶۵۹۵ ... "مسند سلمہ بن اکوع" حضرت طلحہ بن عبید رضی اللہ عنہ نے پہاڑ کے دامن میں ایک کنواں خریدا اور لوگوں کو کھانا کھلایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے طلحہ! یقیناً تم بڑے فیاض ہو۔ رواہ الحسن بن سفيان وابو نعيم في المعرفة وابن عساكر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۵۔

۳۶۵۹۶ ... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے منیٰ میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور فرمایا: یہ شہید ہے جو سطح زمین پر چل رہا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۵۹۷ ... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: طلحہ جنت میں داخل ہوگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ طلحہ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں مبارکباد دینے لگے۔ رواہ ابن عدی و ابن عساکر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ: ۳۳۶۷۔

۳۶۵۹۸ ... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: بخدا! ایک دن میں اپنے گھر میں تھی جب کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم صحن میں تھے ہمارے درمیان پردہ حائل تھا اتنے میں طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ آنکلے رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جسے یہ بات خوش کرتی ہو کہ وہ سطح زمین پر چلتے ہوئے ایسے شخص کو دیکھے جو اپنی حاجت پوری کر چکا ہے اسے چاہئے کہ وہ طلحہ کو دیکھ لے۔

رواہ ابویعلی و ابن عساکر

۳۶۵۹۹ ... مجاہد کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور فرمایا: یہ ان لوگوں میں سے ہے جو اپنی حاجت پوری کر چکے ہیں۔ رواہ الواقدی و ابن عساکر

۳۶۶۰۰ ... زہری کی روایت ہے غزوہ احد کے موقع پر جب مسلمانوں کو شکست ہوئی اور رسول اللہ ﷺ سے دور ہو گئے حتیٰ کہ آپ کے پاس مہاجرین وانصار میں سے صرف بارہ آدمی باقی رہے ان میں سے ایک طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ بھی تھے ایک مشرک تلوار لے کر رسول اللہ ﷺ کے چہرہ اقدس پر ضرب لگانے کے لیے آگے بڑھا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے تلوار کا وار اپنے ہاتھ پر روکا اور جب تلوار ہاتھ پر لگی کہا: "حس"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے طلحہ! رک جاتم نے بسم اللہ'' کیوں نہیں کہا اگر تم بسم اللہ کہہ دیتے یا اللہ کا ذکر کر دیتے فرشتے تمہیں اوپر اٹھا لیتے اور لوگ تمہیں دیکھتے رہ جاتے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۰۱ ..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ احد کے دن حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے آگے ڈھال بنے کھڑے تھے اتنے میں ایک مشرک آگے بڑھا تا کہ رسول اللہ ﷺ پر حملہ کردے اس کے وار کو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ پر روکا جب تلوار ہاتھ پر گی تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے منہ سے نکل گیا'' حس'' نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم بسم اللہ'' کہہ دیتے تمہیں فرشتے اوپر اٹھا لیتے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۰۲ ..... ابوسعید کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کا گزر ہوا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ شہید ہے جو سطح زمین پر چل رہا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۰۳ ..... حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا: اے طلحہ! تم ان لوگوں میں سے ہو جنہوں نے اپنی حاجت پوری کر لی ہے۔ رواہ ابن مندہ وابن عساکر

۳۶۶۰۴ ..... حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میرے اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ مال تھا جو ہم نے اپنے اپنے حصہ کا آپس میں تقسیم کر لیا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے میری زمین سے پانی پینا چاہا میں نے انہیں منع کر دیا چنانچہ عبدالرحمن نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میری شکایت کردی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم ایسے شخص کی شکایت کرتے ہو جس نے اللہ کی راہ میں گھوڑے دوڑائے ہیں؟ عبدالرحمن میرے پاس آئے اور مجھے بشارت دی میں نے کہا: اے میرے بھائی اس مال کی وجہ سے تم نے رسول اللہ ﷺ سے میری شکایت کی ہے۔ ہاں ایسی بات ہوئی ہے پھر کہا میں اللہ اور اللہ کے رسول کو گواہ بناتا ہوں کہ یہ مال تمہارا ہے۔ رواہ ابونعیم وابن عساکر وفیہ سلیمان الطلحی

۳۶۶۰۵ ..... حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب مجھے دیکھتے فرماتے تھے یہ دنیا و آخرت میں میرا خزانہ ہے۔

رواہ ابونعیم وابن عساکر وفیہ سلیمان الطلحی

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ: ۳۹۵۱۔

۳۶۶۰۶ ..... حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ احد کے دن میں نبی کریم ﷺ کو اپنے کاندھوں پر اٹھا کرلے آیا اور ایک چٹان پر آپ کو رکھ دیا آپ مشرکین کی طرف سے چٹان کی اوٹ میں ہو گئے رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ سے پیٹھ پیچھے اشارہ کیا کہ یہ جبرئیل علیہ السلام ہیں اور یہ مجھے بتارہے ہیں کہ قیامت کے دن تمہیں جس قسم کی ہولناکی میں دیکھیں گے وہاں سے تمہیں نکال دیں گے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۰۷ ..... حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں غزوہ احد کے دن میں یہ رجز یہ اشعار پڑھتا رہا ہوں۔

نحن حماة غالب ومالک
نذب عن رسولنا المبارک
نضرب عنه القوم في المعارک
ضرب صفاح الکوم في المبارک

ہم غالب و مالک خدا تعالیٰ کے حمایتی ہیں اور اپنے رسول اللہ ﷺ جو مبارک ہیں ان کا دفاع کررہے ہیں ہم ان کی طرف سے معرکوں میں لوگوں کے سروں پر وار کرتے ہیں۔

چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ احد سے واپس لوٹے حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: طلحہ کی مدح میں اشعار کہو حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار پڑھے۔

وطلحة يوم الشعب آسى محمدا على ساعة ضاقت عليه وشقت

گھاٹی والے دن طلحہ نے محمد ﷺ کی بھرپور غمخواری کی ایک ایسی گھڑی میں جو سخت تنگی اور مشقت والی تھی۔

يقيه بكفيه الرماح واسلمت اشاجعه تحت السيوف فشلت

اپنے ہاتھوں سے تیروں کو روکتا رہا جس کی وجہ سے اس کی انگلیاں تلواروں تلے شل ہوگئیں۔

وکان امام الناس الا محمدا اقام رحی الا سلام حتی استقلت

محمد ﷺ لوگوں کے امام تھے اسلام کی چکی کو قائم و دائم رکھا حتی کہ اسلام میں استقلال آ گیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی مدح میں یہ اشعار کہے۔

حمی نبی الھدی والخیل تتبعہ حتی اذا ما لقو حامی عن الدین

اس نے ہدایت دینے والے نبی کی حفاظت کی جب کہ گھوڑے اس کے پیچھے لگے ہوئے تھے حتی کہ جب مقابلہ ہوا تو وہ دین کی حفاظت کر چکے تھے۔

صبر اعلی الطعن اذولت حماتھم والناس من بین مھدی ومفتون

نیزوں کے زخموں پر صبر کیا جب حفاظت کرنے والے منہ پھیر چکے جب کہ لوگ ہدایت ملنے اور فتنہ میں پڑنے کے بین بین تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے طلحہ رضی اللہ عنہ کی مدح میں یہ شعر کہا:

حمی نبی الھدی بالسیف منصلتا لما تو لی جمیع الناس وانکشفوا

ہدایت پہنچانے والے نبی کی تلوار سے حفاظت کی جب لوگ پیٹھ پھیر کر ادھر ادھر ہوگئے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے عمر! تم نے سچ کہا: رواہ ابن عساکر وفیہ سلیمان بن ایوب الطلحی

۳۶۶۰۸ ... ''مسند زبیر'' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا۔ (یعنی غزوہ احد کے دن) طلحہ نے اپنے لیے جنت واجب کر دی ہے جب طلحہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اپنی آپ کو ڈھال بنالیا تھا۔

رواہ ابن ابی شیبۃ وابو یعلی

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ

۳۶۶۰۹ ... عروہ کی روایت ہے کہ مطیع بن اسود کہتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: اگر میں کوئی وعدہ کرتا یا کوئی ترکہ چھوڑتا مجھے زیادہ محبوب تھا کہ اس کا ذمہ دار میں زبیر رضی اللہ عنہ کو بناتا چونکہ وہ ارکان دین میں سے ایک رکن ہیں۔

رواہ یعقوب بن سفیان و ابو نعیم فی المعرفہ وابن عساکر

۳۶۶۱۰ ... عروہ کی روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ مطیع بن اسود رضی اللہ عنہ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو وصیت کی زبیر رضی اللہ عنہ نے مطیع سے کہا میں تمہاری وصیت قبول نہیں کرتا۔ اس پر مطیع نے کہا میں آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ اس سے میں نے صرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول مراد لیا ہے چنانچہ میں نے حضرت رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میں کوئی وعدہ کرتا یا کوئی ترکہ چھوڑتا میں اس کی وصیت صرف زبیر کو کرتا۔ چونکہ زبیر ارکان دین میں سے ایک رکن ہے۔ رواہ یعقوب بن سفیان وابو نعیم والبیھقی

۳۶۶۱۱ ... مطیع بن اسود کہتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص زبیر کو وصی مقرر کرے بلاشبہ زبیر اسلام کے ستونوں میں سے ایک ستون ہے۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد و ابو نعیم وابن عساکر

۳۶۶۱۲ ''مسند عمر رضی اللہ عنہ'' ابولھیعہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو کہتے سنا: میں حواری کا بیٹا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: کیا مردوں کی طرف سے زبیر تمہارا باپ ہے؟ جواب دیا: نہیں فرمایا: کیا عورتوں کی طرف ہے؟ جواب دیا: نہیں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں ہرگز یہ نہ کہتا سنوں کہ میں حواری کا بیٹا ہوں چونکہ میں رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ زبیر میرا حواری ہے۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۶۱۳.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو مسلمان شخص کوئی ترکہ چھوڑے اس کا سب سے اچھا مددگار زبیر ہے۔رواہ ابن عساکر

۳۶۶۱۴.....ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے ایک مرتبہ زبیر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: مجھے اجازت دیں تاکہ میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کروں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کو کافی ہے جو تم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد کر چکے ہو اگر میں اس کھائی کے منہ کو بند نہیں کروں گا تو امت محمد ﷺ ہلاک ہو جائے گا۔رواہ ابن عساکر

۳۶۶۱۵.....زر کی روایت ہے کہ ابن جرموز جو کہ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کا قاتل تھا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آنے کی اجازت طلب کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابن صفیہ کا قاتل دوزخ میں داخل ہو گیا ہے۔چونکہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے میرا حواری زبیر ہے۔رواہ الطبرانی والشاشی و ابویعلی وابن جریر وصححہ

۳۶۶۱۶.....موسیٰ بن عبیدہ، عبداللہ بن عبیدہ کی سند سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غزوہ خندق کے موقع پر فرمایا: کوئی شخص ہے جو ہمارے پاس بنی قریظہ کی خبر لائے؟ زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کام میں کروں گا چنانچہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اور بنو قریظہ کی خبر لائے، دوسری بار پھر رسول اللہ ﷺ نے یہی مطالبہ کیا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے دوسری بار بھی آمادگی ظاہر کی پھر تیسری بار بھی آمادگی ظاہر کی اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے میرا حواری زبیر ہے۔رواہ البزار

۳۶۶۱۷.....حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ خندق کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کون شخص جائے گا جو ہمارے پاس لوگوں کی خبر لائے گا؟ چنانچہ زبیر رضی اللہ عنہ گھوڑے پر سوار ہوئے اور خبر لائے چنانچہ دو یا تین مرتبہ ایسا کیا: جب آخری بار زبیر رضی اللہ عنہ گھوڑے پر سوار ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری میرا پھوپھی زاد بھائی زبیر ہے۔راوی کہتے ہیں اس دن نبی کریم ﷺ نے زبیر رضی اللہ عنہ کے لیے اپنے ماں باپ دنوں جمع کر کے فرمایا: میرے ماں اور باپ تجھ پر قربان ہوں۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۶۱۸.....عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے اور وہ میرا پھوپھی زاد بھائی بھی ہے۔رواہ ابن جریر

۳۶۶۱۹.....ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ مشرکین میں سے ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کو گالی دی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری طرف سے میرے دشمن کی کون کفایت کرے گا؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یہ کام میں کروں گا زبیر رضی اللہ عنہ نے اس مشرک کو للکارا اور اسے قتل کر دیا۔رواہ ابن جریر

۳۶۶۲۰.....اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مشرکین کا ایک آدمی اپنے اوپر اسلحہ سجا کر ایک اونچی جگہ پر کھڑا ہوا اور اکار کر کہنے لگا: میرے مقابلہ میں کون آئے گا؟ رسول کریم ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص سے فرمایا: کیا تم اس کی طرف کھڑے ہوئے ہو؟ اس شخص نے کہا: یا رسول اللہ اگر آپ چاہیں تو میں تیار ہوں۔اچانک زبیر رضی اللہ عنہ نے آمادگی ظاہر کی رسول کریم ﷺ نے زبیر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور فرمایا: اے ابن صفیہ کھڑے ہو جاؤ؟ زبیر رضی اللہ عنہ چل کر مشرک کے پاس جا پہنچے اور اس کے ساتھ کھڑے ہو گئے دونوں نے آپس میں دو دو ہاتھ کئے پھر ایک دوسرے سے چمٹ گئے اور لڑھکنے لگے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو بھی نیچے لٹک گیا وہ قتل کر دیا جائے گا نبی کریم ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے دعا کرنی شروع کر دی چنانچہ کافر نیچے ہوا اور زبیر رضی اللہ عنہ اس کے سینے پر چڑھ گئے اور اسے قتل کر دیا۔

رواہ ابن جریر

۳۶۶۲۱.....سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں سب سے پہلے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے تلوار سونتی ہے چنانچہ زبیر رضی اللہ عنہ ایک رات سو رہے تھے کہ اچانک آواز سنی "رسول اللہ ﷺ قتل کر دیئے گئے ہیں" زبیر رضی اللہ عنہ ننگی تلوار لے کر باہر نکل آئے اور دیوار کے پیچھے تلے انہیں نبی کریم ﷺ مل گئے اور فرمایا: اے زبیر تمہیں کیا ہوا؟ عرض کیا: میں نے سنا ہے کہ آپ قتل کر دیئے گئے ہیں فرمایا: تم نے کیا کرنے کا ارادہ کر لیا ہے عرض کیا: میں نے ارادہ کیا ہے کہ اہل مکہ سے دو چار ہاتھ کھیل وں نبی کریم ﷺ نے زبیر رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے

خیر کی چنانچہ اسدی نے اسی کے متعلق یہ اشعار کہے ہیں:

ھــــذاک آول سیف ســــل فــــی غــــضــــب
للہ سیف الــــزبیــــر الــــمــــنــــتــــضــــی انــــفــــا
حــــمیة سبــــقــــت مــــن فــــضــــل بــــخــــدتــــه
قــــد یــــحــــبــــس البــــخــــدات الــــمــــحــــس الا رفــــا

یہ پہلی تلوار جو اللہ تعالیٰ کے لیے غصہ میں سونتی گئی جو کہ زبیر کی سونتی ہوئی تلوار ہے یہ وہ بات ہے جو اس کی بہادری پر سبقت لے گئی بھی بھی بہادروں کو بزدلی روک دیتی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۲۲ عروہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے غزوہ خندق کے موقع پر فرمایا: کون شخص جائے گا جو میرے پاس بنوقریظہ کی خبر لائے گا؟ زبیر رضی اللہ عنہ گھوڑے پر سوار ہوئے اور خبر لائے چنانچہ تین مرتبہ گئے اور خبر لائے۔ نبی کریم ﷺ نے زبیر رضی اللہ عنہ کے لیے والدین جمع کر کے فرمایا: میرے ماں باپ تم پر فدا جائیں اور فرمایا: ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے میرا حواری زبیر ہے اور وہ میرا پھوپھی زاد بھائی بھی ہے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۶۶۲۳ عروہ کی روایت ہے کہ اسلام میں سب سے پہلی تلوار جو مکہ میں سونتی گئی وہ زبیر رضی اللہ عنہ کی تلوار ہے۔ چنانچہ زبیر رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ نبی کریم ﷺ قتل کر دیئے گئے ہیں انھوں نے اپنی تلوار نیام سے باہر نکال لی اور کہا: میں جس شخص سے ملوں گا اسے قتل کروں گا نبی کریم ﷺ کو خبر پہنچی آپ نے تلوار پکڑی تلوار پر ہاتھ پھیرا اور زبیر رضی اللہ عنہ کو دعا دی۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۲۴ عروہ کی روایت ہے کہ مہاجرین میں سوائے زبیر رضی اللہ عنہ کوئی شخص ایسا نہیں جس نے اپنی ماں کے ساتھ ہجرت کی ہو۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۶۲۵ عروہ کی روایت ہے کہ غزوہ بدر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ دو گھوڑے تھے ان میں سے ایک پر زبیر رضی اللہ عنہ سوار تھے۔

رواہ ابن سعد وابن عساکر

۳۶۶۲۶ عروہ کی روایت ہے کہ بدر کے موقع پر جبرئیل علیہ السلام زبیر رضی اللہ عنہ کی صورت میں نازل ہوئے اور انھوں نے زرد رنگ کا عمامہ لپیٹ رکھا تھا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۲۷ عروہ کی روایت ہے کہ زبیر رضی اللہ عنہ نے بدر والے دن زرد رنگ کا عمامہ باندھ رکھا تھا اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فرشتے زبیر کی شکل میں نازل ہو رہے ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۲۸ عروہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو بدر کے دن ایک قبا عطا فرمائی تھی جو ریشم کی بنی ہوئی تھی زبیر رضی اللہ عنہ نے یہی پہن کر جنگ لڑی۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۲۹ عروہ کی روایت ہے کہ فرشتے بدر کے دن زبیر رضی اللہ عنہ کی صورت میں نازل ہوئے فرشتوں نے اپنے اوپر زرد رنگ کے عمامے لپیٹ رکھے تھے اور ان کے شملے پیٹھ پیچھے ڈال رکھے تھے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ پر زرد رنگ کا عمامہ تھا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۳۰ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میرے پاس زبیر رضی اللہ عنہ کے دو ریشم کے بنے ہوئے بازو بند تھے نبی کریم ﷺ نے وہ دونوں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو دیئے ہوئے تھے زبیر رضی اللہ عنہ یہی پہن کر جنگ لڑتے تھے۔

رواہ احمد بن حنبل وابن عساکر

۳۶۶۳۱ ابن شہاب کی روایت ہے کہ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے سرزمین حبشہ کی طرف ہجرت کی پھر وہاں سے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پھر مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ رواہ ابونعیم فی المعرفة

۳۶۶۳۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت زبیر بن عوام اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے

درمیان مواخات قائم کی۔رواہ ابن عساکر

۳۶۶۳۳ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے غزوہ قریظہ کے دن میرے لیے اپنے ماں باپ جمع کر کے فرمایا تم پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۶۶۳۴ ...''ایضا''جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا وہ زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمارہے تھے اے ابوعبداللہ! کیا رسول اللہ ﷺ نے تمہیں یہاں حکم دیا تھا کہ جھنڈا گاڑ دو۔رواہ ابونعیم فی المعرفۃ

۳۶۶۳۵ ''ایضا''محمد بن کعب کی روایت ہے کہ زبیر رضی اللہ عنہ میں تبدیلی نہیں ہوتی تھی۔رواہ ابونعیم

۳۶۶۳۶ ''ایضا''عروہ کی روایت ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ طویل القامت تھے حتیٰ کہ جب گھوڑے پر سوار ہوتے ان کی ٹانگیں زمین پر گھسٹتی جاتی تھیں۔رواہ ابونعیم ابن عساکر

۳۶۶۳۷... عروہ کی روایت ہے کہ سب سے پہلے جس شخص نے تلوار سونتی (اسلام میں) وہ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ ہیں چنانچہ زبیر رضی اللہ عنہ نے کوئی شیطانی آواز سنی کہ رسول اللہ ﷺ پکڑ لیے گئے ہیں زبیر رضی اللہ عنہ اپنی تلوار لے کر نکل پڑے جب کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں اوپر کی طرف تھے آپ نے زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے زبیر تمہیں کیا ہوا؟ زبیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: مجھے خبر دی گئی ہے کہ آپ پکڑے گئے ہیں رسول اللہ ﷺ نے زبیر رضی اللہ عنہ کے لیے دعا کی اور تلوار واپس کی۔رواہ ابونعیم وابن عساکر

۳۶۶۳۸ عروہ کی روایت ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ کوئی شیطانی آواز سنی کہ محمد ﷺ پکڑ لیے گئے ہیں یہ واقعہ اسلام لانے کے بعد کا ہے اس وقت ان کی عمر بارہ سال تھی زبیر رضی اللہ عنہ اپنی تلوار سونتے دوڑ پڑے حتیٰ کہ مکہ کے اوپر والے حصہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچ گئے نبی کریم ﷺ نے پوچھا تمہیں کیا ہوا عرض کیا میں سنا ہے کہ آپ پکڑ لیے گئے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر معاملہ ایسا ہی ہوتا تم کیا کرتے؟ عرض کیا: میں اپنی اس تلوار سے آپ کو پکڑنے والے پر حملہ کرتا رسول اللہ ﷺ نے زبیر رضی اللہ عنہ اور ان کی تلوار کے لیے دعا کی زبیر رضی اللہ عنہ واپس لوٹ آئے چنانچہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں یہ پہلی تلوار ہے جو نیام سے نکالی گئی۔رواہ ابونعیم وابن عساکر

۳۶۶۳۹ ...''ایضا''حفص بن خالد کی روایت ہے کہ مجھے ایک بوڑھے نے حدیث سنائی ہے جو موصل میں ہمارے پاس آیا تھا وہ کہتا ہے ایک دفعہ سفر میں میں زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہو لیا چنانچہ بیابان جگہ میں زبیر رضی اللہ عنہ کو جنابت لاحق ہوگئی انھوں نے مجھے کہا میرے آگے پردہ کرلو میں نے پردہ کرلیا اور میں ان کے قریب ہوگیا جب میں نے ان کی طرف التفات کیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ان کا جسم تلواروں کے زخموں سے چھلنی ہے میں نے کہا: بخدا میں تمہارے جسم پر نشانات دیکھ رہا ہوں جو میں نے کبھی کسی پر نہیں دیکھے زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم یہ دیکھ چکے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں پھر فرمایا: اللہ کی قسم! جو زخم بھی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لگا ہے۔

رواہ ابونعیم وابن عساکر

۳۶۶۴۰ ...زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بنی قریظہ کی خبر لینے کون جائے گا میں نے عرض کیا: میں جاؤں میں خبر لینے چلا گیا اور جب واپس آیا آپ نے مجھے فرمایا: میرے ماں باپ تمہارے فدا جائیں۔رواہ ابونعیم

۳۶۶۴۱ زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے اور وہ میرا پھوپھی زاد بھائی ہے زبیر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا اے ابوعبداللہ! کیا آپ جانتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حواری کا خطاب آپ کے علاوہ کسی اور کو دیا ہے؟ جواب دیا نہیں۔رواہ ابن عساکر

۳۶۶۴۲ ایضا''عروہ کی روایت ہے کہ زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مسلمانوں کے کسی غزوہ سے پیچھے نہیں رہا البتہ یہ کہ جب میں نے ایسے لوگوں سے ملا ہوں جو معصیت میں مبتلا ہیں۔رواہ ابن عساکر

۳۶۶۴۳ ''ایضا''زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے میرے لیے میری اولاد کے لیے اور میری اولاد کی اولاد کے لیے دعا فرمائی ہے۔رواہ ابویعلی وابن عساکر

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

۳۶۶۴۴ ”مسند صدیق رضی اللہ عنہ“ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ کو سنا ہے کہ آپ سعد رضی اللہ عنہ کے لیے فرما رہے تھے یا اللہ! اس کے تیر کو نشانے پر درست لگا اس کی دعا قبول فرما فوراً اسے اپنا دوست بنا لے۔ رواہ ابن عساکر و ابن النجار

۳۶۶۴۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو نہیں سنا کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی پر اپنے ماں باپ کو فدا کیا ہو چنانچہ احد کے دن میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: اے سعد تیر برساؤ میرے ماں باپ تمہارے اوپر فدا جائیں۔

رواہ الطبرانی وابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل والعدنی واحمد بن حنبل والبخاری ومسلم والترمذی والنسائی وابن ماجہ وابو عوانۃ وابویعلی وابن حبان وابن جریر

۳۶۶۴۶ ”مسند عمر رضی اللہ عنہ“ سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی ایک لڑکی یا بڑی لڑکی نے نئی قمیص پہن رکھی تھی تیز ہوا چلنے کی وجہ سے قمیص بدن سے ہٹ گئی۔ (اور بدن کا کچھ حصہ ظاہر ہو گیا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لڑکی کو کوڑا مارا اتنے میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ آگئے تاکہ عمر رضی اللہ عنہ کو منع کریں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کوڑے سے ان کی خبر لے لی سعد رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بددعا کرنے لگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھ کر کوڑا سعد رضی اللہ عنہ کو دیا اور کہا: چلو بدلہ لے لو۔ سعد رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ کو معاف کر دیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۴۷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک رات رسول کریم ﷺ میرے پہلو میں لیٹے ہوئے تھے اور فرمانے لگے: کاش کوئی نیک آدمی ہوتا جو آج رات میری چوکیداری کرتا ہم اسی حالت میں تھے کہ ہم نے اسلحہ کی آواز (جھنکار) سنی آپ نے فرمایا: یہ کون ہے؟ عرض کیا: میں سعد بن ابی وقاص ہوں آیا ہوں تاکہ آپ کی چوکیداری کروں سعد رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی چوکیداری کرنے بیٹھ گئے رسول اللہ ﷺ سو گئے حتیٰ کہ میں آپ کے خراٹوں کی آواز سننے لگی۔ رواہ ابونعیم

۳۶۶۴۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے میں نے نبی کریم ﷺ کو نہیں دیکھا کہ بجز سعد رضی اللہ عنہ کے کسی کو فدا کہا ہو چنانچہ سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۴۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے سعد رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی کے لیے اپنے والدین کو جمع کر کے فدا نہیں کہا چنانچہ احد کے دن آپ نے فرمایا: تیر برساؤ میرے ماں باپ تمہارے اوپر فدا جائیں میدان سے فرمایا اے بہادر لڑکے تیر برساؤ مجھے نہیں معلوم کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اور کو بہادر لڑکے کے خطاب سے پکارا ہو۔ رواہ ابن شہاب

مصنف کہتے ہیں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے بقیہ فضائل حرف میں کے ذیل عن اسماء صحابہ رضی اللہ عنہم میں آئیں گے۔

حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ

۳۶۶۵۰ ”مسند صدیق رضی اللہ عنہ“ حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو شام روانہ کیا تو ان سے فرمایا: میں چاہتا ہوں تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ میرے نزدیک تمہاری کتنی عزت ہے اور میرے ہاں تمہارا کتنا مقام ہے۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے سطح زمین پر مہاجرین وانصار میں کوئی شخص ایسا نہیں جسے میں تمہارے برابر سمجھتا ہوں اور نہ ہی اس شخص یعنی عمر رضی اللہ عنہ کو جب کہ اس شخص کا میرے ہاں عظیم مقام ہے لیکن تمہارا ایک الگ مقام ہے۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۶۵۱ موسیٰ بن عقبہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول کریم ﷺ نے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے

لیے تین باتیں ارشاد فرمائیں وہ مجھے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا: اے خلیفہ رسول وہ کیا ہیں؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم رسول کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے رسول اللہ ﷺ انھیں پیچھے سے دیکھنے لگے اور پھر ہماری طرف متوجہ ہوکر فرمایا: یقیناً یہاں دو مومن کاندھے ہیں رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے آپ نے گمان کیا کہ ہم کسی ایسی چیز میں پڑے ہوئے ہیں جسے سننا ناپسند کرتے ہیں ہم آپس میں باتیں کررہے تھے اور ہم خاموش ہوگئے پھر آپ نے فرمایا: میں اپنے ایک صحابی کے متعلق کچھ کہنا چاہتا تھا!! یہ کہ وہ ابوعبیدہ ہے ہمارے پاس اہل نجران کا وفد آیا ہوا تھا وفد نے کہا: اے محمد! ہمارے پاس ایک آدمی بھیجو جو تمہارے لیے حق قبضہ کرلے اور ہم اسے دیں گے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں تمہارے ساتھ طاقتور اور امانتدار شخص کو بھیجوں گا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اس مرتبہ کے علاوہ کبھی امارت کا شوق نہیں ہوا میں نے اس امید میں سر اوپر اٹھایا تاکہ میں دیکھ سکوں چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابوعبیدہ کھڑے ہوجاؤ آپ نے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو اہل نجران کے ساتھ روانہ کیا۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۶۵۲ "مسند عمر رضی اللہ عنہ" شریح بن عبید و راشد بن سعد وغیرہما کی روایت ہے کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مقام سرغ پہنچے انھیں بتایا گیا کہ شام میں سخت وبا (طاعون) پھیلی ہوئی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ شام میں سخت وبا پھیلی ہوئی ہے اگر مجھے موت نے آن لیا اور ابوعبیدہ بن الجراح زندہ ہوں میں انھیں خلیفہ مقرر کرتا ہوں اگر اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پوچھا کہ امت محمد ﷺ پر ابوعبیدہ کو کیوں خلیفہ مقرر کیا ہے؟ میں کہونگا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے: ہر نبی کا ایک امین ہوتا ہے اور میرا امین ابوعبیدہ بن الجراح ہے لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی بات کو اوپرا تصور کیا اور کہنے لگے: قریش کے اونچے طبقہ کا کیا ہوا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر مجھے موت نے آن لیا درایں حالیکہ ابوعبیدہ بھی وفات پاجائیں تو میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کرتا ہوں اگر میرے رب تعالیٰ نے مجھ سے پوچھا کہ اسے کیوں خلیفہ مقرر کیا ہے؟ میں کہوں گا کہ میں نے میرے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: قیامت کے دن وہ چند علماء کے آگے آگے لایا جائے گا یعنی قیامت کے دن معاذ رضی اللہ عنہ علماء کی قیادت کررہے ہوں گے۔

رواہ احمد بن حنبل وابن جریر وھو صحیح ورواہ ابونعیم فی الحلیۃ من طرق عن عمر

۳۶۶۵۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے آپ کو امارت کے لیے کبھی پیش نہیں کیا بجز ایک بار کے وہ اس طرح کہ ایک بار اہل نجران رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اپنے عامل کی شکایت کی آپ نے فرمایا: میں تمہارے اوپر ایسے شخص کو عامل مقرر کرکے روانہ کروں گا جو نہایت امین ہے چنانچہ میں ان لوگوں میں شامل تھا جو اس فضیلت کو حاصل کرنے میں ایک دوسرے پر سبقت لے رہے تھے تاہم آپ رضی اللہ عنہ نے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور مجھے چھوڑ دیا۔ رواہ ابویعلی والحاکم وابن عساکر

۳۶۶۵۴ ثابت بن حجاج کی روایت ہے کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پالیتا میں اسے خلیفہ مقرر کرتا اور کسی سے مشورہ بھی نہ لیتا اگر اس کا مجھ سے سوال کیا جاتا میں کہتا: میں نے اللہ اور اس کے رسول کے امین کو خلیفہ مقرر کیا ہے۔ رواہ ابن سعد وابن عساکر

۳۶۶۵۵ ابن ابی نجیح کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے ہم جلیسوں سے فرمایا: تم لوگ کوئی تمنا کرو لوگوں نے اپنی سوچ کے مطابق تمنا کی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لیکن میں نے یہ تمنا کی ہے کہ ایک ایسا گھر ہو جو ابوعبیدہ بن الجراح جیسے لوگوں سے بھرا ہوا ہو سفیان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ نے اسلام کی پرواہ نہیں کی؟ فرمایا: یہی تو ہے جس کا میں نے ارادہ کیا ہے۔ رواہ ابن سعد

۳۶۶۵۶ شہر بن حوشب کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پالیتا میں انھیں خلیفہ مقرر کرتا میرا رب مجھ سے ان کے متعلق سوال کرتا میں کہتا: میں نے تیرے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ وہ اس امت کے امین ہیں۔

رواہ ابن سعد

۳۶۶۵۷۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نیزہ لگا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً یہاں ہی مومن پہلو ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۵۸۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور ہماری امت کا امین ابوعبیدہ بن الجراح ہے۔ فرمایا کہ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نیزے کا کچوکا لگا فرمایا یہ مومن کا پہلو ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۵۹۔۔۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کچھ لوگ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے عرض کیا: ہمارے ساتھ اپنے کسی امانتدار شخص کو روانہ کریں جسے ہم اپنے صدقات دیں رسول اللہ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم پر نظر دوڑائی مجھے شوق ہوا کہ آپ مجھے دیکھیں اور بلالیں تاہم آپ کی نظر مجھ سے تجاوز کر گئی اس وقت میں چاہتا تھا کہ زمین پھٹ جائے اور میں اس میں گھس جاؤں۔ چنانچہ آپ نے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: یہ اس امت کا امین ہے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو ان کے ساتھ بھیجا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۶۰۔۔۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس نجران کے دو سردار عاقب اور سید آئے عرض کیا: ہمارے ساتھ ایک ایسا شخص بھیجیں جو نہایت درجے کا امین ہو آپ نے فرمایا: میں تمہارے ساتھ ضرور ایسے شخص کو بھیجوں گا جو سچا امین ہوگا نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس فضیلت کے لیے اپنے سر اوپر اٹھا لیے تاہم آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوعبیدہ کھڑے ہو جاؤ چنانچہ آپ نے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو ان کے ہمراہ بھیجا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۶۶۶۱ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اہل نجران حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ہمارے لیے ایک شخص بھیجیں جو امین (امانتدار) ہو ارشاد فرمایا: میں آپ کے ساتھ ایسے شخص کو بھیجوں گا جو سچا امین ہوگا۔ تین بار فرمایا لوگ سر اٹھا کر دیکھنے لگے تاہم آپ ﷺ نے ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ رواہ احمد بن حنبل والدویانی وابویعلی و ابونعیم وابن عساکر

۳۶۶۶۲۔۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور انھیں روتے ہوئے پایا، اس نے کہا: اے ابوعبیدہ آپ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا: مجھے یہ بات رلا رہی ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یاد دلایا کہ جب اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر فتوحات کے دروازے کھول دے گا اور غنیمتیں ان کے پاس آنے لگیں گی حتیٰ کہ آپ نے شام کا بھی ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوعبیدہ! اگر اللہ تعالیٰ نے تمہاری عمر بڑھا دی تمہارے لئے تین خادم کافی ہوں گے ایک خادم جو تمہاری خدمت کرے گا ایک خادم جو تمہارے ساتھ سفر میں ہوگا اور ایک خادم جو تمہارے گھر والوں کی خدمت کرے گا۔ تمہیں تین سواریوں کے جانور کافی ہیں ایک سواری تمہارے اپنے چلنے کے لیے ایک سواری تمہارے بوجھ کے لیے اور ایک سواری تمہارے لڑکے کے لیے پھر میں ہوں کہ اپنے گھر کی طرف دیکھ رہا ہوں جو غلاموں سے بھرا پڑا ہے اور میں اپنے اصطبل کی طرف دیکھتا ہوں جو گھوڑوں اور چوپایوں سے اٹا پڑا ہے اب میں اس کے بعد رسول اللہ ﷺ سے کیسے ملاقات کروں گا جب کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں وصیت کی ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ تم میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب اور میرے قریب تر وہ شخص ہے جو مجھ سے اس حال پر ملاقات کرے گا جس حال پر اس نے مجھے چھوڑا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۶۳۔۔۔ "ایضاً" قتادہ کی روایت ہے کہ ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا مجھے پسند ہے کہ میں ایک مینڈھا ہوتا جسے میرے گھر والے ذبح کر کے میرا گوشت کھا لیتے اور میرے شوربے کے خم پی لیتے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بخدا مجھے پسند ہے کہ میں کسی اونچے ٹیلے پر پڑی ہوئی خاک ہوتا جسے تند و تیز ہوا اڑا دیتی۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۶۴ "ایضاً" عروہ بن زبیر کی روایت ہے کہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح اور ان کے اہل خانہ طاعون عمواس سے محفوظ تھے تاہم ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا اللہ! اپنا حصہ ابوعبیدہ کی آل کو بھی عطا فرما چنانچہ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی چنگل پر طاعون کا دانہ نکل آیا اور آپ رضی اللہ عنہ اس کی طرف دیکھنے لگے کسی نے کہا: یہ تو معمولی سا ہے یہ کچھ بھی نہیں فرمایا: مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس میں برکت عطا کرے گا جب قلیل میں برکت کرتا ہے تو وہ کثیر ہو جاتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۶۵۔۔۔ حارث بن عمیرہ حارثی کی روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے انھیں ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا

تاکہ ان کا حال دریافت کرآئیں جب کہ ان پر طاعون کا حملہ ہو چکا تھا چنانچہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے حارث کو طاعون کا دانہ دکھا جو ان کی ہتھیلی کی پشت پر نکلا ہوا تھا حارث کے دل میں اس کی ہیبت بڑھ گئی اور اس کو دیکھتے ہی الگ ہو گئے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ انہیں یہ بات محبوب نہیں کہ اس کی جگہ ان کے لیے سرخ اونٹ ہوں۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۶۶۔۔۔ "ایضاً" سعید بن ابی سعید مقبری کی روایت ہے جب حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ طاعون میں مبتلا ہوئے آپ اردن میں تھے اور وہیں آپ کی قبر بھی ہے آپ نے مسلمانوں میں سے جو وہاں موجود تھا اسے اپنے پاس بلایا اور کہا: میں تمہیں وصیت کرتا ہوں اگر تم اسے قبول کرو گے خیر وبھلائی پر قائم رہو گے نماز قائم کرتے رہو زکوۃ دیتے رہو رمضان کے روزے رکھو صدقہ و حج وعمرہ کرو ایک دوسرے کی بھلائی چاہو اپنے امراء کے لیے خیر خواہ رہو ان سے دھوکا مت کرو اور تمہیں دنیا غافل نہ کرنے پائے اگر کسی کو ہزار سال عمر بھی مل جائے آسے ضرور موت کا سامنا کرنا ہے جسے تم اب دیکھ رہے ہو اللہ تعالیٰ نے بنی آدم پر موت فرض کردی ہے وہ ضرور مرکر رہیں گے بنی آدم میں سب سے زیادہ عقلمند وہ ہے جو اپنے رب کی زیادہ اطاعت کرنے والا ہے اور اپنے آخری دن کیلئے زیادہ سے زیادہ عمل کرتا ہے۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اے معاذ بن جبل لوگوں کو نماز پڑھاؤ چنانچہ ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے جان جان آفرین کے سپرد کردی اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کا نظم سنبھال لیا اور فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے گناہوں سے سچی اور پکی توبہ کرو چونکہ جو شخص اپنے گناہوں سے توبہ تائب ہو کر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرتا ہے اللہ کا حق ہو جاتا ہے کہ اس بندے کو معاف کرے الا یہ کہ اس پر کسی کا قرض ہو چونکہ بندہ قرض میں پکڑا جاتا ہے تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو چھوڑتے ہوئے صبح کرے (یعنی اس سے ناراض ہو) وہ اس سے مل لے اور اس سے مصافحہ کرے کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زائد چھوڑے اور یہ کبیرہ گناہ ہے۔ رواہ ابن عساکر

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ

۳۶۶۶۷۔۔۔ "مسند عثمان رضی اللہ عنہ" ابن مسیب کی روایت ہے کہ اصحاب نبی کریم ﷺ چاہتے تھے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ آپس میں خرید وفروخت کا مقابلہ کریں تاکہ ہم جانچ سکیں کہ ان میں سے بڑا تاجر کون ہے چنانچہ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ایک گھوڑا خریدا جو کسی دوسری جگہ تھا اور وہ گھوڑا چالیس ہزار درہم میں خرید اور سے میں یہ شرط لگادی کہ اگر گھوڑا صحیح وسالم پالیا گیا تب معاملہ طے ہوگا پھر عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ آگے بڑھ گئے گھوڑا اور جانے پر واپس لوٹ آئے اور کہا: میں آپ کو چھ ہزار درہم زیادہ دوں گا بشرطیکہ میرے قاصد نے اگر اسے صحیح وسالم پایا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں ٹھیک ہے چنانچہ قاصد نے گھوڑا مردہ پایا اور یوں دوسری شرط کے ذریعے بیع سے نکل گئے۔ رواہ عبدالرزاق والبیہقی

۳۶۶۶۸۔۔۔ "ایضاً" ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف کی روایت ہے کہ ہم حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ کے راستے میں چل رہے تھے۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور فرمایا: کسی شخص کے لیے نہیں کہ وہ اس بوڑھے کی دو ہجرتوں کی فضیلت حاصل کرسکے یعنی ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۶۹۔۔۔ "مسند علی رضی اللہ عنہ" ابراہیم بن قارظ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا جب عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فوت ہوئے جاؤ ابن عوف تم نے ان کا خالص وصاف عمل پالیا اور ان کی گدلاہٹ آگے نکل گئے۔ رواہ الحاکم

۳۶۶۷۰۔۔۔ حارث بن صمہ انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ احد کے دن رسول کریم ﷺ ایک گھاٹی میں تھے آپ نے مجھ سے پوچھا: کیا تم نے عبدالرحمٰن بن عوف کو دیکھا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں یا رسول اللہ! میں نے انہیں پہاڑ کے دامن میں دیکھا ہے اور ان پر مشرکین کا ایک لشکر چھایا ہوا ہے۔ میں نے چاہا کہ ان کی طرف جاؤں اور ان کا دفاع کروں لیکن میں نے آپ کو دیکھا تو آپ کی طرف پلٹ آیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خبردار! فرشتے ان کے ساتھ مل کر لڑ رہے ہیں۔ چنانچہ میں عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کی طرف چل پڑا میں نے انہیں سات آدمیوں کے

درمیان پایا جو مقتول پچھاڑے گئے تھے میں نے کہا: آپ تو صحت مند رہے کیا ان سب کو آپ نے قتل کیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا: اس کو اسطات بن عبدسرجیل نے قتل کیا ہے اور یہ دو میں نے قتل کیے ہیں رہی بات ان مقتولین کی سو یہ اس نے قتل کیے ہیں جسے میں دیکھ نہیں سکتا۔ میں نے کہا: اللہ اور اللہ کے رسول نے سچ فرمایا۔ رواہ ابن مندہ والطبرانی وابونعیم

۳۶۶۷۱ عمرو بن وھب ثقفی کی روایت ہے کہ ہم حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے ان سے پوچھا گیا، کیا اس امت میں سے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اور نے بھی نبی کریم ﷺ کی امامت کرائی ہے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے ایک دن سحری کے قریب آپ ﷺ نے میری سواری کی گردن پر ماری میں سمجھا آپ کو کوئی کام ہے میں آپ کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا ہم چل پڑے حتی کہ لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہو گئے پھر آپ ﷺ مجھ سے آگے بڑھ گئے حتی کہ میری نظروں سے غائب ہو گئے تھوڑی دیر ٹھہرے اور پھر واپس آ گئے مجھ سے فرمایا: اے مغیرہ تمہیں کوئی کام ہے؟ میں نے عرض کیا: مجھے کوئی کام نہیں فرمایا: تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں میں لپکا اور کجاوے سے مشکیزہ کھول کر لے آیا میں نے آپ پر پانی بہایا آپ نے ہاتھ دھوئے اور اچھی طرح سے دھوئے مجھے شک ہے کہ آیا مٹی پر ہاتھ رگڑے یا نہیں آپ نے دوبارہ ہاتھ دھوئے اور پھر اپنے بازوؤں سے پانی جھاڑنے لگے آپ نے شامی جبہ پہن رکھا تھا اس کی آستین تنگ تھیں جیسے کے نیچے سے آپ نے ہاتھ نکالے اور چہرہ دھویا۔ حدیث میں ذکر کیا کہ دومرتبہ چہرہ دھویا مجھے معلوم نہیں اسی طرح ہے یا نہیں۔ آپ نے سر مبارک پر مسح کیا اور عمامہ پر بھی مسح کیا اور پھر موزوں پر مسح کیا پھر ہم اونٹنی پر سوار ہو لیے جب ہم لوگوں کے پاس پہنچے تو نماز کھڑی کی جاچکی تھی اور عبدالرحمن بن عوف آگے کھڑے۔ (امامت کرا رہے) تھے۔ ایک رکعت ہو چکی تھی اور وہ دوسری رکعت میں تھے میں عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو بتلانے لگا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لا چکے ہیں لہٰذا پیچھے ہٹ جائیں لیکن رسول اللہ ﷺ نے مجھے منع فرمادیا: جو رکعت ہم نے پائی وہ امام کے ساتھ پڑھ لی اور جو ہم سے فوت ہو چکی تھی وہ ہم نے قضاء کر لی۔ رواہ سعید بن المنصور

۳۶۶۷۲ ...... حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے آپ رضی اللہ عنہ نے مغیرہ رضی اللہ عنہ سے وضو کا پانی مانگا، پانی لائے آپ ﷺ نے وضو کیا موزوں پر مسح کیا اور پھر لوگوں کے پاس آ گئے اتنے میں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے جب عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہونے کا ارادہ کیا نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو، ہم نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی جو رکعت ملی وہ پڑھ لی اور جو فوت ہوئی اس کی قضاء کر لی۔ رواہ الضیاء

۳۶۶۷۳ عبداللہ بن دینار اسلمی اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ان اشخاص میں سے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں فتویٰ دیتے تھے چنانچہ ابوبکر عمر اور عثمان رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے جو کچھ سنتے اس کے مطابق فتویٰ دیتے تھے۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۶۷۴ ... حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے بنی خزیمہ کے ساتھ جو کچھ کیا سو کیا اس کے بعد نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ پر بنی خزیمہ کے ساتھ کیے گئے واقعے کا عیب لگایا حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: تو نے امر جاہلیت کو تھاما ہے تو نے انھیں اپنے پرانے غم کی وجہ سے قتل کر دیا ہے اللہ تجھے بھی قتل کرے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے خلاف حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کی مدد کی خالد رضی اللہ عنہ نے کہا تم نے اپنے باپ کے بدلہ میں انھیں قتل کیا ہے حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے جھوٹ بولا: بخدا میں اپنے باپ کے قاتل کو خود قتل کیا ہے اور اس پر عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو گواہ بنایا تھا پھر عثمان رضی اللہ عنہ کی متوجہ ہو کر کہا: میں آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کیا آپ کو معلوم ہے کہ میں نے اپنے باپ کے قاتل کو قتل کیا ہے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں پھر عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا: اے خالد! افسوس ہے اگر میں نے اپنے باپ کے قاتل کو قتل کیا ہوتا تو جاہلیت میں تم میرے باپ کے بدلہ میں ایک قوم کو قتل کر چکے ہوتے حضرت خالد نے کہا، تمہیں کس نے خبر کی ہے کہ وہ اسلام لا چکے تھے؟ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: سریہ میں شریک لوگ سب کہتے ہیں کہ تم نے انھیں اس حال میں پایا کہ وہ مساجد بنا رہے تھے اور اسلام کا اقرار کرتے تھے پھر تم نے ان پر تلوار چلائی حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ کا حکم ملا تھا کہ میں

ان پر حملہ کر دوں میں نے رسول اللہ ﷺ کے حکم پر حملہ کیا ہے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے بہت غصہ کیا اور برا بھلا کہا، رسول اللہ ﷺ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ سے منہ پھیر لیا اور ان پر غصہ کا اظہار کیا آپ کو یہ خبر بھی پہنچی کہ انھوں نے حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے ساتھ بحث ومباحثہ بھی کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: اے خالد! میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو چھوڑ دو جب کسی آدمی کی ناک زخمی کی جاتی ہے گویا وہ آدمی ہی زخمی ہو جاتا ہے اگر کسی شخص کے پاس ڈھیروں سونا ہو اور وہ اللہ کی راہ میں ایک قیراط خرچ کرتا رہے وہ عبدالرحمن کی ایک صبح یا ایک شام کو نہیں پہنچ سکتا۔ رواہ الواقدی وابن عساکر

۳۶۶۷۵۔۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ ناچاقی تھی اس پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کو میرے لئے چھوڑ دو اگر تم میں سے کوئی شخص اگر احد کے برابر سونا خرچ کر دے وہ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے مد یا نصف مد تک بھی نہیں پہنچ سکتا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۷۶۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے گھر میں تشریف فرما تھیں یکایک تیز آواز سنی جس سے پورا مدینہ گونج اٹھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کا تجارتی قافلہ شام سے واپس لوٹا ہے چنانچہ قافلہ میں سات سو اونٹ تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: خبردار! میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: میں عبدالرحمن بن عوف کو سرین کے بل چلتے ہوئے جنت میں داخل ہوتے دیکھ رہا ہوں یہ حدیث عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو پہنچی وہ فوراً حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے اور اس سے یہی حدیث پوچھی عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں حدیث سنائی عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بولے: میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ یہ قافلہ بمعہ ساز وسامان اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں۔ رواہ احمد بن حنبل وابونعیم

۳۶۶۷۷۔۔ عبدالرحمن بن عبداللہ بن مجمع بن حارثہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی بیوی ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا تمہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ مسلمانوں کے سردار عبدالرحمن بن عوف سے نکاح کرلو؟ ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے جواب دیا جی ہاں۔ رواہ بن مندہ وابن عساکر

۳۶۶۷۸۔۔ زہری کی روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اپنے مال کا ایک بڑا حصہ صدقہ کیا چنانچہ پہلے چار ہزار درہم صدقہ کیے پھر چالیس ہزار پھر چالیس ہزار دینار صدقہ کیے پھر سواری کے لیے پانچ سو گھوڑے پیش کئے پھر ڈیڑھ ہزار اونٹ سواری کے لیے فی سبیل اللہ صدقہ کیے آپ رضی اللہ عنہ کا مال تجارت سے مستفاد تھا۔ رواہ ابونعیم

۳۶۶۷۹۔۔ زہری کی روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں اپنے مال کا بڑا حصہ صدقہ کیا چنانچہ پہلے چار ہزار درہم صدقہ کئے پھر چالیس ہزار پھر چالیس ہزار دینار صدقہ کیے پھر سواری کے لیے پانچ سو گھوڑے فی سبیل اللہ دیے پھر ڈیڑھ ہزار اونٹ سواری کے لیے صدقہ کیے آپ رضی اللہ عنہ کا عام مال تجارت سے تھا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۸۰۔۔ ”مسند رضی اللہ عنہ“ ابراہیم بن سعد اپنے والد اور دادا کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ جس دن حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے وفات پائی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابن عوف جاؤ! بلاشبہ تم نے صاف وشفاف ماحول پایا اور گدلے سے آگے نکل گئے۔

رواہ ابراھیم بن سعد فی نسختہ

۳۶۶۸۱۔۔ ”مسند ابن عوف“ عروہ کی روایت ہے کہ جنگ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہونے والوں میں سے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ شریک ہونے تھے۔ رواہ ابونعیم

۳۶۶۸۲۔۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میرا نام عبد عمرو تھا جب میں نے اسلام قبول کیا تو میں نے اپنا نام عبدالرحمن رکھ لیا۔ رواہ ابونعیم

۳۶۶۸۳۔۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میرا نام ”عبد عمرو“ تھا تاہم رسول اللہ ﷺ نے میرا نام عبدالرحمن رکھ دیا۔

رواہ ابونعیم وابن عساکر

۳۶۶۸۴ ..... ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن کا جاہلیت میں "عبدالکعبہ" نام تھا رسول اللہ ﷺ نے آپ کا نام عبدالرحمٰن رکھ دیا۔ رواہ ابونعیم وابن عساکر وھو مرسل صحیح الاسناد

۳۶۶۸۵ ..... سعید بن عبدالعزیز کی روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کا نام "عبد عمرو" تھا رسول اللہ ﷺ نے آپ کا نام عبدالرحمٰن تجویز کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۸۶ ..... ابراہیم بن سعد کی روایت ہے کہ مجھے حدیث پہنچی ہے کہ غزوہ احد میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو اکیس (۲۱) زخم آئے ان میں سے اکثر ٹانگ پر آئے تو جس کی وجہ سے ٹانگ میں لنگڑاپن پیدا ہوگیا تھا۔ رواہ ابونعیم وابن عساکر

۳۶۶۸۷ ..... سعد بن ابراہیم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اپنے سر اور داڑھی کو خضاب وغیرہ سے تبدیل نہیں کرتے تھے۔ رواہ ابونعیم

۳۶۶۸۸ ..... یعقوب بن ابراہیم اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ کا حواری بھی کہا جاتا تھا۔ رواہ ابونعیم وابن عساکر

۳۶۶۸۹ ..... ابراہیم بن عبدالرحمٰن کی روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ پر بیہوشی طاری ہوئی اور پھر افاقہ ہوا اور فرمایا: میرے پاس تندخو سخت مزاج دو فرشتے آئے اور کہنے لگے: ہمارے ساتھ چلو ہم تمہیں غالب وامین کی عدالت میں فیصلے کے لیے لے چلتے ہیں تاہم ان دونوں سے ایک اور فرشتے کی ملاقات ہوئی اس نے ان سے پوچھا تم اسے کہاں لیے جارہے ہو؟ وہ بولے: ہم اسے غالب وامین کی عدالت میں فیصلہ کے لیے لے جارہے ہیں وہ فرشتہ بولا: اسے چھوڑ دو چونکہ یہ ابھی اپنی ماں کے پیٹ میں تھا کہ سعادت اس کا مقدر بن چکی تھی۔ رواہ ابونعیم وابن عساکر

۳۶۶۹۰ ..... "عبدالرحمٰن بن حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو فرماتے سنا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے ایک سال قبل یمن کا سفر کیا اور میں عسکلان بن عواکر حمیری کے ہاں مہمان بنا عسکلان بہت بوڑھا ہو چکا تھا اللہ تعالیٰ نے اسے طویل عمر عطاء کی تھی حتیٰ کہ وہ چڑیا کے بچے جتنا ہوگیا تھا میں جب بھی یمن جاتا اسی کے ہی ٹھہرتا اور وہ مجھ سے اہل مکہ کی خبریں دریافت کرتا اور کہتا: کیا تمہارے درمیان کسی ایسے شخص کا ظہور ہوا ہے جو نئی خبر اور نئی بات لایا ہو کیا تم میں سے کوئی شخص اپنے دین کے متعلق خوفزدہ تو نہیں؟ میں نفی میں جواب دے دیتا۔ حتیٰ کہ میں اس بار یمن آیا جب رسول اللہ ﷺ مبعوث ہو چکے تھے عسکلان نے مجھے کہا: کیا میں تمہیں ایک خوشخبری نہ سناؤں وہ تمہارے لیے تجارت سے بدرجہا افضل ہے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں ضرور سناؤ۔ وہ بولا: اللہ تعالیٰ نے پہلے مہینہ میں تمہاری قوم میں سے ایک نبی مبعوث کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے لیے پسند فرمایا ہے، اس پر کتاب نازل کی ہے اور اس پر ثواب کا وعدہ کیا ہے وہ بتوں کی پرستش سے روکتا ہے اور اسلام کی دعوت دیتا ہے وہ حق کا حکم دیتا ہے اور حق بجالاتا ہے باطل سے روکتا ہے اور باطل کو ختم کرتا ہے اے عبدالرحمٰن وہ بنی ہاشم میں سے ہے اور تم لوگ اس کے ماموں ہو، اس واقعہ کو مخفی رکھنا اور جلدی جلدی واپس جاؤ اور اس کا ہاتھ تھام لو اس کے دست راست بن جاؤ اس کی تصدیق کرو اور میری طرف سے اسے یہ اشعار پہنچاؤ۔

اشهد بالله ذی المعالی وفالق اللیل والصباح

میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتا ہوں جو عالیشان ہے جو رات اور دن کو پھاڑ کر لانے والا ہے۔

انک فی السرو من قریش یاابن المفدی من الذباح

بلاشبہ تم قریش کے رئیس سخی اور شریف انسان ہو اسے ذبح کر کے فدا ہونے والے کے بیٹے۔

ارسلت تدعو الی یقین ترشد للحق والفلاح:

تجھے پیغمبر بنا کر بھیجا گیا ہے تو یقین کی دعوت دیتا ہے حق وفلاح وکامیابی کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔

هد کرور السنین رکنی عن بکر السیر والرواح

سالھا سال کی جنگوں کا خاتمہ ہوا جب کہ ہوا اپنے ابتدائی مراحل میں ہے

فصرت حلسا لارض بيتي   قد قص من قوتي جناحي

میں اپنے گھر کے فرش کی چٹائی بن کے رہ گیا ہوں اور میرے بازو قوت ابویوت سے قاصر ہو چکے ہیں۔

اذا نا ى با لدیار بعد   فانت حرزي ومستراحي

جب گھروں میں کوئی دوری خبر قریب ہو جائے گی تو ہی میری حفاظت اور سامان راحت ہوگا۔

اشهد باالله رب موسى   انک ارسلت بالبطاح

میں اللہ تعالیٰ کو جو موسیٰ کا رب ہے گواہ بناتا ہوں یقیناً تجھے غالب بنا کر بھیجا گیا ہے۔

فكن شفيعي الى مليك   يدعو البرايا الى الفلاح

لہٰذا رب تعالیٰ کے ہاں میرے سفارشی بن جاؤ اور اللہ تعالیٰ مخلوق کو فلاح کی طرف بلاتا ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اشعار یاد کر لیے اور مکہ واپس لوٹ آیا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی میں نے انھیں سارا واقعہ کہہ سنایا ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے: یہ ہیں محمد بن عبداللہ اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنی تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے ان کے پاس جاؤ چنانچہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے جب آپ نے مجھے دیکھا ہنسنے لگے اور فرمایا: میں کھلے ہوئے چہرے کو دیکھ رہا ہوں اور اس کے لیے بھلائی کی امید کرتا ہوں تم اپنے پیچھے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: اے محمد! بھلا وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تم میرے پاس ایک امانت لائے ہو یا بدست تمہارے میری طرف کسی نے پیغام بھیجا ہے وہ لاؤ، خبردار حمیر کے بیٹے خاص مؤمنین میں سے ہیں۔ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کلمہ شہادت پڑھا اور آپ کو مسکلان کے اشعار سنائے اور سارا واقعہ بھی سنایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہت سارے لوگ ہیں جو مجھ پر ایمان رکھتے ہیں حالانکہ انھوں نے مجھے نہیں دیکھا اور بہت سارے لوگ میری تصدیق کرنے والے ہیں حالانکہ انھوں نے مجھے نہیں پایا یہ میرے سچے بھائی ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۹۱ ..... "ایضاً" ابراہیم بن سعد اپنے والد و دادا کی سند سے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو وہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ چنانچہ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے پیچھے ہٹنے کا ارادہ کیا آپ ﷺ نے ارشاد کیا کہ اپنی جگہ پر ٹکے رہو چنانچہ عبدالرحمٰن نے نماز پڑھائی اور رسول اللہ ﷺ نے ان کے پیچھے نماز پڑھی۔

رواہ ابویعلی وابن عساکر

۳۶۶۹۲ ..... ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عبدالرحمٰن! تم مالدار لوگوں میں سے تم جنت میں گھسٹتے ہوئے داخل ہو گے لہٰذا اللہ تعالیٰ کو قرض دو تا کہ وہ تمہارے قدموں کو آزاد کرے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ تو قرض دینا کیا ہے؟ رسول کریم ﷺ نے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ میرے پاس جبرئیل امین آئے اور کہا: عبدالرحمٰن کو حکم دو کہ وہ مہمان کی مہمان نوازی کرے جنگوں کے موقع پر مال دے اور مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ رواہ ابن عدی وابن عساکر

۳۶۶۹۳ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابن عوف! تم مالدار لوگوں میں سے ہو اور جنت میں گھسٹتے ہوئے داخل ہو گے لہٰذا اللہ تعالیٰ کو قرض دو تا کہ تمہارے قدموں کو آزاد کر دے عرض کیا: میں کیا چیز اللہ تعالیٰ کو قرض دوں؟ فرمایا: ایسا کرنے سے تم اس مشکل سے آزاد ہو جاؤ گے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ساری مشکلات سے میں بےخوف ہو جاؤں گا فرمایا: جی ہاں ابن عوف رضی اللہ عنہ دل میں یہ فکر لیے باہر نکلے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبرئیل امین آئے اور فرمایا: ابن عوف کو حکم دو کہ مہمان کی مہمان نوازی کرے مسکینوں کو کھانا کھلائے سائل کو عطاء کرے اور اپنے عیال سے ابتداء کرے یوں جب وہ اس طرح کرے گا اپنی مشکل سے نکل جائے گا۔

رواہ ابن عدی وابن عساکر

۳۶۶۹۴ ..... روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ظہر سے قبل طویل نماز پڑھتے تھے۔ رواہ ابن جریر

جامع فضائل ہائے خلفاء

۳۶۶۹۵ ... ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' عبد خیر کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطاب کیا اور فرمایا: لوگوں میں سب سے افضل نبی کریم ﷺ کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد عمر رضی اللہ عنہ افضل ہیں اگر میں چاہوں تو تیرے کا بھی نام لے سکتا ہوں چنانچہ بعد میں آپ سے تیرے کے متعلق پوچھا گیا کہ وہ کون ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ شخص ہے جسے گائے کی طرح ذبح کر دیا گیا ہے۔

رواه العدنی وابن ابی داؤد وابویعلی وابونعیم فی الحلیة وابن عساکر

۳۶۶۹۶ ... ''ایضاً'' عمرو بن حریث کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد ابوبکر عمر اور عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ رواه ابونعیم فی الحلیب وابن شامعین فی السنة وابن عساکر

۳۶۶۹۷ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اس وقت تک دنیا سے رخصت نہیں ہوئے جب تک کہ مجھے بتا نہیں دیا کہ ان کے بعد خلیفہ ابوبکر ہوں گے پھر ان کے بعد عمر اور ان کے بعد عثمان پھر عثمان رضی اللہ عنہ بعد خلافت کا بار میں اٹھاؤں گا۔

رواه ابن شاهین والفازی فی فضائل الصدیق وابن عساکر

۳۶۶۹۸ ... نزال بن سبرہ کی روایت ہے کہ ایک دن ہم نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو خوش خوش پایا ہم نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین ہمیں اپنے اصحاب کے متعلق کچھ بتلائیے آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کا ہر صحابی میر دوست ہے ہم نے کہا آپ ہمیں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے متعلق بتلائیں فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ ایسے شخص تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے جبرئیل امین اور محمد ﷺ کی زبان سے صدیق کہلوایا ہے وہ رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ تھے اللہ نے انھیں ہمارے دین کے لیے پسند فرمایا اور ہم نے انھیں اپنی دنیا کے لیے پسند کیا: ہم نے عرض کیا: آپ ہمیں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے متعلق بتلائیں آپ رضی اللہ عنہ بولے: میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے: یا اللہ! اسلام کو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ذریعے عزت عطاء فرما۔ ہم نے کہا: آپ ہمیں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے متعلق بتائیں: فرمایا اس شخص کو آسمانوں میں ''ذوالنورین'' کے نام سے پکارا جاتا ہے انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی دو بیٹیوں سے شادی کی ہوئی تھی اور رسول اللہ ﷺ نے انھیں جنت کی ضمانت دی ہوئی تھی۔ رواه خیثمة واللالکائی والعشاری فی فضائل الصدیق وابن عساکر

۳۶۶۹۹ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اس وقت تک وفات نہیں پائی جب تک کہ ہم نے جان نہیں لیا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے افضل ابوبکر ہیں آپ ﷺ نے اس وقت تک وفات نہیں پائی جب تک کہ ہم نے پہچان نہیں لیا کہ ابوبکر کے بعد افضل عمر بن خطاب ہیں اور آپ ﷺ نے اس وقت تک وفات نہیں پائی جب تک کہ ہم نے پہچان نہیں لیا کہ عمر کے بعد افضل ایک اور شخص ہے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص کا نام نہیں لیا۔ یعنی وہ عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ رواه ابی عاصم وابن النجار

۳۶۷۰۰ ... سعد بن طریف اصبغ بن نباتہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اصبغ ابوبکر صدیق پھر عمر پھر عثمان اور پھر میں ہوں۔ تم نے سن لیا ورنہ تمہارے دونوں کان بہرے ہو جائیں میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے ورنہ دونوں آنکھیں اندھی ہو جائیں اور وہ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے اسلام میں کوئی مولود نہیں پیدا کیا جو ابوبکر صدیق سے افضل ہو صاف ہو حقیقی ہو پرہیز گار ہو یا ان کے برابر ہو۔

رواه ابوالعباس الولید بن احمد الزوزنی فی کتاب شجرة العقل

۳۶۷۰۱ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے زمین مجھ سے ہٹے گی اور اس میں فخر نہیں: اللہ تعالیٰ مجھے ایسی کرامت وعزت عطاء فرمائے گا جو مجھے پہلے نہیں عطاء کی گئی پھر ایک منادی آواز لگائے گا: اے محمد! اپنے خلفاء کو قریب لاؤ میں کہوں گا خلفاء کون ہیں اللہ جل مجلالہ فرمائے گا عبداللہ ابوبکر صدیق چنانچہ میرے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ پہلے شخص ہوں گے جن سے

زمین بنے گی ابوبکر اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہوں گے ان کا معمولی سا حساب ہوگا پھر انھیں سبز رنگ کے دو جوڑے پہنا دیئے جائیں گے پھر انھیں عرش کے سامنے کھڑا کر دیا جائے گا منادی ایک بار پھر آواز لگائے گا کہاں ہیں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ؟ چنانچہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آئیں گے اوران کی رگوں سے خون رس رہا ہوگا میں پوچھوں گا: اے عمر تمہارے ساتھ یہ کس نے کیا ہے؟ وہ کہیں گے: مغیرہ بن شعبہ کے غلام نے انھیں بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کر دیا جائے گا اوران کا بھی تھوڑا سا حساب ہوگا پھر انھیں دو سبز رنگ کے جوڑے پہنا دیئے جائیں گے پھر انھیں بھی عرش کے سامنے کھڑا کر دیا جائے گا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ لائے جائیں گے ان کے رگوں سے بھی خون رس رہا ہوں گا میں کہوں گا اے علی تمہارے ساتھ یہ کس نے کیا ہے؟ وہ جواب دیں گے: عبدالرحمن بن ملجم نے۔ انھیں بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اوران کا بھی تھوڑا سا حساب ہوگا پھر انھیں دو سبز جوڑے پہنا دیئے جائیں گے پھر انھیں عرش کے سامنے کھڑا کر دیا جائے گا۔ رواہ الـزوزنـی وفیـه عـلـی بن صالح وقال الذهبی: لا یعرف وله خبر باطل وقال فی اللسان ذکره ابن حبان فی الثقات وقال روی عنه اهل العراق مستقیم الحدیث

۳۶۷۰۲۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے وصیت کی تھی کہ میرے بعد بار خلافت ابوبکر اٹھائیں گے اور سب لوگ ان پر اکٹھے ہو جائیں گے پھران کے بعد عمر رضی اللہ عنہ بار خلافت اٹھائیں گے اور سب لوگ ان پر اتفاق کر لیں گے پھر عثمان بار خلافت اٹھائیں گے۔ رواہ الزوزنی

۳۶۷۰۳۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں ابوبکر کو سربراہ بناؤں عمر کو مشیر مقرر کروں عثمان کو سہارا بناؤں اوراے علی تمہیں اپنا پشت پناہ بناؤں تم چار لوگ ہو تمہارا پختہ وعدہ اللہ تعالیٰ نے کتاب میں لیا ہے تم سے صرف مومن ہی محبت کرے گا اور تم سے صرف فاجر و بد بخت بغض کرے گا تم میری نبوت کے خلفاء ہو میرے ذمہ کو پورا کرنے والے ہو میری امت پر محبت ہوا یک دوسرے سے قطع تعلقی مت کرو اور نہ ہی ایک دوسرے سے پیٹھ پھیرو۔

رواہ الزوزنی والخطیب و ابونعیم فی معجم شیوخه وفی فضائل الصحابة و الدیلمی وابن عساکر وابن النجار من طرق کلها ضعفیه)

کلام:۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے اللآ لی ۱/۳۸۴۔

۳۶۷۰۴۔۔۔ قاضی شریح کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا: نبی کریم ﷺ کے بعد اس امت کا سب سے افضل آدمی ابوبکر ہے پھر عمر پھر عثمان رضی اللہ عنہ اور پھر میں ہوں۔ رواہ ابن شاذان فی مشیخته والخطیب وابن عساکر

۳۶۷۰۵۔۔۔ عبد خیر کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وضو کرایا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو اسی طرح وضو کرایا تھا میں نے آپ سے عرض کیا: یارسول اللہ مخلوق میں سب سے پہلے حساب کے لیے کسے بلایا جائے گا؟ آپ نے فرمایا: اے علی! میں بلایا جاؤں گا پھر میں رب تعالیٰ کے حضور تھوڑی دیر کھڑا رہوں گا پھر جنت کی طرف دائیں جانب کا حکم ہوگا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ پھر کسے بلایا جائے گا؟ پھر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بلایا جائے گا اور وہ بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے تھوڑی دیر کھڑے رہیں گے پھر انھیں دائیں جانب جنت کی طرف کا حکم ہوگا میں نے عرض کیا: پھر کسے بلایا جائے گا؟ فرمایا: پھر عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا جائے گا اور وہ بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے ابوبکر کی طرح کھڑے رہیں گے پھر انھیں بھی دائیں جانب جنت کی طرف حکم ہوگا؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! پھر کسے بلایا جائے گا؟ فرمایا: اے علی! پھر تمہیں بلایا جائے گا میں نے عرض کیا: عثمان بن عفان کہاں گئے فرمایا: وہ ایسا شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حیاء عطا کی ہے میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ اسے قیامت کے دن حساب کے لیے پیش نہ ہوں اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق میری سفارش قبول فرمائی۔

رواہ السلفی فی انتخاب حدیث الفداء و ابن عساکر

۳۶۷۰۶۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب میں اسراء کے موقع پر ساتویں آسمان پر پہنچا مجھے جبرئیل امین نے کہا: اے محمد! آگے ہو جائیں اللہ کی قسم یہ عزت و شرف نہ کسی مقرب فرشتہ کو ملی ہے اور نہ ہی کسی نبی مرسل کو میرے رب تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی جب میں واپس لوٹا پردے کے پیچھے سے کسی منادی نے آواز لگائی: سب سے اچھا باپ تمہارا باپ ابراہیم ہے اور سب سے اچھا بھائی تمہارا بھائی علی ہے لہٰذا اس سے بھلائی کا معاملہ کرو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے جبرئیل: کیا میں قریش کو خبر دے دوں کہ میں نے رب

تعالیٰ سے ملاقات کی ہے فرمایا: جی ہاں آپ نے فرمایا: قریش تو میری تکذیب کردیں گے جبریل امین نے اس پر کہا: ہرگز نہیں چونکہ ان میں ابوبکر صدیق بھی ہے اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے ہاں صدیق کے لقب سے لکھا ہے وہ تمہاری تصدیق کرے گا۔ اے محمد! میری طرف سے عمر کو سلام کہنا۔ (رواہ البیہقی فی فضائل الصحابی وابن الجوزی فی الواھیات وقال لا یصح۔ چونکہ اس حدیث کی سند میں مسلم بن خالد زنجی ہے: ابن المدینی کہتے ہیں ھولیس بشئ مصہ کہتے ہیں: وہ وہ شافعی مذہب کا مشہور امام ہے امام بخاری نے اسے ضعیف قرار دیا ہے ابوحاتم نے بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے ساجی کہتے ہیں: اس کی اکثر روایات غلط ہیں جب کہ ابن معین کہتے ہیں: لیس بہ باس ابن معین نے بسا اوقات اسے ثقہ اور کبھی ضعیف کہا ہے ابن عدی کہتے ہیں اس کی روایات لینے میں کوئی حرج نہیں اور وہ حدیث حسن کا راوی ہے)

۳۶۷۰۷ ...... براء بن عازب کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے ہم سے فرمایا: تم جانتے ہو کہ عرش پر کیا ہے؟ عرش پر لکھا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ ابوبکر الصدیق عمر الفاروق عثمان الشھید علی رضی اللہ عنہ الرضی۔ رواہ ابن عساکر وفیہ محمد بن عامر کذاب

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اللآلی: ۲۹۹۱۔

۳۶۷۰۸ ...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو سوائے انبیاء مرسلین کے سارے عالم پر فوقیت بخشی ہے اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے چار کو میرے لیے خصوصاً منتخب فرمایا: ابوبکر عمر: عثمان، علی کو انھیں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سب سے بہتر قرار دیا ہے یہ سب اہل علم ہیں میری امت کو ساری امتوں پر فوقیت بخشی ہے میری امت میں سے چار زمانوں کو منتخب فرمایا ہے۔ پہلا زمانہ دوسرا زمانہ اور تیسرا زمانہ پے در پے اور چوتھا زمانہ الگ ہے۔ رواہ ابن عساکر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الفاضلہ ۲۷

۳۶۷۰۹ ...... ''مسند حذیفہ رضی اللہ عنہ بن الیمان'' سالم بن ابی جعد حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کے سامنے امارت کا تذکرہ کیا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم اسے (ابوبکر کو) اپنا والی مقرر کرو تو بلاشبہ وہ امین مسلمان اور اللہ تعالیٰ کے حکم میں قوی ہے جب کہ اپنی ذات کے معاملہ میں کمزور ہے اگر عمر کو والی مقرر کرو تو وہ بھی امین مسلمان ہے اس کی راہوں میں کسی ملامت گر کی ملامت آڑے نہیں آتی اگر تم علی کو والی مقرر کرو تو وہ ہدایت یافتہ ہے اور ہدایت دینے والا ہے وہ تمہیں بالکل سیدھی راہ پر لے جائے گا۔ رواہ الخطیب وابن عساکر

۳۶۷۱۰ ...... ''ایضاً'' زید بن یثیع حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم لوگ ابوبکر خلافت کے لیے منتخب کرو تو وہ دنیا سے الگ رہنے والا ہے اور آخرت کی طرف مائل ہونے والا ہے البتہ ان کے جسم میں کمزوری ہے اگر تم عمر کو اپنا والی مقرر کرو تو وہ قوی اور امانتدار شخص ہے اور اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت گر کی ملامت آڑے نہیں آتی اگر تم علی کو والی مقرر کرو وہ سیدھی راہ پر تمہاری مدد کرے گا۔ رواہ ابن عساکر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ: ۲۰۴۵

۳۶۷۱۱ ...... قطبہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا دراں حالیکہ آپ ﷺ مسجد قباء کی بنیاد رکھ رہے تھے آپ کے ساتھ ابوبکر رضی اللہ عنہ عمر اور عثمان رضی اللہ عنہ بھی تھے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کے ساتھ ان تین کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے آپ نے فرمایا: یہی لوگ میرے بعد بار خلافت اٹھائیں گے۔ رواہ ابن عدی وابن عساکر وابن النجار

۳۶۷۱۲ ...... حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے آپ کا دایاں ہاتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ میں تھا بایاں ہاتھ عمر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ میں تھا علی رضی اللہ عنہ نے آپ کی چادر کا پلو پکڑ رکھا تھا جب کہ عثمان رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے آپ نے فرمایا: رب کعبہ کی قسم! ہم اسی طرح جنت میں داخل ہوں گے۔ رواہ ابن عساکر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ: ۶۷۵۳ والمتناھیۃ۔

۳۶۷۱۳ ...... حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھے ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دیا گیا اور دوسرے پلڑے میں میری امت رکھ دی گئی میرا پلڑا جھک گیا پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ایک پلڑے میں رکھا گیا دوسرے

پلڑے میں میری امت رکھ دی گئی ابوبکر رضی اللہ عنہ والا پلڑا جھک گیا پھر عمر رضی اللہ عنہ کو ایک پلڑے میں رکھا گیا دوسرے پلڑے میں میری امت رکھی گئی۔ عثمان رضی اللہ عنہ والا پلڑا جھک گیا پھر ترازو اٹھالیا گیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۱۴۔۔۔ حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ کی روایت ہے کہ ہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس وفد کی شکل میں حاضر ہوئے ہمارے ساتھ ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ ہمیں کوئی حدیث سناؤ جو تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوا بو بکرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کو اچھا خوب سنا دل کو بھاتا تھا آپ سے خواب کی تعبیر لی جاتی تھی چنانچہ ایک دن آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی شخص نے خواب دیکھا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص بولا: یارسول اللہ! میں نے آج رات خواب میں ترازو دیکھا جو آسمان سے لٹکا ہوا تھا۔ چنانچہ آپ کو اور ابوبکر کو ترازو میں تولا گیا آپ کا پلڑا بھاری نکلا پھر ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہ کو ترازو میں رکھا گیا ابوبکر عمر رضی اللہ عنہ پر بھاری نکلے پھر عمرو عثمان رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا عمر رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ پر بھاری نکلے پھر ترازو اٹھالیا گیا یارسول اللہ! آپ مجھے اس کی تعبیر بتلاؤں چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی تعبیر بتلائی کہ اس سے مراد نبوت کی خلافت ہے پھر اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا بادشاہت عطا فرمائے گا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ناحق کسی کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا حالانکہ جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے پائی جاتی ہے، رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمائی: حوض پر میرے پاس میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے بہت سے لوگ وارد ہوں گے وہ جب میرے پاس لائے جائیں گے مجھ سے پرے ہی روک دیئے جائیں گے میں کہوں گا میرے صحابہ رضی اللہ عنہم تو بہت سارے ہیں جواب دیا جائے گا: تمہیں نہیں معلوم کہ تمہارے بعد انھوں نے کہا کیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۱۵۔۔۔ حسن رحمۃ اللہ علیہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ صبح کے وقت فرماتے تم میں سے کسی شخص نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ ایک شخص بولا: میں نے خواب دیکھا ہے میں نے دیکھا گویا کہ آسمان سے ایک ترازو اترا ہے اس میں آپ کا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا لیکن آپ وزن میں ابوبکر پر بھاری ہے، پھر عمر رضی اللہ عنہ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ پر وزن میں بھاری نکلے پھر عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا عمر رضی اللہ عنہ والا پلڑا جھک گیا پھر ترازو اٹھالیا گیا چنانچہ میں نے رسول کریم ﷺ کے چہرہ اقدس پر ناپسندیدگی کے آثار نمایاں دیکھے۔ رواہ الترمذی وابویعلی والرویانی ابن عساکر

۳۶۷۱۶۔۔۔ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ میں اپنا صدقہ کسے ادا کروں؟ فرمایا: مجھے ادا کرو۔ عرض کیا: اگر میں آپ کو نہ پاؤں؟ فرمایا: ابوبکر کو دینا عرض کیا: اگر انھیں بھی نہ پاؤں تو فرمایا: عمر کو دینا عرض کیا اگر انھیں بھی نہ پاؤں؟ فرمایا: عثمان کو دینا پھر وہ شخص منہ پھیر کر واپس چلا گیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہی اشخاص میرے بعد میرے خلفاء ہوں گے۔ رواہ نعیم بن صحار فی الفتن والبیہقی فی فضائل الصحابہ وابن عساکر

۳۶۷۱۸۔۔۔ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مسجد کی بنیاد رکھی اور ایک پتھر نصب کیا پھر ارشاد فرمایا: میرے پتھر کے ساتھ ابوبکر پتھر رکھے پھر فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پتھر کے ساتھ عمر رضی اللہ عنہ پتھر رکھے پھر فرمایا: عمر کے پتھر کے ساتھ عثمان پتھر رکھے پھر فرمایا: میرے بعد یہی لوگ میرے خلفاء ہوں گے۔ رواہ ابویعلی وابن عدی والبیھقی فی فضائل الصحاب وابن عساکر

۳۶۷۱۹۔۔۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب حراء پہاڑ ہلنے لگا رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے حراء! رک جا تیرے اوپر یا تو ایک نبی ہے یا ایک صدیق یعنی ابوبکر ہے یا فاروق یعنی عمر رضی اللہ عنہ ہے یا پرہیزگار شخص یعنی عثمان ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۲۰۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ صبح صبح رسول کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: میں نے صبح سے قبل ایک خواب دیکھا گویا کہ مجھے کنجیاں اور بہت سارے ترازو دے دیئے گئے ہیں رہیں کنجیاں سو یہ وہی ہیں جنہیں تم چابیاں کہتے ہو اور ترازو وہی ہیں جن سے تم وزن کرتے ہو چنانچہ مجھے ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا گیا اور دوسرے پلڑے میں میری امت رکھ دی گئی میں امت پر راجح رہا پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ لائے گئے اور وہ بھی میری امت پر بھاری نکلے پھر عمر لائے گئے ان کا پلڑا بھی جھک گیا پھر عثمان لائے گئے اور وہ بھی میری امت پر بھاری رہے پھر میں بیدار ہو گیا اور ترازو اٹھالیا گیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۲۱۔۔۔۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم جو کہ کثیر تعداد میں تھے کہا کرتے تھے: نبی کریم ﷺ کے بعد اس امت میں سب سے افضل ابوبکر ہیں پھر عمر اور پھر عثمان اس کے بعد ہم خاموش ہوجاتے تھے۔رواه الشاشي وابن عساكر

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ:۵۸۸۔

۳۶۷۲۲۔۔۔۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ حراء پہاڑ پر تھے یکا یک پہاڑ ہلنے لگا آپ نے فرمایا: اے حراء سکون میں آجا تیرے اوپر یا تو ایک نبیؐ ہے یا صدیق ہے یا شہید ہے پہاڑ پر نبی کریم ﷺ ابوبکر عمر وعثمان رضی اللہ عنہم تھے۔رواه ابن عساكر

۳۶۷۲۳۔۔۔۔شعبی بنی مصطلق کے ایک شخص سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میری قوم بنی مصطلق نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا کہ میں آپ سے پوچھوں آپ کے بعد بنی مصطلق کسے صدقات دیں میں نے آپ سے پوچھا: فرمایا: ابوبکر کو دیں میری ملاقات حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوئی میں نے ان میں خبر کی انھوں نے کہا: واپس جاؤ اور پوچھو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد کسے دیں؟ میں نے آپ سے پوچھا: فرمایا: ابوبکر کے بعد عمر کو دیں میں نے علی رضی اللہ عنہ کو بتایا: انھوں نے کہا: واپس جاؤ اور پوچھو ان کے بعد کسے دیں میں نے آپ سے پوچھا: فرمایا: عمر کے بعد عثمان کو دیں میں نے علی رضی اللہ عنہ کو خبر کی انھوں نے کہا: واپس جاؤ اور پوچھو ان کے بعد کسے دیں میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس بار بار جانے پر مجھے حیاء آتی ہے۔رواه نعيم بن حماد في الفتن

۳۶۷۲۴۔۔۔۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں مسجد کی بنیاد رکھی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک پتھر لیتے آئے آپ نے وہ پتھر نصب کیا پھر عمر رضی اللہ عنہ ایک پتھر لائے آپ نے وہ بھی نصب کیا پھر عثمان رضی اللہ عنہ ایک پتھر لائے آپ نے وہ بھی نصب کیا اور پھر ارشاد فرمایا: میرے بعد یہی لوگ بار خلافت اٹھائیں گے۔رواه ابو نعيم

۳۶۷۲۵۔۔۔۔ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ صبح کی نماز پڑھ لیتے صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف چہرہ اقدس فرماتے: کیا تمہارے درمیان کوئی مریض ہے جس کی میں عیادت کروں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم عرض کرتے نہیں فرماتے: کیا تمہارے درمیان کوئی جنازہ ہے جس کے ساتھ میں بھی چلوں؟ عرض کرتے: نہیں فرماتے: تم میں سے کسی شخص نے کوئی خواب دیکھا ہے جسے وہ بیان کرے؟ چنانچہ ایک شخص بولا: میں نے آج رات خواب دیکھا ہے گویا کہ آسمان سے ایک ترازو اترا ہے ایک پلڑے میں آپ رکھ دیئے گئے ہیں اور دوسرے پلڑے میں ابوبکر تاہم ابوبکر رضی اللہ عنہ والا پلڑا ہلکا رہا۔ پھر دوسرے پلڑے میں عمر رضی اللہ عنہ لائے گئے چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہم والا پلڑا جھک گیا پھر عثمان رضی اللہ عنہ لائے گئے ان کے مقابلہ میں عمر رضی اللہ عنہ والا پلڑا جھک گیا پھر ترازو اٹھالیا گیا چنانچہ اس کے بعد رسول کریم ﷺ نے خواب کے متعلق سوال نہیں کیا۔

۳۶۷۲۶۔۔۔۔عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک باغ میں تھے ارشاد فرمایا: تمہارے پاس اہل جنت میں سے ایک شخص آیا چاہتا ہے دوسرا پھر تیسرا اور پھر چوتھا۔ چنانچہ ابوبکر داخل ہوئے پھر عمر پھر عثمان اور پھر علی رضی اللہ عنہ داخل ہوئے آپ نے فرمایا: تمہیں جنت کی خوشخبری ہے۔رواه ابن عساكر

۳۶۷۲۷۔۔۔۔شعبی کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے پانچ سو سے زائد صحابہ رضی اللہ عنہم پائے ہیں وہ سب کہتے تھے: ابوبکر رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ۔رواه ابن عساكر

۳۶۷۲۸۔۔۔۔عرفجہ اشجعی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی پھر آپ بیٹھ گئے اور فرمایا: آج رات میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کا وزن کیا گیا ابوبکر کا وزن کیا گیا وہ بھاری نکلے پھر عمر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا وہ بھی بھاری رہے پھر عثمان رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا تاہم ان میں قدرے نرمی تھی اور وہ نیک آدمی ہیں۔رواه الشيرازي في الالقاب وابن منده وقال: غريب وابن عساكر

۳۶۷۲۹۔۔۔۔عصمہ بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بنوخزاعہ کا ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملا علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم کیوں آئے ہو کہا: میں آیا ہوں تاکہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھوں کہ جب اللہ تعالیٰ انھیں اپنے پاس بلالے گا پھر تو ہم اپنے صدقات کسے دیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دینا۔ عرض کیا: جب اللہ تعالیٰ ان کی روح قبض کرلے تو پھر؟ فرمایا: عمر کو دینا اس شخص نے عرض کیا: جب عمر

رضی اللہ عنہ دنیا سے رخصت ہو گئے تو پھر فرمایا: عثمان رضی اللہ عنہ کو دینا عرض کیا: جب عثمان رضی اللہ عنہ دنیا سے رخصت ہو جائیں تو پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس وقت تم خود غور خوض کرلو۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۳۰... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص ابوبکر سے محبت کرے گا وہ قیامت کے دن ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوگا جہاں وہ جائیں گے ان کے ساتھ وہ بھی جائے گا جو شخص عمر رضی اللہ عنہ سے محبت کرے گا وہ بھی عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوگا جہاں جائیں گے ان کے ساتھ ہوگا جو عثمان رضی اللہ عنہ سے محبت کرتے گا وہ بھی عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوگا اور جو شخص مجھ سے محبت کرے گا وہ میرے ساتھ ہوگا اور جو شخص ان چاروں سے محبت کرے گا جنت کی طرف اسے لے جانے والے یہ چاروں ہوں گے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۳۱... ابولھیعہ یزید بن ابی حبیب کی سند سے ایک شخص عبد خیر سے روایت نقل کرتا ہے عبد خیر کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وضو کرایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے بھی اسی طرح رسول اللہ ﷺ کو وضو کرایا تھا جس طرح تم نے مجھے وضو کرایا ہے میں نے عرض کیا: قیامت کے دن سب سے پہلے حساب کے لیے کسے بلایا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے بلایا جائے گا پھر میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہو جاؤں گا جتنی مدت اللہ چاہے گا پھر میں نکل جاؤں گا جب کہ اللہ تعالیٰ نے میری بخشش کردی ہوگی میں نے عرض کیا: پھر کسے حساب کے لیے بلایا جائے گا؟ فرمایا: ابوبکر کو وہ بھی میری طرح اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہوں گے پھر چل پڑیں گے اللہ تعالیٰ ان کی بخشش کردے گا میں نے عرض کیا: پھر حساب کے لیے کسے بلایا جائے گا؟ فرمایا: عمر کو وہ بھی ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرح کھڑے رہیں گے اللہ تعالیٰ ان کی بھی مغفرت کردے گا میں نے عرض کیا: پھر کون حساب کے لیے لایا جائے گا آپ نے پھر میرا نام لیا میں نے عرض کیا عثمان: کہاں چلے گئے فرمایا: عثمان حیادار انسان ہے میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ اسے حساب کے لیے کھڑا نہ کرے اللہ تعالیٰ نے میری سفارش قبول فرمائی۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۳۲... "مسند علی" سعد بن طریق اصبغ بن نباتہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: اے امیر المؤمنین رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابوبکر میں نے پوچھا: پھر کون؟ فرمایا: عمر میں نے پوچھا پھر کون؟ فرمایا: عثمان میں نے عرض کیا پھر کون؟ فرمایا: پھر میں ہوں میں نے رسول کریم ﷺ کو ان دو آنکھوں سے دیکھا ہے ورنہ یہ آنکھیں اندھی ہو جائیں میں نے آپکو ان دو کانوں سے سنا ہے ورنہ یہ کان بہرے ہو جائیں۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: اسلام میں کوئی شخص ایسا نہیں پیدا ہوا جو ابوبکر و عمر سے زیادہ پرہیزگار پاکباز اور افضل ہو۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۳۳... "ایضاً" ابوحفص عمر بن عبدالمجید المیانشی (نے مجالس مکیہ میں لکھا) شیخ امام زین الدین ابومحمد عبداللہ شمیلہ بن ابی ھاشم حسنی شیخ امام زاہد ابوسعید محمد بن سعید ریحانی (یہ ۱۲۰ سال زندہ رہے) سالم بن عبداللہ بن سالم (یہ ۱۳۰ سال زندہ رہے) ابودنیا شیخ کہتے ہیں مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عرش صرف ابوبکر عمر عثمان اور علی رضی اللہ عنہم کی محبت ہی سے ثابت رہ سکتا ہے اور عرش کے ارکان صرف جبرئیل، میکائیل، اسرافیل اور اللہ عزوجل کے خادم فرشتوں ہی کی محبت سے اٹھایا جاسکتا ہے۔

کلام:... میانشی کہتے ہیں یہ حدیث درجہ حسن میں ہے اور یہ حسن کے درجہ تک پہنچی ہے مصنف کہتے ہیں: شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! یہ حدیث نہ حسن ہے اور نہ ہی ضعیف ہے بلکہ باطل ہے چونکہ ابودنیا بڑے بڑے کذابوں میں سے ایک کذاب ہے چنانچہ تین سو سال کے بعد اس نے دعوی کر دیا کہ اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے تاہم لوگوں نے سختی سے اس کی تکذیب کی ہے تعجب تو میانشی کے قول سے ہوا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۳۶۷۳۴... حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے اپنے نام اور اپنے آباء کے نام لکھے ہوئے ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا جائیں ہمیں ان لوگوں کے متعلق بتائیں: آپ نے فرمایا: ہاں تم انہی میں سے ہو عمر بھی انہی میں سے ہے اور عثمان بھی انہی میں سے ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۳۵... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ان چار صحابہ رضی اللہ عنہم کی محبت صرف کسی مومن کے دل ہی میں جمع ہو سکتی ہے یعنی ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم اجمعین کی محبت۔ رواہ ابن عساکر

جامع مناقبہائے عشرۂ مبشرہ رضی اللہ عنہم

۳۶۷۳۶...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی کردیئے گئے اور آپ رضی اللہ عنہ نے امر خلافت کے متعلق شوریٰ قائم کردی آپ کی خدمت میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا داخل ہوئیں اور عرض کیا: اے ابا جان! لوگ کہتے ہیں یہ چھ لوگ پسندیدہ نہیں ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے سہارا دو لوگوں نے آپ کو سہارا دے کر بٹھایا آپ نے فرمایا: علی بن ابی طالب کے متعلق لوگ کچھ نہ کہیں چونکہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ اے علی! میرے ہاتھ میں ہاتھ دو قیامت کے دن میرے ساتھ جنت میں داخل ہوجاؤ گے عثمان بن عفان کے متعلق بھی کچھ نہ کہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے: جس دن عثمان رضی اللہ عنہ کو موت آئے گی اس پر آسمان کے فرشتے نماز پڑھیں گے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! خصوصاً عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے یا سب مومنین کے لیے فرمایا: خصوصاً عثمان کے لیے طلحہ بن عبید اللہ کے متعلق کچھ نہ کہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو ایک رات فرماتے سنا ہے درانحالیکہ آپ کا کجاوہ گرنے لگا تھا آپ نے فرمایا: میرا کجاوہ جو درست کرے گا جنت میں داخل ہوگا طلحہ رضی اللہ عنہ نے بھاگ کر کجاوہ درست کیا اور آپ رضی اللہ عنہ سواری پر سوار ہوئے پھر فرمایا: اے طلحہ! یہ جبرئیل کھڑے ہیں اور تمہیں سلام کہہ رہے ہیں اور کہتے ہیں قیامت کی ہولناکیوں میں میں تمہارے ساتھ رہوں گا حتیٰ کہ تمہیں ان سے نکال لوں۔ زبیر بن عوام کے متعلق بھی نہ کہیں چونکہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ایک دن سوتے ہوئے دیکھا اور آپ کے پاس زبیر رضی اللہ عنہ چہرہ اقدس سے مکھیاں دفع کرنے بیٹھ گئے حتیٰ کہ جب آپ بیدار ہوئے ارشاد فرمایا: اے ابوعبداللہ! تم یہاں سے گئے نہیں ہو جواب دیا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میں نہیں گیا: آپ نے ارشاد فرمایا: یہ جبرئیل کھڑے ہیں تمہیں سلام کہہ رہے ہیں اور کہتے ہیں: قیامت کے دن میں تمہارے ساتھ ہوں گا حتیٰ کہ جہنم کو تم سے دور کردوں سعد بن ابی وقاص کے متعلق بھی کچھ نہ کہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے بدر کے دن جب کہ سعد نے اپنی کمان میں چودہ مرتبہ وتر ڈالا فرمایا: تم پر میرے ماں باپ فدا جائیں تیر برساؤ عبدالرحمٰن بن عوف کے بارے میں بھی کچھ نہ کہیں چنانچہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں دیکھا جب کہ حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ مارے بھوک کے رو رہے تھے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہمارے پاس کون شخص کوئی چیز لائے گا؟ چنانچہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ایک برتن لیے نمودار ہوئے اس میں حلوا اور دو روٹیاں تھیں روٹیوں کے درمیان چربی رکھی تھی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ دنیا میں تمہاری کفایت کرے اور تمہاری آخرت کا میں ضامن ہوں۔

رواہ امعاذ بن المشنی فی زیارات مسند مسدد و الطبرانی فی الاوسط و ابونعیم فی الفضائل للصحابة وابو بکر الشافعی فی الغیلانیات وابوالحسین بن بشران فی فوائده والخطیب فی تلخیص المتشابه وابن عساکر والدیلمی و سنده صحیح

۳۶۷۳۷...... ''مسند عثمان'' ابان بن عثمان بن عفان کی روایت ہے کہ میرے والد محترم نے مجھے حدیث سنائی ہے کہ نبی کریم ﷺ حراء پہاڑ پر چڑھے پہاڑ ہلنے لگا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے حراء سکون میں آجا تجھ پر تو ایک نبی ہے یا صدیق ہے یا شہید ہے حراء پہاڑ پر رسول اللہ ﷺ ابوبکر عمر عثمان، علی طلحہ، زبیر، عبدالرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہم اجمعین تھے۔

رواہ البا غندی فی مسند عمر بن عبدالعزیز وابن عساکر

۳۶۷۳۸...... حضرت عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ اپنے دس صحابہ ابوبکر، عمر عثمان علی زبیر طلحہ وغیرھم رضی اللہ عنہم اجمعین کے ساتھ حراء پہاڑ پر تھے یکایک پہاڑ ہلنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے حراء رک جا تیرے اوپر یا تو نبی ہے یا صدیق ہے یا شہید ہے۔ رواہ الحسن بن سفیان ویعقوب بن سفیان وابن منده وابن عساکر

۳۶۷۳۹...... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ حراء پہاڑ پر تھے یکایک ہلنے لگا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے حراء رک جا تجھ پر یا تو نبی ہے یا صدیق ہے یا شہید ہے پہاڑ پر رسول اللہ ﷺ ابوبکر عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، عبدالرحمٰن بن عوف سعد بن ابی وقاص اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ تھے۔ رواہ ابویعلی والبغوی، وابن شاهین فی الافراد والطبرانی وابن عساکر

۳۶۷۴۰..... "مسند سعید بن زید" رجاح بن حارث کی روایت ہے کہ ہم کوفہ کی بڑی مسجد میں تھے، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ چارپائی پر تشریف فرماتھے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بولے: میں نے رسول کریم ﷺ کوارشادفرماتے سنا ہے کہ ابوبکر جنت میں عمر جنت میں عثمان جنت میں علی جنت میں طلحہ جنت میں زبیر جنت میں عبدالرحمن بن عوف جنت میں سعد جنت میں اگر نویں مومن کا میں نام لینا چاہوں تو لے سکتا ہوں لوگوں نے کہا: ہم آپ کواللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتے ہیں کہ وہ نویں مؤمن کون ہیں؟ سعید رضی اللہ عنہ بولے: جب تم مجھے واسطہ دیتے ہو تو مومنین میں سے نواں شخص میں ہوں اور رسول کریم ﷺ دسویں ہیں۔ پھر کہا: بخدا صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی ایک کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گھڑی بھر کے لیے کھڑا ہونا اس سے بدرجہا افضل ہے کہ اگر تم میں سے کسی کو عمر نوح دی جائے۔ رواہ احمد بن حنبل وابونعیم فی المعرفة وابن عساکر

۳۶۷۴۱..... "ایضاً" حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نو آدمیوں پر گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنت میں جائیں گے اگر میں دسویں پر گواہی دوں تو میں گناہ گار نہیں ہوگا آپ سے پوچھا گیا وہ کیسے؟ سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حراء پہاڑ پر تھے اچانک پہاڑ ہلنے لگا آپ ﷺ نے پاؤں مارا اور فرمایا: اے حراء رک جا چونکہ تجھ پر یا تو نبی ہے یا صدیق ہے یا شہید ہے پوچھا گیا وہ کون ہیں فرمایا: رسول اللہ ﷺ ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد اور عبدالرحمن عوف رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں۔ پوچھا گیا: دسواں کون ہے فرمایا: وہ میں ہوں۔ رواہ الترمذی وقال حسن صحیح و ابونعیم وابن النجار

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۲۷۔

۳۶۷۴۲..... حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ سے عرض کرتے سنا: کاش میں اہل جنت سے ہوتا، ارشاد فرمایا: میں آپ سے سوال نہیں کرتا مجھے معلوم ہے کہ آپ اہل جنت میں سے ہیں ارشاد فرمایا: میں اہل جنت میں سے ہوں تم بھی اہل جنتن میں سے ہو عمر اہل جنت میں سے عثمان اہل جنت میں سے علی اہل جنت میں سے طلحہ اہل جنت میں سے زبیر اہل جنت میں سے عبدالرحمن اہل جنت میں سے سعد اہل جنت میں سے اگر میں چاہوں تو دسویں کا بھی نام لے سکتا ہوں حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: ہم آپ کو واسطہ دیتے ہیں کہ آپ اس کا نام لیں! فرمایا: وہ میں ہوں۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۴۳..... "ایضاً" حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ حرا پہاڑ پر تھے آپ نے دس صحابہ کا ذکر فرمایا: کہ وہ جنت میں ہیں وہ یہ ہیں ابوبکر عمر عثمان علی طلحہ زبیر عبدالرحمن بن عوف سعید بن مالک سعید بن زید اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم۔ رواہ ابن عساکر

جامع مناقبہائے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین

۳۶۷۴۴..... نیار اسلمی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے دور خلافت میں جب کوئی مہم پیش آتی، اہل شوریٰ سے مشورہ کرتے اور انصار میں سے حضرت معاذ بن جبل حضرت ابی بن کعب اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے مشورہ لیتے۔ رواہ ابن سعد

۳۶۷۴۵..... سعد بن ابراہیم اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عبداللہ بن مسعود ابودرداء اور ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے پوچھتے: اس مسئلہ میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث مروی ہے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تا وفات مدینہ سے باہر نہیں جانے دیا۔ رواہ ابن سعد

۳۶۷۴۶..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں کہ میں تمہارے درمیان کتنی مدت تک زندہ رہوں گا لہٰذا میرے بعد ان لوگوں کی اقتداء کرو جو میرے بعد آئیں گے وہ ابوبکر وعمر ہیں عمار کی سیرت پر چلو اور ابن مسعود تمہیں جو حدیث سنائے اس کی تصدیق کرو۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۶۷۴۷..... "مسند سعید بن تمیم سکونی والد بلال بن سعد بلال بن سعد اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا

رسول اللہ! آپ کی امت کے کون لوگ افضل ہیں: فرمایا: میں اور میرے زمانہ کے لوگ ہیں تے عرض کیا: پھر کیا ہے فرمایا: پھر دوسرا زمانہ ہے میں نے عرض کیا: پھر کیا ہے فرمایا: پھر تیسرا زمانہ ہے میں نے عرض کیا: اس کے بعد؟ فرمایا: اس کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو خود اپنے تئیں گواہی دیں گے حالانکہ ان سے گواہی کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا وہ قسمیں اٹھائیں گے حالانکہ ان سے قسمیں نہیں لی جائیں گی ان کی پاس امانتیں رکھی جائیں گی اور وہ امانتیں ادا نہیں کریں گے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۴۸۔۔۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن رسول کریم ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: اے اصحاب محمد! آج رات اللہ تعالیٰ نے مجھے جنت میں تمہارے ٹھکانے دکھائے ہیں اور یہ بھی دکھایا ہے کہ میرے ٹھکانے کے مقابلہ میں تمہارے ٹھکانوں کا کیا انداز ہے پھر آپ ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے علی کیا تم راضی نہیں ہو کہ جنت میں تمہارا ٹھکانا میرے ٹھکانے کے بالمقابل ہو؟ عرض کیا: جی ہاں یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں کیوں راضی نہیں ہوں پھر آپ ۔۔۔۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں ایک شخص کو اس کے نام سے اس کے ماں باپ کے نام سے پہچانتا ہوں جب وہ جنت کے دروازے پر آئے گا تو جنت کے دروازوں میں سے کوئی دروازہ اور جنت کے بالا خانوں میں سے کوئی بالا خانہ نہیں رہے گا مگر ہر ایک سے آواز آئے گی مرحبا مرحبا حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ شخص تو خوفزدہ نہیں ہوگا۔ فرمایا: وہ ابوبکر بن ابی قحافہ ہے پھر آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: میں نے جنت میں ایک عظیم الشان محل دیکھا ہے جو سفید موتی سے بنا ہوا ہے اس کا گنبد بھی سفید موتی کا ہے اور اس پر یاقوت جڑے ہوئے ہیں مجھے اس کی خوبصورتی تعجب خیز معلوم ہوئی میں نے کہا: اے رضوان یہ محل کس کا ہے؟ اس نے جواب دیا: یہ قریش کے ایک نوجوان کا ہے میں سمجھا وہ میرا ہے میں اس میں داخل ہونے لگا رضوان نے مجھے کہا: اے محمد! یہ عمر بن خطاب کا ہے اے ابوحفص! اگر تمہاری غیرت کا پاس نہ ہوتا تو میں اس میں ضرور داخل ہوتا حضرت عمر ﷺ رو پڑے اور پھر عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ پر غیرت کروں گا پھر آپ ﷺ حضرت عثمان ﷺ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے عثمان ﷺ ہر نبی کا جنت میں ایک رفیق ہوتا ہے اور تو جنت میں میرا رفیق ہوگا پھر آپ طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے طلحہ! اے زبیر! ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور تم دونوں میرے حواری ہو پھر عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے عبدالرحمن تم مجھ سے پیچھے رہ گئے مجھے خوف لاحق ہوا کہیں تم ہلاک تو نہیں ہو گئے ہو لیکن تم آ ہی گئے اور پسینہ میں شرابور تھے میں نے تم سے پوچھا: تمہیں کیوں تاخیر ہوئی میں تو سمجھا کہ تم ہلاک ہو گئے ہو تم نے جواب دیا: یارسول اللہ! کثرت مال نے مجھے تاخیر میں رکھا تاہم میں اپنے مال کے متعلق حساب دینے میں لگا تار کھڑا رہا کہ یہ مال میں نے کہاں سے کمایا اور اسے کہاں خرچ کیا؟ حضرت عبدالرحمن ﷺ رونے لگے اور عرض کیا یارسول اللہ! یہ سو اونٹ کھڑے ہیں جو میرے پاس مصر کی تجارت سے واپس لوٹے ہیں میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ یہ سب اہل مدینہ کی بیواؤں اور یتیموں پر صدقہ ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مجھ پر تخفیف فرمائے۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۷۵۰۔۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں تین انصاری جو بنو عبدالاشھل سے ہیں رسول اللہ ﷺ کے بعد فضلیت میں ان پر کوئی فوقیت نہیں رکھتا۔ وہ یہ ہیں سعد بن معاذ اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہم اجمعین۔ رواہ ابو یعلی و ابن عساکر

۳۶۷۵۱۔۔۔۔ ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا کہ اگر رسول اللہ ﷺ خود کسی کو خلیفہ مقرر کرتے تو وہ کون ہوگا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ان سے پوچھا گیا: پھر کون ہوتا جواب دیا: عمر رضی اللہ عنہ پوچھا گیا: عمر رضی اللہ عنہ کے بعد کون ہوتا جواب دیا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ پھر عائشہ رضی اللہ عنہا خاموش ہو گئیں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ و ابن عساکر

۳۶۷۵۲۔۔۔۔ سعید بن جبیر کی روایت ہے کہ ابوبکر عمر عثمان، علی طلحہ، زبیر، سعید، عبدالرحمن بن عوف اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہم اجمعین جنگ میں رسول اللہ ﷺ کے آگے آگے ہوتے اور نماز میں آپ ﷺ کے پیچھے پہلی صرف میں کھڑے ہوئے مہاجرین وانصار میں سے کوئی بھی دوسرے کی جگہ (غار میں) کھڑا نہیں ہوتا تھا خواہ وہ غائب ہو یا حاضر ہو۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۵۳..... محمد ثابت عبدی قتادہ سے روایت نقل کرتے ہیں قتادہ کہتے ہیں رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سب سے زیادہ مہربان اور امت پر رحم کھانے والے ابوبکر ہیں اللہ تعالیٰ کے حکم میں سب سے زیادہ گرفت کرنے والے عمر ہیں میری امت میں سب سے زیادہ حیادار عثمان ہیں حلال وحرام کا سب سے زیادہ علم رکھنے والے معاذ بن جبل ہیں سب سے زیادہ فرائض سے واقفیت رکھنے والے زید بن ثابت ہیں سب سے بڑے قاری ابی بن کعب ہیں اور کہا جاتا تھا قضاء کا سب سے زیادہ علم رکھنے والے علی رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں۔ رواہ الضیاء

۳۶۷۵۴..... ابوالبختری کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا: آپ ہمیں محمد ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق بتائیں فرمایا: ان میں سے کس کے متعلق تم پوچھتے ہو لوگوں نے عرض کیا: آپ ہمیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے متعلق بتائیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انھوں نے قرآن وسنت کا علم حاصل کیا پھر غمخواری کی اور علم میں ان کی کفایت کی گئی لوگوں نے کہا آپ ہمیں ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے متعلق بتائیں۔ فرمایا انھوں نے علم کا بڑا ذخیرہ اپنے پاس محفوظ کیا ہے پھر وہ اس سے نکل گئے لوگوں نے کہا: عمار کے متعلق ہمیں بتائیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ مؤمن ہے اور بھول جاتا ہے لیکن جب اسے یاددھانی کرائی جاتی ہے اسے یاد ہو جاتا ہے لوگوں نے کہا: سلمان رضی اللہ عنہ کے متعلق بتائیں فرمایا: انھوں نے پہلا علم بھی حاصل کیا اور دوسرا علم بھی حاصل کیا وہ بحر بیکراں ہیں اس کی گہرائی کا پانی ختم نہیں ہونے پایا وہ ہم اہل بیت میں سے ہے۔ لوگوں نے کہا: آپ ہمیں اپنے متعلق بتلائیں فرمایا: تم کیا چاہتے ہو؟ چنانچہ جب میں سوال کرتا تھا مجھے عطا کردیا جاتا تھا اور جب خاموش رہتا تھا مجھ سے ابتداء کردی جاتی تھی۔

رواہ ابن سعد والمروزی فی العلم والدورقی وابن عساکر

۳۶۷۵۵..... "مسند اسامہ" اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت جعفر اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اکٹھے ہوئے جعفر رضی اللہ عنہ بولے: میں رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب ہوں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب ہوں زید رضی اللہ عنہ نے بھی دعویٰ کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب ہوں۔ سب نے کہا رسول اللہ ﷺ کے پاس چلو ان سے پوچھ لو چنانچہ یہ صحابہ رضی اللہ عنہم آئے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے اجازت طلب کی آپ نے ارشاد فرمایا: اے اسامہ! باہر جاؤ اور دیکھو یہ کون لوگ ہیں؟ میں نے عرض کیا: یہ جعفر علی اور زید ہیں میں نے نہیں کہا کہ میرے اباجان ہیں فرمایا: انھیں اجازت دو یہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اندر داخل ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ ارشاد فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہا مجھے زیادہ محبوب ہے عرض کیا: ہم آپ سے مردوں کے متعلق پوچھ رہے ہیں۔ ارشاد فرمایا: اے جعفر رہی تمہاری بات سو تم خلقت واخلاق میں میرے مشابہ ہو اور مجھ سے ہو میرے شجرہ میں سے ہو اے علی! تم میرے داماد ہو اور میرے دو بچوں کے والد ہو میں تجھ سے ہوں اور تو مجھ سے ہے۔ اور اے زید! تم میرے آزاد کردہ غلام ہو تم مجھ سے ہو اور قوم میں سب سے زیادہ محبوب ہو۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی والحاکم والضیاء

۳۶۷۵۶..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ انصار کے دو قبیلے اوس اور خزرج ایک دوسرے پر فخر کرنے لگے اوس نے کہا: ہم میں سے چار لوگ بڑے فضائل کے حامل ہیں خزرج والے بولے: ہم میں سے بھی چار ہیں اوس والوں نے کہا: سعد بن معاذ ہم میں سے ہیں جن کے لیے رب تعالیٰ کا عرش جھوم اٹھا ہم میں وہ شخص بھی ہے جس ایک کی گواہی دو آدمیوں کی گواہی کے برابر ہے یعنی حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ ہم میں غسیل ملائکہ حنظلہ بن راہب بھی ہیں اور ہم میں وہ شخص بھی ہے جس کی نعش کو شہد کی مکھیوں نے ڈھانپ لیا تھا یعنی عاصم بن ثابت بن افلح۔ خزرج والے بولے: ہم میں ایسے چار اشخاص ہیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں قرآن جمع کیا حالانکہ آپ کے عہد میں ان کے علاوہ کسی اور نے جمع نہیں کیا: وہ یہ ہیں: ابی بن کعب معاذ بن جبل زید بن ثابت اور ابوزید رضی اللہ عنہم اجمعین۔

رواہ ابویعلی وابو عوانة والطبرانی وابن عساکر وقال هذا حديث حسن صحيح

۳۶۷۵۷..... "ایضاً" حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جنت چار اشخاص کی مشتاق ہوئی ہے علی، ابوذر، عمار اور مقداد رضی اللہ عنہم کی۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۷۵۸......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے چار کی زیادہ مشتاق ہے۔ میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں ان سے محبت کروں۔ چنانچہ اس فضیلت کے حصول کے لیے صہیب رومی بلال بن ابی رباح طلحہ، زبیر سعد بن ابی وقاص خدیفہ بن الیمان اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم امیدیں کرنے لگے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کون ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عمار! اللہ تعالیٰ تمہیں منافقین کی پہچان کرائے رہی بات ان چار کی تو ان میں سے ایک علی ہے دوسرا مقداد بن اسود کندی ہے تیسر اسلمان فارسی ہے اور چوتھا ابوذر غفاری ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

۳۶۷۵۹......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ جبرئیل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اے محمد! اللہ تعالیٰ تیرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تین سے محبت کرتا ہے تم بھی ان سے محبت کرو وہ علی بن ابی طالب ابوذر اور مقداد ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک بار آپ ﷺ کے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا: اے محمد تیرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تین کی جنت زیادہ مشتاق ہے آپ ﷺ کے پاس حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی تھے وہ امیدیں کرنے لگے کہ یہ فضیلت انصار میں سے بھی کسی کو حاصل ہو ارادہ کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے ان کے متعلق دریافت کریں لیکن مارے ھیبت کے سوال نہ کیا حضرت انس رضی اللہ عنہ باہر نکل آئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی ان سے کہا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ میں ابھی ابھی رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا کہ اتنے میں جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہنے لگے: تیرے صحابہ میں سے تین کے لیے جنت مشتاق ہے میں نے امید کی کہ یہ فضیلت کسی انصاری کے حصہ میں بھی آئے لیکن مارے ہیبت کے میں نے سوال نہیں کیا: کیا آپ جائیں گے تا کہ سوال کرلیں؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں سوال کرنے سے ڈرتا ہوں کہ میں ان میں سے نہ ہوں اور پھر میری قوم مجھ پر خوشیاں کرنے لگے پھر انس رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا: انھوں نے بھی ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرح انکار کردیا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ان کی ملاقات ہوئی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حامی بھرلی کہ میں پوچھتا ہوں اگر میں ان میں سے ہوا تو اس پر اللہ کی حمد کرتا ہوں اگر نہ ہوا تو بھی اللہ کی حمد کروں گا۔ علی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: جنت آپ کے صحابہ میں سے تین کی زیادہ مشتاق ہے یا نبی اللہ وہ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی تم انہی میں سے ہو ایک عمار بن یاسر ہے وہ جنگوں میں تمہارے ساتھ حاضر رہے گا ان جنگوں کی فضیلت واضح ہے اور ان کی بھلائی عظیم تر ہے اور ایک سلمان ہے اور وہ ہم اہل بیت میں سے ہے وہ خیر خواہ ہے اسے اپنا دست راست بنالو۔ رواہ ابویعلی وفیہ نضر بن حمید عن بن طریق الا سکاف وھما ضعیفان

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۲۳۲۸۔

۳۶۷۶۰......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں جعفر اور زید رضی اللہ عنہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم ہمارے بھائی ہو اور ہمارے آزاد کردہ غلام ہو زید رضی اللہ عنہ کچھ شرمندہ سے ہوگئے پھر جعفر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم خلقت اور اخلاق میں میرے مشابہ ہو زید رضی اللہ عنہ کے بعد وہ بھی شرمندہ سے ہوگئے پھر مجھ سے فرمایا: تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں پھر میں بھی جعفر کے بعد شرمندہ سا ہوگیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابویعلی والبیہقی

فائدہ:......یہ شرمندگی کسی گناہ پر نہیں بلکہ یہ وہ شرمندگی ہے جو بادشاہ کے حضور رعایا کو عزت افزائی پر عارضی طور پر لاحق ہوجاتی ہے۔

حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ

۳۶۷۶۱......علی بن عبداللہ قرشی اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک قوم کے پاس سے گزرے جو آپس میں بیٹھے تمنائیں کررہے تھے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی تمہارے ساتھ تمنا کرتا ہوں میری تمنا ہے کہ اس گھر جیسا کوئی گھر ہو جو ابوعبیدہ بن الجراح اور سالم مولائے ابوحذیفہ جیسے لوگوں سے بھرا ہو چونکہ سالم اللہ تعالیٰ سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے اگر اسے اللہ کا خوف نہ بھی ہو وہ پھر بھی اللہ کی نافرمانی نہیں کرے گا رہی بات ابوعبیدہ کی سو میں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابوعبیدہ بن الجراح ہے۔ رواہ الدینوری وابن عساکر

حضرت ابوعبیدہ بن الجراح اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما

۳۶۷۶۲۔۔۔ ''مسند عمر'' مالک بن اوس کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چار سو دینار لیے اور ایک تھیلی میں ڈال کر غلام سے کہا: یہ ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس لے جاؤ پھر تم تھوڑی دیر گھر ہی میں ٹھہرو اور دیکھو کہ وہ کیا کرتے ہیں گے چنانچہ غلام ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور کہا: امیر المؤمنین کہتے ہیں کہ یہ اپنے کام میں صرف کرلو۔ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بولے: اللہ تعالیٰ امیر المؤمنین پر رحم فرمائے پھر بولے: اے لڑکی یہ سات دینار فلاں کے پاس لے جاؤ یہ پانچ فلاں کے پاس لے جاؤ حتیٰ کہ اسی طرح سب ختم کردیئے غلام عمر رضی اللہ عنہ کے پاس واپس لوٹ آیا اور انھیں خبر دی غلام نے عمر رضی اللہ عنہ کو اس حال میں پایا کہ انھوں نے اسی طرح حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے لیے بھی دینار تھیلی میں ڈال کر تیار کررکھے تھے فرمایا اے غلام یہ معاذ بن جبل کے پاس لے جاؤ اور تھوڑی دیر گھر میں ٹھہرو دیکھو کہ وہ کیا کرتے ہیں گے چنانچہ غلام دینار لے کر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا آپ یہ دینار اپنی ضرورت میں صرف کریں یہ امیر المؤمنین نے بھیجے ہیں۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ امیر المؤمنین پر رحم فرمائے اے لڑکی یہ لے جاؤ فلاں کے پاس یا فرمایا فلاں کے گھر میں کچھ دیر بعد معاذ رضی اللہ عنہ کی بیوی نمودار ہوئی اور کہا: بخدا! ہم مسکین لوگ ہیں ہمیں بھی کچھ دیجیئے چنانچہ تھیلی میں صرف دو دینار بچے تھے، معاذ رضی اللہ عنہ وہ لے کر اپنی بیوی کے پاس چلے گئے غلام واپس لوٹ آیا اور عمر رضی اللہ عنہ کو ساری خبر سنائی عمر رضی اللہ عنہ سن کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا: بلاشبہ یہ صحابہ رضی اللہ عنہم آپس میں بھائی بھائی ہیں اور ایک قسم کی عادات کے حاملین ہیں۔ رواہ ابن المبارک

حضرت ابی بن کعب اور جندب بن جنادہ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہم

۳۶۷۶۳۔۔۔ ابن جریج عمرو بن دینار سے روایت نقل کرتے ہیں کہ بجالہ تمیمی کہتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مسجد میں ایک لڑکا پایا اس نے اپنی گود میں ایک صحیفہ کھول رکھا تھا جس میں لکھا تھا: نبی مؤمنین پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتا ہے اور وہ مومنین کا باپ ہوتا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے مٹادو لڑکا بولا: بخدا! میں نہیں مٹاؤں گا چونکہ یہ ابی بن کعب کے مصحف میں ہے دونوں اٹھے اور حضرت ابی بن کعب کے پاس چلے گئے ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں قرآن میں مشغول رہتا تھا جب کہ آپ بازاروں میں خرید وفروخت میں مشغول رہتے تھے جب کہ آپ کی چادر جو آپ کے کاندھے پر ہوتی تھی اور ابن عجماء کے دروازے کے ساتھ اٹک جاتی تھی عمرو بن دینار کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجوسیوں سے جزیہ نہیں لینا چاہتے تھے حتیٰ کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے کے ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا تھا عمرو بن دینار کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کے حضرت جزء بن معاویہ رضی اللہ عنہ احنف بن قیس کے چچا کو خط لکھا وہ عمر رضی اللہ عنہ کی وفات سے ایک سال قبل کسی جگہ کے گورنر تھے لکھا کہ جادوگر کو قتل کرو اور مجوسیوں کو محرم کے رشتہ سے روکو اور انہیں آگ جلانے سے منع کرو۔ فرمایا: ابو بستان کا کیا حال ہے نبی کریم ﷺ نے جندب سے فرمایا: جندب اور جندب کیا ہے وہ ایک وار کرتا ہے جس سے حق و باطل میں فرق کرتا ہے ایک ابو بستان قلعہ کے نچلے حصہ میں ولید بن عقبہ کے پاس کھیل رہے ہیں اور وہ کوفہ کے امیر تھے جبکہ لوگ سمجھتے تھے کہ وہ محل کی فصیل پر ہیں اس پر جندب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو تمہاری ہلاکت کھیل تو تمہارے ساتھ کیا جارہا ہے وہ تو محل کے نچلے حصہ میں ہے پھر چل پڑے اپنی تلوار لی اور اسے ماردیا۔ رواہ عبدالرزاق

سماک بن مخرمہ و سماک بن عبیدہ و سماک بن خرشہ رضی اللہ عنہم

۳۶۷۶۴۔۔۔ ''مسند عمر'' سیف بن عمر، محمد وطلحہ ومہلب وعمرو سعید سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سماک بن مخرمہ و سماک بن عبیدہ

اور سماک بن خرشہ رضی اللہ عنہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں برکت عطا فرمائے یا اللہ! ان کے ذریعے اسلام کو بلندی عطا فرما اور ان سے اسلام کی تائید فرمادے۔ رواہ ابن عساکر

مفصل فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم کے بیان میں

حروف معجم کی ترتیب پر

حرف الف...... حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

۳۶۷۶۵...... ابونضرہ کی روایت ہے ہمارا ایک شخص جسے جبر یا جبیر کہا جاتا تھا کہتا ہے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں مدینہ پہنچا اور آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا مجھے اللہ تعالیٰ نے سمجھداری اور بات کرنے کا سلیقہ عطا کر رکھا تھا میں دنیاداری کی باتیں کرنے لگا اور دنیا کی خوب تحقیر بیان کی کہ دنیا کی ہر شے ذلیل ہے آپ رضی اللہ عنہ کے پہلو میں ایک سفید رنگت والا شخص بیٹھا ہوا تھا جب میں بات کر کے فارغ ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہاری ہر بات درست ہے سوائے اس کے کہ تم دنیا کے پیچھے پڑ گئے ہو کیا تم جانتے ہو دنیا کیا ہے؟ اسی دنیا ہی میں ہمارا گزر بسر ہے اور آخرت کے لیے ہمارا توشہ ہے اسی دنیا میں تمہارے اعمال ہیں جن کا تمہیں آخرت میں بدلہ دیا جائے گا۔ چنانچہ ایک شخص دنیا میں رہتا ہے جو مجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! یہ کون شخص ہے جو آپ کے پہلو میں بیٹھا ہوا ہے؟ فرمایا: یہ مسلمانوں کے سردار ابی بن کعب ہیں۔ رواہ البخاری فی الادب وابن عساکر

۳۶۷۶۶...... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب پر ایک آیت کی قرات رد کر دی، حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے یہ آیت رسول کریم ﷺ سے اسی طرح سنی ہے جب کہ آپ کو بقیع میں خرید و فروخت غافل کیے ہوئے تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا میں تمہیں آزمانا چاہتا تھا تم میں ایسا شخص کوئی ہے جو حق بات کہے اس امیر میں کوئی بھلائی نہیں جس کے پاس حق بات نہ کہی جاتی ہو اور وہ امیر خود بھی حق بات نہ کہتا ہو۔ رواہ ابن راھویہ

۳۶۷۶۷...... ابوحبہ بدری کہتے ہیں: ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی ملاقات ہوگئی آپ ﷺ نے فرمایا: جبرئیل علیہ السلام نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں سورت لم یکن الذین کفروا سناؤں ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہاں میرا تذکرہ کیا گیا ہے؟ فرمایا: جی ہاں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ رواہ ابونعیم وابن عساکر

۳۶۷۶۸...... "مسند ابی رضی اللہ عنہ" حضرت ابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابومنذر! مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہیں قرآن سناؤں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور آپ ہی سے علم حاصل کیا نبی کریم ﷺ نے ابی رضی اللہ عنہ کی بات رد کر دی ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! کیا میرا ذکر کیا گیا ہے؟ فرمایا: جی ہاں تمہارے نام اور نسب کا ملا اعلیٰ میں ذکر کیا گیا ہے۔ عرض کیا: یا رسول اللہ تب سنائیں۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط وابن عساکر

۳۶۷۶۹ "ایضاً" ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے امیر المؤمنین میں نے اس ہستی سے قرآن حاصل کیا ہے جس نے جبریل سے حاصل کیا ہے اور یہ تازہ تازہ ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والحاکم وابن عساکر وسعید بن المنصور

۳۶۷۷۰...... "ایضاً" حضرت ابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بخار کی کیا جزاء ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بخار والے کے لیے نیکیاں لکھی جاتی ہیں جب تک وہ کپکپی میں مبتلا رہتا ہے یا پسینہ سے شرابور رہتا ہے ابی رضی اللہ عنہ کہنے لگے: یا اللہ! میں تجھ سے ایسے بخار کا

سوال کرتا ہوں جو مجھے تیرے راہ میں نکالنے سے نہ روکے مجھے تیرے گھر (بیت اللہ) کی طرف جانے سے نہ روکے اور مجھے تیرے نبی کی مسجد میں جانے سے نہ روکے چنانچہ اس کے بعد جب بھی ابی رضی اللہ عنہ کو چھوا گیا انھیں بخار کی حالت میں پایا گیا۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط وھو حسن وابن عساکر

۳۶۷۷۱..... عکرمہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہیں قرآن سناؤں عرض کیا: میرے رب نے میرا ذکر کیا ہے؟ فرمایا جی ہاں: عرض کیا: آپ مجھے ایک آیت سنائیں میں آپ کو دوبارہ وہی سناؤں گا۔ رواہ ابن ابی سیبۃ

۳۶۷۷۲..... عبدالرحمٰن بن ابزی کی روایت ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا: رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہیں ایک سورت سناؤں ایک روایت میں ہے کہ مجھ پر ایک سورت نازل کی گئی ہے اور حکم دیا گیا ہے کہ وہ میں تمہیں سناؤں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے لیے میرا نام لیا گیا ہے؟ فرمایا: جی ہاں عبدالرحمٰن بن ابزی کہتے ہیں: میں نے ابی رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ اس پر خوش ہوئے؟ فرمایا: مجھے خوش ہونے سے کیا چیز روکتی حالانکہ فرمان باری تعالیٰ ہے" قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذالک فلتفرحوا "کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے فضل و رحمت سے اور اس پر تم خوش ہو جاؤ۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے یہ آیت اسی طرح" فلتفرحوا "کی تا کی ساتھ پڑھی تھی۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۷۳..... حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا: فلاں شخص اپنے باپ کی بیوی کے پاس جاتا ہے۔ ابی رضی اللہ عنہ بولے: اگر میں ہوتا تلوار سے اس کی گردن اڑا دیتا نبی کریم ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا: اے ابی تم کتنے غیرتمند ہو میں تم سے زیادہ غیرتمند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرتمند ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۷۴..... "ابوادریس خولانی کی روایت ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: اے عمر! اللہ کی قسم آپ جانتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر رہتا تھا اور تم لوگ آتے رہتے تھے مجھے قریب کیا جاتا تھا جب کہ لوگوں کے آگے پردہ کر دیا جاتا تھا میرے ساتھ یہ اور یہ ہوتا تھا بخدا اگر میں چاہتا اپنے گھر ہی سے چمٹا رہتا اور کوئی حدیث نہ سناتا اور کسی کو نہ پڑھتا تاوقتیکہ مجھے موت آجاتی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا اللہ! تیری مغفرت یقیناً ہم نہیں جانتے کہ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے پاس علم رکھا ہے لیکن جتنا علم بھی رکھتے ہو لوگوں کو سکھاتے جاؤ۔ رواہ ابن ابی داؤد فی المصاحف وابن عساکر

۳۶۷۷۵..... "ایضاً" ابوالعالیہ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ عبادت گزار شخص تھے جب آپ کی لوگوں کو ضرورت پڑتی عبادت چھوڑ دیتے اور لوگوں کی ضرورت پوری کرنے بیٹھ جاتے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۷۶..... "مسند عمر رضی اللہ عنہ" ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارے ساتھ ہماری قوم کی سرزمین کی طرف چلو چنانچہ ہم لوگ آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ چل نکلے میں اور ابی بن کعب لوگوں کے پیچھے پیچھے تھے اچانک بادل چھا گئے ابی رضی اللہ عنہ بولے: یا اللہ! بادلوں کی اذیت کو ہم سے دور رکھنا چنانچہ جب ہم آگے والے لوگوں کے ساتھ ملے ان کے کجاوے بھیگے ہوئے تھے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیوں بارش تمہارے اوپر نہیں برسی؟ میں نے عرض کیا: ابومنذر نے اللہ تعالیٰ سے دعا کر لی تھی کہ یا اللہ! بارش کی اذیت کو ہم سے دور رکھنا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم نے ہمارے لیے دعا نہ کی۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی مجابی الدعوۃ وابن عساکر

۳۶۷۷۷..... "ایضاً" ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں مدینہ کی گلیوں میں سے ایک گلی میں کتاب اللہ کی ایک آیت پڑھا جا رہا تھا یک میں نے اپنے پیچھے ایک آواز سنی کہ: اے ابن عباس اس آیت کی سند بیان کرو میں نے جو پیچھے مڑ کر دیکھا تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں میں نے کہا: میں آپ کو ابی بن کعب کی سند پیش کرتا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام سے فرمایا: اس کے ساتھ ابی بن کعب کے پاس چلو اور اس سے کہو کیا تم ہی نے یہ آیت ابن عباس کو پڑھائی ہے؟ ہم حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے ابھی ہم دروازے پر ہی پہنچے تھے کہ اتنے میں عمر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور اجازت طلب کی ہم تینوں ابی رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے

اتنے میں زید رضی اللہ عنہ بھی کھرچن سے سر کھرچتے ہوئے آن پہنچے عمر رضی اللہ عنہ کے لیے ایک تکیہ پھینک دیا اور آپ اس پر بیٹھ گئے جب کہ ابی رضی اللہ عنہ یوں بیٹھے تھے کہ ان کا منہ دیوار کی طرف تھا اور پشت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف عمر رضی اللہ عنہ نے ہماری طرف متوجہ ہوکر فرمایا: یہ شخص ہمیں کچھ نہیں سمجھتا۔ پھر ابی رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ کی طرف منہ کر کے متوجہ ہوئے اور کہا: اے امیر المؤمنین! مرحبا کیا آپ ہم سے ملاقات کرنے آئے ہیں یا کوئی کام سے؟ فرمایا: نہیں بلکہ کام ہے۔ اے ابی! لوگوں کو کیوں ناامید کرتے ہو؟ ابن عباس کہتے ہیں: یہ آیت کی طرف اشارہ تھا جس میں شدت تھی، ابی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے اسی ہستی سے قرآن حاصل کیا ہے جس نے براہ راست جبرئیل امین سے حاصل کیا ہے اور قرآن اس وقت تازہ تازہ تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تالی بجائی اور اٹھ کھڑے ہوئے اور کہتے جارہے تھے: اللہ کی قسم! تم باز نہیں آ ؤ گے اور میں صبر کرنے والا بھی نہیں ہوں اللہ کی قسم! تم باز نہیں آ ؤ گے اور میں صبر کرنے والا بھی نہیں ہوں۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۷۷۸...... ''مسند ابی'' عبدالرحمٰن بن ابزی اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم ہوا ہے کہ تمہیں قرآن سناؤں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے میرا ذکر کیا ہے اور میرا نام بھی لیا ہے؟ فرمایا: جی ہاں ابی رضی اللہ عنہ رونے بھی لگے اور ہنسنے بھی لگے: پھر ابی رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی: ''بفضل اللہ وبرحمته فبذالک فلتفرحو ا'' چنانچہ ابی رضی اللہ عنہ نے تاء کے ساتھ آیت پڑھی۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۷۹...... حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سال قرآن سنایا جس سال آپ دنیا سے رخصت ہوئے چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابی! جبرئیل نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں قرآن سناؤں۔ اور وہ تمہیں سلام بھی کہہ رہے تھے۔

رواہ ابن منده فی تاریخ اصبهان

۳۶۷۸۰...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ابن ابی کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میرے رب تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں قرآن سناؤں ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے ابی رضی اللہ عنہ رونے لگے لوگوں کا خیال ہے کہ انھوں نے سورت ''لم یکن'' پڑھی تھی۔ رواہ ابویعلی وابن عساکر

۳۶۷۸۱...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں سورت ''لم یکن الذین کفروا '' سناؤں ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے؟ فرمایا: جی ہاں ابی رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومملم والترمذی والنسائی وابویعلی

۳۶۷۸۲...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب سورت ''لم یکن الذین کفروا '' نازل ہوئی نبی کریم ﷺ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں یہ سورت سناؤں۔ ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا وہاں میرا نام لیا گیا ہے یارسول اللہ ابی رضی اللہ عنہ نے رونا شروع کردیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۸۳...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں قرآن سناؤں۔ عرض کیا: اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے میرا نام لیا ہے فرمایا جی ہاں عرض کیا: رب العالمین کے حضور میرا تذکرہ کیا گیا ہے فرمایا: جی ہاں اس پر ابی رضی اللہ عنہ کی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبانے لگیں۔ رواہ ابن عساکر وابن النجار

۳۶۷۸۴...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں قرآن سناؤں عرض کیا: اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے؟ فرمایا: جی ہاں عرض کیا: رب العالمین کے حضور میرا ذکر کیا گیا ہے؟ فرمایا: جی ہاں چنانچہ ابی رضی اللہ عنہ کی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبانے لگیں۔ رواہ ابن النجار

۳۶۷۸۵...... ''مسند ابی المنتفق'' رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابومنذر! مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہیں قرآن پیش کروں عرض کیا: یارسول اللہ! وہاں میرا ذکر کیا گیا ہے؟ فرمایا: جی ہاں چنانچہ ملاء اعلیٰ میں تمہارا نام اور نسب ذکر کیا گیا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابی

ابیض بن حمال مآربی السبائی رضی اللہ عنہ

۳۶۷۸۶..... "مسندہ" ابیض بن حمال رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ انھوں نے رسول کریم ﷺ سے صدقہ کے متعلق بات کی جب وہ وفد کی صورت میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے آپ نے ارشاد فرمایا: اے سبا کے بھائی صدقہ کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں ہے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ ہم کپاس کاشت کرتے ہیں جب کہ سبا قوم مارک سے ہلاک ہو چکی ہے اور ان میں سے تھوڑے لوگ ہی باقی بچے ہیں تاہم نبی کریم ﷺ نے ہر سال ستر جوڑوں کی قیمت جو معافر کپڑے کی قیمت کے برابر ہو دینے پر صلح کر لی یہ ٹیکس ان لوگوں پر لاگو کیا تھا جو سبا قوم میں سے ابھی باقی تھے اہل سبا لگاتار ٹیکس دیتے رہے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے چنانچہ گورنروں نے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد ستر جوڑوں کی صلح کا معاہدہ توڑ دیا لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس معاہدہ کو جوں کا توں رہنے دیا۔ حتیٰ کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی دنیا سے رخصت ہو گئے ان کے بعد پھر یہ معاہدہ ٹوٹ گیا اور صدقہ کے طور پر قائم رہا۔ رواہ ابوداؤد والطبرانی والضیاء

کلام:..... حدیث ضعیف ابی داؤد میں ذکر کی گئی ہے دیکھئے ۶۵۴

۳۶۷۸۷..... "ایضاً" روایت ہے کہ حضرت ابیض رضی اللہ عنہ کے چہرہ پر پھوڑا نما داغ تھا جس سے ناک میں قدرے بدنمائی پیدا ہو گئی تھی رسول کریم ﷺ نے انہیں اپنے پاس بلایا اور چہرے پر ہاتھ پھیرا چنانچہ اس دن کے بعد ابیض رضی اللہ عنہ کے چہرے پر داغ نہیں دیکھا گیا۔

رواہ الباوردی والطبرانی وابونعیم والضاء

ابراھیم بن ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ

۳۶۷۸۸..... "مسند ابی موسیٰ" ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے گھر ایک لڑکا پیدا ہوا میں اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور کھجور چبا کر اسے گھٹی دی، بچے کے لیے برکت کی دعا کی اور پھر بچہ مجھے دے دیا۔ رواہ ابونعیم

کلام:..... بچے کے لیے برکت کی دعا..... ذخیرۃ الحفاظ میں نہیں ہے۔

اثال بن نعمان حنفی رضی اللہ عنہ

۳۶۷۸۹..... اثال بن نعمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں اور فرات بن حیان نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا ہم اس کے بعد اسلام نہیں لائے تھے۔ رواہ عبدان

احمر بن سواء سدوسی رضی اللہ عنہ

۳۶۷۹۰..... احمر بن سواء سدوسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان کے پاس ایک بت تھا جس کی وہ پوجا کرتے تھے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے بت اٹھا کر کنویں میں پھینک دیا اور خود نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے دست اقدس پر بیعت کر لی۔

رواہ ابن مندہ وقال: حدیث غریب ورواہ ابونعیم واورد ہ ابن الاثیر فی اسد الغابۃ ۶۷۱

حضرت ارطبان رضی اللہ عنہ

۳۶۷۹۱..... حضرت ارطبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب مجھے آزادی مل گئی میں نے بہت سارا مال کمایا اور مال کی زکوٰۃ لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی

خدمت میں حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: یہ میرے مال کی زکوٰۃ ہے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے پاس مال ہے میں نے جواب دیا: جی ہاں آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے مال میں برکت عطا فرمائے۔ میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! میری اولاد کے لیے بھی دعا کریں فرمایا: تمہاری اولاد ہے؟ میں نے عرض کیا: امیر المؤمنین! آئندہ ہوگی فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے مال اور اولاد میں برکت عطا فرمائے۔

حضرت ارقم بن ابی ارقم (عبدمناف) مخزومی رضی اللہ عنہ

۳۶۷۹۲...... عبداللہ بن عثمان بن ارقم اپنے دادا ارقم رضی اللہ عنہ جو کہ بدری صحابی میں روایت نقل کرتے ہیں کہ ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ اپنے گھر میں تھے جو صفا کے قریب تھا حتیٰ کہ لوگ اسلام قبول کر کے پورے چالیس ہو چکے تھے اور ان میں آخری میں عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تھا چنانچہ جب چالیس آدمی پورے ہو گئے تو مسلمان مشرکین کی طرف نکلنے لگے۔ (رواہ الطبرانی وابن مندہ والحاکم وابونعیم از داد وقیل: یراد بن عیسیٰ ابونعیم کہتے ہیں: بعض مؤرخین نے ارقم بن ابی ارقم کو صحابہ رضی اللہ عنہم میں شمار کیا ہے جب کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں یہ حدیث مرسل ہے چونکہ ارقم بن ابی ارقم کو صحبت کا شرف حاصل نہیں ہوا۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ

۳۶۷۹۳...... "مسند عمر رضی اللہ عنہ" اسلمہ روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے لیے تین ہزار پانچسو (۳۵۰۰) درہم وظیفہ مقرر کیا جب کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے لیے تین ہزار (۳۰۰۰) دراہم مقرر کیے اس تقسیم پر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو اعتراض ہوا اور عرض کیا: ابا جان! آپ نے اسامہ کو مجھ پر فوقیت کیوں دی ہے؟ اللہ کی قسم وہ کسی جنگ میں مجھ پر سبقت نہیں لے گیا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چونکہ زید (اسامہ رضی اللہ عنہ کے والد) رسول اللہ ﷺ کو تیرے باپ سے زیادہ محبوب تھے اور اسامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کو تجھ سے زیادہ محبوب تھا لہٰذا میں نے رسول اللہ ﷺ کے محبوب کو اپنے محبوب پر ترجیح دی ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ وابو سعد وابو عبید فی الا موالی والترمذی و قال حسن غریب ورواہ ابویعلی وابن صبان والبیھقی

۳۶۷۹۴...... محمد بن قیس کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب بھی اسامہ رضی اللہ عنہ سے ملے انھیں کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اے امیر! ایسا امیر جسے خود رسول اللہ ﷺ نے امیر مقرر فرمایا: وفات سے قبل اسے معزول نہیں کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۹۵...... عبداللہ بن دینار کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب اسامہ رضی اللہ عنہ کو دیکھتے تو کہتے اے امیر السلام علیکم! اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے: اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کرے آپ مجھے امیر کیوں کہتے ہیں؟ عمر رضی اللہ عنہ انھیں جواب دیتے میں جب تک زندہ رہوں گا تمہیں اسی خطاب سے پکاروں گا چونکہ رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہوئے جب کہ تم مجھ پر امیر تھے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۹۶...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ایک مرتبہ اسامہ رضی اللہ عنہ دروازے کی چوکھٹ سے ٹکر کھا کر گر گئے جس سے ان کا چہرہ زخمی ہو گیا رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا: اس سے گرد وغبار جھاڑو میں نے گرد جھاڑ دی آپ ﷺ اسامہ کے چہرے سے خون چوس کر تھوک دیتے اور فرمایا: اگر اسامہ لڑکی ہوتی ہیں اسے اچھے اچھے کپڑے پہنا تا اور زیورات سے آراستہ کرتا حتیٰ کہ اسے بیاہ دیتا۔

رواہ ابن ابی شیبۃ وابن سعد

۳۶۷۹۷...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے پاس خوش خوش تشریف لائے آپ کا چہرہ اقدس مسرت سے کھلا ہوا دکھائی دے رہا تھا آپ کھڑے ہو گئے اور فرمایا: کیا تم نے نہیں سنا محرز مدلجی کیا کہتا ہے؟ چنانچہ محرز نے اسامہ اور زید کو سوئے ہوئے دیکھا ان دونوں نے ایک ہی کپڑے سے۔ یا فرمایا: ایک ہی چادر سے سر ڈھانپ رکھے تھے جب کہ ان کے پاؤں ننگے تھے اور ظاہری نظر

آتے تھے محرز بولا: یہ پاؤں ایک دوسرے سے کتنے مشابہ ہیں۔رواہ عبدالرزاق والجازی ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ

۳۶۷۹۸ ..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ایک دن مجھے حکم دیا کہ میں اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا منہ دھلا دوں اسامہ ابھی بچہ تھا جب کہ میرے ہاں کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا میں نہیں جانتی تھی کہ بچوں کو کیسے دھویا جاتا ہے میں نے اسامہ پکڑا اور اس کا منہ ڈھلا دیا چنانچہ کوئی اچھی طرح سے اس کا منہ نہ دھلا سکی رسول اللہ ﷺ نے خود اسامہ کو پکڑا اور اس کا منہ دھلا دیا آپ اس دوران فرمانے جارہے تھے کہ اچھا ہوا جو یہ لڑکی نہ ہوئی اگر تو لڑکی ہوتی میں تجھے زیورات سے آراستہ کرتا اور تجھے بیاہ دیتا۔رواہ ابویعلی وابن عساکر

۳۶۷۹۹ ... عروہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کو کوچ کرنے میں تاخیر ہوگئی سبب تاخیر یہ بنا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ قضائے حاجت کے لیے چلے گئے تھے جب اسامہ آ گئے تو لوگوں نے دیکھا کہ ایک کالا چپٹی ناک والا لڑکا ہے۔اہل یمن کہنے لگے: اس حقیر سے لڑکے کی وجہ سے کوچ کرنے میں ہمیں تاخیر ہوئی عروہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد اہل یمن اسامہ کی وجہ سے کفر میں مبتلا ہو گئے۔رواہ ابن عساکر

۳۶۸۰۰ .. عطاء بن یسار کی روایت ہے کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ جب پہلی پہلی بار مدینہ آئے انھیں خارش کی شکایت ہوگئی وہ ابھی چھوٹے لڑکے تھے چنانچہ ان کی ناک سے رینٹ بہہ کر منہ میں آجاتی تھی عائشہ رضی اللہ عنہا اسامہ رضی اللہ عنہا سے گھن کرنے لگیں رسول اللہ ﷺ گھر میں تشریف لائے اور اسامہ رضی اللہ عنہ کا منہ دھونا شروع کر دیا اور بوسے لینے لگے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بولیں: اچھا اللہ کی قسم میں اسے اپنے سے دور کبھی نہیں کروں گی۔رواہ الواقدی وابن عساکر

۳۶۸۰۱ ... ''مسند اسامہ بن زید'' اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول کریم ﷺ مجھے پکڑتے اور اپنی ایک ران پر مجھے بیٹھا لیتے اور دوسری ران پر حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو بٹھا لیتے پھر ہمیں اپنے ساتھ چمٹا لیتے اور فرماتے یا اللہ! میں ان پر مہربان ہوں تو بھی ان پر مہربان ہو جا۔

رواہ احمد بن حنبل وابویعلی والنسائی والرویانی وابن حبان والضیاء

۳۶۸۰۲......اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن میں بیٹھا ہوا تھا اتنے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ آئے اور کہنے لگے: اے اسامہ! رسول اللہ ﷺ سے اجازت لو۔میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! علی اور عباس رضی اللہ عنہ اجازت طلب کر رہے ہیں ارشاد فرمایا: جانتے ہو وہ کیوں آئے ہیں؟ میں نے عرض کیا: نہیں فرمایا: لیکن میں جانتا ہوں اچھا انھیں اجازت دو وہ دونوں اندر داخل ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ کے پاس اس لیے آئے ہیں تاکہ آپ سے پوچھیں کہ آپ کو اپنے خاندان میں سے سب سے زیادہ محبوب کون ہے آپ نے فرمایا: فاطمہ بنت محمد عرض کیا: ہم آپ سے آپ کے گھر والوں کے متعلق پوچھتے ہیں آپ نے فرمایا: مجھے لوگوں میں سب سے زیادہ وہ شخص محبوب ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے اور میں نے انعام کیا ہے یعنی اسامہ بن زید عرض کیا پھر کون؟ فرمایا: علی بن ابی طالب حضرت عباس رضی اللہ عنہ بولے: یا رسول اللہ! آپ نے اپنے چچا کو سب کے آخر میں کر دیا۔اس پر ارشاد فرمایا: چونکہ علی نے آپ سے پہلے ہجرت کی ہے۔

رواہ الطبرانی والترمذی وقال حسن صحیح والرویانی والبغوی والطبرانی والحاکم وسعید بن المنصور

کلام:...... حدیث پر کلام کیا گیا ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۸۰۰ والضعیفۃ ۱۸۲۴۔

۳۶۸۰۳ .... اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ بوجھل ہو گئے میں لوگوں کے ساتھ۔(مضافات سے اتر کر) مدینہ آ گیا آپ ﷺ خاموش تھے اور باتیں نہیں کر پاتے تھے۔چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک مجھ پر رکھنے شروع کر دیے ہاتھ مجھ پر رکھ کر اوپر اٹھا لیتے میں سمجھ گیا کہ آپ میرے لیے دعا فرما رہے ہیں۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی وقال حسن غریب والرویانی وسمویہ والباوردی والطبرانی والبغوی والضیاء

۳۶۸۰۴......حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب میرے والد محترم رضی اللہ عنہ شہید کر دیے گئے میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب نبی کریم ﷺ نے مجھے دیکھا آپ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے دوسرے دن پھر میں نے خدمت اقدس میں حاضری دی، ارشاد فرمایا: کل میں تم سے نہیں مل سکا میں آج تم سے ملاقات کرتا ہوں۔

رواہ ابن ابی شیبۃ وابن منیع والبزار والباوردی والدارقطنی فی الافراد وسعید بن المنصور

حضرت اسلم مولائے عمر رضی اللہ عنہ

۳۶۸۰۵۔۔۔ عبدالمنعم بن بشیر عبدالرحمن بن زید بن اسلم اپنے والد اور دادا کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ان کے دادا اسلم رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دو سفر کیے۔ (رواہ ابن مندہ اور عبدالمنعم اس پر ابن معین نے جرح کی ہے الاصابہ میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد اسلم کو خریدا ہے ابن اسحاق وغیرہ نے یہی ذکر کیا ہے اور یہی بات زیادہ مشہور ہے)

اسمر بن ساعد بن هلوات المازنی رضی اللہ عنہ

۳۶۸۰۶ احمد بن داؤد بن اسمر بن ساعد، اپنے والد دادا سے نقل کرتے ہیں کہ میں اپنے والد ابوساعد بن حلوات کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میرے والد ابوساعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میرا والد یعنی حوات بہت بوڑھا ہے اس نے آپ کی خبر سنی وہ آپ پر ایمان لے آیا ہے اب اس میں اٹھنے کی طاقت نہیں رہی البتہ آپ کی خدمت میں دیہات کے کچھ سوغات ہدیہ بھیجے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ہدیہ قبول فرمایا ان کے لیے اور ان کی اولاد کے لیے دعا فرمائی۔ رواہ ابن مندہ و ابونعیم وقال: لا یعرف الا من هذا الوجه وفی سندہ نظر

اسود بن سریع رضی اللہ عنہ

۳۶۸۰۷۔۔۔ اسود بن سریع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ چار غزوات کئے ہیں۔

رواہ البخاری فی تاریخه و ابن السکن و ابن حبان

اسود بن عمران البکری رضی اللہ عنہ

۳۶۸۰۸۔۔۔ میرہ نہدی، ابومجلز، عمران بن اسود۔ یا۔ اسود بن عمران کہتے ہیں میں اپنی قوم کے قاصد کی حیثیت سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا یہ اس وقت کی بات ہے جب میری قوم نے اسلام قبول کیا اور اسلام کا اقرار کیا میری قوم نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا تھا۔

رواہ ابن مندہ وابو نعیم وقال ابن عبد البر: فی اسنادہ مقال قال فی الاصابة مافیه غیر ابی المحجل وهو محجول

اسود بن بختری بن خویلد رضی اللہ عنہ

۳۶۸۰۹۔۔۔ حسن بن مدرک، یحیٰی بن حماد، ابوعوانہ ابومالک، ابوحازم کی روایت ہے کہ اسود بختری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرا عظیم تر اجر یہ ہے کہ میں اپنی قوم سے بے نیاز ہو جاؤں۔ رواہ ابن مندہ وابونعیم قال فی الاصابة رجاله ثقات مع ارساله

حضرت اسود بن حارثہ

۳۶۸۱۰۔۔۔ ''مسند اسود بن حارثہ'' یزید بن هارون مسلم بن سعید حبیب بن عبدالرحمن اپنے والد اور دادا کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک غزوہ پر تشریف لے گئے چنانچہ میں اور ایک اور شخص اسلام لانے سے قبل نبی کریم ﷺ کی خدمت کی میں حاضر ہوئے ہم نے عرض کیا: یقیناً ہمیں حیاء آتی ہے کہ ہماری قوم جنگ میں شریک ہو اور ہم اس میں حصہ نہ لیں آپ نے فرمایا! کیا تم نے اسلام قبول کر لیا ہے۔

ہم نے عرض کیا: جی نہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم مشرکین کے خلاف مشرکین کی مدد نہیں لینا چاہتے، چنانچہ ہم نے اسلام قبول کیا اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگ میں شریک ہوئے میں نے ایک شخص کو قتل کیا جب کہ اس نے مجھ پر بھی ایک ضرب لگائی بعد میں میں نے اسی شخص کی بیٹی سے شادی کرلی وہ کہا کرتی تھی: میں ایک شخص کو معدوم نہیں سمجھتی جس نے تمہیں یہ ہار پہنایا ہے۔ (یعنی زخم لگایا ہے) میں آگے سے جواب دیتا تو ایسے شخص کو بھی معدوم نہیں سمجھے گی جس نے تیرے باپ کو واصل جہنم کیا۔ رواہ الحاکم وقال: حبیب بن عبدالرحمن بن الاسود بن حارثة جدہ صحابی معروف قال فی الاصابة: کذاقال وھو وھم وھذا الحدیث رواہ احمد بن یزید بن ھارون فوقع عندہ عن حبیب بن عبد الرحمن بن حبیب واوردہ ابن عبد البر فی ترجمة حبیب ابن یساف وھو الصواب

حضرت اسود بن خطامہ الکنانی رضی اللہ عنہ (زہیر بن خطامہ کے بھائی)

۳۶۸۱۱۔۔۔ اسماعیل بن نصر بن اسود بن خطامہ (جو کہ بنی کنانہ سے ہیں) والد دادا کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ان کے دادا اسود بن خطامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں زہیر بن خطامہ رضی اللہ عنہ ایک وفد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ پر ایمان لائے اور پھر عرض کیا ہماری ایک چراگاہ ہے جس میں ہم جاہلیت میں بھی اپنے مویشی چراتے تھے وہ چراگاہ آپ اسے ہمارے لیے مقرر کردیں۔ رواہ ابن مندہ وابونعیم قال فی الاصابة: الاسناد مجھول

اسود بن حازم بن صفوان بن عرار رضی اللہ عنہ

۳۶۸۱۲۔۔۔ مسند اسود بن حازم "ابواحمد بجیر بن نصر، ابوجمیل عباد بن ھشام شامی کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص کو دیکھا جسے اسود بن حازم بن صفوان بن عرار کہا جاتا تھا میں ان کے پاس اپنے والد کے ساتھ آتا رہتا تھا اس وقت میری عمر چھ سال یا سات سال تھی اسود بن حازم رضی اللہ عنہ مکھن کے ساتھ کھجوریں کھاتے تھے چونکہ ان کے منہ میں دانت نہیں تھے وہ کہا کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ حدیبیہ میں شریک ہوا ہوں اس وقت میری عمر تیس سال تھی اسود بن حازم رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: اب آپ کی کیا عمر ہے؟ فرماتے اب میری عمر ایک سو پچیس سال ہے۔ رواہ ابن مندہ وابونعیم قال فی الاصابة اسنادہ ضعیف جدا

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ

۳۶۸۱۳۔۔۔ حضرت اسید بن حضیر کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں رات کو سورت بقرہ تلاوت کررہا تھا جب کہ میرا گھوڑا ساتھ ہی باندھا ہوا تھا یکایک گھوڑا گھومنے لگا میں خاموش ہوا گھوڑا بھی سکون میں آگیا، پھر تلاوت شروع کی گھوڑا بھی گھومنے لگا میں خاموش ہوا گھوڑا بھی سکون میں آگیا میں نے پھر تلاوت شروع کی گھوڑا بھی گھومنے لگا میں خاموش ہوا گھوڑا بھی سکون میں آگیا۔ اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ تلاوت ختم کرکے کھڑے ہوگئے اور قریب ہی ان کا بیٹا یحییٰ تھا اسے دیکھا کہیں اسے کوئی تکلیف نہ پہنچی ہو۔ جب چنداں کچھ نہ نظر آیا تو انہوں نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی کیا دیکھتے ہیں کہ سائبان کی طرح کوئی چیز اوپر تنی ہوئی ہے اس میں چراغوں کی مانند کوئی چیزیں چمک رہی ہیں وہ سائبان آسمان کی طرف بلند ہوتا گیا، حتیٰ کہ دکھائی نہ دینے لگا جب صبح ہوئی تو اسید رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ سے واقعہ بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے ان سے تین بار فرمایا: اے ابن حضیر تلاوت کرتے رہو تمہیں معلوم ہے وہ کیا چیز تھی؟ عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے نہیں معلوم ارشاد فرمایا: وہ فرشتے تھے جو تمہاری آواز سن کر تمہارے قریب ہوا چاہتے تھے اگر تم صبح تک تلاوت کرتے رہتے لوگ صبح اٹھتے فرشتوں کو ضرور دیکھتے حتیٰ کہ فرشتے ان کی نظروں سے اوجھل نہ ہوتے۔

رواہ ابو عبید فی فضائلہ واحمد بن حنبل والبخاری تعلیقا والنسائی والحاکم وابونعیم فی المعرفة والبیھقی فی الدلائل

۳۶۸۱۴ ...... حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ خوبصورت آواز سے قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرتے میں اپنے گھر کی چھت پر تلاوت کرر ہا تھا میری بیوی حجرہ میں تھی جب کہ گھوڑا حجرے کے دروازے پر باندھا ہوا تھا یکا یک بادلوں کی مانند کسی چیز نے مجھے ڈھانپ لیا میں خوفزدہ ہوا کہ کہیں گھوڑا نہ بھاگ جائے اور بیوی ڈر کر حمل نہ ساقط کر بیٹھے میں تلاوت ختم کرنے واپس آ گیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اسید تلاوت کرتے رہو یہ فرشتہ تھا جو قرآن سننے آیا تھا۔

رواہ ابونعیم

۳۶۸۱۵ ...... حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ آج رات میں سورت بقرہ کی تلاوت کرر ہا تھا یکا یک میں نے اپنے پیچھے گرنے کی آواز سنی میں سمجھا میرا گھوڑا جا تار ہا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابوعتیک تلاوت کرتے رہو، اسید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے پیچھے جو مڑ کر دیکھا کیا دیکھتا ہوں کہ روشن چراغ کی مانند کوئی چیز آسمان اور زمین کے درمیان لٹکی ہوئی ہے میں مزید تلاوت نہ کر سکا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ فرشتے تھے جو سورت بقرہ کی تلاوت پر نازل ہوئے تھے، اگر تم تلاوت جاری رکھتے بہت سے عجائب دیکھتے۔

رواہ ابن حسان والطبرانی والحاکم والبیهقی فی شعب الایمان

۳۶۸۱۶ ...... اسید بن حضیر کی روایت ہے وہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ چاندنی رات میں میں نماز پڑھ رہا تھا میں نے اپنا گھوڑا قریب ہی باندھ رکھا تھا گھوڑا اچانک گھومنے لگا میں گھبرا گیا تھوڑی دیر بعد گھوڑے نے پھر گھومنا شروع کر دیا میں نے سر جو اوپر اٹھا کر دیکھا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سائبان ہے جس نے مجھے ڈھانپ لیا ہے اور وہ میرے اور چاند کے درمیان حائل ہے میں گھبرا کر گھر میں داخل ہو گیا صبح کو میں نے رسول اللہ ﷺ سے واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا: یہ فرشتے تھے جو رات کو پچھلے پہر سورت بقرہ کی تمہاری قرأت سننے آئے تھے۔ رواہ الطبرانی

۳۶۸۱۷ ...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ افاضل صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے، اور کہا کرتے تھے اگر میں ایسا ہوں جیسا کہ تین حالوں میں سے ایک حال پر ہوتا ہوں تو میں اہل جنت میں سے ہوں گا اور مجھے اس میں شک بھی نہیں ہو گا جب میں قرآن کی تلاوت کرر ہا ہوتا ہوں اور جب تلاوت ہور ہی ہو میں سن رہا ہوتا ہوں اور جب میں رسول اللہ ﷺ کا خطبہ سن رہا ہوتا ہوں اور جب میں کسی جنازہ میں حاضر ہوتا ہوں حالانکہ میں کبھی کسی جنازہ میں شریک نہیں ہوا چونکہ میرے دل میں خیال آ جاتا ہے کہ جو کچھ اس کے ساتھ کیا جائے گا اور جس ٹھکانے کی طرف جانے والا ہے۔ رواہ ابونعیم والبیهقی فی شعب الایمان وابن عساکر

۳۶۸۱۸ ...... عروہ کی روایت ہے کہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کو کوئی تکلیف ہوئی جس کی وجہ سے وہ بیٹھ کر اپنی قوم کی امامت کرتے تھے۔

رواہ عبد الرزاق وابن سعد

۳۶۸۱۹ ...... حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک رات میں نماز پڑھ رہا تھا اچانک بادلوں کی مانند کسی چیز نے مجھے ڈھانپ لیا اس میں چراغوں کی مانند کوئی چیزیں چمک رہی تھیں جب کہ میری بیوی میرے پہلو میں کھڑی تھی اور وہ حاملہ تھی گھوڑا گھر میں باندھا ہوا تھا میں خوفزدہ ہو گیا کہ گھوڑا بھاگ نہ جائے اور بیوی کا حمل مارے خوف کے ساقط نہ ہو جائے میں نے نماز ختم کر دی صبح ہوتے ہی میں نے اس واقعہ کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کیا آپ نے مجھ سے فرمایا: اسید! قرات کرتے رہو یہ فرشتہ تھا جو قرآن سننے آیا تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۳۶۸۲۰ ...... ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ابویحییٰ کی کنیت سے پکارا۔

رواہ ابن منده وابن عساکر

۳۶۸۲۱ ...... عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ روایت ذکر کرتے ہیں کہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے "ابوعیسیٰ" کہہ کر پکارا۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۸۲۲ ...... حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرے پاس میری قوم کے دو خاندان آئے ایک بنی ظفر سے تھا اور دوسرا بنی معاویہ سے کہنے لگے: رسول اللہ ﷺ سے بات کرو کہ ہمیں بھی کچھ عطا کریں آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں میں ہر خاندان کے لیے کچھ حصہ تقسیم کروں گا بشرطیکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کچھ لٹا دیا ہم بھی ان پر لٹا دیں گے اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا

فرمائیے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر عطا کرے چونکہ جب تک میں تمہیں حرام سے رکے ہوئے اور صبر کرتے ہوئے دیکھوں گا۔

رواہ ابویعلی وابن عساکر

حضرت اسید بن ابی ایاس رضی اللہ عنہ

۳۶۸۲۳..... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بنی عبد بن عدی کا وفد آیا، وفد میں حارث بن وھبان وعویمر بن احرم حبیب ربیعہ اور ایک جماعت شامل تھی اہل وفد نے کہا: یا محمد! ہم اہل حرم ہیں اور حرم کے رہنے والے ہیں ہم حرم کی وجہ سے عزت مند ہیں ہم آپ سے جنگ نہیں کرنا چاہتے اگر قریش کے علاوہ کسی اور قبیلے نے آپ سے جنگ کی ہم آپ کا ساتھ دیتے ہوئے لڑیں گے لیکن ہم قریش کے مقابلہ میں نہیں لڑیں گے ہم آپ سے اور آپ کے قبیلہ سے محبت کرتے ہیں۔ ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہو چکے ہیں اگر آپ نے ہم میں سے کسی کو خطاء قتل کر دیا آپ پر اس کی دیت واجب ہوگی لیکن اگر ہم نے آپ کے کسی ساتھی کو خطاء قتل کر دیا ہمارے اوپر دیت نہیں ہوگی۔ پھر اہل وفد نے اسلام قبول کر لیا۔ عویمر بن اضرم نے کہا: مجھے چھوڑ میں اس سے (محمد ﷺ) پختہ عہد لے لوں اس کے ساتھیوں نے کہا: نہیں محمد غدر نہیں کرتا اور نہ ہی غدر کروانے کی اس کی خواہش ہے حبیب اور ربیعہ نے کہا: یا رسول اللہ! اسید بن ابی ایاس وہی ہے جو بھاگ گیا تھا ہم اس کی طرف سے آپ کے سامنے برأت کا اظہار کرتے ہیں۔ نیز اس نے آپ کی گستاخی بھی کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کا خون مباح قرار دیا اسید رضی اللہ عنہ کو جب ان دونوں کی بات پہنچی تو انھوں نے طائف میں اقامت اختیار کر لی ربیعہ اور حبیب کے لیے یہ شعر کہا:

فا ما اھلکن وتعیش بعدی　　　فا نھما عدو کا شحان.

اگر میں ہلاک ہو جاؤں تم میرے بعد زندہ رہو گے حالانکہ وہ دونوں پوشیدہ رکھنے والے دشمن ہیں چنانچہ فتح مکہ کے موقع پر اسید بن ابی ایاس ان لوگوں میں سے تھے جنھیں مباح الدم قرار دیا گیا تھا، اس اثناء میں ساریہ بن زنیم طائف گئے اسید نے ان سے پوچھا: تم اپنے پیچھے کیسے حالات چھوڑ کر آئے ہو؟ ساریہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کو غلبہ عطا فرمایا ہے۔ اے بھتیجے اللہ کے نبی کے قدموں میں قربان چونکہ جو شخص ان کے پاس حاضر ہو جاتا ہے وہ اسے قتل نہیں کرتے چنانچہ اسید نے اپنی حاملہ بیوی اٹھائی جو وضع حمل کے انتظار میں تھی اور چل پڑے۔ چنانچہ بیوی نے مقام قرن ثعالب میں بچہ جنم دیا اسید اپنے گھر والوں کے پاس آئے ایک قمیص پہنی عمامہ باندھا اور پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب کہ ساریہ اسید رضی اللہ عنہ کے سر پر تلوار لئے ان کا پہرہ دے رہا تھا اسید رضی اللہ عنہ چل پڑے۔ حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیٹھ گئے اور عرض کیا: اے محمد کیا تم نے اسید کو مباح الدم قرار دیا ہے؟ فرمایا: جی ہاں۔ عرض کیا: اگر وہ مؤمن بن کر حاضر ہو آپ اس کے ایمان کو قبول فرمائیں گے؟ فرمایا: جی ہاں۔ چنانچہ اسید رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس میں دے دیا اور عرض کیا: اے محمد! میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سواء کوئی عبادت کے لائق نہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ اعلان کر دو اسید بن ابی ایاس ایمان لے آیا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اسے امن دے دیا ہے رسول اللہ ﷺ نے اسید رضی اللہ عنہ نے چہرے پر ہاتھ پھرا اور ان کے ہاتھ کو اپنے سینے سے لگا لیا۔ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ اسید رضی اللہ عنہ تاریک گھر میں داخل ہوتے وہ روشنی سے چمک اٹھتا، اسید بن ابی ایاس رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار کہے:۔

انت الذی تھدی معد الدینھا　　　بل اللہ یھدیھا وقال لک اشھد.

کیا آپ ہی نے قوم معد کو ان کے اصلی دین کی طرف راہنمائی کی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے انھیں ہدایت دی ہے اور آپ کے سامنے انھوں نے گواہی دی ہے۔

فما حملت من ناقۃ فوق کورھا　　　ابر واوفی ذمۃ من محمد.

کوئی اونٹنی بھی اپنے پالان پر بوجھ ہی اٹھاتی اس قدر کہ جتنا محمد ﷺ نے اپنی ذمہ داری نبھائی ہے۔

واکسی لبر دالحال قبل ابتذاله　　واعطی لر اس السابق المتجرد.
سردی کے حال کے موافق اس کے آنے سے قبل کپڑا پہنایا اور پہلے والے ننگے سر کو عطا کیا۔

تعلیم رسول اللہ انک قادر　　علی کل حی متھمین ومنجد.
یارسول اللہ! آپ کو معلوم ہے کہ آپ ہر زندہ غمزدہ وخوش پر قادر ہیں۔

تعلیم بان الرکب رکب عویمر　　هم الکاذبون المخلفو کل موعد
آپ جانتے ہیں کہ یہ سوار عویمر کے سوار ہیں وہ جھوٹے ہیں اور ہر وعدے کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔

انبوار رسول اللہ ان قدھجوته　　فلا ارفعت سو طی الی اذا یدی
رسول اللہ ﷺ کو خبر کردو کہ میں نے ان کی ہجو کی ہے سو میرے ہاتھ کی طرف کوڑا نہیں اٹھ سکتا۔

سوی انی قد قلت ویلم فتیة　　اصیبوا بنحس لابطا ئرا سعد
البتہ میں نے اتنی بات کہی کہ چند نوجوانوں کے لیے ہلاکت ہے جو نحوست کو پہنچ چکے ہیں اور سعادت ان کے مقدر میں ہیں۔

اصابھم من لم یکن لدما نھم　　کفاء فقرت حسرتی وتبلدی
مصیبت انہیں پہنچی ہے جس کے خون کا کوئی ہمسر نہیں میری حسرت اور کند خاطر ٹھنڈی ہوئی

ذوا یب وکلکثوم وسلمی تتابعوا　　جمیعا فان لا تد مع العین اکمد
وہ ذویب کلثوم اور سلمی ایک کے بعد دوسرا ہیں سو بدلے رنگ کی آنکھ سے آنسو نہیں بہتا۔

جب اسد رضی اللہ عنہ نے پہلے شعر میں کہا:

انت الذی تھدی معد الدینھا

رسول اللہ ﷺ نے دوسرا مصرع کہا:

بل اللہ یھدیھا

شاعر نے بھی کہا:

بل اللہ یھدیھا وقال لک اشھد. رواہ المدائنی وابن عساکر

حضرت اشج منذر بن عامر رضی اللہ عنہ

۳۶۸۲۴......اشج عبد قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: تجھ میں دو عادتیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ بہت پسند فرماتا ہے۔ میں نے عرض کیا وہ کون کون سی ہیں؟ آپ نے فرمایا: بردباری اور حیاء میں نے عرض کیا: یہ عادتیں مجھ میں پرانی چل آرہی ہیں یا نئی نئی پیدا ہوئی ہیں؟ ارشاد فرمایا: بلکہ پرانی چلی آرہی ہیں۔ میں نے کہا: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے ان عادتوں پر پیدا کیا جنھیں وہ محبوب رکھتا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبة وابو نعیم

حضرت اصید بن سلمہ رضی اللہ عنہ

۳۶۸۲۵......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک سریہ روانہ کیا سریہ کے شرکاء نے بنی سلیم کا ایک آدمی پکڑ لیا اسے اصید بن سلمہ کہا جاتا تھا جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو آپ کا دل پسیج گیا اور اسے اسلام کی دعوت دی اس نے اسلام قبول کر لیا اس شخص کا باپ بہت بوڑھا شخص تھا اس نے یہ اشعار لکھ بھیجے:

من رکاب نحو المدینة سالما　　حتی یبلغ ما اقولا الا صیدا

کون سوار ہے جو مدینہ صحیح وسالم پہنچے اور میری بات اصید تک پہنچا دے۔

ترکت دین ابیک والشیم العلی　　اردو ابو بایعت الغداة محمدا

کیا تو نے اپنے باپ دادا کا دین اور بلند پایا عادات کو ترک کر دیا ہے مجھے لے جاؤ تا کہ تیچ کو میں محمد کے ہاتھ پر بیعت کر لوں۔

ان اشعار کا جواب دینے کے لیے اصید رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ سے اجازت طلب کی آپ نے انھیں اجازت دی اور یہ اشعار پڑھے۔

ان الذی سمک السماء بقدرة　　حتی علا فی ملکه وتوحدا

بلاشبہ ذات جس نے اپنی قدرت سے آسمان کو بلند عطا کی حتی کہ وہ اپنی بادشاہت میں بلند وبالا ہے اور اکیلا ہے۔

بعث الذی ما مثله فیما مضی　　یدعو لرحمته النبی محمدا

اس نے ایسا نبی مبعوث کیا ہے جس کی مثال اس سے قبل نہیں ملتی وہ ذات اپنی رحمت سے نبی محمد کے نام سے بلاتا ہے۔

جب باپ نے بیٹے کے یہ اشعار پڑھے تھے فوراً نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے چل پڑا اور پہنچنے ہی اسلام قبول کر لیا۔

رواه ابوموسی فی الدلائل وابو النجار بن اللیثی فی مشیخة وفیه عبیدالله بن الویعد الوصافی ضعیف

اصیرم بن عبدالأشہل رضی اللہ عنہ

۳۶۸۶۲　حصین بن عبدالرحمن بن عمرو بن معاذ، ابوسفیان مولائے ابن ابی احمد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: مجھے اس شخص کے بارے بتاؤ جو جنت میں داخل ہو گیا اور اس نے کبھی نماز نہیں پڑھی؟ لوگ جب پہچان نہ کر پاتے پوچھتے کہ وہ کون ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ کہتے وہ اصیرم بن اشہل عمرو بن ثابت بن وقش رضی اللہ عنہ ہیں، حصین کہتے ہیں: میں نے محمود بن لبید سے پوچھا اصیرم کے حالات کا کیا قصہ ہے؟ انھوں نے کہا: اصیرم اپنی قوم کے سامنے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیتے تھے چنانچہ غزوہ احد کے موقع پر رسول کریم ﷺ مدینہ سے باہر تشریف لائے اصیرم رضی اللہ عنہ پر اسلام کی حقانیت واضح ہوئی اور انھوں نے اسلام قبول کر لیا پھر اپنی تلوار اٹھائی اور چل پڑے اپنی قوم کے پاس آئے اور لوگوں میں گھس گئے لڑنا شروع کر دیا دوران جنگ آپ رضی اللہ عنہ کو کاری ضرب لگی اسی اثناء میں بنی عبدالاشہل کے لوگ اپنے مقتولین کو میدان جنگ میں تلاش کر رہے تھے کہ وہ یکایک اصیرم رضی اللہ عنہ کے پاس جا پہنچے لوگوں نے کہا: یہ تو اصیرم ہے یہ جنگ میں کیسے آ گیا؟ ہم تو اسے گھر چھوڑ کر آئے تھے اور وہ اسلام کا انکار کرتا تھا لوگوں نے اصیرم رضی اللہ عنہ سے پوچھا تم کیسے آئے ہو؟ اے عمرو تمہیں کونسی چیز یہاں لائی ہے؟ محض اپنی قوم کا ساتھ دینے آئے ہو یا اسلام کی طرف رغبت ہوگئی ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلکہ مجھے اسلام کی طرف رغبت ہوئی ہے میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ پر ایمان لے آیا ہوں میں نے اسلام قبول کر لیا ہے میں نے اپنی تلوار لی اور رسول اللہ ﷺ کی معیت میں لڑنا شروع کر دیا حتی کہ مجھے کاری زخم آیا چنانچہ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ تھوڑی ہی دیر میں لوگوں کے ہاتھوں میں جان جاں آفریں کے سپرد کر دی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول کریم ﷺ سے اس واقعہ کا ذکر کیا آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ وہ اہل جنت میں سے ہے۔

رواه ابن اسحاق وابونعیم فی المعرفة

حضرت اعرش (یا) اعوس بن عمرو یشکری رضی اللہ عنہ

۳۶۸۶۳　"مسند اعرس" عبدالرحمن بن عمرو بن جبلہ عبداللہ بن یزید بن اعرس یزید اعرس کی سند سے مروی ہے کہ اعرس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک ہدیہ لے کر حاضر ہوا آپ ﷺ نے ھدیہ قبول فرمایا اور ہمارے لیے دعا فرمائی۔

رواه ابن منده وابونعیم وقالا: تفرد به ابن حبیب قال فی الاصابة: وهو حنة المسرو کبین

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

٣٦٨٢٨ ..... ثابت کی روایت ہے کہ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ابن ام سلیم یعنی انس رضی اللہ عنہ سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا جو رسول اللہ ﷺ کے مشابہ نماز پڑھتا ہے۔ رواہ البغوی فی الجعد یات وابن عساکر

٣٦٨٢٩ ..... ''مسند انس رضی اللہ عنہ'' حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے میں اس وقت آٹھ سال کا تھا میری والدہ مجھے لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ میرے علاوہ انصار کے مرد اور عورتیں آپ کو تحائف پیش کرتے ہیں جب کہ میرے پاس آپ کو تحفہ دینے کے لیے کوئی چیز نہیں سوائے میرے اس بیٹے کے آپ اسے میری طرف سے قبول فرمائیں یہ آپ کی خدمت کرتا رہے گا چنانچہ میں نے دس سال تک رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی آپ نے مجھے کبھی نہیں مارا مجھے گالی نہیں دی اور نہ ہی آپ کبھی چیں بہ جبیں ہوئے۔ رواہ ابن عساکر

٣٦٨٣٠ ..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میرے گیسو تھے میری والدہ نے مجھے کہا: انھیں مت کاٹو چونکہ رسول اللہ ﷺ انھیں پکڑتے تھے اور کھینچتے تھے۔ رواہ ابونعیم

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف لابی داؤد ٨٩٩

٣٦٨٣١ ..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے گیسو تھے جنھیں رسول اللہ ﷺ پکڑ کر کھینچتے تھے۔ رواہ الطبرانی عن انس

٣٦٨٣٢ ..... زہری کی روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے اس وقت میں دس سال کا تھا اور جب آپ دنیا سے رخصت ہوئے اس وقت میری عمر بیس سال تھی میرے گھر کی عورتیں مجھے آپ کی خدمت پر ابھارتی تھیں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابونعیم

٣٦٨٣٣ ..... ''ایضاً'' سعید بن مسیّب کی روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے اس وقت میری عمر ٩ سال تھی۔ رواہ ابونعیم

٣٦٨٣٤ ..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! انس کے لیے دعا فرمائیں چنانچہ آپ ﷺ نے مجھے یہ دعا دی یا اللہ! اس کے مال اور اولاد میں کثرت عطا فرما اور اسے برکت عطا فرما چنانچہ میں اپنی صلبی اولاد میں سے سوائے اپنے پوتوں کے ایک سو پچیس کو دفن کر چکا ہوں میرا باغ سال میں دو مرتبہ پھل لاتا ہے جب کہ شہر بھر میں کوئی ایسا باغ نہیں جو دو مرتبہ پھل لاتا ہو۔ رواہ ابونعیم

٣٦٨٣٥ ..... ''ایضاً'' حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ ام سلیم رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے ام سلیم نے کہا: یا رسول اللہ! میرے پاس ایک خاص چیز ہے آپ نے فرمایا: اے ام سلیم وہ کیا چیز ہے؟ عرض کیا: آپ کا خادم انس، آپ ﷺ نے میرے لیے دنیا و آخرت کی بھلائی کی دعا فرمائی، اور ارشاد فرمایا: یا اللہ، اسے مال اور اولاد عطا فرما اور اس میں برکت بھی عطا فرما۔ چنانچہ انصار میں میری اولاد سب سے زیادہ ہوئی ہے میری بیٹی امینہ نے مجھے بتایا کہ بصرہ میں حجاج کے آنے تک ایک سو بیس سے زائد میری صلبی اولاد دفنا چکی ہے۔

رواہ الحارث وابونعیم

٣٦٨٣٦ ..... ایضا'' حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ مجھے ''یاذا الاذنین'' یعنی اے دو کانوں والے کہا کرتے تھے۔

رواہ ابونعیم وابن عساکر

٣٦٨٣٧ ..... ''ایضاً'' حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ ام سلیم رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں آپ انس کے لیے دعا فرمادیں رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے تین دعائیں کیں ان میں سے دو کو پوری ہوتی دیکھ چکا ہوں اور تیسری کی مجھے امید ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۳۶۸۳۸ ... حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے امید ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کروں گا میں کہوں گا یا رسول اللہ! میں آپ کا چھوٹا سا خادم ہوں۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۸۳۹ ... "ایضاً" ثمامہ کی روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: کیا آپ غزوۂ بدر میں شریک تھے؟ انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: تیری ماں نہ رہے میں بدر سے کہاں غائب ہو سکتا تھا محمد بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ بدر کی طرف نکلے تو انس رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ تھے انس رضی اللہ عنہ اس وقت لڑکے تھے اور رسول اللہ کی خدمت کرتے تھے۔ رواہ ابن سعد و ابن عساکر

۳۶۸۴۰ ... حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ حدیبیہ عمرہ، حج، فتح مکہ غزوہ حنین، غزوہ طائف اور غزوہ خیبر میں شریک رہا ہوں۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۸۴۱ ... "ایضاً" یحییٰ بن سعید اپنی والدہ سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتی ہیں: میں نے انس بن مالک کو خلوق خوشبو لگائے ہوئے دیکھا میں نے کہا: یہ تو سہل بن سعد سے طاقتور ہے حالانکہ سعد اس سے بڑا ہے انس نے میری بات سن کر کہا: رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے دعا کی ہے۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۸۴۲ ... محمد بن سیرین حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس رسول اللہ ﷺ کی ایک چھوٹی سی چھڑی تھی جب انس رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو وہ چھڑی ان کے پہلو اور قمیص کے درمیان رکھ کر ان کے ساتھ دفنا دی گئی۔

رواہ البیھقی و ابن عساکر

۳۶۸۴۳ ... "ایضاً" انس بن سیرین کہتے ہیں بوقت وفات حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس میں حاضر تھا، انس رضی اللہ عنہ کہتے جارہے تھے مجھے لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو آپ یہی کہتے رہے، حتیٰ کہ روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی رضی اللہ عنہ۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی المختصرین و ابن عساکر

حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ

۳۶۸۴۴ ... "مسند انس بن مالک" حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے چچا انس بن نضر رضی اللہ عنہ بدر کی جنگ میں شریک نہیں ہو سکتے تھے انھیں اس کا شدید صدمہ رہتا تھا اور اپنے نفس کو ملامت کرتے تھے جب آپ مدینہ واپس آنے لگے۔ میں پہلی لڑائی میں شریک نہیں ہو سکا جب کہ رسول اللہ ﷺ نے مشرکین کو تہ تیغ کیا ہے اگر آئندہ میں کسی لڑائی میں شریک ہوا اللہ تعالیٰ ضرور دیکھے گا کہ میں کیا کرتا ہوں چنانچہ غزوۂ احد میں مسلمانوں کو شکست ہوئی تو انس بن نضر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: یا اللہ جو کچھ یہ مشرکین لائے ہیں میں اس سے بری الذمہ ہوں اور جو کچھ مسلمانوں نے کیا ہے میں اس سے تیرے حضور معذرت کرتا ہوں پھر اپنی تلوار لی اور میدان کارزار کی طرف چل پڑے سامنے سے ایک دوسرے صحابی حضرت حضرت بن معاذ رضی اللہ عنہ آرہے ہیں ان سے کہا: اے سعد! قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے احد کے پہاڑ سے جنت کی خوشبو آرہی ہے وہ مجھے جنت کی خوشبو لگتی ہے پھر آپ رضی اللہ عنہ بھرپور حملہ کرنے کے لیے میدان میں کود پڑے۔ سعد رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! جو کچھ انس بن نضر نے کیا ہے جو کچھ کرنے کی مجھ میں طاقت نہیں تھی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے انس بن نضر رضی اللہ عنہ کو مقتولین میں پایا ان پر تلواروں نیزوں اور تیروں کے اسی (۸۰) سے زائد زخم تھے اور ان کی لاش کا مثلہ کر دیا گیا تھا ہم انھیں نہیں پہچان سکے تھے حتیٰ کہ ان کی بہن نے انھیں انگلیوں کے پوروں سے پہچانا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم کہا کرتے تھے۔ یہ آیت "من المومنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ" انس بن نضر اور ان کے ساتھیوں کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

رواہ الطبرانی و ابن سعد و ابن ابی شیبۃ و الحارث و الترمذی و قال صحیح و النسائی و ابن جریر و ابن المنذر و ابن ابی حاتم و ابن مردویۃ و ابو نعیم

حضرت انس بن ابی مرثد رضی اللہ عنہ

۳۶۸۴۵... حضرت سہل بن حنظلیہ عبشمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین رسول کریم ﷺ کے ساتھ حنین کے دن چلے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج رات ہمارا پہرہ کون دے گا حضرت انس بن ابی مرثد غنوی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں پہرہ دوں گا حکم ہوا: گھوڑے پرسوار ہوجاؤ چنانچہ انس رضی اللہ عنہ بن ابی مرثد گھوڑے پرسوار ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس گھاٹی کے اوپر چلے جاؤ اور اپنی طرف سے دھوکا میں نہیں رہنا صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ اپنی جائے نماز پر تشریف لائے اور دو رکعتیں ادا کیں پھر فرمایا: کیا تم نے اپنے شہسوار کو محسوس کیا ہے؟ ایک شخص بولا: یارسول اللہ! ہم نے اسے محسوس نہیں کیا نماز کے لیے اقامت کہی گئی رسول اللہ ﷺ نماز میں تھے اور آپ نے گھاٹی کی طرف دیکھنا شروع کردیا حتیٰ کہ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے اور سلام پھیرا، ارشاد فرمایا: خوش ہوجاؤ تمہارے گھڑسوار آچکے ہیں ہم گھاٹی میں درختوں کے سائے تلے دیکھنے لگے چنانچہ وہ سامنے سے آرہے تھے اور آتے ہی رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑے ہوگئے اور عرض کیا: میں آپ کے پاس سے چل کر گھاٹی کے اوپر پہنچ گیا جہاں کا آپ نے مجھے حکم دیا تھا صبح کو جب سورج طلوع ہوا میں نے دائیں بائیں دیکھا مجھے کوئی نہ دکھائی دیا رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: کیا تم رات کو نیچے اترے تھے؟ عرض کیا: نہیں البتہ نماز کے لئے اور قضائے حاجت کے لیے نیچے آیا ہوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے اپنے اوپر جنت واجب کردی اب تمہارے اوپر کوئی حرج نہیں کہ اس کے بعد کوئی عمل بھی نہ کرو۔ رواہ ابونعیم فی المعرفة

حضرت اوفی بن مولیٰ تمیمی عنبری رضی اللہ عنہ

۳۶۸۴۶　حضرت اوفی بن مولیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے مجھے غمیم میں جائیداد عنایت فرمائی اور مجھ پر شرط عائد کی کہ میں پہلی سیرابی سے حاصل کرنے والا غلہ اللہ تعالیٰ کی ہیں　صدقہ کردوں ہمارے ایک اور آدھی ساعدہ کو بیابان میں کنواں بطور جائداد دیا اسے جعرانہ کا کنواں کہا جاتا تھا اس کنویں میں پانی آتا تھا اور پانی شیریں نہیں تھا جب کہ ایاس بن قتادہ عنبری کو جابیہ میں جائداد تھی ہم سب آپ کی خدمت میں حاضری دیتے رہتے تھے آپ نے ہم میں سے ہر ایک کے لیے عطا نامہ چمڑے کے ٹکڑے پر رکھا تھا۔ رواہ ابن منده والطبرانی وابونعیم وقال: ابن عبد البر لیس اسناده بالقوی

حضرت اوس کلابی رضی اللہ عنہ

۳۶۸۴۷　''مسندہ'' معلی بن حاجب بن اوس کلابی اپنے والد اور دادا سے نقل کرتے ہیں ان کے دادا اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

حضرت ایمن رضی اللہ عنہا

۳۶۸۴۸　''مسند بلال رضی اللہ عنہ'' ابومیسرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ایمن رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی مسواک اور جوتے تیار باش رکھتے تھے جب کہ ہم آپ کو قضائے حاجت کے لیے لے جاتے تھے۔ رواہ الطبرانی

حضرت ایاس بن معاذ رضی اللہ عنہ

۳۶۸۴۹　بنی عبدالاشہل کے بھائی محمود بن لبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب ابو حیسر انس بن رافع مکہ آیا اس کے ساتھ بنی عبدالاشہل کے چند نوجوان بھی تھے ان میں ایک ایاس بن معاذ رضی اللہ عنہ بھی تھے، یہ لوگ قریش کو اپنی قوم خزرج کے خلاف حلیف بنانا چاہتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کو ان کی خبر ہوئی آپ ان لوگوں کے پاس آئے اور ان کے ساتھ مل بیٹھے آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز کی دعوت نہ دوں جو تمہارے حلف جنگی سے بدر جہا افضل ہے؟ وہ بولے: وہ کیا چیز ہے ارشاد فرمایا: میں اللہ کا رسول ہوں اللہ تعالیٰ نے مجھے بندوں کی طرف بھیجا ہے تاکہ میں انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلاؤں، وہ صرف اللہ کی عبادت کریں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتاب نازل فرمائی ہے پھر آپ نے ان لوگوں سے اسلام کے محاسن ذکر کیے اور قرآن پڑھ کر سنایا ایاس بن معاذ رضی اللہ عنہ بولے: (یہ اس وقت نوجوان لڑکے تھے) بخدا جس کام کے لیے تم آئے ہو یہ چیز اس سے بدر جہا افضل ہے ابو حیسر انس بن رافع نے مٹھی بھر کنکریاں اٹھائیں اور ایاس بن معاذ رضی اللہ عنہ کے منہ پر دے ماریں اور کہا تم ہمیں چھوڑو میری عمر کی قسم ہم تو کسی اور مقصد کے لیے آئے ہیں اس کے بعد رسول اللہ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے اور وہ لوگ بھی مدینہ واپس چلے گئے، چنانچہ بعاث کی لڑائی اوس اور خزرج کے درمیان ہوئی تھی اس کے بعد تھوڑی مدت میں ایاس بن معاذ رضی اللہ عنہ وفات پا گئے محمود بن لبید کہتے ہیں: میری قوم کے جو لوگ ایاس بن معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس بوقت وفات موجود تھے انھوں نے مجھے بتایا ہے کہ ہم ایاس بن معاذ کو لگاتار اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تکبیر کہتے اور تسبیح کرتے سنتے رہے ہیں حتیٰ کہ وہ دنیا سے رخصت ہو گیا ان لوگوں نے شک نہیں کیا کہ وہ مسلمان ہی مرے ہیں۔ چنانچہ انھوں نے مدینہ میں نبی کریم ﷺ کی مجلس کر کے اسلام کی سمجھ بوجھ اپنے اندر پیدا کر لی تھی۔

رواہ ابو نعیم

حرف باء......حضرت باقوم رومی رضی اللہ عنہ

۳۶۸۵۰　صالح مولائے توامہ کہتے ہیں: مجھے حضرت باقوم مولائے سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے منبر بنایا جو جنگلی لکڑی کا تھا تین زینے بنائے ایک بیٹھنے کا اور دو دوسرے۔ رواہ ابو نعیم

حضرت براء بن معرور رضی اللہ عنہ

۳۶۸۵۱　محمد بن معن غفاری اپنے دادا سے روایت نقل کرتے ہیں کہ بنی غفار کا ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے پوچھا: تیرا کیا نام ہے؟ جواب دیا: نبھان فرمایا: بلکہ تمہارا نام مکرم ہے نبی کریم ﷺ نے مدینہ تشریف لانے کے بعد براء بن معرور رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی اور فرمایا: یا اللہ! براء بن معرور پر رحمت نازل فرما اور قیامت کے دن اسے اپنے سے دور نہ رکھنا اسے جنت میں داخل کر دے اور تو نے ایسا کر بھی دیا ہے۔ رواہ ابن مندہ ابن عساکر

۳۶۸۵۲　زہری کہتے ہیں: حضرت براء بن معرور رضی اللہ عنہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے تہائی مال کی وصیت کی ہے اور کعبہ کا استقبال کیا ہے حالانکہ وہ بیچ گاؤں میں تھے نیز براء رضی اللہ عنہ بڑے متقی انسان تھے۔ رواہ ابو نعیم

حضرت براء بن عازب اور حضرت زید بن ارقم

۳۶۸۵۳　ابو اسحاق کہتے ہیں: میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پندرہ غزوات ہیے

ہیں۔ میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ سترہ (۱۷) غزوات کیے ہیں۔
رواہ ابن ابی شیبۃ وابویعلی وابن عساکر

حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ

۳۶۸۵۴ ..... محمد بن سیرین کہتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عاملین کو خط لکھا کہ براء بن مالک کو مسلمانوں کے لشکروں میں سے کسی لشکر کا عامل مقرر نہ کرو چونکہ یہ ہلاکتوں میں سے ایک ہلاکت ہے۔ رواہ ابن سعد

فائدہ: ..... عامل نہ مقرر کرنے کی وجہ مندرجہ ذیل حدیث سے واضح ہو جاتی ہے۔ وہ یہ کہ حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ اگر رب اللہ کی قسم اٹھا لیتے اللہ تعالیٰ اسے ضرور پوری فرماتے تھے۔

۳۶۸۵۵ ..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہت سارے چادر پوش ہیں جن کی طرف کوئی دھیان نہیں دیا جاتا تا اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم کھالیں اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو ضرور پوری کر دے ان میں سے ایک براء بن مالک رض بھی ہیں۔ چنانچہ تستر" کے معرکہ میں مسلمانوں کو پہلے عارضی سی شکست ہوئی مسلمانوں نے کہا: اے براء اپنے رب پر قسم کھاؤ کہنے لگے: اے میرے رب میں تجھ پر قسم کھاتا ہوں کہ جب تو ہمیں کفار پر غلبہ عطا فرمائے اس سے قبل مجھے اپنے نبی کریم ﷺ سے لاحق کردے۔ رواہ ابونعیم

حضرت بسر مازنی رضی اللہ عنہ

۳۶۸۵۶ ..... یزید بن حمیر، عبداللہ بن بسر سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ میرے والد بسر رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لائے۔
رواہ النسائی وابونعیم

۳۶۸۵۷ ..... معاویہ بن صالح ابن عبد احمد بن بسر عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ خچر پر سوار ہو کر ہمارے یہاں تشریف لائے ہم خچر کو شامی گدھا کہتے تھے۔ رواہ ابن السکن

حضرت بشر بن براء بن معرور رضی اللہ عنہ

۳۶۸۵۸ ..... حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے بنی سلمہ تمہارے سردار کون ہے؟ بنی سلمہ نے کہا: جد بن قیس لیکن ہم بخل سے اس کا موازنہ کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بخل سے بڑھ کر اور کونسی بیماری ہو سکتی ہے؟ لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! پھر ہمارا سردار کون ہے؟ فرمایا: بشر بن براء بن معرور تمہارا سردار ہے۔ رواہ ابونعیم

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۶۸۔

۳۶۸۵۹ ..... ابوسلمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بنی عبید! تمہارا سردار کون ہے؟ بنی عبید نے جواب دیا: جد بن قیس ہمارا سردار ہے لیکن اس میں بخل ہے آپ نے فرمایا: اور کونسی بیماری بخل سے بڑھ کر ہو سکتی ہے؟ بلکہ تمہارا سردار تمہارے پہلے سردار کا بیٹا بشر بن براء بن معرور رضی اللہ عنہ ہے۔ رواہ ابن جریر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ: ۵۳۶۸

حضرت بشر بن معاویہ بکائی رضی اللہ عنہ

۳۶۸۶۰۔۔۔ عمران بن صاعد بن عداء بن بشر بن معاویہ بکائی اپنے والد سے وہ اپنے والد بشر بن معاویہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت بشر بن معاویہ بن ثور رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے ان سے تین باتیں حاضر ہوئے معاویہ بن ثور رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے بشر رضی اللہ عنہ سے کہہ رکھا تھا کہ جب تم رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچو ان سے تین باتیں کہنی ہیں اور ان میں کوئی کمی یا زیادتی نہیں کرنی کہنا السلام علیک یارسول اللہ! ہم اس لیے حاضر ہوئے ہیں تاکہ آپ کو سلام کریں اور ہم اسلام کا اقرار کریں اور آپ میرے لیے برکت کی دعا کریں۔ بشر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے یہ سب کچھ کیا رسول اللہ ﷺ نے میرے سر پر دست شفقت پھیرا اور میرے لیے دعائے برکت کی بشر رضی اللہ عنہ کے چہرے پر رسول اللہ ﷺ کے مسح کا نشان تھا یوں کہتا تھا جیسا کہ وہ غرہ (چمکدار چیز) ہے اس پر جس چیز کو بھی مسح کیا جاتا وہ چمک اٹھتی تھی نبی کریم ﷺ نے معاویہ بن ثور رضی اللہ عنہ کے لئے خط لکھا اور انھیں صدقہ میں سے بارہ عدد دو سالہ اونٹ کے بچھڑے دیئے یہ ان کے لیے بطور معونت تھے جب حضرت معاویہ بن ثور رضی اللہ عنہ آپ کے پاس سے اٹھ کر چلنے لگے عرض کیا: میں آج یا کل کا مہمان ہوں میرے پاس کثیر مال ہے اور میرے صرف دو بیٹے ہیں آپ ﷺ کی طرف واپس پلٹے اور عرض کیا: یارسول اللہ! یہ مال آپ میری طرف سے قبول فرمائیں اور دشمن کی مکر بازیوں کے خلاف جہاں بہتر سمجھیں صرف کردیں میں مالدار ہوں اور میرے پاس بہت مال ہے آپ نے فرمایا اے معاویہ تم درست وصواب رائے رکھتے ہو آپ نے مال واپس قبول فرمالیا۔ رواہ البخاری فی تاریخہ والبغوی وقال عمران مجہول ورواہ ابن مندہ وابونعیم

۳۶۸۶۱۔۔۔ ''ایضاً'' ابی ھیثم بکائی صاعد بن طالب اپنے والد سے وہ اپنے والد نوال سے وہ اپنے والد رباط سے وہ اپنے والد واصل سے وہ اپنے والد کاھل سے مجالد ثور بن بشر بن معاویہ اور یہ صاعد کے نانا ہیں کی سفر سے مروی ہے کہ وہ دونوں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ نے انھیں سورت یٰسٓ سورت فاتحہ سورت اخلاص سورت فلق اور سورت ناس تعلیم کی نیز انھیں کہا کہ نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم قرات جہراً کرو۔۔۔۔ الحدیث بطولہ۔ (رواہ ابونعیم قال فی الاصابہ: صاعد سے اوپر کی سند مجہول ہے)

حضرت بشیر بن عقربہ جہنی رضی اللہ عنہ

۳۶۸۶۲۔۔۔ بشیر بن عقربہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میرے والد عقربہ رضی اللہ عنہ غزوہ احد میں شہید کر دیئے گئے میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں رو رہا تھا آپ نے فرمایا: اے حبیب! کیوں رو رہے ہو کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ میں تمہارا والد ہوں اور عائشہ تمہاری ماں ہے میں نے کہا: جی ہاں یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں آپ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا آپ کے ہاتھ پھیرنے کا نشان سیاہ تھا جب کہ باقی سارا جسم سفید تھا میری زبان میں لکنت تھی آپ ﷺ نے میرے منہ میں تھوکا جس سے لکنت جاتی رہی مجھ سے میرا نام پوچھا میں نے کہا: میرا نام بحیر ہے فرمایا: بلکہ تمہارا نام بشیر ہے۔ رواہ البخاری فی تاریخہ وابن مندہ

حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ

۳۶۸۶۳۔۔۔۔ حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے مجھ سے پوچھا: تم کس قبیلہ سے ہو میں نے جواب دیا: ربیعہ سے ہوں فرمایا: وہ ربیعہ الفرس جو کہتے ہیں: اگر وہ نہ ہوتے زمین اہل زمین سمیت پلٹ جاتی میں اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہوں جس نے ربیعہ میں سے صرف تم پر احسان کیا۔ رواہ ابویعلی وابن عساکر

۳۶۸۶۴۔۔۔ حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے مجھے اسلام کی دعوت دی پھر

فرمایا: تمہارا نام کیا ہے؟ میں نے کہا: نذیر فرمایا: بلکہ تمہارا نام بشیر ہے مجھے صفہ میں ٹھہرایا چنانچہ جب آپ کے پاس کوئی ہدیہ آتا ہمیں بھی اس میں شریک کرتے اور اگر صدقہ آتا سارا ہمارے حوالے کر دیتے ایک دفعہ رات کو آپ گھر سے باہر نکلے میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے چل دیا آپ بقیع میں آئے اور فرمایا: السلام علیکم! اے مؤمنین کی قوم: ہم بھی آپ کے ساتھ لاحق ہونے والے ہیں ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جائیں گے، تم نے بہت بھلائی پالی ہے اور برائی وشر سے پہلے پہلے کوچ کرتے رہے ہو پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا: میں بشیر ہوں فرمایا: کیا تم راضی نہیں ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے کان تمہارا دل تمہاری آنکھوں کو اسلام کے لیے قبول فرمایا ہے تمام ربیعۃ الفرس میں سے جو کہتے ہیں: اگر ہم نہ ہوتے زمین اہل زمین کو لے کر الٹ جاتی میں نے کہا: جی ہاں یا رسول اللہ! آپ نے پوچھا: تم کیوں آئے ہو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے خوف ہوا آپ کو کھوئی گزند نہ پہنچے یا حشرات الارض میں سے کوئی چیز آپ کو تکلیف نہ پہنچائے۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۸۶۵ ..... حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کس شرائط پر بیعت لیتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ پھیلایا اور فرمایا: یہ کہ تم گواہی دو اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں یہ کہ محمد اس کا بندہ اور اس کا رسول ہے یہ کہ ہر وقت نماز پنجگانہ ادا کرو فرض زکوۃ ادا کرو رمضان کے روزے رکھو بیت اللہ کا حج کرو اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں بجز دو کے سب ارکان کی طاقت رکھتا ہوں میں زکاۃ نہیں دے سکتا چونکہ بخدا میرے پاس دس اونٹ بکریاں ہیں جو میرے گھر والوں کی ضرورت ہیں اور بوجھ لادنے کے کام آتے ہیں میں جہاد کی طاقت نہیں رکھتا چونکہ میں بزدل شخص ہوں جب کہ لوگوں کا کہنا ہے جو میدان جنگ سے بھاگ جائے وہ اللہ تعالیٰ کے غصہ کا مستحق ہو جاتا ہے میں خوفزدہ ہوں کہ اگر جنگ چھڑ جائے مجھے اپنی جان کے لالے پڑ جائیں زور میں میدان جنگ سے بھاگ جاؤں یوں میں اللہ تعالیٰ کے غضب وغصہ کا مستحق ہو جاؤں رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ مند کر لیا پھر ہاتھ کو حرکت دی اور فرمایا: اے بشیر! جب نہ صدقہ ہو نہ ہی جہاد ہو پھر تم جنت میں کیسے داخل ہو گے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہاتھ بڑھائیں میں بیعت کرتا ہوں چنانچہ آپ ﷺ نے ہاتھ پھیلا دیا اور میں نے تمام ارکان کو بجالانے پر بیعت کر لی۔

رواہ الحسن بن سفیان والطبرانی فی الاوسط وابونعیم والحاکم والبیھقی وابن عساکر

۳۶۸۶۶ ..... حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں آپ کے ساتھ بقیع میں آیا میں نے سنا کہ آپ فرمار ہے تھے: اے مؤمنین کے گھر والوں السلام علیکم! میرا تسمہ ٹوٹ گیا فرمایا: اسے گانٹھ لو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا غزوہ طویل ہو گیا میں اپنے گھر سے دور رہا۔ ارشاد فرمایا: اے بشیر! کیا تم اللہ تعالیٰ کی حمد نہیں کرتے جو تمہیں اسلام کی طرف لایا ربیعہ میں سے جو کہتے ہیں اگر ہم نہ ہوتے زمین اہل زمین کو لے کر الٹ گئی ہوتی۔ رواہ ابونعیم

۳۶۸۶۷ ..... خالد بن سمیر بشیر بن نھیک سے مروی ہے کہ بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے ہیں رسول کریم ﷺ نے ان کا نام "بشیر" رکھا ہے جب کہ اس سے قبل ان کا نام "بحر" تھا کہتے ہیں ایک مرتبہ میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ چہل قدمی کر رہا تھا میں نے آپ کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا یا کہا کہ آپ نے میرا ہاتھ پکڑ رکھا تھا۔ مجھ سے فرمایا: اے ابن خصاصیہ، تو نے جو صبح کی تو اللہ پر عیب لگائے ہوئے صبح کی اور اللہ کے رسول کے ساتھ چہل قدمی کر رہے ہو میں نے عرض کیا میں نے اللہ تعالیٰ پر کوئی عیب نہیں لگایا میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں! اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ ہر طرح کی بھلائی کی ہے رسول اللہ ﷺ مشرکین کے قبرستان میں آ گئے اور فرمایا: یہ لوگ خیر کثیر لے کر سبقت لے گئے ہیں یہ لوگ خیر کثیر لے کر سبقت لے گئے ہیں پھر آپ نے ایک نظر سے دوسری طرف دیکھا ایک شخص جوتوں سمیت قبروں کے درمیان چل رہا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے سبتی جوتوں والے: اپنے جوتے ایک طرف ڈال دو جب اس شخص نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا اس نے جوتے ڈال دیئے۔

رواہ لطبرانی وابونعیم

۳۶۸۶۸ ..... لیلی زوجہ بشیر، بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی حمد کرو جس نے ربیعہ میں سے تمہیں توفیق دی کہ تم نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ مجھے آپ سے

قبل موت دے دے فرمایا: میں یہ دعا کسی کے لیے نہیں کرتا۔ رواہ ابو نعیم

حضرت بشیر ابو عصام کعبی حارثی رضی اللہ عنہ

۳۶۸۶۹..... معام بن بشیر حارثی کعبی (یہ ایک سو بیس سال کی عمر تک پہنچے ہیں) کہتے ہیں: میرے والد رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث سنائی کہ میری قوم بنو حارث بن کعب نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا آپ نے پوچھا: تم کہاں سے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: میری قوم نے مجھے آپ کے پاس اسلام کی خاطر بھیجا ہے فرمایا: مرحبا، تمہارا نام کیا ہے؟ میں نے کہا: میرا نام "اکبر" ہے فرمایا: تمہارا نام بشیر ہے۔

رواه البخاري في تاريخه والنسائي وابن السكن وابن منده وقال غريب لا اعرفه الا من حديث اهل الجن برة من مصام وابو نعيم

حضرت بکر بن جبلہ رضی اللہ عنہ

۳۶۸۷۰..... ھشام بن محمد بن سائب، حارث بن عمرو کلبی ابو یعلی بن عطیہ عمارہ بن جریر کی سند سے حدیث مروی ہے کہ عبد عمرو بن جبلہ بن وائل کے پاس ایک بت تھا جسے "عیر" کہا جاتا تھا قبیلہ والے اس کی تعظیم کرتے تھے کہتے ہیں: ایک دن ہم اس بت کے پاس سے گزرے ہم نے ایک آواز سنی کوئی عبد عمرو سے کہہ رہا تھا: اے بکر بن جبلہ! تم محمد کو جانتے ہو۔ پھر اسلام کا ذکر کیا۔ رواه ابن منده وابو نعيم

حضرت بکر بن حارثہ جہنی رضی اللہ عنہ

۳۶۸۷۱..... حضرت بکر بن حارثہ جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے مشرکین کے ساتھ جنگ کی رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے بکر! آج تم نے کیا کیا ہے؟ میں نے غصہ سے ان پر اچھی طرح سے تیر برسائے ہیں اس پر رسول اللہ ﷺ نے میرا نام بر بیر رکھ دیا۔ رواه المعرى

حضرت بکر بن شداخ لیثی رضی اللہ عنہ

۳۶۸۷۲..... عبدالملک بن یعلی لیثی کی روایت ہے کہ حضرت بکر بن شداخ لیثی رضی اللہ عنہ ان صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے جو رسول اللہ ﷺ کی خدمت کرتے تھے یہ لڑکپن میں خدمت کا فریضہ انجام دیتے تھے چنانچہ جب سن بلوغت کو پہنچے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے آپ کے اہل خانہ کے پاس داخل ہونا پڑتا ہے حالانکہ میں سن بلوغت کو پہنچ چکا ہوں نبی کریم ﷺ نے مجھے دعا دی اور فرمایا: یا اللہ! اس کی بات کو سچ کردے اور فتح مندی سے اسے ہم کنار کر چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں کسی یہودی نے ایک مقتول پایا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو امر عظیم سمجھا اور اس پر بڑے رنج کا اظہار کیا پھر منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا: کیا اسی لیے اللہ تعالیٰ نے مجھے ولایت دی ہے اور اسی لیے مجھے خلافت عطا کی ہے کہ مردوں کو یوں ناحق قتل کیا جائے؟ میں اللہ تعالیٰ سے ایسے شخص کا سوال کرتا ہوں جس کے پاس اس کا کوئی علم ہو اور مجھے بتائے بکر بن شداخ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: مجھے اس کا علم ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ اکبر تم اس مقتول کے خون کے ذمہ دار ہو ورنہ اس سے نکلنے کی کوئی حجت بیان کرو عرض کیا: جی ہاں فلاں شخص جہاد میں شرکت کی غرض سے نکلا اور مجھے اپنے اہل وعیال کا وکیل بنا گیا میں اس کے دروازے پر پہنچا تو میں نے اس یہودی کو اس کے گھر میں پایا اور یہ کہہ رہا تھا:

واشعث غرة الاسلام مني ... خلوت بعرسه ليل التمام

میری وجہ سے اسلام کی چمک دھیمی پڑ گئی میں نے اس کے جلوہ کے لیے پوری پوری رات خلوت میں گزار دی۔

ابيت على ترائبها ويمسي ... على جرداء لا حقة الحزام

میں اس کے سینے پر حملہ کرنے سے باز رہا ہوں لیکن اس نے بے بالوں کے شام کی کہ وہ وسط راستہ پر جا چکا تھا۔

کان مجامع الر بلات منها فنا م ینهفون الیٰ فنام

گویا کہ اس کی ہڈیوں کے جوڑ انسانوں کی جماعت کی مانند تھے جو کسی دوسری جماعت کی طرف اٹھ رہے ہوں۔
چنانچہ نبی کریم ﷺ کی دعا کی وجہ سے ان کی بات سچ قرار دی اور مقتول کا خون رائیگاں قرار دیا۔ رواہ ابن مندہ و ابو نعیم

حضرت بلال مؤذن رضی اللہ عنہ

۳۶۸۷۳...... "مسند صدیق" محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی کی روایت ہے جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی اور ابھی دفنائے نہیں گئے تھے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور جب اشھد ان محمدا رسول اللہ کہتے تو مسجد میں لوگوں پر گریہ طاری ہو جاتی جب رسول اللہ ﷺ دفن کر دیئے گئے بلال رضی اللہ عنہ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اذان دو بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر آپ نے مجھے اس لیے آزاد کیا ہے کہ میں آپ کے ساتھ رہوں تو بلاشبہ آپ کو اس کا حق حاصل ہے اور اگر مجھے محض اللہ کے لیے آزاد کیا ہے تو پھر میرا راستہ چھوڑ دیں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تمہیں محض اللہ کے لیے آزاد کیا ہے بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی کے لیے اذان نہیں دوں گا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ٹھیک ہے اسکا تمہیں اختیار ہے بلال رضی اللہ عنہ نے مدینہ میں اقامت اختیار کی اور جب فتوحات شام کے لیے لشکروں کا خروج ہونے لگا بلال رضی اللہ عنہ لشکروں کے ساتھ ہوئے اور شام میں جا پہنچے۔ رواہ ابن سعد

۳۶۸۷۴...... سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن منبر پر بیٹھے ان سے بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ نے مجھے اللہ کے لیے آزاد کیا ہے یا اپنے لیے؟ فرمایا: اللہ کے لیے آزاد کیا ہے بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ مجھے اجازت دیں تاکہ میں اللہ کی راہ میں جہاد کرسکوں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انھیں اجازت مرحمت فرمائی بلال رضی اللہ عنہ شام چلے گئے اور وہیں وفات پائی۔ رواہ ابن سعد و ابو نعیم فی الحلیۃ

۳۶۸۷۵...... قیس بن ابی حازم کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر آپ نے مجھے اپنی ذات کے لیے خریدا ہے تو مجھے اپنے پاس روک لیں اور اگر محض اللہ کے لیے خریدا ہے تو پھر مجھے چھوڑ دیں تاکہ میں اللہ کے لیے عمل کرسکوں ابوبکر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمایا: میں نے تمہیں اللہ کے لیے آزاد کیا ہے جاؤ اور اللہ کے لیے عمل کرو۔

رواہ ابن سعد و ابو نعیم فی الحلیۃ

۳۶۸۷۶...... عبداللہ بن محمد بن عمار بن سعد وعمار بن حفص بن عمر بن سعد وعمر بن حفص بن عمر بن سعد اپنے آباؤ اجداد سے نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے خبر کی ہے کہ نجاشی حبشی نے رسول اللہ ﷺ کی طرف تین عصا۔ (لاٹھیاں) بھیجیں ان میں سے ایک رسول اللہ ﷺ نے اپنے لیے رکھ لی ایک حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دی اور ایک حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دی جو لاٹھی رسول اللہ ﷺ نے اپنے لیے رکھی تھی بلال رضی اللہ عنہ اسے لے کر عیدین کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے آگے آگے چلتے اور عیدگاہ میں آ کر رسول اللہ ﷺ کے سامنے نصب کر دیتے رسول اللہ ﷺ اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے پھر رسول اللہ ﷺ کے بعد بلال رضی اللہ عنہ اسی طرح ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آگے چلتے پھر ان کے بعد حضرت سعد قرظ عیدین کے موقع پر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے آگے چلے اور عیدگاہ میں اسے نصب کر دیتے وہ دونوں بھی اسی کی طرف نماز پڑھتے تھے جب رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے تو بلال رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ! میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ مؤمن کا افضل ترین عمل جہاد فی سبیل اللہ ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بلال تم کیا چاہتے ہو بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں فی سبیل اللہ جہاد کرنا چاہتا ہوں حتیٰ کہ مجھے موت آ جائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بلال رضی اللہ عنہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں اپنے حترام اور حق کا

واسطہ دیتا ہوں کہ میں بوڑھا ہو چکا ہوں جسمانی لحاظ سے کمزور ہو گیا ہوں اور میری وفات کا وقت بھی قریب ہو چکا ہے۔ (لہٰذا میرے پاس رہو) بلال رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس مقیم رہے حتیٰ کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ دنیا سے رخصت ہو گئے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے بلال رضی اللہ عنہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہی مطالبہ رکھا جو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرح بلال رضی اللہ عنہ کا مطالبہ رد کر دیا لیکن بلال رضی اللہ عنہ نہ مانے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنی جگہ کسے مؤذن مقرر کرتے ہو؟ عرض کیا میں سعد کو مؤذن مقرر کرتا ہوں چونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے لیے آذان دیتے رہے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اللہ نے سعد رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انھیں اذان کی ذمہ داری سونپی اور ان کے بعد انہی کی اولاد کو یہ فریضہ نبھانے کی تاکید کی۔

رواہ ابن سعد

۳۶۸۷۷..... ''مسند بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ عنہ'' بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ میں نے اپنے آگے پاؤں کی چاپ سنی میں نے کہا: یہ کون ہے فرشتوں نے جواب دیا: یہ بلال ہیں آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تم کونسا عمل کرتے ہو جس کی وجہ سے تم جنت تک جا پہنچے ہو۔ عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے جب بھی حدث لاحق ہوا ہے میں نے وضو کیا ہے، اور میں جب بھی وضو کرتا ہوں سمجھتا ہوں کہ میرے ذمہ اللہ کے لیے دو رکعتیں واجب ہیں، چنانچہ میں اس وضو سے ضرور دو رکعتیں پڑھتا ہوں۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۶۸۷۸..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سب سے پہلے سات لوگوں نے اسلام کا اظہار کیا ہے، رسول اللہ ﷺ ابوبکر، عمار، ان کی والدہ سمیہ بلال اور مقداد رضی اللہ عنہم اجمعین اپنی بات رسول اللہ ﷺ کی سو اللہ تعالیٰ نے آپ کا دفاع آپ کے چچا ابوطالب کے ذریعے کیا رہی بات ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اللہ تعالیٰ نے ان کا دفاع ان کی قوم کے ذریعے کیا، ان کے علاوہ بقیہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہ کو مشرکین نے پکڑ کر لوہے زنجیروں اور بیڑیوں میں جکڑ دیا اور انھیں تپتی ہوئی دھوپ میں ڈال دیا ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں مگر انھوں نے مشرکین کے ارادے کو قبول کیا سوائے بلال رضی اللہ عنہ کے چنانچہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے اپنے آپ کو ذلیل کیا اور مشرکین ان کے ساتھ ہر طرح کا حربہ استعمال کر گزرے بالآخر مشرکین نے بلال رضی اللہ عنہ کو لڑکوں کے حوالے کیا لڑکے آپ رضی اللہ عنہ کو گھسیٹتے ہوئے مکہ کی گلیوں میں چکر لگانے لگے جب کہ بلال رضی اللہ عنہ کی زبان پر ایک ہی کام تھا احد، احد۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

حرف تاء..... حضرت تلب بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ

۳۶۸۷۹..... غالب بن حجیرہ کی روایت ہے کہ مجھے ھلقام بن تلب نے حدیث سنائی کہ تلب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! جب آپ کو اجازت ملے میرے لیے اور استغفار کر دیں چنانچہ آپ ﷺ تھوڑی دیر ٹھہرے رہے اور پھر میرے لیے دعا کی اور دعا کے بعد اپنا ہاتھ چہرہ اقدس پر پھیر دیا اور فرمایا: یا اللہ! تلب کی مغفرت کر اور اس پر رحم فرما۔ تین بار یہی دعا کی۔

رواہ ابونعیم

حرف جیم..... حضرت جابر بن سمرہ

۳۶۸۸۰..... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب بچے رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرتے آپ ﷺ ان میں سے بعض کے ایک رخسار پر دست شفقت پھیرتے ان میں سے بعض کے دونوں رخساروں پر پھیرتے میں آپ کے پاس سے گزرا آپ نے میرے ایک رخسار پر دست شفقت پھیرا چنانچہ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا وہ رخسار جس پر نبی کریم ﷺ نے دست شفقت پھیرا تھا وہ دوسرے کی نسبت زیادہ خوبصورت تھا۔ رواہ الطبرانی

حضرت جارود رضی اللہ عنہ

۳۶۸۸۱ ..... ''مسند جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب اہل بحرین کا وفد آیا تو ان کے ساتھ جارود رضی اللہ عنہ بھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے رسول اللہ ﷺ انھیں دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور انھیں اپنے قریب بٹھایا۔
رواہ الطبرانی عن انس

حضرت جثامہ بن مساحق رضی اللہ عنہ

۳۶۸۸۲ ..... یحییٰ بن ایوب کنانی جنھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ھرقل کے پاس بطور قاصد بھیجا تھا انھیں جثامہ بن مساحق بن ربیع بن ربیع بن قیس کنانی کہا جاتا تھا جثامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ہرقل کے پاس بیٹھ گیا میں سمجھا تھا کہ میرے نیچے کوئی چیز۔(کرسی یا گدی وغیرہ) نہیں لیکن کیا دیکھتا ہوں کہ میرے نیچے سونے کی کرسی ہے جب میں نے سونے کی کرسی دیکھی میں اس سے نیچے اتر گیا ہرقل ہنس پڑا اور کہا: تم اس کرسی سے کیوں اتر گئے ہو حالانکہ ہم نے یہ تمہارے اکرام کے لیے رکھی تھی۔ میں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس جیسی اشیاء کے استعمال سے منع فرماتے سنا ہے۔رواہ ابونعیم

حضرت جحدم بن فضالہ رضی اللہ عنہ

۳۶۸۸۳ ..... محمد بن عمرو بن عبداللہ بن جحدم جہنی کی سند سے مروی ہے کہ ان کے پردادا جحدم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے میرے سر پر دست شفقت پھیرا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ جحدم میں برکت عطا فرمائے۔ نیز آپ نے میرے لیے ایک نوشتہ بھی لکھا ..... پھر راوی نے طویل حدیث ذکر کی۔رواہ ابونعیم

حضرت جحش جہنی رضی اللہ عنہ

۳۶۸۸۴ ..... عبداللہ بن جحش جہنی اپنے والد جحش رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں دیہات میں رہتا ہوں اور وہیں نماز پڑھتا ہوں مجھے آپ کسی رات کا حکم دیں تا کہ اس رات میں اس مسجد میں آ کر نماز پڑھوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تیرھویں تاریخ کی رات آ جاؤ اگر چاہو تو اس کے بعد نماز پڑھو چاہو تو چھوڑ دو۔رواہ الطبرانی وابونعیم

حضرت جراد بن عیسیٰ رضی اللہ عنہ

۳۶۸۸۵ ..... قرہ بنت مزاحم کہتی ہیں ام عیسی اپنے والد جراد بن عیسی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتی ہیں وہ کہتے ہیں: ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے بہت سارے کنویں ہیں جن سے پانی ابلتا ہے ہمارے کنوؤں کا شیریں پانی ہے ہمارے لیے کیا حکم ہے۔الحدیث۔رواہ ابونعیم

حضرت جندب بن جنادہ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ

۳۶۸۸۶ ..... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا اور کہا: رسول اللہ ﷺ جب کسی کے

پاس امانت نہ رکھتے تو اس وقت حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس امانت رکھتے تھے اور جب کسی کو راز نہ بتاتے اس وقت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو راز بتاتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۳۶۸۸۷..... ضعیف بن حارث کہتے ہیں میں نے ابودرداء رضی اللہ عنہ سے ابوذر رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! ابوذر جب حاضر ہوتے انہی کو رسول اللہ ﷺ اپنے قریب کرتے اور جب غائب ہوتے ان کا پوچھتے تھے مجھے معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ زمین نے اپنے اوپر کسی بشر کو اٹھایا نہ ہی آسمان نے کسی پر سایہ کیا جو ابوذر سے بڑھ کر بات میں سچا ہو۔

رواہ احمد بن حنبل کما ذکرہ ابن حجر فی الاصابۃ، ۶۴۴

۳۶۸۸۸..... حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں چوتھے نمبر پر اسلام لایا مجھ سے قبل تین آدمی اسلام لائے تھے اور میں چوتھا تھا۔

رواہ ابونعیم

۳۶۸۸۹..... ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ گویا میں اپنے آپ کو اسلام کا چوتھا دیکھ رہا ہوں مجھ سے قبل صرف نبی کریم ﷺ ابوبکر اور بلال رضی اللہ عنہ اسلام لائے تھے۔ رواہ ابونعیم

۳۶۸۹۰..... ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے فرمایا: نہ آسمان نے کسی انسان پر سایہ کیا نہ زمین نے اسے اٹھایا جو ابوذر سے زیادہ سچا ہو ابوذر ابن مریم کے مشابہ ہے۔ رواہ ابونعیم

۳۶۸۹۱..... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے: قیامت کے دن تم میں سے زیادہ میرے قریب وہ شخص بیٹھا ہوگا جو دنیا سے اس حالت میں جائے جس حالت پر میں نے اسے چھوڑا ہے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم تم میں سے کوئی شخص نہیں سوائے میرے جو دنیا کے ساتھ کسی نہ کسی درجہ میں چمٹ نہ گیا ہو میں قیامت کے دن تمہاری نسبت رسول اللہ ﷺ کے زیادہ قریب ہوں گا۔ رواہ ابونعیم

۳۶۸۹۲..... "مسند عمر" مدائنی کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے پوچھا: لوگوں میں دل کے اعتبار سے کون زیادہ خوش قسمت ہے؟ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: وہ بدن جو مٹی میں آلودہ ہوں عذاب سے مامون ہو اور ثواب کا منتظر ہو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوذر تم نے سچ کہا۔ رواہ الدینوری

۳۶۸۹۳..... حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی بیوی ام ذر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جب ابوذر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آیا میں رونے لگی: ابوذر رضی اللہ عنہ بولے: تم کیوں رو رہی ہو؟ میں نے کہا: میں کیوں نہ روؤں حالانکہ آپ قریب الموت ہیں اور ہم ہیں بھی بیابان میں جہاں اور کوئی نہیں میرے پاس اتنا کپڑا بھی نہیں جو آپ کے کفن کی کفایت کر سکے؟ ابوذر رضی اللہ عنہ بولے: رو نہیں چونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک جماعت سے فرماتے سنا ہے میں بھی ان میں تھا فرمایا: کہ ضرور تم میں سے ایک شخص بیاباں میں مرے گا اس کے پاس مسلمانوں کی ایک ٹکڑی جماعت حاضر ہوگی چنانچہ اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضرین میں سے جتنے لوگ تھے ان میں سے کوئی بھی میرے علاوہ بیاباں میں نہیں مرا ہر ایک بستی میں یا جماعت میں مرا ہے سو میں ہی ہوں جو بیاباں میں مر رہا ہوں اللہ کی قسم میں جھوٹ نہیں بول رہا اور نہ ہی میں نے جھوٹ بولا ہے، جاؤ راستہ دیکھو۔ ام ذر کہتی ہیں: میں نے کہا: یہ کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ لوگ حج کے لیے جا چکے ہیں اور راستے منقطع ہو چکے ہیں۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم جاؤ دیکھو تو لوٹنا، ام ذر کہتی ہیں: میں ریت کے ایک ٹیلے پر آ گئی اور اِدھر اُدھر دیکھنے لگی: پھر میں ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس لوٹ آتی اور ان کی تیمارداری کرتی اسی دوران میں چکر لگا رہی تھی کیا دیکھتی ہوں۔ کہ کچھ لوگ کجاووں پر سوار پرندوں کے جھنڈ کی طرح سامنے سے آ رہے ہیں۔ میں کپڑا لے کر انھیں اپنی طرف بلانے لگی وہ میری طرف آنے لگے اور میرے پاس آ کر رک گئے اور پوچھا: اے اللہ کی بندی تمہیں کیا ہوا؟ میں نے کہا: مسلمانوں میں سے ایک شخص مرا جا رہا ہے تم لوگ اس کی تجہیز و تکفین کا بندوبست کر دو۔ راہ گیروں نے پوچھا وہ کون شخص ہے؟ میں نے کہا: وہ ابوذر غفاری ہیں۔ وہ بولے: ابوذر جو کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں؟ میں نے کہا: جی ہاں ام ذر کہتی ہیں انھوں نے ابوذر رضی اللہ عنہ پر اپنے ماں باپ کو قربان کیا اور جلدی سے ابوذر کے پاس آئے ابوذر رضی اللہ عنہ نے انھیں مرحبا کہا اور بولے: میں نے رسول اللہ

ﷺ کو ایک جماعت سے فرماتے سنا میں بھی اس جماعت میں تھا فرمایا کہ ایک شخص بیاباں میں ضرور مرے گا اور اس کے پاس مسلمانوں کی ایک ٹکڑی جماعت آئے گی چنانچہ اس وقت آپ کے پاس حاضرین میں سے ہر شخص بستی میں یا جماعت میں مرا ہے اور میں ہی وہ شخص ہوں جو بیاباں میں مر رہا ہوں تم لوگ میری بات سن رہے ہو اگر میرے پاس اتنا کپڑا ہوا جو میرے کفن کے لیے کافی ہو مجھے اسی میں کفن دو اور تم یہ بھی سن رہے ہو کہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں مجھے وہ شخص کفن نہ دے جو امیر ہو یا سرکاری جاسوس ہو یا ایلچی ہو یا نقیب ہو، چنانچہ راہگیروں کی جماعت میں ہر شخص کسی نہ کسی عہدے پر فی الوقت فائز تھا یا قبل ازیں کسی عہدے پر رہ چکا تھا البتہ ایک انصاری نوجوان لڑکا تھا اس نے کسی قسم کا کوئی عہدہ نہیں قبول کیا تھا وہ لڑکا کہنے لگا: اے چچا جان، میں آپ کو کفن دوں گا میں آپ کے ذکر کردہ عہدوں میں سے کسی عہدے پر نہیں ہوں میں آپ کو اس چادر میں کفن دوں گا یا ان دو کپڑوں میں کفن دوں گا جو میرے تھیلے میں پڑے ہوئے ہیں جن کی سوت میری امی نے کاتی ہے اور اسی نے وہ بنائے ہیں۔ چنانچہ اسی انصاری نوجوان نے ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو کفن پہنایا۔ رواہ ابو نعیم

۳۶۸۹۴..... ابو یزید مدنی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا ایک بھائی تھا جسکا نام انیس تھا اور وہ پائے کا شاعر تھا حدیث میں اس کے اسلام لانے کا واقعہ ذکر کیا اور اس میں یہ بھی ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے اور ابوبکر آپکے پیچھے پیچھے چلے آ رہے تھے میں نے کہا: السلام علیک یا رسول اللہ! فرمایا: وعلیک ورحمۃ اللہ (تین بار کہا) آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: تم کون ہو؟ کہاں سے آئے ہو؟ اور کیوں آئے ہو؟ میں نے آپ کو سارا واقعہ سنانا شروع کر دیا۔ اس کے بعد آپ نے پوچھا: تم کہاں سے کھاتے پیتے ہو؟ میں نے عرض کیا: آب زمزم پی لیتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ آب زمزم کھانے کی چیز بھی ہے اور پینے کی بھی اور یہ بابرکت پانی ہے۔ آپ نے تین بار یہ بات ارشاد فرمائی۔ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مقیم رہا میں نے اسلام کی تعلیم حاصل کی اور کچھ قرآن بھی پڑھ لیا پھر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ میں چاہتا ہوں میں اپنے دین اور اسلام کا برسر عام اعلان کروں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے خوف ہے تمہیں کہیں قتل نہ کر دیا جائے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں گو مجھے قتل ہی کیوں نہ کر دیا جائے، چنانچہ آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔ میں مسجد حرام میں آ گیا جب کہ قریش مختلف حلقے بنائے ہوئے گفتگو میں مشغول تھے۔ میں نے کہا: اشھد ان لا الہ اللہ وان محمدا رسول اللہ قریش نے حلقے برخاست کر دیئے اور غصہ میں میری طرف کھڑے ہو گئے مجھے مارنے لگے حتیٰ کہ جب مجھے چھوڑا میں ایسا تھا جیسا کہ سرخ رنگ کا بت ہوتا ہے جس پر منت کے جانوروں کو ذبح کر کے خون کے ساتھ لتھیڑ دیا گیا ہو۔ وہ سمجھے انھوں نے مجھے قتل کر دیا ہے تھوڑی دیر بعد مجھے افاقہ ہوا اور میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے میری کیفیت دیکھ کر فرمایا: کیوں میں نے تمہیں منع نہیں کیا تھا: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ میرے دل میں ایک حاجت تھی جسے میں نے پورا کر دیا کچھ عرصہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس ہی مقیم رہا پھر آپ نے فرمایا: اپنی قوم کے پاس واپس چلے جاؤ اور جب تمہیں میرے غلبہ کی خبر ہو میرے پاس آ جانا۔ رواہ ابو نعیم

۳۶۸۹۵..... حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس چیز نے سب سے پہلے مجھے اسلام کی طرف بلایا وہ یہ ہے کہ ہم تنگدست لوگ تھے ہمیں قحط سالی نے دبوچ لیا میں نے اپنے ساتھ اپنی والدہ اور بھائی انیس کو سوار کیا اور اپنے سسرال کے ہاں سرزمین نجد میں چلا گیا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی اور شاعر درید بن صمہ کی باہمی منافرتی رسہ کشی اور خساء کے متعلق ان دونوں کی رقابت کا ذکر کیا: اور کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو سلام کیا: آپ نے یکلخت مجھ سے یہ سوالات کر ڈالے: تو کون ہے کس قبیلہ سے تعلق ہے کہاں سے آئے ہو اور کیوں آئے ہو؟ میں نے آپ کو سارا واقعہ سنانا شروع کر دیا آپ نے فرمایا: ابھی تک کہاں سے کھاتے پیتے رہے ہو میں نے عرض کیا: آب زمزم پیتا رہا ہوں فرمایا: بلاشبہ آب زمزم کھانا بھی ہے جو انسان کی پیٹ کو بھر دیتا ہے میں نے عرض کیا: مجھے اجازت دیں تاکہ کچھ کھالوں۔ فرمایا جی ہاں اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں داخل ہوئے اور طائف کی کشمش لائے آپ ہمارے لیے تھوڑی تھوڑی بھر کشمش ڈالتے رہے اور ہم کھاتے رہے حتیٰ کہ ہم شکم سیر ہو گئے رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے ابوذر! میں نے عرض کیا: جی ہاں فرمایا: میرے لیے میری سرزمین اٹھالی گئی ہے اور وہ کوئی پانی والی زمین ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ سرزمین تہامہ ہی ہو سکتی ہے لہٰذا تم اپنی قوم کے پاس واپس چلے جاؤ اور انھیں بھی اسلام کی دعوت دو۔ رواہ ابو نعیم

۳۶۸۹۶.....حسن فردوسی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے ملے عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر دبالیا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ بولے: اے فتنے کے تالے میرا ہاتھ چھوڑ دو حضرت عمر رضی اللہ عنہ پہچان گئے کہ ابوذر کی اس بات کی ضرور کوئی حقیقت ہے لہٰذا پوچھا اے ابوذر فتنے کے تالے سے کیا مراد ہے ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں آپ بھی ادھر آنکلے اور آپ نے لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے جانا ناپسند سمجھا لہٰذا آپ وہیں لوگوں کے پیچھے پڑ گئے اور رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: جب تک یہ شخص تمہارے درمیان موجود ہے اسوقت تک تم کسی فتنہ کا شکار نہیں ہو گے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۸۹۷.....حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی دربان قنبر کی روایت ہے کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے سخت رویہ رکھتے تھے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے عبادہ بن صامت ابودرداء اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تاکہ یہ حضرات ان سے بات کریں چنانچہ ان حضرات صحابہ کرام نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے بات کی ابوذر رضی اللہ عنہ نے عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابوولید! رہی تمہاری بات سو تمہیں مجھ پر فضیلت حاصل ہے اور مجھ پر سبقت بھی حاصل ہے اور میں تمہاری وجہ سے اس سرزمین سے اعراض بھی کر چکا تھا رہی تمہاری بات اے ابودرداء سو رسول اللہ ﷺ کی وفات کا وقت قریب ہوا تم نے اسلام کی طرف سبقت کی پھر تم اسلام لے آئے اور تم نیکوکار مؤمنین میں سے ہو۔ اے عمرو بن العاص رہی تمہاری بات سو تم نے اسلام قبول کیا: رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد میں شریک رہے حالانکہ اس وقت تو اپنے گھر کے اونٹ سے بھی زیادہ گمراہ تھا۔ رواہ ایعقوب بن سفیان وابن عساکر

۳۶۸۹۸.....حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آسمان نے کسی ایسے شخص پر سایہ کیا اور نہ ہی زمین نے کسی کو اپنے اوپر اٹھایا جو ابوذر سے زیادہ قول کا سچا ہو جس شخص کو یہ بات خوش کرتی ہو کہ وہ عیسیٰ بن مریم کی تواضع کی طرف دیکھے اسے چاہئے کہ وہ ابوذر رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔ ایک روایت ہے کہ ابوذر زہد وتقوی نیکوکاری اور دنیا سے بے رغبتی میں عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں۔ رواہ ابونعیم

۳۶۸۹۹.....ابوجمرہ کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انھیں ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ بیان کیا ہے کہ ابوذر رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ مکہ میں ایک شخص کا ظہور ہوا ہے اس کا دعوی ہے کہ وہ نبی ہے ابوذر رضی اللہ عنہ نے اپنا بھائی بھیجا کہ میرے پاس اس شخص کی خبر لاؤ۔ پھر ان کے اسلام لانے کا واقعہ بیان کیا اور کہا کہ ابوذر رضی اللہ عنہ مکہ پہنچے ان کے پاس ایک مشکیزہ تھا جس میں زادراہ اور پانی تھا مسجد میں داخل ہوئے اور کسی سے کچھ نہ پوچھا اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ سے ملے مسجد کے ایک کونہ میں جا بیٹھے اور شام تک بیٹھے رہے تھوڑی دیر بعد حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور کہا: کیا ابھی تک وقت نہیں آیا کہ یہ شخص اپنی منزل کی پہچان کر سکے ابوذر رضی اللہ عنہ اٹھ کر علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے ہولیے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آن پہنچے ابوذر رضی اللہ عنہ نے اپنا واقعہ سنایا اور اسلام لے آئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے آپ جو چاہیں حکم دیں حکم ہوا: اپنے اہل خانہ کے پاس واپس لوٹ جاؤ حتیٰ کہ تمہارے پاس میری کوئی خبر پہنچے ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم میں اس وقت تک واپس نہیں جاؤں گا جب تک کہ سرعام اسلام کا اعلان نہ کر دوں۔ چنانچہ ابوذر رضی اللہ عنہ مسجد میں چلے گئے اور با آواز بلند کہا: **اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمداً عبدہٗ ورسولہ** مشرکین کہنے لگے: اس شخص نے اپنا آبائی دین ترک کر دیا پھر اٹھ کھڑے ہوئے اور ابوذر کو مارنے لگے، حتیٰ کہ ابوذر ادھ موئے ہو کر گر پڑے۔ رواہ ابونعیم

۳۶۹۰۰.....زید بن اسلم کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے بریر تمہارا کیا حال ہے۔ رواہ ابونعیم

۳۶۹۰۱.....ابوذر غفاری کہتے ہیں میں چوتھے نمبر پر اسلام لایا مجھ سے قبل تین اشخاص نے اسلام قبول کیا تھا۔ نبی کریم ﷺ ابوبکر اور بلال رضی اللہ عنہ نے اور میں چوتھا شخص تھا میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: **السلام علیک یارسول اللّٰہ! اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ**۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ اقدس میں خوشی کے اثرات نمایاں دیکھے ارشاد فرمایا: تم کون ہو؟ میں نے کہا: میں جندب بنی غفار کا ایک شخص ہوں گویا آپ کو میرا انتساب ناپسند آیا اور آپ چاہتے تھے کہ میں کسی قبیلہ سے ہوتا۔ چونکہ میرا قبیلہ حاجیوں کو لوٹ لیتا تھا اور قبیلہ کے لوگ ڈنڈے لے کر حاجیوں کے راستے میں کھڑے ہو جاتے۔ رواہ الطبرانی وابونعیم عن ابی ذر

حضرت ابوراشد عبدالرحمٰن بن عبید ازدی رضی اللہ عنہ

۳۶۹۰۲... ''مسند ابن مندہ'' محمد بن رافع خزاعی' محمد بن احمد بن احمد بن حماد ویعہ بن حماد رملی، ابوعثمان عبدالرحمن بن خالد بن عثمان، ابو خالد، عثمان بن محمد محمد بن عثمان بن عبدالرحمٰن عثمان بن عبدالرحمٰن ابوراشد عبدالرحمٰن بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں سو آدمیوں کے قافلہ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب ہم نبی کریم ﷺ کے قریب ہوئے ہم کھڑے ہو گئے آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے ابومعاویہ آگے بڑھو۔

رواہ ابن عساکر والعقیلی

۳۶۹۰۳... محمد بن احمد، نضر بن سلمہ مروزی شاذان عبدالرحمن بن خالد بن عثمان بن محمد بن عثمان بن ابی راشد، اپنے آباؤ اجداد کی سند سے ابوراشد ازدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اور میرا بھائی ابو عاصیہ ازد سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم سب نے اسلام قبول کیا رسول اللہ ﷺ نے جمیع ازدیوں کے لیے ایک نوشتہ لکھ کر میرے سپرد کیا جسکا مضمون یہ ہے کہ: محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے اس شخص کی طرف جس پر یہ خط پڑھا جائے جو گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں نماز قائم کرے اس کے لیے اللہ اور اس کے رسول کا امان ہے یہ خط عباس بن عبدالمطلب نے لکھا تھا۔ (رواہ ابن عساکر عقیلی کہتے ہیں: نضر بن سلمہ جھوٹا کذاب ہے اپنی طرف سے حدیثیں گھڑ لیتا تھا۔ ورواہ الدولابی فی الکنیٰ)

۳۶۹۰۴... ابوالعباس ویعد بن حماد بن جابر ابوعثمان عبدالرحمن بن خالد بن عثمان، ابو خالد بن عثمان، عثمان بن محمد، محمد بن عثمان بن عبدالرحمن عثمان بن عبدالرحمٰن کی سند سے ابوراشد عبدالرحمٰن بن عبید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ کہتے ہیں: میں اپنی قوم کے سو (۱۰۰) آدمیوں کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب ہم آپ کے قریب پہنچے تو آپ نے مجھے فرمایا: اے ابومغویہ، آگے بڑھو۔ چونکہ اگر تم اپنی محبوب چیز دیکھو گے ہمارے پاس واپس لوٹ گئے اور اگر اپنی محبوب چیز نہیں دیکھو گے واپس نہیں لوٹو گے۔ میں رسول اللہ ﷺ کے قریب تر ہو گیا جب کہ میں اپنی قوم کے افراد میں سے سب سے چھوٹا تھا۔ میں نے کہا: یا محمد! آنعم صباحا'' (یہ لفظ جاہلیت کا سلام سمجھا جاتا تھا) یعنی صبح بخیر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ مسلمانوں کا سلام نہیں ہے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر مسلمانوں کا سلام کیا ہے؟ فرمایا: جب مسلمانوں کے پاس جاؤ تو کہو السلام علیکم ورحمۃ اللہ میں نے کہا: السلام علیکم یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ جواب میں فرمایا: وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'' نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: تمہارا کیا نام ہے؟ میں نے عرض کیا: میرا نام ابومغویہ عبداللات والعزیٰ ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلکہ تمہارا نام ابوراشد عبدالرحمن ہے۔ آپ نے میرا اکرام کیا اور مجھے اپنے پاس بٹھایا اپنی چادر مجھے پہنائی اپنے جوتے مجھے عطا کیے اور اپنا عصا بھی مجھے دیا میں نے اسلام قبول کر لیا، حاضرین میں سے بعض لوگوں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم دیکھتے ہیں کہ آپ نے اس شخص کا اکرام کیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چونکہ یہ قوم کا شریف آدمی ہے جب تمہارے پاس کسی قوم کا شریف آدمی آئے اس کا اکرام کرو۔ ابو راشد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرے ساتھ میرا غلام ''سرخان'' بھی تھا وہ بھی میرے ساتھ اسلام لے آیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے ساتھ یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا: یہ میرا غلام سرخان'' ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابوراشد کیا تم اسے آزاد کر سکتے ہو؟ اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں تمہارے ہر عضو کو دوزخ کی آگ سے آزاد فرمائے گا ابوراشد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے غلام آزاد کر دیا: اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آزاد ہے پھر میں اپنے ساتھیوں کی طرف واپس لوٹ آیا اور انھوں نے بھی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ رواہ ابن عساکر

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ

۳۶۹۰۵... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم خلقت صورت اور اخلاق میں میرے مشابہ ہو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ والحاکم

۳۶۹۰۶ ... ''مسند براء بن عازب'' نبی کریم ﷺ نے جعفر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم میری خلق اور اخلاق میں مشابہ ہو۔

رواہ ابن ابی شیبة واحمد بن حنبل والبخاری ومسلم والترمذی

۳۶۹۰۷ ... ''مسند بلال'' حضرت جعفر رضی اللہ عنہ مسکینوں کے ساتھ مل بیٹھتے ان کے ساتھ گفتگو کرتے اسی وجہ سے نبی کریم ﷺ نے جعفر رضی اللہ عنہ کا نام ابومساکین رکھا تھا۔ رواہ الطبرانی عن ابی ھریرة

حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۹۰۔

۳۶۹۰۸ ... ''مسند جابر بن عبداللہ'' مکی بن عبداللہ رعینی، سفیان بن عیینہ، ابن زبیر کی سند سے مروی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سرزمین حبشہ سے واپس لوٹے تو ان سے رسول اللہ ﷺ ملے جب جعفر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو آپ کی تعظیم کی خاطر شرمندہ سے ہوگئے رسول اللہ ﷺ نے جعفر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں کے درمیان بوسہ لیا اور فرمایا: اے میرے حبیب! تم میری خلق صورت اور اخلاق میں سب سے زیادہ مشابہ ہو اے میرے حبیب! تو بھی اسی مٹی سے پیدا کیا گیا ہے جس مٹی سے میں پیدا کیا گیا ہوں۔

رواہ العقیلی وابونعیم قال العقیلی: غیر محفوظ وقال فی المیزان: مکی له منا کیر وقال فی المغنی: تفرج عن ابن عیینة عدیث عبدالرزاق

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیة ۳۶۲۔

۳۶۹۰۹ ... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ مسکینوں سے محبت کرتے تھے ان کے ساتھ مل بیٹھے ان سے گفتگو کرتے مساکین بھی ان سے گفتگو کرتے رسول اللہ ﷺ ابوالمساکین کہتے تھے۔ رواہ ابونعیم

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۹۰۔

۳۶۹۱۰ ... ''مسند عبداللہ بن عباس'' نبی کریم ﷺ نے جعفر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم میری خلق اور اخلاق میں مشابہ ہو۔

رواہ ابن ابی شیبة واحمد بن حنبل

۳۶۹۱۱ ... ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر پہنچی رسول کریم ﷺ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور جعفر رضی اللہ عنہ کے دو بیٹوں عبداللہ اور محمد کو اپنی رانوں پر بٹھایا اور پھر فرمایا: جبرئیل علیہ السلام نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جعفر رضی اللہ عنہ کو شہادت عطا کی ہے اب جعفر کے دو پر ہیں جن کے ذریعے وہ فرشتوں کے ساتھ جنت میں اڑ رہے ہیں پھر فرمایا: یا اللہ! جعفر کی اولاد میں اچھے لوگوں کو پیدا فرما۔ رواہ الطبرانی وابونعیم وابن عساکر وفیه عمر بن ھارون متروک

۳۶۹۱۲ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب جعفر کی شہادت کی خبر آئی ہم رسول اللہ ﷺ کے چہرہ اقدس پر غم وحزن کے اثرات نمایاں دیکھ رہے تھے۔ رواہ الطبرانی

۳۶۹۱۳ ... اسماعیل بن ابی خالد شعبی کی روایت ہے کہ جب جعفر رضی اللہ عنہ سرزمین حبشہ سے واپس لوٹے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ملاقات اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہ سے ہوئی عمر رضی اللہ عنہ نے اسماء رضی اللہ عنہا سے کہا: ہم ہجرت میں تمہارے اوپر سبقت لے گئے ہیں لہٰذا ہم تم سے افضل ہیں اسماء رضی اللہ عنہا بولیں میں واپس (گھر) نہیں جاؤں گی حتیٰ کہ آپ ﷺ سے پوچھ نہ لوں۔ چنانچہ اسماء رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں عمر رضی اللہ عنہ سے ملی وہ کہتے ہیں ہم تم سے افضل ہیں چونکہ ہم نے تم سے پہلے ہجرت کی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلکہ تم نے دومرتبہ ہجرت کی ہے اسماعیل کہتے ہیں: سعد بن ابی بردہ نے مجھے حدیث سنائی کہ اسماء رضی اللہ عنہا نے اسی دن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: یہ بات اس طرح نہیں ہیں ہم تو دور اور اجنبی سرزمین میں پھینکے گئے تھے جب کہ تم رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھے رسول اللہ ﷺ تمہارے جاہل کو نصیحت کرتے اور تمہارے بھوکے کو کھانا کھلاتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۶۹۱۵ شعبی کی روایت ہے جب نبی کریم ﷺ نے خیبر فتح کیا تو آپ کو خبر دی گئی کہ جعفر رضی اللہ عنہ نجاشی کے پاس سے واپس لوٹ آئے ہیں۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ کس چیز پر خوشی کروں جعفر کی آمد پر یا فتح خیبر پر پھر رسول اللہ ﷺ جعفر سے ملے اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ رواہ ابن ابی شیبة والطبرانی

۳۶۹۱۵...... شعبی کی روایت ہے کہ غزوۂ موتہ کے موقع پر مقام بلقاء میں حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ! جعفر کے خاندان میں نیکوکار بندوں کو پیدا فرما۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۶۹۱۶...... شعبی کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس جعفر رضی اللہ عنہ کے قتل ہو جانے کی خبر پہنچی تو آپ نے جعفر رضی اللہ عنہ کی بیوی اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہ کو اپنے حال پر چھوڑ دیا حتیٰ کہ جب اسماء رضی اللہ عنہا آنسو بہا چکیں اور حزن وملال میں قدرے کمی واقع ہوئی تب آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور تعزیت کی جعفر رضی اللہ عنہ کے بیٹوں کو اپنے پاس بلایا اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کے لیے دعا فرمائی کہ یا اللہ اس کے ہاتھ کی خرید فروخت میں برکت عطا فرما۔ چنانچہ جعفر رضی اللہ عنہ جو چیز بھی خریدتے تھے اس میں انھیں کثیر نفع ملتا حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ: یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم مہاجرین نہیں ہیں: ارشاد فرمایا: جھوٹ بولتے ہیں: بلکہ تم نے دو ہجرتیں کی ہیں ایک نجاشی کی طرف اور دوسری میری طرف۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۶۹۱۷...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ابو طالب کے خیمہ میں تھا اچانک ابو طالب آدھمکے رسول اللہ ﷺ نے انھیں اپنے قریب بٹھایا اور کہا: اے چچا! کیا آپ ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھتے؟ ابو طالب نے کہا: اے بھتیجے! مجھے معلوم ہے کہ تم حق پر ہو لیکن میں سجدہ کرنا اچھا نہیں سمجھتا کہ میری سرین مجھ سے اونچی ہو جائے لیکن اے جعفر! تم جاؤ اور اپنے چچازاد کے بازوؤں کے ساتھ کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔ چنانچہ جعفر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی بائیں جانب کھڑے ہو کر نماز پڑھی جب نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو جعفر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: خبردار! اللہ تعالیٰ نے تمہیں دو بازو عطا فرمائے ہیں جن کے ذریعے تم اپنے چچازاد بھائی کے ساتھ جنت میں اُڑتے رہو گے۔

رواہ الخطیب واللالکائی وابن الجوزی فی الو اھیات وفیہ سیف بن محمد ابن اخت سفیان الثوری کذاب

حضرت جفینہ جہنی (قیل النہدی رضی اللہ عنہ)

۳۶۹۱۸...... عرینہ روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت جُفینہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے انھیں خط لکھا (خط چمڑے کے ٹکڑے پر لکھا تھا) جُفینہ رضی اللہ عنہ نے خط سے اپنے ڈول کو پیوند لگا دیا اس پر ان کی بیٹی نے کہا: تم نے عرب کے سردار کے خط سے اپنا ڈول گانٹھ دیا۔ (جب قبیلہ جہینہ پر مسلمانوں نے حملہ کیا تو) جُفینہ رضی اللہ عنہ بھاگ گئے اور ان کے گھر کا کل مال ومتاع مسلمانوں نے اپنے قبضہ میں لے لیا پھر بعد میں آئے اور اسلام قبول کر لیا نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: حصص کی تقسیم سے قبل اپنا مال ومتاع دیکھ لو اور جو پالو اسے لے لو۔ رواہ ابو نعیم

حضرت جندب بن کعب عبدی (ازدی) وحضرت زید بن صوحان رضی اللہ عنہما

۳۶۹۱۹...... ابو طائف احمد بن عیسیٰ بن عبداللہ علاء اپنے آباء واجداد کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرات کہتے ہیں: ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، آپ نے سواروں کی جماعت کے ساتھ کوچ کہنا اور آپ نے کہنا شروع کر دیا۔ جندب، اور جندب کہا؟ اور ہاتھ کٹا زید جو کہ افضل ہے، آپ یہ کلمات پوری رات دہراتے رہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ یہ بات پوری رات دہراتے رہے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا: میری امت کے دو شخص ہیں ان میں سے ایک کو جندب کہا جاتا ہے وہ تلوار کے ایک ہی وار سے حق وباطل میں فرق کر دیتا ہے اور دوسرے کو "زید" کہا جاتا ہے اس اعضاء میں سے ایک وضو جنت کی طرف سبقت کر رہا ہے اور اس کے پیچھے اس کا پورا جسم جنت میں داخل ہو جاتا ہے رہی بات جندب کی سو وہ ولید بن عقبہ کے پاس ایک جادوگر لایا جو انھیں طرح طرح کی جادوگریاں دکھا رہا تھا جندب نے اپنی تلوار سے اس کا سر تن سے جدا کر دیا رہی بات زید کی سو مسلمانوں کی کسی جنگ میں اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا اور پھر علی کا ساتھ دے گا چنانچہ جنگ جمل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ساتھ دیتے ہوئے زید رضی اللہ عنہ قتل کر دیئے گئے۔ رواہ ابن عساکر

حضرت جریر رضی اللہ عنہ

۳۶۹۲۰ ...ابراہیم بن جریر کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جریر رضی اللہ عنہ اس امت کے یوسف ہیں۔
رواہ ابن سعد والخرائطی فی اعتلال القلوب

۳۶۹۲۱ ...جریر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے نبی کریم ﷺ نے مجھے حجاب میں نہیں رکھا اور جب بھی آپ نے مجھے دیکھا آپ کے چہرے پر ضرور تبسم پایا گیا۔رواہ ابن ابی شیبۃ وابو نعیم

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۷۸۷۔

۳۶۹۲۲ ...حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب میں مدینہ منورہ کے قریب پہنچا میں نے اپنی سواری بٹھا دی اور پھر اپنے سامان کا تھیلا کھولا اور ایک اچھا سا جوڑا زیب تن کیا جب میں حاضر ہوا تو رسول اللہ ﷺ خطاب فرمارہے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ پر سلام کیا: لوگوں نے مجھے کن انکھیوں سے گھورنا شروع کر دیا میں نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے شخص سے کہا: اے عبداللہ کیا: رسول اللہ ﷺ نے میرے متعلق کچھ فرمایا ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے تمہارا ذکر خیر کیا ہے کیا کہ اسی دوران رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرمارہے تھے اچانک آپ و دوران خطبہ ہی کچھ عارضہ پیش آیا اور فرمایا: اچانک تمہارے پاس اس کونے سے یا اس دروازے سے ایک شخص داخل ہوگا جو یمن والوں میں سب سے افضل ہے اس کے چہرے پر فرشتے کے مسح کا نشان ہوگا حضرت جریر کہتے ہیں: اس پر میں نے اللہ تعالیٰ حمد کی۔
رواہ ابن ابی شیبۃ والنسائی والطبرانی وابو نعیم

۳۶۹۲۳ ...حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: کیا تم مجھے ذی خلصہ سے راحت نہیں پہنچاتے۔(ذی خلصہ دور جاہلیت میں قبیلہ خثعم کا ایک گھر تھا جسے وہ کعبہ یمانیہ کہتے تھے)
میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں گھوڑے کی پیٹھ پر ثابت قدم نہیں رہ سکتا۔رسول اللہ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: یا اللہ اسے ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنادے چنانچہ میں نے آپ کے دست اقدس کی ٹھنڈک محسوس کی۔رواہ ابن شیبۃ

۳۶۹۲۴ ...حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں وفود حاضر ہوئے آپ مجھے اپنے پاس بلاتے اور ان کے سامنے مجھ پر فخر کرتے۔رواہ ابن الطبرانی

۳۶۹۲۵ ...حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے جریر! اللہ تعالیٰ نے تمہیں خوبصورت بنایا ہے لہٰذا تم اپنے اخلاق کو بھی خوبصورت بناؤ۔رواہ الدیلمی

۳۶۹۲۶ ...حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ نے پیغام اسلام بھیجا میں آپ کی خدمت میں بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوا آپ نے فرمایا: اے جریر تم کیوں آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: میں اس لیے حاضر ہوا ہوں تاکہ آپ کے دست اقدس پر اسلام قبول کروں آپ ﷺ نے مجھے دعوت دی کہ میں گواہی دوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔نیز فرمایا: فرض نماز قائم کرو فرض زکوۃ دیتے رہو، اچھی اور بری تقدیر پر ایمان رکھو پھر آپ نے میری طرف اپنی چادر ڈال دی اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا جب تمہارے پاس کسی قوم کا کوئی شریف آدمی آئے اس کا اکرام کرو۔رواہ الطبرانی وابو نعیم

۳۶۹۲۷ ...حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب میں مدینہ پہنچا میں نے اپنی سواری بٹھائی اور تھیلا کھولا اور عمدہ جوڑا زیب تن کیا پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرمارہے تھے میں نے نبی کریم ﷺ کو سلام کیا، لوگ مجھے کن انکھیوں سے گھورنے لگے: میں نے اپنے قریب بیٹھے ہوئے ایک شخص سے کہا: اے عبداللہ! کیا رسول اللہ ﷺ نے میرا ذکر کیا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں، رسول اللہ ﷺ نے تمہارا ذکر خیر کیا ہے اسی اثناء میں رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرمارہے تھے کہ دوران خطبہ آپ کو کچھ عارضہ پیش آیا اور فرمایا:

عنقریب تمہارے پاس ایک شخص اس کونے سے یا فرمایا: اس دروازے سے داخل ہوگا جو یمن والوں میں سب سے بہتر ہوگا، خبردار، اس کے چہرے پر فرشتے کی مسح کا نشان ہے میں نے اس پر اللہ تعالیٰ کا شکرادا کیا۔

۳۶۹۲۸..... صابر بن سالم بن حمید بن یزید بن عبداللہ البجلی اپنے آباؤ اجداد کی سند سے ام قصاف بنت عبداللہ بن ضمرہ کہتی ہیں میرے والد عبداللہ بن ضمرہ نے مجھے حدیث سنائی کہ ایک دن وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے اور آپ کے پاس آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت بھی بیٹھی ہوئی تھی جس میں اکثریت اہل یمن کی تھی آپ ﷺ نے فرمایا: عنقریب تمہارے اوپر ایک شخص اس گھاٹی سے نمودار ہوگا جو اہل یمن میں سب سے بہتر ہے کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سامنے سے ظاہر ہوئے رسول اللہ ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم پر سلام کیا سب نے سلام کا جواب دیا پھر رسول اللہ ﷺ نے جریر رضی اللہ عنہ کے لیے اپنی چادر پھیلائی اور ان سے فرمایا: اے جریر! اس پر بیٹھو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے بڑی گرمجوشی سے جریر کا استقبال کیا ہے حالانکہ آپ نے اس طرح کسی کا استقبال نہیں کیا۔ ارشاد فرمایا: جی ہاں یہ اپنی قوم کا شریف آدمی ہے اور جب تمہارے پاس کسی قوم کا شریف آدمی آئے اس کا اکرام کرو۔

رواہ الدیلمی

۳۶۹۲۹..... ام قصاف بنت عبداللہ اپنے والد سے روایت نقل کرتی ہیں وہ کہتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا آپ نے فرمایا: اس کشادہ راستے سے تمہارے اوپر ایک شخص نمودار ہونے والا ہے جو یمن والوں میں سب سے بہتر ہے اس کے چہرے پر فرشتے کے ہاتھ پھیرنے کا واضح نشان ہے چنانچہ لوگ جھانک جھانک کر دیکھنے لگے، ہر ایک ہی چاہتا تھا کہ وہ اسی کے قبیلہ میں سے ہو۔ کیا دیکھتے ہیں کہ جریر رضی اللہ عنہ سامنے سے نمودار ہوئے جب نبی کریم نے جریر رضی اللہ عنہ کو دیکھا گرمجوشی سے ان کا استقبال کیا اور اپنی چادر پھیلائی پھر فرمایا: اے جریر! اس پر بیٹھو آپ ﷺ ان سے گفتگو میں مشغول ہوگئے جب جریر رضی اللہ عنہ اٹھ کر چلے گئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جیسا استقبال آپ نے جریر کا کیا ہے اس طرح آپ نے کسی کا نہیں کیا: فرمایا: جی ہاں۔ میں نے یہی کیا ہے جب تمہارے پاس کسی قوم کا کوئی بڑا آدمی آئے اس کا اکرام کرو۔ رواہ ابوسعد النقاش فی معجمہ وابن النجار

۳۶۹۳۰..... "مسند جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ" جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں گھوڑوں کی پیٹھ پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا تھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی شکایت کی آپ ﷺ نے اپنا دست اقدس میرے سینے پر مارا میں نے آپ کے دست اقدس کا اثر اپنے سینے میں محسوس کیا آپ نے فرمایا: یا اللہ، اسے ثابت قدم رکھ اور اسے ھادی و مہدی بنادے چنانچہ اس کے بعد میں گھوڑے کی پیٹھ سے نہیں گرا۔ رواہ الطبرانی عن جریر

حضرت جعفر بن ابی الحکم رضی اللہ عنہ

۳۶۹۳۱..... جعفر بن ابی حکم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ تیرہ (۱۳) غزوات کیے ہیں۔ رواہ الطبرانی عن جابر

حضرت جزء بن جدرجان رضی اللہ عنہ

۳۶۹۳۲..... "مسند جدرجان بن مالک الاسدی" ابوبشر دولدبی، اسحاق بن ابراہیم رملی، ھاشم بن محدم بن ھاشم بن جزء بن عبدالرحمن بن جزء بن جدرجان بن مالک اپنے آباؤ اجداد کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ جدرجان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اور میرا بھائی اسور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم آپ پر ایمان لائے اور آپ کی تصدیق کی چنانچہ حضرت جزء اور حضرت جدرجان رضی اللہ عنہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت کرتے تھے اور آپ کی صحبت میں بھی رہے۔

رواہ ابن مندہ وابونعیم وقال تفردبہ اسحاق الرملی قال فی الاصابۃ: وھم مجھولون

حضرت جزی سلمی رضی اللہ عنہ

۳۶۹۳۳.....حبان بن جزی سلمی اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ ایک قیدی کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو کہ صحابہ رسول اللہ ﷺ میں سے تھا لوگوں نے اسے قیدی بنالیا تھا اور وہ لوگ مشرکین تھے پھر اسلام لے آئے اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ قیدی بھی ان کے ساتھ تھا، آپ ﷺ نے حضرت جزی رضی اللہ عنہ کو دو چادریں پہنائیں جزی رضی اللہ عنہ بھی آپ کے پاس اسلام لائے اور آپ رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ وہ بھی تمہیں اپنے پاس سے دو چادریں عطا کرے گی چنانچہ جزی رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور عرض کیا: اللہ تعالیٰ آپ کو خوش وخرم رکھے! ان چادروں میں سے میرے لیے انتخاب کریں جو کہ آپ کے پاس ہیں، چونکہ نبی کریم ﷺ نے مجھے ان میں سے دو چادریں پہنائی میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی مسواک طولا کھینچتے ہوئے فرمایا: یہ لےلو اور یہ لےلو۔ چنانچہ عرب کی عورتیں نہیں دیکھی جاتی تھی۔ رواہ ابو نعیم

حرف حاء......حضرت حارثہ بن نعمان انصاری رضی اللہ عنہ

۳۶۹۳۴.....حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا آپ کے پاس جبرئیل علیہ السلام مورچہ زن بیٹھے ہوئے تھے میں نے آپ کو سلام کیا اور آگے نکل گیا میں واپس لوٹا نبی کریم ﷺ بھی اپنی جگہ سے اٹھ آئے فرمایا: کیا تم نے اس شخص کو دیکھا ہے جو میرے ساتھ بیٹھا ہوا تھا؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، ارشاد فرمایا: وہ جبرئیل علیہ السلام تھے انھوں نے تمہارے سلام کا جواب دیا ہے۔

رواہ الطبرانی وابو نعیم

۳۶۹۳۵.....ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ایک مرتبہ حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرے آپ کے پاس جبرئیل امین بیٹھے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ سرگوشی کررہے تھے حارثہ رضی اللہ عنہ آگے نکل گئے اور انھیں سلام نہ کیا جبرئیل امین نے کہا: اس شخص نے سلام کیوں نہیں کیا۔ اگر یہ سلام کرتا میں اس کے سلام کا جواب دیتا پھر کہا: یہ شخص اسی (۸۰) میں سے ہوگا رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: اس سے کیا مراد ہے؟ جواب دیا: اسی آدمیوں کے علاوہ باقی لوگ آپ کے پاس سے بھاگ جائیں گے اور یہ اسی آدمی آپ کے ساتھ صبر کیے رہیں گے ان کا اور ان کی اولاد کا رزق جنت میں ہے۔ جب حارثہ رضی اللہ عنہ واپس لوٹے سلام کیا ان سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم ہمارے پاس سے گزرے ہمیں سلام کیوں نہیں کہا: حارثہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے آپ کے ساتھ ایک شخص بیٹھا ہوا دیکھا تھا میں نے آپ کی گفتگو کو منقطع کرنا اچھا نہیں سمجھا۔ فرمایا: کیا تم نے اس شخص کو دیکھا ہے؟ عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا: وہ جبرئیل امین تھے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے انھیں جبرئیل علیہ السلام کی بات سنائی۔ رواہ الطبرانی وابو نعیم

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ

۳۶۹۳۶.....حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم کی۔ رواہ الطبرانی

۳۶۹۳۷.....حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ افضل الشہداء ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جعفر بن ابی طالب شہیدوں کے سردار ہیں وہ فرشتوں کے ساتھ ہیں اور یہ عطیہ ان کے سوا پہلی امتوں میں کسی کو نہیں ملا، یہ ایسی چیز ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کا اکرام کیا ہے۔ رواہ ابوبکر وابو القاسم الحرفی فی امالیہ

۳۶۹۳۸......"مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ" حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو۔(شہید) دیکھا رونے لگے اور جب انھیں مثلہ دیکھا تو آپ سسکیاں لے لے کر رونے لگے۔ رواہ الطبرانی وابونعیم

فائدہ:......مثلہ: میت کے کان ناک اور ہونٹ وغیرہ کاٹ دینے کو مثلہ کہتے ہیں: کسی کو مثلہ کرنا اسلام میں جائز نہیں۔

۳۶۹۳۹......حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا رونے لگے اور جب انھیں مثلہ دیکھا آپ کی سسکیاں بندھ گئیں۔ رواہ الطبرانی

۳۶۹۴۰......حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جب غزوۂ احد میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے ان کی تلاش میں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا آئیں انھیں نہیں پتہ تھا کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا بیتی ہے۔ صفیہ رضی اللہ عنہا کو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ملے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا: اپنی ماں کو بتادو۔ (کہ حمزہ شہید ہو چکے ہیں) زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: تم اپنی پھوپھی کو بتادو، چنانچہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا خود ہی بول پڑیں کہ حمزہ نے کیا کیا ہے؟ ان دونوں نے اتنا کہہ کر انھیں ٹال دیا کہ ہمیں نہیں معلوم۔ اتنے میں نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: مجھے صفیہ رضی اللہ عنہا کی عقل ضائع ہوجانے کا خوف ہے۔ چنانچہ آپ نے اپنا دست اقدس حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے سینے پر رکھا اور ان کے لیے دعا کی۔ صفیہ رضی اللہ عنہا نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور پھر رونے لگیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی میت کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اگر عورتوں کے واویلے کی بات نہ ہوتی میں حمزہ کو یوں ہی پڑا رہنے دیتا تا کہ قیامت کے دن پرندوں کے پیٹوں اور جنگلی درندوں کے پیٹوں سے انھیں حشر کے لیے لے جایا جاتا۔ پھر آپ نے مقتولین (شہداء احد) پر نماز جنازہ پڑھنے کا حکم دیا چنانچہ سات میتیں لائی جاتیں اور حمزہ رضی اللہ عنہ وہیں رکھے رہتے آپ سات تکبیریں کہتے اور یہ میتیں اٹھالی جاتیں لیکن حمزہ رضی اللہ عنہ کو وہیں دکھ دیا جاتا پھر دوسرے سات لائے جاتے آپ ان پر بھی سات تکبیریں کہتے اور یوں فارغ ہوگئے۔ رواہ الطبرانی

۳۶۹۴۱......"مسند حباب بن ارت" حضرت خباب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے حمزہ رضی اللہ عنہ کو (بعداز شہادت) دیکھا ہے، ہم ان کے لیے اتنا کپڑا نہیں پاتے تھے جس میں انھیں بقدر کفایت کفن دیا جاسکے، البتہ ایک چادر تھی اسی میں ہم نے انھیں کفن دیا اس کا بھی یہ حال تھا کہ جب ہم چادر سے پاؤں ڈھاپتے سر ننگا ہوجاتا اور جب سر ڈھاپتے پاؤں ننگے ہوجاتے بہر حال ہم نے ان کا سر ڈھانپ دیا اور پاؤں پر بیری کے پتے ڈال دیئے۔ رواہ الطبرانی

۳۶۹۴۲......حضرت حباب رضی اللہ عنہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حنظلہ راہب رضی اللہ عنہ اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب کی طرف دیکھا انھیں فرشتے غسل دے رہے تھے۔

رواہ ابن عساکر وفیہ ابو شیبۃ وھو متروک

۳۶۹۴۳......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ غزوہ احد میں جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے تو ان کی تلاش میں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا آئیں انھیں معلوم نہیں تھا کہ حمزہ رضی اللہ عنہ کا کیا بنا۔ حضرت علی اور زبیر رضی اللہ عنہ سے ان کی ملاقات ہوئی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا: اپنی ماں کو بتادو زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: نہیں بلکہ تم ہی اپنی پھوپھی کو بتادو۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بولیں۔ حمزہ نے کیا کیا؟ ان دونوں حضرات نے اتنا کہہ کر انھیں ٹال دیا کہ وہ نہیں جانتے۔ اتنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: مجھے صفیہ رضی اللہ عنہا کا خوف ہے کہ (حمزہ رضی اللہ عنہ کی خبر سن کر) اس کی عقل جاتی رہے گی چنانچہ آپ ﷺ نے اپنا دست اقدس صفیہ رضی اللہ عنہا کے سینے پر رکھا اور ان کے لیے دعا کی صفیہ رضی اللہ عنہا نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور پھر رونے لگیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی میت کے پاس تشریف لائے جب کہ آپ ﷺ کی لاش کا مثلہ کر دیا گیا تھا۔ آپ نے فرمایا: اگر عورتوں کی جزع فزع کا خوف نہ ہوتا میں حمزہ رضی اللہ عنہ کو یونہی پڑا رہنے دیتا حتیٰ کہ قیامت کے دن انھیں پرندوں کے پیٹوں اور درندوں کے پیٹوں سے اٹھایا جاتا پھر آپ نے شہداء پر نماز جنازہ پڑھنے کا حکم دیا چنانچہ سات میتیں رکھی جاتیں ان کے ساتھ حمزہ رضی

اللہ عنہ بھی ہوتے آپ رضی اللہ عنہ سات تکبیریں کہتے پھر یہ سات اٹھا لیئے جاتے اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ وہیں رکھے رہتے پھر دوسرے سات شہداء لائے جاتے اور ایک حمزہ رضی اللہ عنہ ہوتے ان پر آپ سات تکبیریں کہتے یوں اس طرح آپ ان سے فارغ ہوئے۔

رواہ ابن ابی شیبة والطبرانی

۳۶۹۴۴..... یحییٰ بن عبدالرحمٰن اپنے دادا سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے سات آسمانوں میں لکھا ہوا ہے حمزۃ بن عبدالمطلب اسد اللہ واسد رسولہ یعنی حمزہ بن عبدالمطلب اللہ اور اللہ کے رسول کے شیر ہیں۔ رواہ الدیلمی

۳۶۹۴۵..... ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ غزوۂ احد سے واپس لوٹے تو بنی عبدالاشھل کی عورتیں اپنے مقتولین پر رو رہی تھیں آپ ﷺ نے فرمایا: تم عورتیں حمزہ پر روؤ چونکہ اس کے لیے رونے والی عورتیں نہیں ہیں۔ چنانچہ انصار یہ عورتیں آئیں اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر رونے لگیں اتنے میں نبی کریم ﷺ کی آنکھ لگ گئی تھوڑی دیر بعد بیدار ہوئے اور فرمایا: ان عورتوں کے لیے ہلاکت ہے یہ ابھی تک وہیں ہیں۔ ان سے کہو واپس آجائیں اور آج کے بعد کسی میت پر نہ روؤں۔ رواہ مسلم وابن ابی شیبة

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

۳۶۹۴۶..... "مسند عمر رضی اللہ عنہ" سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں اشعار سنا رہے تھے اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ آگئے اور فرمایا: اے حسان، !تم رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں اشعار سنا رہے ہو؟ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں یہیں ایسی ذات کو اشعار سنا چکا ہوں جو تم سے بہتر ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا اور آپ واپس لوٹ گئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۹۴۷..... مسند بریدہ بن حصیب اسلمی" بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حضرت جبرئیل علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ کی مدح میں ستر اشعار کے ساتھ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی مدد کی۔ رواہ ابن عساکر وسندہ صحیح

۳۶۹۴۸..... ابن مسیب کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ مسجد میں اشعار پڑھ رہے تھے اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھ لیا اور منع کرنا چاہا حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں مسجد میں اشعار کہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ سن کر آگے نکل گئے اور انہیں چھوڑ دیا۔ رواہ عبدالرزاق وابن عساکر

۳۶۹۴۹..... حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے حسان رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں حکم دیا مشرکین کی ہجو میں اشعار کہو اور جبرئیل امین تمہارے ساتھ ہیں۔

رواہ ابن عساکر. وقال كذا قال فيه: سمعت حسان وقد روی عن البراء من وجوه عن النبی ﷺ نفسه الخطیب

۳۶۹۵۰..... قاضی ابوالعلاء واسطی عبداللہ بن موسیٰ سلامی الشاعر فائذ بن بکیر ابوعلی مفضل بن فضل شاعر خالد بن یزید الشاعر ابوتمام حبیب بن اوس الشاعر صھیب بن ابی صھباء الشاعر، فرزدق ھمام بن غالب الشاعر عبدالرحمٰن بن حسان بن ثابت الشاعر کی سند سے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے حسان! مشرکین کی ہجو میں اشعار کہو اور جبرئیل امین بھی تمہارے ساتھ ہیں۔ بلاشبہ بعض اشعار حکمت سے لبریز ہوتے ہیں نیز آپ نے فرمایا: جب میرے صحابہ رضی اللہ عنہم اسلحہ سے لڑ رہے ہوں تم زبان سے لڑا کرو۔

رواہ ابن عساکر

کلام: ..... خطیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ حدیث ابوالعلاء سے بغدادیوں کی ایک بڑی جماعت نے حاصل کی ہے حالانکہ مجھے اس بات پر بڑا تعجب ہو رہا ہے کہ عبداللہ بن موسیٰ سلامی جو کہ اصحاب عجائب وظرائف ہے کا وطن ماوراء النہر کا علاقہ ہے چنانچہ وہ بخارا، سمرقند اور ان کے

مضافات میں احادیث بیان کرتا رہا ہے اور مجھے خراسان میں کوئی شخص نہیں ملا جس نے اس سے سماع حدیث کیا ہو مجھے یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ بغداد آیا ہو، چنانچہ جب ابوالعلاء نے مجھے اس کی سند سے حدیث سنائی میں سمجھا ممکن ہے سلامی حج کے لیے آیا ہو اور ابوعبداللہ بن بکیر اس سے ملے ہوں اور سماع کر لیا ہو اور ان کے ساتھ ابوالعلاء بھی ہوں بہر حال اسی کش و پنج میں اس کی مرویات منظر عام پر آتی رہیں پھر ۴۲۷ھ میں ابو عبداللہ بن بکیر کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک خط میرے ہاتھ لگا جس میں سند کے ساتھ شعراء کی احادیث ذکر کی ہوئی تھیں۔ اس میں ابن بکیر کے خط سے یہ سند بھی مجھے ملی: حسین بن علی بن طاہر ابوعلی صیرفی، عبداللہ بن موسیٰ سلامی الشاعر ابوعلی مفضل بن فضل الشاعر اس سند سے وہی حدیث جو میں نے ابوالعلاء عن السلامی کی سند سے ذکر کی ہے اسی سیاق ولفظ میں مل گئی میں نے یہ قصہ ابوالقاسم تنوخی سے بیان کیا ان کی ابوالعلاء سے ملاقات ہوگئی اور ان سے کہا: اے قاضی عبداللہ بن سلامی کسی سند سے احادیث روایت نہ کرو چونکہ یہ شیخ بخارا کے مضافات میں احادیث بیان کرتا رہا ہے اور بغداد میں روایت نہیں کیا۔ ابوالعلاء بولے: میں نے اس سلامی کو نہیں دیکھا، اور نہ ہی میں اسے جانتا ہوں۔

انتھی وقد روی ھذا لحدیث ایضاً ابن عساکر

۳۶۹۵۱......ابوالحسن علی بن علی بن احمد بن حسن المؤذن قاضی ابوالمظفر ھناد بن ابراہیم بن نصر نفسی عبدالحی بن عبداللہ بن موسیٰ جوھری الشاعر۔(بخارا میں) ابوالحسن سلامی الشاعر، ابوعلی مفضل بن فضل الشاعر سعید بن جبیر کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی نے کہا: حسان لعین۔(ملعون) آچکا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حسان رضی اللہ عنہ لعین نہیں ہیں چونکہ انھوں نے تلوار اور زبان کے ذریعے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد کیا ہے۔ رواہ ابویعلی وابن عساکر

۳۶۹۵۲......ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو گالی مت دو چونکہ وہ زبان اور ہاتھ کے ذریعے رسول اللہ ﷺ کی مدد کرتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۹۵۳......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے اور حسان رضی اللہ عنہ صحن میں پانی کا چھڑکاؤ کررہے تھے جب کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم دو جماعتوں میں بٹے ہوئے تھے ان کے درمیان حسان رضی اللہ عنہ کی ایک چھوٹی سی لڑکی جسے سیرین کے نام سے پکارا جاتا تھا ہاتھ میں باجا لیے گانا گارہی تھی اور وہ یہ شعر گارہی تھی۔

ھل علی ویحکم ان لھوت من حرج.

تمہاری ہلاکت! اگر میں گانا گاؤں مجھ پر کوئی حرج ہے۔

رسول اللہ ﷺ مسکرائے اور فرمایا: کوئی حرج نہیں۔

رواہ ابن عساکر وفیہ عبدالرحمن بن حارث الملقب جحدؤ وقال ابن عدی یسرق والحدیث

۳۶۹۵۴......اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ایک مرتبہ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک مجلس کے پاس سے گزرے اہل مجلس کو حسان رضی اللہ عنہ اشعار سنا رہے تھے مگر اہل مجلس محفوظ نہیں ہورہے تھے زبیر رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ مل بیٹھے اور کہا: تم لوگ شوق سے ابن فریعہ کے اشعار کیوں نہیں سنتے؟ حالانکہ رسول اللہ ﷺ اس کے اشعار سنتے تھے اور اسے داد دیتے اور آپ اعراض نہیں کرتے تھے۔

رواہ ابن جریر وابونعیم وابن عساکر

۳۶۹۵۵......عطاء بن ابی رباح کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے حسان رضی اللہ عنہ اس وقت نابینا ہو چکے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کے لیے تکیہ رکھ دیا اتنے میں عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما داخل ہوئے اور کہا: تم اس شخص کے لیے تکیہ رکھ رہی ہو حالانکہ اس نے ایسا ایسا کہا ہے! حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے جواب دیتا تھا اور آپ کے سینے کو دشمنوں کے متعلق شفا بخشتا تھا اب یہ نابینا ہو چکا ہے مجھے امید ہے کہ آخرت میں اسے عذاب نہیں ہوگا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۹۵۶......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ایک مرتبہ انصار کی ایک جماعت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور انھوں نے عرض

کیا: یارسول اللہ! آپ کی قوم نے ہماری مذمت میں (ہجو میں) اشعار کہے ہیں، اگر آپ بھی ہمیں اجازت مرحمت فرمائیں ہم بھی انھیں جواب دیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ بات بری نہیں لگتی کہ تم ایسے لوگوں سے بدلہ لو جنہوں نے تمہارے اوپر ظلم کیا ہے ابن رواحہ کے پاس تمہیں جانا چاہیے چونکہ وہ نسب دانی کا علم رکھتا ہے چنانچہ انصار حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور کہا: نبی کریم ﷺ نے ہمیں اجازت دی ہے کہ ہم (بھی اشعار کہہ کہ) قریش سے بدلہ لیں لہٰذا قریش کی ہجو میں اشعار کہو۔ چنانچہ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے اشعار کہے لیکن پر از ہجو نہ کہے جو کہ انصار چاہتے تھے انصار کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: نبی کریم ﷺ نے ہمیں اجازت دی ہے کہ ہم قریش سے بدلہ لیں چنانچہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے بھی اشعار کہے جو ہجو میں ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کے اشعار سے قدرے بڑھے ہوئے تھے لیکن انصار کا مقصد یہاں بھی پورا نہ ہوا پھر یہ لوگ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس آئے ان سے یہی فرمائش کی حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس وقت تک اشعار نہیں کہوں گا جب تک میں خود رسول اللہ ﷺ سے مل نہ لوں۔ چنانچہ حسان رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا یارسول اللہ! آپ نے ان لوگوں کو واقعہ کی اجازت دی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں برا نہیں سمجھتا کہ یہ لوگ ظالموں سے بدلہ لیں اے حسان مسلسل تمہاری تائید جبرئیل امین کرتے رہیں گے جب تک تم رسول اللہ ﷺ کا (اشعار کے ذریعے) دفاع کرتے رہو گے۔

رواہ الذھلی فی الدھریات وابن عساکر

۳۶۹۵۷...... "مسند عائشۃ" محمد بن عوف طائی آدم بن ابی ایاس ابن ابی ذئب محمد بن عرف عطاز کوان یمان کی سند سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش کی ہجو کرو۔ چونکہ ہجو کے اشعار قریش پر تیروں کی بارش سے بھی زیادہ سخت ہیں رسول اللہ ﷺ نے ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا کہ قریش کی ہجو کرو ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے اشعار کہے لیکن آپ رضی اللہ عنہ اس سے راضی نہ ہوئے آپ نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا پھر ان کے بعد حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا جب آپ کے پاس حضرت حسان رضی اللہ عنہ داخل ہوئے عرض کیا: اب وقت آچکا ہے کہ تم اس بپھرے ہوئے شیر کو پیغام بھیجو جو اپنی دم سے حملہ کرے گا پھر اپنی زبان گھما کر کہا قسم اس ذات کی جس نے آپ کو برحق مبعوث کیا ہے میں ان لوگوں کو اپنی زبان سے ایسا کاٹوں گا کہ حق ادا کردوں گا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جلدی نہ کرو یقیناً ابوبکر قریش کے سب سے بڑے نسب دان ہیں اور میرا سلسلہ نسب بھی قریش میں ہے اور مجھے ان سے الگ تھلگ رکھنا ہے حسان رضی اللہ عنہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور نسب دانی کا ضروری علم لے کر واپس رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! ہم نے آپ کا نسب الگ کر دیا ہے قسم اس ذات کی جس نے آپ کو برحق مبعوث کیا ہے میں آپ کو قریش سے اس طرح نکالوں گا جس طرح بال آٹے سے بال نکال لیا جاتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جبرئیل امین تمہاری تائید کرتے رہتے ہیں جب تک تم اللہ اور اللہ کے رسول کا دفاع کرتے رہتے ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ (اے حسان) مشرکین کی ہجو کرو حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے خوب ہجو کی۔ رواہ ابن جریر وابو نعیم

۳۶۹۵۸...... ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کی روایت ہے کہ جب قریش نے نبی کریم ﷺ کی ہجو میں اشعار کہے اس سے آپ کبیدۂ خاطر ہوئے اور آپ نے حضرت عبداللہ بن رواحہ سے فرمایا: قریش کی ہجو کرو چنانچہ قریش کی ہجو کی لیکن زیادہ بلیغ ہجو نہ کر سکے اور آپ ﷺ بھی اس سے خوش نہ ہوئے آپ نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ قریش کی ہجو کرو کعب رضی اللہ عنہ نے بھی ہجو کی لیکن وہ بھی زیادہ بلیغانہ انداز نہ اپنا سکے اور نہ ہی آپ ﷺ اس سے خوش ہوئے آپ ﷺ نے حضرت حسان بن ثابت کو پیغام بھیجا حالانکہ آپ انہیں پیغام بھیجنا اچھا نہیں سمجھتے تھے جب قاصد پہنچا اس نے کہا قریش کی ہجو میں اشعار کہو کہا: وقت آ گیا ہے کہ تم اس بپھرے ہوئے شیر کو پیغام بھیجو جو اپنی دم سے حملہ کرے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو مبعوث کیا ہے؟ میں اپنی اس زبان سے ان کا بھرکس نکالوں گا پھر حسان رضی اللہ عنہ نے اپنی زبان نکالی عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: بخدا! حسان رضی اللہ عنہ کی زبان گویا سانپ کی زبان تھی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش میں میرا نسب ہے مجھے خدشہ ہے کہیں تم مجھے بھی ان میں خلط نہ کردو لہٰذا ابوبکر کے پاس جاؤ وہ قریش کے سب سے بڑے نسب دان ہیں وہ میرا نسب تمہیں الگ کر کے بتائیں گے حسان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو برحق مبعوث کیا ہے میں آپ کو قریش سے

اس طرح نکالوں گا جس طرح آٹے سے بال نکال لیا جاتا ہے چنانچہ حسان رضی اللہ عنہ نے قریش کی ہجو کی اور رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اے حسان تم نے شفاد ی اور خود بھی شفاء پائی ہے (یعنی بھرپور ہجو کی ہے)۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۹۵۹...... ''مسند انس'' عدی بن ثابت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: قریش کی ہجو کرو جبرئیل امین تمہاری مدد کریں گے۔

رواہ ابن عساکر وقال ھذا لصحیف من ابن ادریس الداوی عن شعبة وانما ھو عن البراء

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ

۳۶۹۶۰...... محمد بن سیرین کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب کسی علاقہ میں اپنا گورنر مقرر کرتے آپ رضی اللہ عنہ عہد نامہ کے طور پر کچھ بھیجے! اے لوگو! اپنے امیر کی بات سنو اور جب تک تمہارے ساتھ عدل وانصاف کرے اس کی اطاعت کرو چنانچہ جب حذیفہ رضی اللہ عنہ کو مدائن کا گورنر مقرر کیا تو آپ نے لکھ بھیجا: اس کی بات سنو اور اطاعت بجالاؤ اور جو چیز تم سے مانگے اسے دو۔ چنانچہ حذیفہ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے رخصت ہوئے اور ایک گدھے پر سوار ہوئے جب کہ دوسرے گدھے پر ان کا زادراہ تھا جب آپ رضی اللہ عنہ مدائن پہنچے تو وہاں کے شہریوں اور دیہاتیوں نے حذیفہ رضی اللہ عنہ کا استقبال کیا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ایک چپاتی اور گوشت کی ایک ہڈی تھی اور آپ گدھے پر سوار تھے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اہل مدائن کو عمر رضی اللہ عنہ کا نوشتہ عہد پڑھ کر سنایا لوگوں نے کہا: آپ جو چاہے ہم سے مانگیں؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم سے اپنے لیے کھانا اور گدھوں کے لیے چارا مانگتا ہوں جب تک میں تمہارے درمیان موجود رہوں گا میں تم سے یہی مانگوں گا چنانچہ حذیفہ رضی اللہ عنہ جتنا عرصہ اللہ تعالیٰ نے چاہا مدائن میں رہے پھر عمر رضی اللہ عنہ نے لکھ بھیجا کہ میرے پاس آؤ جب عمر رضی اللہ عنہ کو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے مدینہ پہنچ جانے کی خبر ہوئی کہ وہ ایسی جگہ ہیں جہاں انھیں کوئی نہیں دیکھتا جب عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں دیکھا کہ وہ اسی حال پر ہیں جس حال پر وہ یہاں سے گئے تھے ان کے پاس آئے اور ان سے چمٹ گئے اور فرمایا: تو میرا بھائی ہے اور میں تیرا بھائی ہوں۔ رواہ ابن سعد وابن عساکر

۳۶۹۶۱...... ''مسند عمر رضی اللہ عنہ'' حمید بن ہلال کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کی میت لائی گئی تاکہ آپ رضی اللہ عنہ اس پر نماز جنازہ پڑھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی منگوایا آپ کے پاس حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کھڑے تھے انھوں نے عمر رضی اللہ عنہ کو انگلیوں سے کریدنا شروع کر دیا کہ آپ اس پر نماز نہ پڑھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جاؤ اور اپنے ساتھی پر نماز پڑھو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے حذیفہ رضی اللہ عنہ ان میں سے میں بھی ہوں کہا: نہیں فرمایا: میرے گورنروں میں سے کوئی (منافقین کی صف میں شامل) ہے؟ جواب دیا ایک شخص ہے گویا آپ نے اس پر دلالت کر دی اور اس سے گویا انھیں کشید کرلیا اور انھیں خبر نہیں کی۔ رواہ رستة فی الایمان

۳۶۹۶۲...... زید بن وھب کی روایت ہے کہ منافقین میں سے ایک شخص مر گیا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس پر نماز نہ پڑھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: کیا یہ انہی لوگوں (یعنی منافقین) میں سے ہے: حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اللہ کی قسم مجھے بتاؤ کیا میں ان میں سے ہوں؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نہیں اور میں آپ کے بعد اس کی کسی کو خبر نہیں کروں گا۔

رواہ رستة

۳۶۹۶۳...... حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے ہجرت اور نصرت کے درمیان اختیار دیا چنانچہ میں نے نصرت کا انتخاب کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۹۶۴...... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور تا قیامت جو کچھ ہونا ہے

سب بیان فرمایا: اسے جس نے یاد رکھنا تھا یاد رکھا اور جس نے بھولنا تھا وہ بھول گیا: حالانکہ میرے یہ ساتھی اسے جانتے ہیں ممکن ہے کوئی چیز مجھے بھول جائے اور جب میں اسے دیکھوں وہ یاد آ جائے جیسا کہ ایک شخص کو دوسرے کا چہرہ دیکھ کے یاد آ جاتا ہے اور وہ اس سے غائب ہو اور جب اسے دیکھتا ہے پہچان لیتا ہے۔رواہ ابن عساکر

۳۶۹۶۵.....حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم لوگ (آپ ﷺ سے) نرمی کے متعلق پوچھتے تھے جب کہ میں شدت کے متعلق پوچھتا تھا تاکہ میں اس سے گریزاں رہوں۔ مجھے وہ دن زیادہ محبوب ہے جس دن ضرورت مند لوگ مجھ سے شکایت کرتے ہیں چونکہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندہ سے محبت کرتا ہے اسے آزمائش میں ڈال دیتا ہے کہ اے موت اسے خوب بھینچ اور خوب سختی کر۔ میرا دل نہیں چاہتا مگر تیری ہی محبت۔

رواہ البیھقی فی الزھد وابن عساکر

۳۶۹۶۶..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے ماہ رمضان میں ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، پھر آپ غسل کرنے کے لیے کھڑے ہوئے میں نے آپ کے آگے پردہ کر دیا جب آپ غسل سے فارغ ہوئے برتن میں کچھ پانی بچ گیا آپ نے فرمایا: اگر تم چاہو اسے باقی رہنے دو چاہو تو انڈیل دو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ بچا ہوا پانی انڈیلے ہوئے سے مجھے زیادہ محبوب ہے میں نے اس سے غسل کیا اور آپ ﷺ میرے آگے پردہ کیے رہے میں نے عرض کیا: آپ تکلیف نہ کریں اور پردہ کرنا رہنے دیں۔ فرمایا: کیوں نہیں جیسا کہ تم نے میرے آگے پردہ کیا میں بھی تمہارے آگے ضرور پردہ کروں گا۔رواہ ابن عساکر

۳۶۹۶۷.....حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے انھیں تنہا ہی سریہ کے طور پر بھیجا۔رواہ ابن عساکر

۳۶۹۶۸ .... "ایضاً" ابوبختری کی روایت ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں تمہیں ایک حدیث سنائی تمہارے تین لوگ میری تکذیب کریں گے ایک نوجوان انھیں دیکھ کر کھڑا ہوا اور کہا: جب ہم میں سے تین لوگ تمہاری تکذیب کریں گے پھر تمہاری تصدیق کون کرے گا؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ سے خیر و بھلائی کے متعلق سوال کرتے تھے اور میں شر و برائی کے متعلق سوال کرتا تھا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: آپ ایسا کیوں کرتے تھے؟ فرمایا: چونکہ جو شخص شر و برائی کا اعتراف کرتا ہے وہ بھلائی پر آ سکتا ہے۔رواہ ابن عساکر

۳۶۹۶۹.....حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اگر میں کسی نہر کے کنارے ہوں اور چلو بھر پانی لینے کے لیے ہاتھ بڑھاؤں اس دوران میں تمہیں بتا سکتا ہوں کہ میں کیا جانتا ہوں اور جب تک میرا ہاتھ میرے منہ تک پہنچے حتیٰ کہ مجھے قتل کر دیا جائے۔

رواہ یعقوب بن سفیان وابن عساکر

۳۶۹۷۰.....حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں کہا: یہ علم ہم نے حاصل کیا ہے اور تم تک پہنچا رہے ہیں اگرچہ ان پر ہم عمل نہیں کرتے۔رواہ البیھقی وابن عساکر

۳۶۹۷۱..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم لوگوں نے میرے کفن میں حد سے تجاوز نہیں کرنا چونکہ اگر تمہارے صاحب کے پاس خیر بھلائی (نیکیاں) ہیں تو اس کا کفن بھلائی سے بدل دیا جائے گا ورنہ اس کا جیسا کیسا کفن ہو فوراً چھین لیا جائے گا۔رواہ ابن عساکر

۳۶۹۷۲.....حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے (کفن کے) لیے دو سفید چادریں کافی ہیں اور ان کے ساتھ قمیص کی بھی ضرورت نہیں چونکہ میں نے بہت تھوڑا ترکہ چھوڑا حتیٰ کہ بھلائی سے بدل جائے یا شر سے بدل دیا جائے۔رواہ ابن عساکر

۳۶۹۷۳.....حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مرض الموت میں فرمایا: فاقہ کی حالت میں ایک دوست آن پہنچا ہے جو شخص نادم ہو جائے وہ فلاح نہیں پاتا کیا میرے بعد اس چیز کا وقوع نہیں ہوگا جسے میں جانتا ہوں تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے فتنہ اور اہل فتنہ سے پہلے پہلے نجات دی۔رواہ ابن عساکر

۳۶۹۷۴.....ابن سیرین کی روایت ہے کہ ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس مرض الوفات میں داخل ہوئے ابو مسعود نے ان سے معانقہ کیا اور پھر کہا: فراق قریب ہے؟ جواب دیا: جی ہاں۔ فاقہ کی حالت میں ایک دوست آیا ہے ندامت خوردہ فلاح نہیں

پاتا کیا میرے بعد ان فتنوں کا وقوع نہیں ہوگا جنہیں میں جانتا ہوں۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۶۹۷۵ ..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے ہجرت اور نصرت میں اختیار دیا میں نے نصرت کا انتخاب کیا۔ رواہ ابونعیم

۳۶۹۷۶ ..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے مجھے غزوۂ احزاب کی ایک رات مجھے تن تنہا سریہ کے طور پر بھیجا۔ رواہ ابونعیم

۳۶۹۷۷ ..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ غزوۂ احد میں جب مشرکین ہزیمت زدہ ہوئے ابلیس لعین چیخ اٹھا کہ اے اللہ کے بندو! اپنے پیچھے کا دھان رکھو چنانچہ آگے والے پیچھے ہٹ گئے وہ اور پیچھے والے گتھم گتھا ہو گئے۔ چنانچہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ وہ اپنے باپ یمان کے پاس کھڑے ہیں اور کہا: اے اللہ کے بندو! یہ ہے میرا باپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں بخدا مسلمانوں نے ذرہ برابر بھی باک نہیں محسوس کی حتیٰ کہ ایمان کو قتل کر دیا۔حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے عروہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! حذیفہ رضی اللہ عنہ جب تک زندہ رہے خیر و بھلائی ان کے دامن میں پڑی رہی۔رواہ ابن ابی شیبۃ

حضرت حجاج بن علاط سلمی رضی اللہ عنہ

۳۶۹۷۸ ..... یحییٰ بن یعمر لیثی ابن یسار علاطی جو کہ حجاج بن علاط رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں کہتے ہیں مجھے میری دادی نے اپنے والد سے حدیث سنائی ہے کہ ابن علاط رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے اجازت مرحمت فرمائی تھی نہ میں اپنی امانتوں کے متعلق جھوٹ بول لوں تاوقتیکہ میں ان امانتوں کو پالوں جو کہ مکہ میں تھیں چنانچہ میں نے اہل مکہ سے کہا: محمد مصیبت میں گرفتار ہو چکا ہے اس پر مجھے میری امانتیں دے دی گئیں پھر میں آدھی رات کے وقت نکلا حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو سارا واقعہ سنایا۔رواہ ابن عساکر

۳۶۹۷۹ ..... حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت حجاج بن علاط رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا سبب یہ ہوا، کہ وہ اپنی قوم کے چند سواروں کے ساتھ مکہ کی طرف عازم سفر ہوئے راستے میں انہیں وحشت زدہ خوفزدہ بیابان وادی میں رات ہو گئی ابن علاط رضی اللہ عنہ سے ان کے ساتھیوں نے کہا اے ابوکلاب! کھڑے ہو جاؤ اپنے لیے اور ہمارے لیے اس ڈراونی وادی میں امان طلب کرو حجاج رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے:

اعیذ نفسی و اعیذ صحبی من کل جنی بھذا النقب حتی اؤوب سالما و رکبی

میں اپنے لیے اور اپنے رفقاء سفر کے لیے اس اندھی وادی میں ہر قسم کے جن سے پناہ مانگتا ہوں حتیٰ کہ میں صحیح و سالم اپنے رفقاء کے ساتھ واپس لوٹ جاؤں۔

یکا یک ابن علاط رضی اللہ عنہ نے کسی کہنے والے کو کہتے ہوئے سنا۔

یامعشر الجن و الانس ان استعتم　ان تنفذوا من اقطار السموات و الارض فا نفذوا لاتنفذون الابسلطان

اے جنات اور انسانوں کی جماعت اگر تم طاقت رکھتے ہو کہ آسمانوں اور زمین کے اطراف سے (چھید بنا کر) پار ہو جاؤ تو پار ہو جاؤ اور تم بغیر کسی صحبت کے پار نہیں جاسکتے۔"

جب مکہ پہنچے ابن علاط رضی اللہ عنہ نے قریش کی ایک مجلس میں یہ واقعہ سنایا قریش بولے: اے ابوکلاب، بخدا! تم نے سچ کہا: یہ وہی کلام ہے جس کا دعویٰ محمد کرتا ہے کہ یہ اس پر نازل ہوتا ہے؟ ابن علاط رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: بخدا! یہ کلام میں نے بھی سنا اور انھوں نے بھی میرے ساتھ سنا۔اسی اثناء میں عاص بن وائل آن پہنچا اہل مجلس نے اس سے کہا: اے ابوھشام کیا تم نے نہیں سنا کہ ابوکلاب کیا کہتا ہے؟ وہ کیا کہتا ہے؟ لوگوں نے اسے بھی سارا واقعہ سنایا اس نے کہا: بھلا اس نے تمہیں کیوں تعجب میں ڈال ہے؟ اس نے جس کسی کو وہاں سنا ہے اسی نے تو یہ کلام محمد کی زبان

سے جاری کیا ہے جس نے اس قوم کو مجھ سے روک دیا ابن علاط رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: قریش کی گفتگو نے میری بصیرت میں اور زیادہ اضافہ کیا: میں نے نبی کریم ﷺ کے متعلق دریافت کیا مجھے بتایا گیا کہ مکہ سے مدینہ جا چکے ہیں میں اپنی اونٹنی پر سوار ہوا اور سیدھا چلتا ہوا مدینہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور جو کچھ میں نے سنا اس کی آپ کو خبر کی آپ نے فرمایا: بخدا تم نے حق سنا ہے یہ میرے رب کا کلام ہے جو کہ مجھ پر نازل فرمایا ہے اے ابن علاط تم نے یقیناً حق سنا ہے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اسلام کی تعلیم دیں آپ نے مجھے کلمہ اخلاص یعنی کلمہ شہادت کی تلقین کی اور مجھے حکم دیا: اپنی قوم کے پاس چلے جاؤ اور انھیں بھی اس حق کی دعوت دو جسکی میں نے تمہیں دعوت دی ہے۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی ھواتف الجان و ابن عساکر وفیہ ایوب بن سوید ومحمد بن عبد اللہ اللیثی وھما ضعیفان

حضرت حسان بن شداد طھوی رضی اللہ عنہ

۳۶۹۸۰..... یعقوب بن عفیدہ بن عفاص بن حسان بن شداد اپنے آباؤاجداد کی سند سے حسان بن شداد رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ میری والدہ مجھے لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کے پاس اس لیے آئی ہوں تا کہ آپ میرے اس بیٹے کے لیے دعا کریں تا کہ یہ پاکیزہ حالت میں بڑا ہو۔ آپ ﷺ نے وضو کیا اور اپنا چہرۂ اقدس صاف کیا اور فرمایا: یا اللہ اس عورت کے لیے اس بچے میں برکت عطا فرما اور اسے پاکیزہ حالت میں بڑا کر دے۔ رواہ ابو نعیم

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ

۳۶۹۸۱..... حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اس شرط پر نبی کریم ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی کہ میں سجدہ نہیں کروں گا مگر کھڑے ہو کر۔ رواہ الطبرانی والنسائی والطبرانی و ابونعیم

۳۶۹۸۲..... حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے انھیں ایک دینار میں قربانی کا جانور خریدنے کے لیے بھیجا انھوں نے ایک دینار میں بکری خریدی اور دو دینار میں بیچ دی پھر ایک دینار میں ایک بکری اور خرید لی چنانچہ ایک بکری اور ایک دینار لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے ان کے لیے برکت کی دعا کی اور حکم دیا کہ اس دینار کو صدقہ کر دو۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

حضرت حزن بن ابی وھب مخزومی رضی اللہ عنہ

۳۶۹۸۳..... سعید بن میسّب اپنے والد کے واسطہ سے دادا کی روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے پوچھا: تمہارا کیا نام ہے؟ انھوں نے جواب دیا: میرا نام حزن ہے آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ تمہارا نام سہل ہے حزن رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اپنا نام تبدیل نہیں کروں گا چونکہ میرا نام میرے والد نے رکھا ہے۔ ابن میسّب کہتے ہیں: اس کے بعد ہمارے خاندان سے سختی ختم نہیں ہوئی۔ رواہ ابو نعیم

فائدہ:...... حزن کا معنی ہے سختی اور سھل کا معنی ہے آسانی حدیث سے معلوم ہوا اگر کسی کا نام اچھا نہ ہو بدل دینا چاہئے نیز معلوم ہوا کہ شخصیت پر نام کا بھی گہرا اثر ہوتا ہے۔ اس لیے والدین پر واجب ہے کہ وہ اولاد کا اچھا نام رکھیں۔

حضرت حزام (یا حازم) الجذامی رضی اللہ عنہ

۳۶۹۸۴..... ''مسند حزام'' مدرک بن سلیمان اپنے والد سلیمان سے وہ اپنے والد عقبہ شبیب سے'' وہ اپنے والد شبیب سے وہ اپنے دادا حزام رضی

اللہ عنہ سے روایت نقل کر کے ہیں: وہ کہتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے مجھ سے پوچھا تمہارا کیا نام ہے؟ میں نے عرض کیا: میرا نام حازم ہے آپ نے فرمایا: بلکہ تمہارا نام مطعم ہے۔ رواہ ابونعیم

۳۶۹۸۵......مستدرک بن سلیمان جذامی سلیمان بن عقبہ، عقبہ بن شیب کی سند سے مروی ہے کہ حازم بن حزام جذامی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں ایک شکار لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور شکار آپ کو ہدیہ کر دیا رسول اللہ ﷺ نے ہدیہ قبول فرمایا اور مجھے اپنا عمامہ پہنایا اور میرا نام حذام رکھا۔ رواہ ابن مندہ وابونعیم وابن عساکر

حضرت حزابہ بن نعیم رضی اللہ عنہ

۳۶۹۸۶......نعیم بن طریق بن معروف بن عمرو بن حزابہ ابن نعیم اپنے والد اور دادا کی سند سے نقل کرتے ہیں ان کے دادا حرابہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں تبوک میں حاضر ہوا۔ رواہ ابونعیم

حضرت حکیم بن عمرو بن ثرید رضی اللہ عنہ

۳۶۹۸۷......حضرت حکیم بن عمر بن ثرید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی ایک آدمی کو چھینک آئی اس پر اس نے کہا: یرحمک اللہ، اس پر بعض صحابہ رضی اللہ عنہم ہنس پڑے۔ رواہ الحسن بن سفیان وابو نعیم

حضرت حارث بن مالک (یا حارثہ بن نعمان) انصاری رضی اللہ عنہ

۳۶۹۸۸......حضرت حارث بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزرا آپ نے فرمایا: اے حارث! تم نے صبح کس حال میں کی ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے پکے اور سچے مؤمن کی حالت میں صبح کی ہے ارشاد فرمایا: ذرہ دیکھو تم کیا کہہ رہے ہو چونکہ ہر چیز کی ایک حقیقت ہوتی ہے بھلا تمہارے ایمان کی کیا حقیقت ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے اپنے آپ کو دنیا سے الگ کر لیا اسی کے لیے میں رات کو جاگتا رہا اور دن کو پیاسا رہا گویا میں سر عام اپنے رب تعالیٰ کے عرش کی طرف دیکھ رہا ہوں بیدار گویا میں اہل جنت کو ایک دوسرے کی زیارت (ملاقات) کرتے دیکھ رہا ہوں گویا میں اہل دوزخ کو دوزخ میں چیخ وپکار کرتے دیکھ رہا ہوں آپ ﷺ نے تین بار فرمایا: اے حارث تم نے اپنے ایمان کی حقیقت پہچان لی لہٰذا اسی کو لازم رکھو۔ رواہ الطبرانی وابو نعیم

۳۶۹۸۹......حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ مسجد میں تشریف لائے جب کہ حارث بن مالک سور ہے تھے آپ نے حارث رضی اللہ عنہ کو پاؤں سے حرکت دی اور فرمایا: اپنا سر اوپر اٹھاؤ، انھوں نے اپنا سر اوپر اٹھایا اور عرض کیا: یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے حارث بن مالک! تم نے صبح کس حالت میں کی ہے؟ عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے پکے اور سچے مؤمن کی حالت میں صبح کی ہے۔ ارشاد فرمایا: یقیناً ہر حق کی ایک حقیقت ہوتی ہے تم اپنے ایمان کی کیا حقیقت سمجھے ہو؟ عرض کیا: میں نے دنیا سے فروتنی برتی ہے اپنا دن پیاسا رکھا ہے اور رات کو جاگتا رہا ہوں گویا میں اپنے رب کے عرش کی طرف دیکھ رہا ہوں گویا میں اہل جنت کی طرف دیکھ رہا ہوں اہل جنت ایک دوسرے کی زیارت کر رہے ہیں گویا کہ میں اہل دوزخ کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ وہ چیخ وپکار میں لگے ہوئے ہیں نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: تو ایسا شخص ہے، جس کو اللہ تعالیٰ نے نور سے بھر دیا ہے اور تو نے ایمان کی حقیقت پہچان لی ہے لہٰذا اسی کے ساتھ چپٹے رہو۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۹۹۰ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم نے کس حال میں صبح کی ہے؟ عرض کیا: میں نے پکے اور سچے مؤمن کی حالت میں صبح کی ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر حق کی ایک حقیقت ہوتی ہے بتاؤ تمہارے ایمان کی کیا حقیقت ہے؟ عرض کیا: یا نبی اللہ! میں نے دنیا سے فروتنی برتی ہے رات بیداری کی حالت میں گزری ہے اور دن کو پیاسا رہا ہوں گویا میں اہل جنت کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ وہ جنت میں کس طرح آپس میں ملاقات کررہے ہیں اہل دوزخ کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ وہ دوزخ میں کیسے چیخ وپکار کررہے ہیں ارشاد فرمایا: تمہیں بصیرت مل چکی ہے اسی کو لازم رکھو پھر فرمایا: ایک بندہ ہے جس کے دل کو اللہ تعالیٰ نے نور سے بھر دیا ہے: حارث رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا نبی اللہ اللہ تعالیٰ سے میرے لیے شہادت کی دعا کریں۔ آپ ﷺ نے ان کے لیے دعا کی راوی کہتا ہے: ایک دن اعلان کیا گیا: اے اللہ کے شہسوارو! کوچ کرو چنانچہ حضرت حارث بن مالک رضی اللہ عنہ سب سے پہلے گھوڑے پر سوار ہونے اور۔ (اس معرکہ میں) پہلے شہسوار تھے جو اللہ کی راہ میں شہید کیے گئے۔ رواہ العسکری فی الامثال

۳۶۹۹۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ چل قدمی کررہے تھے یکا یک سامنے سے انصار کا ایک نوجوان آیا نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا: حارث تم نے صبح کس حال میں کی ہے عرض کیا. میں نے مؤمن حق (پکے سچے مؤمن) کی حالت میں صبح کی ہے فرمایا: ذرا غور کرو کیا کہہ رہے ہو چونکہ ہر بات کی ایک حقیقت ہوتی ہے۔ عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے اپنے آپ کو دنیا سے الگ تھلگ رکھا ہے رات بیدار رہتے ہوئے گزاری ہے اور دن کو پیاسا رہا ہوں۔ (یعنی رات بھر عبادت کرتا رہوں اور دن کو روزہ رکھا ہے) گویا میں ظاہرا باہر اللہ تعالیٰ کے عرش کو دیکھ رہا ہوں گویا میں اہل جنت کو آپس میں ملاقات کرتے دیکھ رہا ہوں اور گویا اہل دوزخ کو دوزخ میں چیخ وپکار کرتے دیکھ رہا ہوں آپ نے فرمایا: تمہیں بصیرت مل چکی ہے لہٰذا اسکو لازم رکھو (بلاشبہ تو ایسا) بندہ ہے جسکے دل کو اللہ تعالیٰ نے ایمان سے بھر دیا ہے۔ عرض کیا: یارسول اللہ! آپ میرے لیے شہادت کی دعا کریں رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے دعا کی چنانچہ ایک دن شہسواروں میں اعلان کیا گیا حارث رضی اللہ عنہ سب سے پہلے گھوڑے پر سوار ہوئے اور معرکہ میں وہ پہلے شہسوار ہیں جنہیں شہادت ملی جب ان کی والدہ کو شہادت کی خبر ملی۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یارسول اللہ! میرا بیٹا اگر جنت میں ہے تو پھر میں نہیں روؤں گی اور اس پر غم بھی نہیں کروں گی اور اگر دوزخ میں ہے جب تک زندہ رہوں گی روتی رہوں گی آپ ﷺ نے فرمایا: اے ام حارث! وہ کوئی ایک باغ نہیں بلکہ جنت بے شمار باغات ہیں اور حارث فردوس بریں میں ہے چنانچہ ام حارث رضی اللہ عنہ ہنستی ہوئی واپس لوٹیں اور کہہ رہی تھیں: اے حارث تجھے مبارک ہو۔

رواہ ابن النجار وفیہ یوسف بن عطیة

حضرت حشرج رضی اللہ عنہ

۳۶۹۹۲ ......اسحاق بن حارث مولائے ھبار قرشی کہتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص حشرج رضی اللہ عنہ کو دیکھا نبی کریم ﷺ نے انھیں پکڑ کر اپنی گود میں بٹھایا اور ان کے سر پر دست شفقت پھیرا اور ان کے لیے دعا فرمائی۔ رواہ ابونعیم وابن عساکر

حضرت حصین بن اوس نہشلی رضی اللہ عنہ

۳۶۹۹۳ ... غسان بن اغر، زیاد بن حصین نہشلی اپنے والد حصین بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں میں اپنے کچھ اونٹ لیکر مدینہ حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ اہل وادی کو حکم دیں کہ وہ میری مدد کریں اور مجھے اپنے ساتھ اچھی طرح سے رکھیں رسول اللہ ﷺ نے انھیں حکم دیا انھوں نے حصین بن اوس رضی اللہ عنہ کی معاونت کی اور ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا پھر نبی کریم ﷺ نے انھیں اپنے پاس بلایا ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے دعا کی۔ رواہ الطبرانی وابونعیم

حضرت حصین بن عوف خثعمی رضی اللہ عنہ

۳۶۹۹۴ ''مسند حصین بن عوف'' حضرت حصین بن عوف رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے مآرب میں نمک کی جاگیر مانگی آپ ﷺ نے انھیں عطا کردی جب واپس لوٹنے لگے اہل مجلس میں سے ایک شخص نے کہا: آپ کو معلوم ہے کہ آپ نے اسے کیا دیا ہے؟ آپ نے اسے دائمی پانی دیا ہے آپ نے اس سے یہ جاگیر واپس لے لی۔ کہتے ہیں میں نے سوال کیا: کونسی زمین آباد کی جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ زمین جس تک اونٹ نہ پہنچے پاتے ہوں۔ رواہ الترمذی وقال غریب وابو داؤد وابن ماجہ عن ابیض بن حمال

حضرت حصین بن عبد والد عمران بن حصین رضی اللہ عنہ

۳۶۹۹۵ حضرت عمران بن حصین اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا محمد! عبدالمطلب اپنی قوم کے لیے تم سے بہتر تھا چونکہ وہ اپنی قوم کو جانوروں کا دل اور کوہان کھلاتا تھا جب کہ تم نے اپنی قوم ذبح کردی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے حصین رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں کہ میں کیا کہوں؟ فرمایا: کہو: یا اللہ مجھے نفس کے شر سے بچا اور رشد وہدایت کے راستے پر مجھے چلا، میں نے عرض کیا: میں ابھی کیا کہوں فرمایا: کہو یا اللہ میرے وہ گناہ مجھے بخش دے جو میں نے پوشیدہ کیے جو اعلانیہ کیے جو مجھ سے بھول چوک ہوئی جو میں نے جان بوجھ کر کیے جو میں جانتا ہوں اور جن سے میں ناواقف ہوں۔

رواہ ابونعیم

حضرت حمید بن ثور ہلالی رضی اللہ عنہ

۳۶۹۹۶ یعلی بن اشدق بن جراد حمید بن ثور ہلالی رضی اللہ عنہ نے جب اسلام قبول کیا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ شعر عرض کیا:

اصبح قلبی من سلیمی مقصدا ان خطا منها وان تعمدا.

میرا دل سلیمی سے ایک مقصد پر آیا ہے گو اس نے خطا کی ہے یا جان بوجھ کے ایسا کیا ہے۔

حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ

۳۶۹۹۷ حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سخت تاریک رات میں کوچ کیا میری انگلیاں چمکنے لگیں ان کی روشنی میں سب جمع ہوگئے اور کوئی ہلاک نہ ہوا۔ یکایک میری انگلیاں چمکنے لگی تھیں۔ رواہ ابونعیم

حضرت حنظلہ بن حذیم بن حنفیہ مالکی رضی اللہ عنہ

۳۶۹۹۸ ذیال بن عبیدہ نے حنظلہ سے یہ سنا کہ حنفیہ نے اپنے بیٹے حذیم سے کہا: اپنی اولاد کو بلاؤ میں ان کو کچھ وصیت کرنا چاہتا ہوں، انھوں نے اپنے تمام بیٹوں کو جمع کرلیا اور کہا: اے والد محترم! سب موجود ہیں حنفیہ بولے: میری پہلی وصیت یہ ہے کہ وہ سو اونٹ جو کہ عہد جاہلیت میں مطیبہ نہلاتے تھے فلاں بن قطیفہ نامی یتیم کے لیے بطور صدقہ ہے حذیم نے عرض کیا: ابا جان! میں نے اپنے بیٹوں کے متعلق یہ سنا ہے کہ

اپنے والد کے سامنے اس کا اقرار کر لیتے ہیں اور اس کی وفات کے بعد آپس ہی میں تقسیم کر لیں گے اور اپنی طرح اس یتیم کو بھی حصہ دیں گے اس پر حنفیہ بولے: کیا تم نے یہ بات خود ان سے سنی ہے؟ بولے: ہاں فرمایا: میرے اور تمہارے درمیان نبی کریم ﷺ فیصلہ کریں گے چنانچہ ہم آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ تشریف فرما تھے فرمایا: یہ آنے والے لوگ کون ہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے جواب دیا: یہ اونٹوں والے حنفیہ ہیں جن کے سب سے زیادہ اونٹ جنگل میں چرتے ہیں پوچھا ان کے دائیں اور بائیں کون ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: دائیں جانب تو ان کے بڑے صاحبزادے حذیم ہیں اور بائیں جانب نہ معلوم کون ہے۔

پھر فرماتے ہیں: جب ہم حضور ﷺ کے پاس پہنچے تو حنفیہ نے سلام کیا تو آپ نے فرمایا: کیسے تشریف لائے ہو؟ حنفیہ بولے: مجھے یہ لوگ لائے ہیں اور انھوں نے حذیم کی ران پر ہاتھ مارا ان کی طرف اشارہ کیا آپ ﷺ نے فرمایا: کیا یہ حذیم نہیں؟ عرض کیا: جی ہاں یہ حذیم ہی ہے حنفیہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے مجھے کافی مال عطا کیا ہے میرے پاس ایک ہزار اونٹوں اور چالیس گھوڑوں کے علاوہ بہت سامال گھروں میں پڑا ہے اور مجھے یہ خوف ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کیے بغیر مر نہ جاؤں چنانچہ میں نے سو اونٹ جو عہد جاہلیت میں مطیبہ (پاک اونٹ) کہلاتے تھے میں نے اپنے پروردہ یتیم کو صدقہ کرنے کی وصیت کرنے کا ارادہ کیا تو میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ کے چہرۂ اقدس پر غصہ کے اثرات نمایاں ہوگئے ہیں پھر گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور فرمایا: لا الہ الا اللہ جانوروں کا صدقہ پانچ ورنہ دس ورنہ پندرہ ورنہ بیس ورنہ پچیس ورنہ تیس اور زیادہ سے زیادہ چالیس کا ہوتا ہے چنانچہ حنفیہ نے جب یہ سنا تو فوراً بولے: یا رسول اللہ! اس مطیبہ میں سے چالیس اونٹ یتیم کو دے دیئے جائیں آپ ﷺ نے چالیس اونٹوں کی اجازت دے دی پھر آپ نے پوچھا ابو حذیم! تمہارا یتیم کہاں ہے؟ وہ یتیم بالغ شیخ کے مشابہ تھا۔ فرمایا: یہ یتیم تو اچھا خاصا ہڈی والا ہے پھر حنفیہ اور ان کے بیٹے اٹھ کر اپنے اونٹوں کے پاس چلے گئے مزید فرماتے ہیں کہ جاتے جاتے حذیم نے کہا: یا رسول اللہ! میری اولاد میں ڈاڑھی والے اور امرد دونوں ہیں یا رسول اللہ آپ اس حنظلہ رضی اللہ عنہ (حنظلہ کہتے ہیں: میں سب سے چھوٹا تھا) کے لیے دعائے خیر کر دیں آپ ﷺ نے فرمایا: بیٹا میرے پاس آؤ چنانچہ حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے قریب ہوگئے آپ نے ان کے سر پر دست اقدس رکھا اور یہ دعا کی: اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے ذیال کہتے ہیں: میں نے اس کے بعد دیکھا کہ حنظلہ رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی ورم زدہ مرد یا ورم زدہ تھنوں والی بکری لائی جاتی آپ اپنے ہاتھوں پر تھتکارتے اور پھر ہاتھوں کو ورم پر پھیرتے اور یہ دعا پڑھتے، بسم اللہ علی اثر ید رسول اللہ ﷺ ورم بالکل ٹھیک ہو جاتا۔ رواہ احمد بن حنبل والحسن ابن سفیان ویعقوب بن سفیان و ابویعلی والمنجنیقی فی مسندہ والبغوی والباوردی وابن قانع والطبرانی وابونعیم والضیاء

حضرت حکیم بن سعید بن العاص بن امیہ بن عبد الشمس رضی اللہ عنہ

۳۶۹۹۹۔۔۔ حکیم بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رسول کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تا کہ آپ کے دست اقدس پر بیعت کرلوں۔ آپ نے پوچھا: تمہارا کیا نام ہے؟ میں نے عرض کیا میرا نام حکیم ہے آپ نے فرمایا: بلکہ تمہارا نام عبداللہ ہے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا نام عبداللہ ہے۔ رواہ ابونعیم

حضرت حنظلہ بن ربیع الکاتب الاسدی رضی اللہ عنہ

۳۷۰۰۰۔۔۔ قیس بن زہیر کہتے ہیں: میں حنظلہ بن ربیع رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت فرات بن حیان رضی اللہ عنہ کی مسجد میں گیا اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا فرات رضی اللہ عنہ نے حنظلہ رضی اللہ عنہ سے کہا: اے حنظلہ آگے بڑھو اور امامت کراؤ چونکہ تم عمر میں مجھ سے بڑے ہو اور مجھ سے پہلے ہجرت کی ہے دراں حالیکہ یہ مسجد بھی آپ کی مسجد ہے، فرات رضی اللہ عنہ بولے: میں نے رسول اللہ ﷺ آپ کے متعلق ارشاد فرماتے سنا ہے لہٰذا میں کبھی بھی آگے نہیں ہوں گا چنانچہ حنظلہ رضی اللہ عنہ آگے بڑھ گئے اور لوگوں کو نماز پڑھائی فرات رضی اللہ عنہ بولے: اے بنی عجل! میں نے

انھیں آگے اس لیے کیا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کو سنا ہے دراں حالیکہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں جاسوسی کے لیے طائف روانہ کیا چنانچہ یہ طائف کی خبر لے کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے حنظلہ رضی اللہ عنہ بولے: تم نے سچ کہا: لہٰذا اب اپنے گھر واپس لوٹ جاؤ، چونکہ تم رات بھر جاگتے رہے ہو جب واپس ہوتے آپ نے ہم سے فرمایا: اس جیسے لوگوں کو اپنا امام بناؤ۔ رواہ ابویعلی والبغوی وابن عساکر

حضرت حارث بن حسان رضی اللہ عنہ

۳۷۰۰۱ ... حارث بن حسان بکری ذہلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں مقام ربذہ میں ایک بڑھیا کے پاس سے گزرا۔ رواہ احمد بن حنبل والحسن بن سفیان وابونعیم

حضرت حارثہ بن عدی بن امیہ بن ضبیب رضی اللہ عنہ

۳۷۰۰۲ ... جعفر بن کمیل بن عصمہ بن کمیل بن دیر بن حارثہ بن عدی بن امیہ بن ضبیب اپنے آباء واجداد سے حضرت حارثہ بن عدی رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: میں اور میرا بھائی اس وفد میں موجود تھے جو رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تھا آپ نے فرمایا: یا اللہ! حارثہ کے طعام میں برکت عطا فرما۔ الحدیث رواہ ابونعیم

حضرت حارث بن مسلم تمیمی رضی اللہ عنہ

۳۷۰۰۳ ... ''مسند ابی مسلم حارث بن مسلم تمیمی رضی اللہ عنہ'' عبدالرحمن بن حسان کنانی، مسلم بن حارث بن مسلم تمیمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے والد حارث بن مسلم رضی اللہ عنہ نے انھیں حدیث سنائی کہ رسول کریم ﷺ نے انھیں ایک سریہ کے ہمراہ روانہ کیا۔ جب ہم مطلوبہ جگہ کے قریب پہنچے میں نے اپنا گھوڑا تیز رفتار کر دیا اور اپنے ساتھیوں سے آگے بڑھ گیا چنانچہ بستی والوں کو آہ و بکا کرتے ہوئے پایا میں نے اہل بستی سے کہا: لا الٰہ الا اللہ کہہ دو جان بچالو گے بستی والوں نے کلمہ پڑھ لیا اتنے میں میرے ساتھی بھی پہنچ گئے انھوں نے مجھے ملامت کی اور کہا: وہ غنیمت جو ہمارے ہاتھوں میں آچکی تھی اس سے تم نے ہمیں محروم کر دیا ہے جب ہم واپس لوٹے ہم نے اس واقعہ کا رسول اللہ ﷺ سے تذکرہ کیا آپ ﷺ نے مجھے اپنے پاس بلایا اور میری اس کاروائی پر مجھے خراج تحسین پیش کیا اور فرمایا: خبردار! اللہ تعالیٰ نے بستی والوں کے ہر انسان کے بدلہ میں تمہارے نامۂ اعمال میں فلاں اور فلاں نیکیاں لکھ دی ہیں۔ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بولے: اس کا سبب میں بنا ہوں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: میں تمہارے لیے ایک نوشتہ تحریر کرتا ہوں اور میرے بعد مسلمانوں کے آنے والے آئمہ (حکمرانوں) کو تمہاری وصیت کرتا ہوں چنانچہ آپ نے نوشتہ تحریر کیا اور اسے سربمہر کر کے میرے حوالے کر دیا مجھے آپ نے وصیت کی: جب صبح کی نماز پڑھو تو کلام کرنے سے قبل سات مرتبہ یہ کلمات پڑھو ''اللھم اجرنی من النار'' اگر تم اسی دن مر گئے تمہیں عذاب نار سے پناہ مل جائے گی، اور جب مغرب کی نماز پڑھو تب بھی کلام کرنے سے قبل سات مرتبہ ''اللھم اجر نی من النار'' پڑھو اگر تم اس رات مر گئے اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب نار سے پناہ دے دے گا حضرت حارث بن مسلم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں وہ نوشتہ لے کر حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے مہر توڑی اور نوشتہ پڑھا آپ نے میرے لیے مال کا حکم دیا اور نوشتہ پر مہر لگا کر میرے حوالے کر دیا۔ میں یہ نوشتہ لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا آپ نے بھی یہی کچھ کیا: ان کے بعد میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا انھوں نے بھی میرے ساتھ یہی معاملہ کیا حضرت حارث رضی اللہ عنہ نے عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں وفات پائی مسلم بن حارث کہتے ہیں نوشتہ ہمارے پاس محفوظ تھا حتیٰ کہ عمر بن عبدالعزیز کا دور خلافت آیا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ہمارے متعلق اپنے عامل کو حکم لکھا کہ مسلم بن حارث تمیمی کا وہ خط جو

رسول اللہ ﷺ نے اس کے والد کے لیے لکھا تھا اس کی تعیین کرو چنانچہ میں نے وہ خط عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو بھیج دیا انھوں نے میرے لیے مال کا حکم دیا اور خط پر مہر لگائی۔رواہ الحسن بن سفیان وابونعیم

۳۷۰۰۴۔۔۔حارث بن مسلم بن حارث اپنے والد اور دادا سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے میرے دادا حارث رضی اللہ عنہ کے لیے خط لکھا جس میں آنے والے امراء و الاۃ کو وصیت کی گئی تھی آپ نے اس خط کو سربمہر کر کے ان کے حوالہ کیا تھا۔

رواہ احمد بن حنبل وابونعیم

حضرت حارث بن عبد شمس خثعمی رضی اللہ عنہ

۳۷۰۰۵۔۔۔حارث بن عبدالشمس خثعمی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا انھوں نے اپنے جمیع اصحاب کے لیے ان کی جانوں اور اموال کا امن طلب کیا، آپ ﷺ نے ان کے لیے خط لکھا اور انھیں اپنے علاقہ میں آنے کی اجازت مرحمت فرمائی اور فلاں فلاں حکم دیا۔الحدیث۔رواہ ابونعیم

حضرت حکم بن حارث سلمی رضی اللہ عنہ

۳۷۰۰۶۔۔۔حضرت حکم بن حارث سلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے کچھ بزرگان دین (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کے ساتھ (کسی مہم پر) بھیجا آپ کا میرے پاس سے گزر ہوا جب کہ میری اونٹنی پیچھے رہ گئی تھی اور میں اسے مارے جارہا تھا آپ نے فرمایا: اسے نہ مارو، فرمایا: چلتی جا اونٹنی اٹھ کھڑی ہوئی اور لوگوں کے ساتھ ساتھ چلنے لگی۔رواہ الحسن بن سفیان والطبرانی وابونعیم

۳۷۰۰۷۔۔۔خبیب بن حرم سلمی کہتے ہیں: میرے چچا کا عطا دو ہزار (درہم یا دینار) ہوتا تھا جب اپنا عطا نکالتے اپنے غلام سے کہتے: جاؤ اور ہمارا قرض چکا دو۔ چونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے: جس نے ایک دینار چھوڑا اسے آگ کا ایک داغ لگایا جائے گا جس نے دو دینار چھوڑے اسے دو داغ لگائے جائیں گے۔رواہ ابونعیم

۳۷۰۰۸۔۔۔حکم بن حارث سلمی رضی اللہ عنہ نے ایک بار فرمایا: جب تم مجھے دفن کر چکو اور میری قبر پر پانی چھڑک دو اس وقت میری قبر پر کھڑے ہو جاؤ اور قبلہ رو ہو کر میرے لیے دعا کرو۔رواہ ابونعیم

حضرت حسیل ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ

۳۷۰۰۹۔۔۔محمود بن لبید کہتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ احد کی طرف تشریف لے گئے تو حسیل۔(اور وہ یمان حضرت حذیفہ بن یمان کے والد ہیں) اور ثابت بن وقش بن زعوراء عورتوں اور بچوں کے ساتھ ایک اونچے ٹیلے پر چڑھ گئے وہ آپس میں کہنے لگے (یہ دونوں بوڑھے تھے) تمہارا باپ نہ رہے! کیا دیکھتے نہیں ہو اللہ کی قسم (اسلام میں داخل ہونے کے لئے) ہم میں سے کسی کے لیے وقت نہیں رہا مگر اتنا ہی جتنا وقت پیاسے گدھے کو پانی دیکھ کر لگتا ہے (ہم بوڑھے ہو چکے ہیں) آج مرے یا کل لہٰذا ہمیں اپنی تلواریں پکڑ لینی چاہئیں اور پھر ہمیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو جانا چاہیے شاید اللہ تعالیٰ ہمیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شہادت نصیب فرما دے چنانچہ دونوں حضرات نے اپنی تلواریں لیں اور لوگوں میں گھس گئے حالانکہ ان کا کسی کو علم نہیں تھا، رہی بات حضرت ثابت بن وقش رضی اللہ عنہ کی سو انھیں مشرکین نے قتل کر دیا رہی بات حسیل رضی اللہ عنہ کی ان پر مسلمانوں کے تیروں کی اندھا دھند بارش برسی حالانکہ مسلمانوں کو ان کا علم نہیں تھا۔ یوں وہ مسلمانوں کے ہاتھوں شہید ہوئے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بولے: یہ میرے والد ہیں مسلمانوں نے کہا: بخدا! اگر ہم انھیں پہچانتے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ

تمہاری مغفرت کرے اور وہ ارحم الرحمین ہے رسول اللہ ﷺ نے حذیفہ رضی اللہ عنہ کو دیت دینی چاہی حذیفہ رضی اللہ عنہ نے دیت مسلمانوں کو صدقہ کردی (اور لینے سے انکار کردیا) چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے ہاں انھیں خیر و بھلائی میں دن دگنی رات چگنی ترقی ملتی رہی۔ رواہ ابو نعیم

حضرت حممہ دوسی رضی اللہ عنہ

۳۷۰۱۰.....حمدی بن عبدالرحمٰن حمیری کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص تھا جسے حمم کہا جاتا تھا انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اصفہان میں جہاد کیا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا اللہ! بلاشبہ حممہ رضی اللہ عنہ کو تیری ملاقات بہت محبوب ہے یا اللہ! وہ اگر اس میں سچا ہے اس کے سچ کی پاسداری رکھ اور اگر جھوٹا ہے پھر اس کا وبال اسی پر ڈال دے یا اللہ! حمم کو اس سفر سے واپس نہ کرنا۔ چنانچہ حضرت حممہ رضی اللہ عنہ نے اصفہان میں وفات پائی وفات کی خبر سن کر ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے فرمایا: اے لوگو! اللہ کی قسم! ہم نے نبی کریم ﷺ سے جو کچھ سنا ہے اور جہاں تک ہمارے علم کی آسانی ہے وہ یہ کہ حممہ رضی اللہ عنہ شہید ہیں۔ رواہ ابو نعیم

حوط بن قرواش بن حصین رضی اللہ عنہ

۳۷۰۱۱.....حاتم بن فضل بن سالم بن جون بن عیاج بن حوط بن قرواش بن حصین بن ثامہ بن شبت بن حدر اپنے اباء واجداد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت حوط بن قرواش رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میرے ساتھ بنوعدی کا ایک شخص اور تھا اسے واقد کہا جاتا تھا ہم اسلام لانے کے لیے پہلی بار خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تھے۔ الحدیث۔ رواہ ابو نعیم

حرف خاء.....حضرت خالد بن عمیر رضی اللہ عنہ

۳۷۰۱۲.....حضرت خالد بن عمیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں مکہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ نبی کریم ﷺ ہجرت سے قبل مکہ ہی میں مقیم تھے میں نے آپ کے دست اقدس پر بیعت کی۔ رواہ الحسن بن سفیان و ابو نعیم

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ

۳۷۰۱۳.....''مسند صدیق'' عروہ کہتے ہیں: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے مرتد ہوجانے والوں میں سے بعض لوگوں پر آگ برسائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: کیا آپ اس شخص کو چھوڑ رہے ہیں جو لوگوں کو اللہ کے عذاب کی سزا دیتا ہے؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس تلوار کو نیام میں نہیں داخل کروں گا جسے اللہ تعالیٰ نے مشرکین پر بے نیام کردیا ہے۔

رواہ عبد الرزاق و ابن ابی شیبۃ و ابن سعد

۳۷۰۱۴.....وحشی بن حرب بن وحشی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ وحشی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے:۔ (خالد بن ولید) اللہ تعالیٰ کا اچھا بندہ ہے قبیلے کا فرزند ارجمند ہے اللہ تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مشرکین ومنافقین کے لیے بے نیام کردیا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والحسن بن سفیان والبغوی والطبرانی والحاکم و ابونعیم وابن عساکر والضیاء

۳۷۰۱۶.....یزید بن اصم کہتے ہیں: جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے وفات پائی ان پر خالد رضی اللہ عنہ کی والدہ رونے لگیں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ام خالد! کیا خالد اور اس کے اجر وثواب کے مفقود ہونے پر رو رہی ہو؟ میں تجھے واسطہ دیتا ہوں کہ رات تجھے گزرنے نہ پائے

حتی کہ اپنے ہاتھوں کو مہندی میں رنگ لو۔ رواہ ابن سعد

۳۷۰۱۶۔ حضرت ثعلبہ بن ابی مالک کہتے ہیں میں نے ہفتہ کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو قباء میں دیکھا آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مہاجرین وانصار کی ایک جماعت تھی جب کہ اہل شام کے کچھ حاجی مسجد قباء میں نماز پڑھ رہے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ حاضرین نے کہا: یہ لوگ حمص کے رہنے والے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: کیا وہاں خیریت ہے انھوں نے کہا: جس دن ہم حمص سے آئے ہیں اس دن حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بار بار انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتے رہے اپنا سر جھکا لیا اور خالد رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے رحمت کرتے رہے۔ اور فرمایا: اللہ کی قسم! خالد دشمنوں کے آگے۔ (سیسہ پلائی ہوئی) دیوار کی مانند تھے اور معرکہ جات کے ہیرو تھے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بھی وہاں موجود تھے وہ بولے: آپ نے خالد کو معزول کیوں کیا تھا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اسے اس لیے معزول کیا ہے چونکہ وہ اہل شرف اور شعراء پر مال خرچ کرتا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ انھیں فضول خرچی سے روکتے اور لشکر کی کمان ان کے پاس رہنے دیتے فرمایا: وہ اس پر راضی نہیں تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ نے انھیں آزمایا کیوں نہیں۔ رواہ ابن سعد وابن عساکر

فائدہ:.... حضرت خالد رضی اللہ عنہ اہل شرف اور شعراء پر اپنا ذاتی مال خرچ کرتے تھے سرکاری مال یا اجتماعی مال غنیمت نہیں تاہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس عبقری شخصیت کے مالک تھے جس کی مثال نہیں ملی ان کے ہاں یہ چیز بھی قابل مؤاخذہ تھی اور وہ اسے امراء اور سپہ سالاروں کے لیے خلاف اولیٰ سمجھتے تھے۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

۳۷۰۱۷۔ بنی غفار کے ایک بزرگ کہتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا دراں حالیکہ آپ رضی اللہ عنہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے منصب اور موت کا تذکرہ کررہے تھے فرمایا: اسلام میں ایک زبردست خلا پڑا ہے جو پر نہیں ہونے پائے گا عرض کیا: اے امیر المؤمنین حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی زندگی میں تو آپ کی یہ رائے نہیں تھی فرمایا: جو کچھ ان سے مقصود تھا وہ میں پہلے کرچکا ہوں۔ رواہ ابن سعد

۳۷۰۱۸۔ ”مسند عمر“ ابوعلی حرمازی کہتے ہیں: ایک مرتبہ ھشام بن بختری بنی مخزوم کے چند لوگوں کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ھشام! مجھے اپنے وہ اشعار سناؤ جو تم نے خالد بن ولید کے متعلق کہے ہیں چنانچہ ہشام نے وہ اشعار سنائے پھر کہا: میں نے ابوسلیمان کی مدح میں کم اشعار کہے اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے اگرچہ شرک اور اہل شرک کو ذلیل کرنا انھیں بہت پسند تھی اور گستاخ ان کے آگے اللہ کے عذاب کا مستحق بن جاتا تھا پھر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بنی تمیم کے بھائی پر رحم کرے یہ خوب کہتا ہے

فقل للذی یبقی خلاف الذی مضی
تہیا لاخری مثلها فکان
فما عیش من قد عاش قبلی بنافعی
ولا موت من قد مات قبلی بمخالدی

زندہ رہنے والوں سے جو وہ کچھ جو گذشتہ کے خلاف ہے اس جیسی ایک اور موت کے لیے تیاری کرو گویا کہ جس کا وقوع ہو چکا ہے جو لوگ مجھ سے پہلے زندہ رہے ان کی زندگی کس نفع کی تھی اور جو مجھ سے پہلے مر چکے ان کی موت کس کام کی۔

پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوسلیمان (خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی کنیت تھی) پر رحم فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کے یہاں ان کے لیے دنیا سے بدرجہا بہتر ہی ہے البتہ دنیا سے رخصت ہوئے کہ اپنا ثانی نہیں چھوڑا اور جو زندگی گزاری وہ بھی قابل ستائش ہے لیکن تم زمانہ ڈھونڈو گے ان کی مثال نہ ملے گی۔

رواہ ابن عساکر

میں کہتا ہوں تو مرا نہیں یقینا دنیا مرگئی
مگر تیرے جا مرنے سے ویرانی آگئی

تیری موت نہیں عالم کی موت ہے
ہر سو جس سے تاریکی چھا گئی
زندگی میں حمید تھا مزا ہے فقید ہے
تا قیامت بھی زمانہ فقید رلا گئی

از مترجم

۳۷۰۱۹ ... عدی بن سہل کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مختلف شہروں میں حکمنامہ جاری کیا تھا جسکا مضمون یہ ہے: یقیناً میں نے غصہ میں آ کر خالد کو معزول نہیں کیا اور نہ ہی کسی قسم کی خیانت کی وجہ سے انھیں معزول کیا ہے لیکن لوگ ان کی وجہ سے فتنہ میں مبتلا ہو چلے تھے مجھے خدشہ ہوا کہیں لوگوں کو خالد کے رحم وکرم پر نہ چھوڑ دیا جائے اور آزمائش میں ڈال دیے جائیں، میں چاہتا ہوں لوگ یقین رکھیں کہ سب کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے اور یوں لوگ کسی قسم کے فتنہ میں نہ پڑیں۔ رواہ سیف وابن عساکر

۳۷۰۲۰ ... شعبی کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے لڑکپن میں آپس میں کشتی لڑی۔ خالد رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ماموں زاد بھائی تھے چنانچہ خالد رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ کی پنڈلی توڑ دی جس کی وجہ سے ٹانگ میں لنگڑا پن پیدا ہو گیا تھا اور بعد میں ہڈی درست ہو جانے پر لنگڑا پن جاتا رہا چنانچہ ان دونوں حضرات کے درمیان عداوت کا یہی سبب تھا۔

رواہ ابن عساکر

کلام: ...... حدیث پر کلام کیا گیا ہے حتیٰ کہ موضوع تک اسے کہا گیا ہے ابن جوزی نے اسے واھیات میں شمار کیا ہے اگر حدیث کی صحت تسلیم کر لی جائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی جاہلیت کے دور کا اسلام میں انتقام لینے کی اجازت نہیں دیتی سو کہاں عمر اور کہاں ذاتی انتقام۔ علی سبیل التسلیم: سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے پانچ سال بعد حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو کیوں معزول کیا؟ اگر انتقام ہی لینا تھا تو خلافت کے ملتے ہی انھیں معزول کر دیتے اگر یہ کہا جائے کہ اس وقت فتوحات کی ابتداء تھی اور حضرت خالد کی ضرورت تھی جناب والا! یہ اپنی طرف سے چاؤ ماری ہے چونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دور میں قلت رجال نہیں تھی ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ تھے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ تھے عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ تھے عمرو بن معدیکرب رضی اللہ عنہ تھے۔ از مترجم

۳۷۰۲۱ ... حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رسول کریم ﷺ کے دربار گوہر باب میں سرخرو ہونے کے لیے نکل پڑا میری ملاقات خالد بن ولید سے ہوگئی یہ فتح مکہ سے پہلے کا واقعہ ہے خالد رضی اللہ عنہ بھی مکہ سے آ رہے تھے میں نے کہا: اے ابوسلیمان! کہاں کا ارادہ ہے؟ خالد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اللہ کی قسم! حق کا نشان لگنے والا ہے بلاشبہ یہ شخص (محمد ﷺ) نبی ہے اللہ کی قسم میں اسلام قبول کرنے چلا ہوں خالد رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمہارا کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا: اللہ کی قسم میں بھی صرف اسلام قبول کرنے کی غرض سے چلا ہوں۔ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے خالد رضی اللہ عنہ مجھ سے آگے بڑھ گئے اسلام قبول کیا اور دست اقدس پر بیعت کی پھر میں قریب ہوا بیعت کی اور پھر میں واپس لوٹ گیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۰۲۲ ... حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب سے میں نے اور خالد رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے کسی جنگ میں اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو بھی میرے اور خالد رضی اللہ عنہ کے ہم پلہ نہیں سمجھا۔ رواہ ابویعلی وابن عساکر

۳۷۰۲۳ ... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھے اتنے میں لوگ گزرنے لگے رسول اللہ ﷺ پوچھتے: اے ابوہریرہ یہ کون ہے؟ میں عرض کرتا: یہ فلاں ہے آپ فرماتے: یہ اللہ تعالیٰ کا بہت اچھا بندہ ہے پھر کوئی گزرتا آپ پوچھتے یہ کون ہے؟ میں عرض کرتا فلاں ہے؟ آپ فرماتے یہ اللہ کا بہت برا بندہ ہے یہاں تک کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ گزرے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ خالد بن ولید ہیں، فرمایا: خالد اللہ تعالیٰ کا بہت اچھا بندہ ہے اور اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۰۲۴ ... حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے مجھے خیر و بھلائی سے سرشار کرنے کا ارادہ کیا، میرے دل میں

اسلام کی محبت ڈال دی اور میری رشد و ہدایت کا وقت آن پہنچا۔ میں نے کہا: میں محمد ﷺ کے خلاف لڑی گئی ساری جنگوں میں شریک رہا ہوں اور جس جنگ سے بھی واپس لوٹا ہوں دل میں پختہ عزم ہوتا چلا گیا کہ جس جگہ میں کھڑا ہوں یہ میرے شایان شان نہیں ہے (مجھے کہیں اور ہونا چاہیے تھے) اور یہ کہ محمد ﷺ کو عنقریب غلبہ حاصل ہو جائے گا چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ صلح حدیبیہ کی طرف تشریف لائے میں مشرکین کے شہسواروں کے ساتھ نکل پڑا میں رسول اللہ ﷺ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مقام عسفان میں ملا میں آپ سے تعرض کرنے کے لئے آپ کے بالمقابل کھڑا ہو گیا آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو نماز ظہر میں امامت کرائی (دوران نماز) ہم نے ارادہ کیا کہ محمد اور اس کے ساتھیوں پر حملہ کر دیں لیکن ہمیں اس کی ہمت نہ ہوئی بلاشبہ اس میں بہتری تھی چنانچہ دفاعی لحاظ سے ہمیں اور پختہ یقین ہوتا چلا گیا پھر آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کو نماز عصر پڑھائی اور نماز خوف پڑھائی یہ بات بھی میرے دل میں رچ بس گئی اور میں نے کہا: بلاشبہ یہ شخص اپنے مضبوط دفاع میں ہے اور اس کے پاس بالائی قوت بھی ہے ہم حملے کا خیال ترک کر کے چلے گئے جب کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے شہسواروں والا راستہ چھوڑ کر دائیں طرف سے چلے گئے جب قریش نے حدیبیہ میں صلح کر لی اور آپ ﷺ کو قریش نے چٹیل میدان میں دھکیل دیا میں نے دل ہی دل میں کہا: اب کونسی چیز باقی رہی ہے نجاشی کے پاس جانے کا کونسا راستہ رہا ہے جب کہ نجاشی نے محمد اور اس کے اصحاب کی اتباع اختیار کر لی ہے اور محمد کے اصحاب نجاشی کے پاس امن خوردہ ہیں، اگر میں ہرقل کی طرف جاتا ہوں تو اپنے دین سے نکلنا پڑتا ہے مجھے یا تو نصرانی ہونا پڑے گا یا یہودی پھر مجھے ان عجمیوں کے ساتھ رہنا پڑے گا دوسری صورت یہ ہے کہ میں اپنے گھر ہی میں بند ہو کر رہ جاؤں میں اسی شش و پنج میں تھا کہ رسول اللہ ﷺ عمرہ قضا کے لیے تشریف لانے میں غائب ہو گیا اور مکہ میں آپ کے داخلہ کے وقت حاضر نہیں ہوا آپ نے مجھے تلاش کیا مگر مجھے نہ پایا آپ نے میری طرف خط لکھا جس کا مضمون یہ ہے ”بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ امابعد! میں نے اس سے بڑھ کر کوئی بات عجیب تر نہیں دیکھی کہ تم اسلام سے بھاگ رہے ہو حالانکہ تمہاری عقل بے مثال ہے بھلا اسلام جیسی چیز سے کون جاہل رہ سکتا ہے۔“ رسول اللہ ﷺ نے میرے متعلق پوچھا: خالد کہاں ہے؟ میں نے دل میں کہا: اللہ تعالیٰ اسے لائے گا آپ نے یہ بھی فرمایا: خالد جیسے لوگ اسلام سے جاہل نہیں رہ سکتے' اگر خالد کی یلغار مسلمانوں کے ساتھ مل کر مشرکین کے خلاف ہوتی تو یہ اس کے لیے بدرجہا بہتر تھی اور اسے ہم دوسروں پر مقدم کرتے اسے میرے بھائی مافات کا استدراک کرو بلاشبہ بہت سارے نیکی کے مقام تجھ سے نکل چلے ہیں' چنانچہ جب آپ کا خط مجھے ملا مدینہ کی طرف چل پڑنے کا شوق مجھے بیقرار کرنے لگا اسلام کی طرف میری رغبت دوچند ہونے لگی، رسول اللہ ﷺ کے مکتوب گرامی نے میری فرحت و سرور میں اضافہ در اضافہ کر دیا۔

حضرت خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک رات میں نے خواب دیکھا گویا میں کسی تنگ بے آب و گیاہ جگہ میں ہوں اور میں وہاں سے نکل کر کشادہ اور سرسبز و شاداب جگہ میں پہنچ گیا، میں نے سوچا: یقیناً یہ سچا خواب ہے، چنانچہ جب میں مدینہ پہنچا میں نے کہا: میں ضرور ابوبکر سے اس خواب کا ذکر کروں گا۔ کہتے ہیں: میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے خواب بیان کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تمہارا کفر و شرک سے نکل کر اسلام و ہدایت کی طرف آنا ہے چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ کی طرف کوچ کرنے کا میرا پروگرام بن گیا میں نے سوچا محمد کے پاس جانے کے لیے میں کسے اپنا رفیق سفر بناؤں اس کے لیے میں نے صفوان بن امیہ سے ملاقات کی، میں نے اسے کہا: اے ابو وہب! ہم جس چیز (یعنی کفر و شرک) میں پڑے ہوئے ہیں اس بارے تمہاری کیا رائے ہے؟ بلاشبہ ہم تو ایک سر کا نوالہ ہیں عنقریب محمد عرب و عجم پہ چھایا چاہتا ہے لہٰذا ہم کیوں نہ محمد کی اتباع اختیار کریں یقیناً محمد کی برتری حقیقت میں ہماری برتری ہے، چنانچہ صفوان بن امیہ نے بڑی سختی سے انکار کر دیا اور بولا: بالفرض قریش میں سے میرے سوا کوئی بھی باقی نہ رہے تب بھی میں محمد کی پیروی نہیں کروں گا۔ اس قدر بحث و مباحثہ کے بعد ہم جدا ہو گئے میں نے کہا یہ شخص تو انتقام پر تلا ہوا ہے چونکہ اس کا باپ اور بھائی بدر میں قتل کر دیئے گئے تھے، پھر اسی سلسلہ میں میں نے عکرمہ بن ابی جہل سے ملاقات کی اور اس کے آگے بھی میں نے یہی بات رکھی لیکن اس نے بھی صفوان کی طرح ٹکا سا جواب دے دیا، البتہ جاتے جاتے میں نے اس سے کہا: اتنا تو کرنا کہ میرا کسی سے ذکر نہ کرنا۔ بولا: کسی سے تمہارا ذکر نہیں کروں گا میں اپنے گھر واپس چلا گیا میں نے اپنی سواری تیار کرنے کا حکم دیا تاکہ میں عثمان بن ابی طلحہ سے ملوں میں نے سوچا: یہ میرا اچھا دوست ہے اگر میں اپنے ارادہ کا اس سے ذکر کروں شاید یہ میری حمایت کرے چنانچہ میں اس کے پاس چلا گیا اور اس کے آباء کا ذکر کیا جو قتل کیے جا چکے تھے۔ پھر میں نے اچھا نہ سمجھا کہ میں اپنے ارادہ کا اس سے ذکر کروں پھر میں نے سوچا اگر میں

میں ابھی نکل جاؤں بھلا میرے آگے کونسی رکاوٹ حائل ہے۔ بہر حال میں اسے مختلف راویوں سے گزار کر اصل مقصد پر لے آیا اور میں نے اس سے کہا: ہماری مثال اس لومڑ کی سی ہے جو کسی سوراخ میں دبکا بیٹھا ہو اگر اس پر کوئی ڈول پانی انڈیلا جائے لامحالہ لومڑ باہر آجائے گا پھر میں نے اس سے بھی اسی طرح کی باتیں کیں جو میں نے پہلے اپنے دو دوستوں سے کی تھیں۔ چنانچہ اس نے مجھے جلد ہی تسلی بخش جواب دیا اور کہنے لگا: میں آج ہی کوچ کرنے کا سوچ رہا ہوں اور یہ میرا پختہ ارادہ ہے سامنے گھاٹی میں میری سواری تیار کھڑی ہے چنانچہ ہم نے آپس میں جائے ملاقات ''یاجج'' نامی جگہ متعین کر دی کہ اگر وہ آگے نکل گیا تو وہ اس جگہ میرا انتظار کرے گا اور اگر میں آگے نکل گیا تو میں اس جگہ اس کا انتظار کروں گا چنانچہ ہم سحری کے قریب روانہ ہو گئے ابھی فجر طلوع نہیں ہوئی تھی کہ ہم متعین جگہ (یاجج) پہنچ گئے وہاں سے ہم دونوں آگے چل پڑے اور مقام ھدہ'' جا پہنچے وہاں ہم حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو پایا، وہ بولے: مرحبا ہم نے کہا: تمہیں بھی مرحبا۔ عمرو رضی اللہ عنہ بولے: کہاں کا ارادہ ہے ہم نے بھی فوراً سوال داغ دیا کہ تم گھر سے کیوں باہر نکلے ہو؟ انھوں نے بھی جواب میں ایک اور سوال دے مارا بولے: تمہیں کس چیز نے نکلنے پر مجبور کیا ہے؟ ہم نے ہی جواب دیا: اور ہمیں کوئی گتھی سلجھانی پڑی ہم نے کہا: ہم اسلام میں داخل ہونا چاہتے ہیں اور محمد ﷺ کی اتباع اختیار کرنا چاہتے ہیں۔ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بولے: یہی چیز مجھے بھی یہاں تک لے آئی ہے، حضرت خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم سب اکٹھے مدینہ پہنچے اور مقام حرہ میں اپنی سواریاں بٹھائیں اتنے میں ہمارے آنے کی رسول اللہ ﷺ کو خبر کی گئی آپ ہماری آمد پر بے حد خوش ہوئے میں نے اپنا عمدہ جوڑا زیب تن کر رکھا تھا میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضری کا ارادہ کیا اتنے میں میرا بھائی مجھ سے ملا اس نے کہا: جلدی کرو، چونکہ رسول اللہ ﷺ کو تمہاری آمد پر بے حد خوشی ہوئی ہے اور آپ ﷺ تمہارے انتظار میں ہیں، چنانچہ میں نے نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ جلدی جلدی قدم اٹھاتا ہوا خدمت اقدس میں حاضر ہوا جب میں نمودار ہوا دیکھا کہ؟ آپ کے مسکراہٹ بھرے مبارک ہونٹوں سے تبسم کے پیالے بھرے جا رہے ہیں میں کھڑا ہو گیا اور سلام پیش کیا آپ نے مسکراتے چہرے سے سلام کا جواب دیا میں نے عرض کیا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے تمہیں ہدایت سے بہرہ مند کیا میں نے تمہارے اندر عقل سلیم کا وجدان کر لیا تھا مجھے پختہ امید تھی کہ تمہارا اسلام قبول کرنا خیر و بھلائی کا پیغام ہے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ بہت ساری جنگوں میں نہایت سختی سے حق سے روگردانی کی ہے اور آپ کے خلاف لڑتا رہا ہوں لہٰذا اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ میری بخشش کر دے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام گذشتہ کے تمام تر گناہوں کالعدم کر دیتا ہے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ آپ دعا فرمادیں آپ نے فرمایا: یا اللہ! خالد بن ولید جہاں جہاں بھی تیری راہوں میں رکاوٹ بننے کے لیے نمودار ہوا ہے اسے سب معاف فرمادے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر عمرو بن العاص اور عثمان بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی ہم سن ۸ ہجری ماہ صفر میں حاضر خدمت ہوئے تھے اللہ کی قسم جس دن میں نے اسلام قبول کیا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے کسی جنگ میں اپنے صحابہ میں سے کسی کو بھی میرے ہم پلہ نہیں سمجھا۔ رواہ الواقدی ابن عساکر

۳۷۰۲۵۔۔۔ عبدالحمید اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی ٹوپی میں رسول اللہ ﷺ کا موئے مبارک تھا حضرت خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب بھی کسی قوم سے میرا مقابلہ ہوا اور حالانکہ موئے مبارک میرے سر پر ہو مجھے ضرور فتح و کامرانی ملی ہے۔ رواہ ابونعیم

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ

۳۷۰۲۶۔۔۔ شعبی سے مروی ہے کہ حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے انھوں نے خباب رضی اللہ عنہ کو اپنی نشست گاہ پر بٹھایا اور فرمایا: روئے زمین پر کوئی شخص اس مجلس کا ان سے زیادہ مستحق نہیں سوائے ایک شخص کے خباب رضی اللہ عنہ نے کہا: امیر المؤمنین! بھلا وہ شخص کون ہے؟ فرمایا: وہ ''بلال'' ہیں خباب رضی اللہ عنہ نے کہا: امیر المؤمنین! وہ مجھ سے زیادہ مستحق نہیں ہیں چونکہ

بلال کے لیے مشرکین میں ایسا آدمی تھا جس کے ذریعے سے اللہ ان کی حفاظت کرتا جب کہ میرا کوئی نہیں تھا جو میری حفاظت کرتا چنانچہ ایک دن چشم فلک نے دیکھا کہ لوگوں نے مجھے پکڑ لیا اور پھر آگ سلگائی لوگوں نے مجھے آگ میں دھکیل دیا حتیٰ کہ ایک شخص نے میرے سینے پر پاؤں رکھ دیا میں زمین کی ٹھنڈک کے سوا اپنی پیٹھ کو کسی چیز سے نہ بچا سکا پھر خباب رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹھ سے کپڑا اٹھایا کیا دیکھتے ہیں کہ پیٹھ برص کے نشانات کی طرح سخت متاثر ہے۔رواہ ابن سعد

۳۷۰۲۷ ...... زید بن وھب سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حباب رضی اللہ عنہ کو غریق رحمت کرے انھوں نے خوشی سے اسلام قبول کیا خوشی سے ہجرت کی اور عبادتگزار بن کر زندگی گزاری انھیں جسمانی آزمائشوں سے دوچار ہونا پڑا جو شخص نیک عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اجر وثواب کو ضائع نہیں کرتا۔ نیز حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جو اپنی آخرت کو یاد رکھے حساب کے لیے عمل کمائے کفاف پر قناعت کرے اور اللہ عزوجل سے راضی رہے۔رواہ ابن عساکر

۳۷۰۲۸ ...... طارق بن شہاب کہتے ہیں: حضرت حباب رضی اللہ عنہ مہاجرین میں سے تھے اور ان کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جنہوں نے اللہ کی راہ میں سخت اذیتیں برداشت کیں۔رواہ ابن ابی شیبۃ

حضرت خبیب رضی اللہ عنہ

۳۷۰۲۹ ...... عثمان بن محمد اخنسی کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت سعید بن عامر بن حذیم جمحی رضی اللہ عنہ کو حمص کا گورنر مقرر کیا چنانچہ سعید بن عامر رضی اللہ عنہ پر غشی طاری ہو جاتی تھی سعید رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں میں موجود تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان کی غشی کا ذکر کیا گیا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ حمص تشریف لائے فرمایا: اے سعید! تمہیں کیسی غشی طاری ہو جاتی ہے؟ کیا تمہیں پاگل پن لاحق ہو جاتا ہے؟ سعید! رضی اللہ عنہ نے کہا: امیر المؤمنین! اللہ کی قسم ایسا نہیں لیکن خبیب رضی اللہ عنہ کو جب قتل کیا گیا ان کے پاس موجود لوگوں میں میں بھی تھا۔ میں نے ان کی بددعا اپنے کانوں سے سنی تھی اللہ کی قسم! اس دعا نے میرے دل پر ایسا اثر کیا کہ میں جس مجلس میں بھی ہوتا ہوں اگر مجھے وہ وقت یاد آ جائے مجھے غشی طاری ہو جاتی ہے چنانچہ ایمان افروز کیفیت سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بھلائی میں اضافہ ہوا۔رواہ ابن سعد

۳۷۰۳۰ ...... عبداللہ بن ابی ملیکہ کی روایت ہے کہ حضرت خبیب بن مسلمہ مدینہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں جہاد سے واپس لوٹے ان کے والد نے انھیں مدینہ میں پایا، مسلمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میرا اس کے سوا کوئی بیٹا نہیں جو میرے مال اور جائداد کی دیکھ بھال کرے اور میرے اہل خانہ کی دیکھ بھال کرنے والا بھی کوئی نہیں، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے خبیب رضی اللہ عنہ کو والد کے ساتھ روانہ کر دیا اور فرمایا: شاید اسی سال تمہیں چھٹکارا مل جائے اے خبیب اپنے والد کے ساتھ واپس لوٹ جاؤ۔ چنانچہ مسلمہ رضی اللہ عنہ اسی سال وفات پا گئے اور حبیب رضی اللہ عنہ اسی سال دوبارہ غزوات میں شریک ہو گئے۔رواہ ابونعیم

حضرت خالد بن ابی جبل عدوانی رضی اللہ عنہ

۳۷۰۳۱ ...... عبدالرحمن بن خالد بن ابی جبل اپنے والد سے نقل کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ کو بنی ثقیف کے مشرق میں دیکھا جب آپ ان کے پاس تشریف لائے آپ کمان پر یا عصا پر ٹیک لگائے کھڑے تھے آپ ثقیف کے پاس نصرت کے لیے آئے تھے میں نے آپ کو سورت ''والسماء والطارق'' پوری پڑھتے سنا میں نے جاہلیت میں یہ سورت یاد کر لی جب کہ میں مشرک ہی تھا میں نے یہ سورت دوبارہ پڑھی جب کہ میں اسلام میں داخل ہو چکا تھا ثقیف کے لوگوں نے کہا: اس شخص سے تم نے کیا سنا ہے؟ میں نے ان کو سورت طارق پڑھ کر سنادی چنانچہ قریش میں جو لوگ بنی ثقیف کے ساتھ تھے وہ بولے: ہم اپنے صاحب کو خوب جانتے ہیں جو کچھ وہ کہتا ہے اگر ہم اسے حق سمجھتے اس کی پیروی کر لیتے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری فی تاریخہ والحسن بن سفیان وابن حزیمۃ والطبرانی وابن مر دویہ وابونعیم عن خالد بن ابی حبل العدوانی

حضرت خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ

۳۷۰۳۲..... موسیٰ بن عبیدہ کہتے ہیں: ہمارے بزرگوں نے ہمیں بتایا ہے کہ خالد بن سعید بن عاص رضی اللہ عنہ مہاجرین میں سے تھے، انہوں نے مشرکین کے ایک شخص کو قتل کر دیا اور پھر اس کا ساز وسامان اپنے قبضہ میں کر لیا اور اس کا ریشم کا جوڑا اتار کر خود نہیں پہنا۔ خالد رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ چل رہے تھے اور لوگ ان کی طرف حیرت سے دیکھتے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ کیا دیکھتے ہو جو شخص چاہے خالد جیسا کام کرے اور پھر خالد جیسے کپڑے پہنے۔ رواہ ابن سعد

۳۷۰۳۳..... حضرت خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد یمن سے آئے۔ (ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر) بیعت کرنے کے بعد دو مہینے تک انتظار میں بیٹھے رہے اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کا حکم دیا تھا پھر آپ نے مجھے معزول نہیں کیا حتیٰ کہ آپ دنیا سے رخصت ہوئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۰۳۴..... ''ایضاً'' ابواسحاق مدنی سے مروی ہے کہ حضرت خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کرتے تھے: میں نے تم سے پہلے اسلام قبول کیا ہے اس معاملہ میں میں اللہ تعالیٰ کے ہاں تمہارے ساتھ جھگڑا کروں گا لیکن میں اپنے باپ سے ڈرتا تھا اس لیے اپنے اسلام کو چھپائے رکھا جب کہ تم اپنے باپ سے نہیں ڈرتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۰۳۵..... موسیٰ بن عقبہ کہتے ہیں میں نے ام خالد بنت خالد بن سعید بن العاص کو کہتے ہیں سنا کہ: نبی کریم ﷺ کی بعثت سے قبل ایک رات خالد بن سعید رضی اللہ عنہ سو رہے تھے خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے خواب دیکھا گویا فرشتے خلا میں اس قدر چھائے ہوئے ہیں کہ تاریکی ہی تاریکی ہوگئی ہے حتیٰ کہ آدمی اپنی کف دست بھی نہیں دیکھ سکتا اسی اثناء میں ایک نور آسمان میں بلند ہوا پہلے بیت اللہ میں چمکا پھر اس نے پورے مکہ کو روشنی سے جگمگا دیا پھر بخدا یثرب تک اس کی روشنی پھیل گئی حتیٰ کہ اس روشنی میں کھجور کے درختوں پر کھجوروں کے دانے دیکھ سکتا تھا میں بیدا ہو گیا اور سارا ماجرا اپنے بھائی عمرو بن سعید کو کہہ سنایا میرا بھائی صاحب رائے انسان تھا بھائی نے کہا: یہ کوئی عظیم تر معاملہ ہے جس کا ظہور بنی عبدالمطلب میں ہونے والا ہے، کیا تم نہیں دیکھتے کہ ان کے باپ کے کھودے ہوئے گھڑے سے اس کا ظہور ہوا ہے خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس خواب کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام کی ہدایت سے بہرہ مند کیا۔ ام خالد کہتی ہیں: سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے میرے والد ہیں چونکہ میرے والد نے رسول اللہ ﷺ سے اپنا خواب بیان کیا آپ نے فرمایا: اے خالد! اللہ کی قسم یہ نور میں ہی ہوں میں ہی اللہ کا رسول ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے خالد رضی اللہ عنہ کو اسلام کا تعارف کرایا خالد رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کر لیا جب کہ ان کے بھائی عمرو رضی اللہ عنہ نے ان کے بعد اسلام قبول کیا ہے۔ رواہ الدار قطنی فی الافراد وابن عساکر

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ

۳۷۰۳۶..... حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بدو نے نبی کریم ﷺ کو گھوڑی بیچی پھر نبی کریم ﷺ سے طے شدہ قیمت سے زیادہ کا مطالبہ کرنے لگا پھر انکار کر دیا کہ میں نے آپ کو گھوڑی بیچی ہی نہیں۔ اسی اثناء میں حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ ان کے پاس سے گزرے اور نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ یہ گھوڑی میں نے تم سے خرید لی ہے خزیمہ رضی اللہ عنہ نے اس پر گواہی دی (کہ جی ہاں نبی کریم ﷺ نے گھوڑی خریدی ہے) بدو جب چلا گیا نبی کریم ﷺ نے خزیمہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: خریدنے کے وقت تم ہمارے پاس موجود تھے؟ عرض کیا: نہیں لیکن میں نے آپ کو فرماتے سنا ہے کہ اس نے گھوڑی آپ کو بیچ دی ہے مجھے یقین ہو گیا کہ آپ حق پر ہیں چونکہ آپ حق کے سوا کچھ نہیں کہتے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم ایک کی گواہی دو آدمیوں کی گواہی کے برابر ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۳۷۰۳۷۔۔۔حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان (ایک) کی شہادت کو دو آدمیوں کی شہادت کے برابر قرار دیا ہے۔
رواہ الدارقطنی فی الافراد وابن عساکر

۳۷۰۳۸۔۔۔حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سوار بن قیس محاربی سے گھوڑا خریدا سوار بن قیس نے خریداری سے انکار کر دیا خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے حق میں گواہی دی بعد میں رسول اللہ ﷺ نے خزیمہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: بھلا تم نے کیونکر گواہی دی حالانکہ تم ہمارے پاس موجود نہیں تھے؟ عرض کیا: آپ جو تعلیمات لے کر آئے ہیں ہم ان کی تصدیق کرتے ہیں لہٰذا مجھے یقین ہو گیا کہ آپ حق کے سوا کچھ نہیں کہتے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے حق میں یا اس کے خلاف خزیمہ گواہی دے اس کے لیے صرف اسی کی گواہی کافی ہے۔ رواہ ابویعلی وابونعیم وابن عساکر وعبد الرزاق

۳۷۰۳۹۔۔۔معمر، زہری یا قتادہ یا دونوں سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک یہودی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور اپنا قرض مانگنے لگا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے قرضہ تمہیں ادا کر دیا ہے یہودی نے گواہوں کا مطالبہ کیا اتنے میں حضرت خزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ ادھر آ نکلے اور عرض کیا: میں گواہی دیتا ہوں کہ نبی کریم ﷺ نے تمہیں ادائیگی کر دی ہے نبی کریم ﷺ نے حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: بھلا تمہیں کیونکہ معلوم ہے؟ عرض کیا: میں اس سے عظیم تر معاملہ میں آپ کی تصدیق کرتا ہوں اور آسمان کی خبریں لانے پر تصدیق کرتا ہوں" چنانچہ نبی کریم ﷺ نے خزیمہ رضی اللہ عنہ کی گواہی کو دو آدمیوں کی گواہی کے برابر جائز قرار دیا"۔

فائدہ:۔۔۔۔۔۔یہ حدیث ابن حجر نے اصابہ میں ذکر کی ہے ۹۳۴ اور آخری جملہ صرف اصابہ میں ہے۔ وقال رواہ الدارقطنی۔

حضرت خزیم بن فاتک الاسدی رضی اللہ عنہ

۳۷۰۴۰۔۔۔حضرت خزیم بن فاتک الاسدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے انھوں نے عالی شان جوڑا زیب تن کر رکھا تھا بالوں میں کنگھی کی ہوئی تھی اور خلوق خوشبو لگا رکھی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خریم کی ماں کے لیے ہلاکت (یہ کلمہ تعجب کے لیے ہے نہ کہ بددعا کے لئے) اگر یہ خوشبو کم لگاتا بال چھوٹے کراتا اور شلوار ٹخنوں سے اوپر کرتا۔ (کیا ہی اچھا ہوتا) صحابہ رضی اللہ عنہم خریم رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھنے لگے، وہ فوراً سمجھ گئے کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے متعلق کچھ فرمایا ہے چنانچہ خریم رضی اللہ عنہ نے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا صحابہ رضی اللہ عنہم نے انھیں معاملہ سے آگاہ کر دیا خریم رضی اللہ عنہ نے خوشبو دھو ڈالی شلوار ٹخنوں سے اوپر کر دی اور سر منڈوا دیا۔
رواہ ابن عساکر

۳۷۰۴۱۔۔۔حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اپنے اونٹوں کی تلاش میں گھر سے نکلا چنانچہ مقام "ابرق العزاف" میں اونٹ مجھے مل گئے میں نے وہیں اونٹ باندھ دیے اور ایک اونٹ کی دستی کو سرہانہ بنا کر وہیں لیٹ گیا یہ نبی کریم ﷺ کی ہجرت کے ابتدائی زمانہ کی بات ہے پھر میں نے کہا: میں اس وادی کے بڑے کرتے دھرتے کی پناہ مانگتا ہوں میں اس وادی کے عظیم کی پناہ مانگتا ہوں جاہلیت میں لوگوں کو جب کھلے آسمان تلے رات ہو جاتی اپنے بچاؤ کے لئے یہی کرتے تھے یکا یک ہاتف غیبی کی آواز سنی کوئی کہہ رہا تھا۔

ویحک عذ باللہ ذی الجلال
منزل الحلال والحرام
ووحد اللہ ولا تبالی
ماھول ذی الجن من الاھوال
اذیذکر اللہ علی الامیال
وفی سھول الارض والجبال

وصار کید الجن فی سفال
الا التقی وصالح الاعمال

تیرا ناس ہو! اللہ عزوجل کی پناہ مانگ جو حلال وحرام کا نازل کرنے والا ہے اور اللہ کی توحید کا اقرار کر پھر تمہیں جنات کی ہولنا کیوں کی کوئی پرواہ نہیں ہوگی جب زمین کے نشیب وفراز میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جارہا ہو جنات کے مکر وفریب بیکار ہو جاتے ہیں صرف تقویٰ اور نیک اعمال ہی کام آتے ہیں۔

میں نے جواب میں یہ شعر پڑھ دیا:

یا ایھا الداعی ما تخیل
رشد عندک ام تضلیل

اے پکارنے والے! تمہارا کیا خیال ہے آیا کہ تمہارے پاس رشد وہدایت ہے یا سراسر گمراہی ہے۔

اس نے جواب میں کہا:

ھذا رسول اللہ ذوالخیرات
جاء بیاسین وحامیمات.
وسور بعد مفصلات
محرمات ومحللات
یامر بالصوم والصلاۃ
ویزجر الناس عن الھنات
قد کن فی الانام منکرات

یہ اللہ کا رسول ہے جو بھلائیوں کا سراپا ہے جو یٰس اور حم والی سورتیں لایا ہے جو مفصلات اور دیگر بہت ساری سورتیں لایا ہے وہ سورتیں حلال کرنے والی بھی ہیں اور حرام کرنے والی بھی ہیں وہ نماز اور روزے کا حکم دیتا ہے اور لوگوں کو برائیوں سے روکتا ہے جب کہ لوگوں میں منکرات کا اضافہ ہو رہا ہے۔

میں نے کہا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے تو ہے کون؟ اس نے کہا: میں مالک بن مالک ہوں مجھے رسول اللہ ﷺ نے اہل نجد کے جنات پر امیر مقرر کرکے بھیجا ہے۔ میں نے کہا: اگر میرے ان اونٹوں کی کوئی دیکھ بھال کرتا میں اس رسول کے پاس جاتا اور اس پر ایمان لاتا۔ اس نے کہا: میں تمہارے اونٹوں کی ذمہ داری لیتا ہوں حتیٰ کہ میں انھیں صبح شام تیرے گھر والوں تک پہنچا دوں انشاء اللہ تعالیٰ۔ میں نے ایک اونٹ تیار کیا اور مدینہ پہنچ گیا اس وقت لوگ نماز جمعہ میں تھے میں نے سوچا لوگ نماز پڑھ لیں میں پھر داخل ہوں گا چونکہ میں تھکا ہوا تھا اتنی دیر میں میں تھوڑا ستا بھی لیتا ہوں، میں نے اپنا اونٹ بٹھایا۔ اتنے میں ابوذر رضی اللہ عنہ میری طرف باہر نکلے اور مجھ سے کہا: رسول اللہ ﷺ تمہیں اندر آنے کا حکم دیتے ہیں۔ جب آپ نے مجھے فرمایا: بوڑھے بزرگ نے کیا کیا جس نے تمہارے اونٹ صحیح سالم تمہارے گھر تک پہنچانے کی ضمانت دی تھی؟ اس نے تو تمہارے اونٹ تمہارے گھر تک صحیح وسالم پہنچا دیئے ہیں۔ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔ رواہ الطبرانی وابن عساکر

۳۶۰۴۲..... ''ایضاً'' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے امیر المؤمنین! میں آپ کو نہ بتاؤں کہ میرے اسلام قبول کرنے کی ابتداء کیسے ہوئی؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیوں نہیں ضرور بتاؤ خریم رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک مرتبہ میں اپنے چوپایوں کی تلاش میں تھا میں ان کے نشانات کا پیچھا کرتے کرتے مجھے رات ہوگئی اور مقام ''ابرق عزاف'' میں مجھے اونٹ مل گئے اور مجھے یہیں رات گزارنی پڑی میں نے آواز بلند کہا: میں اس وادی کے بڑے کی پناہ مانگتا ہوں اس کی قوم کے بے وقوفوں

سے یکا یک ہاتف غیبی کی آواز آئی۔

ویحک عذ باللہ ذی الجلال

والمجد والنعماء والا فضال

واقراء آیات من الانفال

ووحد اللہ ولا تبالی

تیرا ناس ہو! اللہ عز وجل کی پناہ مانگ جو بزرگی نعمتوں اور فضلوں والا ہے سورت انفال کی آیات پڑھو اور اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار کر کے بے پرواہ ہو جاؤ۔

خریم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں بہت زیادہ خوفزدہ ہوا جب میری طبیعت بحال ہوئی میں نے کہا:۔

یا ایھا الھاتف ما تقول

ارشد عندک ام تضلیل

بین لنا ھدیت ما الحویل

اے ہاتف تم کیا کہتے ہو کیا تیرے پاس رشد و ہدایت کا سامان موجود ہے یا گمراہی کی بات کر رہے ہو بات واضح کرو تمہیں ہدایت ملی ہے یا ہوامیں باتیں کر رہے ہو۔

ھاتف نے جواباً یہ اشعار پڑھے:

ان رسول اللہ ذا الخیرات

بیثرب یدعو الی النجاۃ

یامر بالصوم وبالصلاۃ

ویزع الناس عن الھنات

رسول اللہ ﷺ جو بھلائیوں والے ہیں یثرب میں مقیم ہیں اور نجات کی طرف بلاتے ہیں نماز وروزہ کا حکم دیتے ہیں اور لوگوں کو برائیوں سے روکتے ہیں۔

خریم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میری اونٹنی کھڑی ہوگئی اور میں نے جواباً یہ اشعار کہے:

ارشد نی رشد و ھدایت

لا جعت ولا غریت

ولا برحت بیلا مقیت

وتوثر علی الخیر الذی اتیت

مجھے راہ ہدایت کی طرف راہنمائی کرو جو ہدایت تمہیں ملی ہے جس میں تمہیں نہ بھوکا ہونا پڑا ہے اور نہ ہی ننگا ہونا پڑا تم میرے سردار ہو گے جو بھلائی تمہیں ملی ہے اسے ترجیح دو۔

اس نے جواب دیا:

صاحبک اللہ وسلم نفسکا

وبلغ الا ھل وادی رحلکا

آمن بہ افلح ربی حقکا

وانصرہ اعز ربی نصر کا

اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے اپنے آپ کو سلامی میں رکھو اور تمہارے اونٹ تمہارے گھر والوں تک پہنچ جائیں گے اس پر ایمان لاؤ میرا رب تمہیں کامیاب کرے گا اس رسول کی مدد کرو میرا رب تمہاری مدد کرے گا۔

میں نے کہا: اللہ تجھ پر رحم فرمائے تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں عمرو بن اثال ہوں اور مبعوث ہونے والے نبی آخر الزماں کا نجد کے مسلمانوں پر عامل ہوں میں تمہارے اونٹوں کا ذمہ دار ہوں حتیٰ کہ تم اپنے گھر واپس لوٹ آؤ چنانچہ میں مدینہ پہنچ گیا اور جمعہ کا دن تھا ابوبکر رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے اور فرمایا: اللہ تجھ پر رحم فرمائے داخل ہو جاؤ ہمیں تمہارے اسلام کی خبر پہنچ چکی ہے میں نے عرض کیا: مجھے طہارت حاصل کرنے کا طریقہ نہیں آتا مجھے طہارت کا طریقہ بتادو میں مسجد میں داخل ہوا رسول اللہ ﷺ کو منبر پر خطبہ ارشاد فرماتے دیکھا آپ کی صورت اقدس ایسی لگی جیسے چودھویں کا چاند چمک رہا ہو آپ فرمارہے تھے: جو مسلمان بھی اچھی طرح سے وضو کرتا ہے اور پھر نماز پڑھتا ہے دھیان رکھتے ہوئے اور سوچ سمجھ کر وہ جنت میں داخل ہو جائے گا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس دعوے پر گواہ لاؤ ورنہ میں تمہیں ضرور سزا دوں گا چنانچہ قریش کے ایک بزرگ عثمان بن عفان نے میرے لیے گواہی دی اور عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی گواہی قبول کر لی۔

رواه الرویانی وابن عساکر

حضرت خزیمہ بن حکیم سلمی رضی اللہ عنہ

۳۷۰۴۳۔۔۔۔۔ابوجریج زہری سے روایت نقل کرتے ہیں کہ خزیمہ بن حکیم سلمی بہزی حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے خزیمہ رضی اللہ عنہ جب کبھی آتے خیر و بھلائی لے کر واپس لوٹ جاتے چنانچہ ایک مرتبہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے میرے پاس آئی خدیجہ رضی اللہ عنہا نے خزیمہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بصری روانہ کیا آپ کے ساتھ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا غلام میسرہ بھی تھا بصرہ سرزمین شام میں واقع ہے خزیمہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بہت محبت کرتے تھے حتیٰ کہ جب رسول اللہ ﷺ کو ان سے اطمینان ہو گیا خزیمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا محمد! میں تمہارے اندر بہت سارے اوصاف دیکھ رہا ہوں جو مجھے کسی انسان میں نظر نہیں آتے تم اپنی میلاد میں صریح تر ہو اپنی قوم کے ہاں امین ہو میں دیکھتا ہوں کہ لوگ تم سے بے پناہ محبت کرتے ہیں میرا خیال ہے کہ سرزمین تہامہ میں جس کا ظہور ہونے والا ہے وہ تم ہی ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں محمد اللہ کا رسول ہوں میں نے عرض کیا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ سچے ہیں میں آپ پر ایمان لا چکے ہوں جب قافلہ شام سے واپس لوٹا خزیمہ رضی اللہ عنہ اپنے علاقہ میں چلے گئے، اور جاتے جاتے عرض کیا: یارسول اللہ! جب میں آپ کی ہجرت کا سنوں گا آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں گا چنانچہ تک اپنے گاؤں میں ٹھہرے رہے حتیٰ کہ فتح مکہ کے موقع پر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے جب رسول اللہ ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھا فرمایا: سب سے پہلے ہجرت کرنے والے کو مرحبا عرض کیا یارسول اللہ میں اپنی ان نگلیوں کی تعداد کے بقدر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا مجھے آپ سے صرف اس چیز نے روکے رکھا کہ میں آپ کے اعلان کا۔ (ہجرت کے واسطے) انتظار کرتا رہا ورنہ تو میں آپ کی رسالت کا منکر نہیں ہوں اور نہ ہی آپ کی دعوت کا مخالف ہوں میں قرآن پر ایمان لایا اور بتوں سے انکار کیا۔ یارسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں اپنے قول میں تبدیلی نہیں کی آپ کی بیعت کو توڑا بھی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر ہر دن ایک نصیحت پیش کرتا ہے اگر وہ اسے قبول کر لے سخاوت میں رہتا ہے اور اگر اسے ترک کر دے بدبخت ہو جاتا ہے جو شخص دن میں گناہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ کشادہ کر دیتا ہے اگر وہ توبہ کرے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے بلاشبہ حق ثقیل چیز ہے جیسا کہ قیامت کے دن کا ثقل ہے اور باطل ہلکا ہے جیسا کہ قیامت کے دن ہلکا پھلکا ہوگا جنت کو نا گواریوں کے ساتھ ڈھانپ دیا گیا ہے جب کہ دوزخ کو شہوات سے ڈھانپ دیا گیا ہے تیرے ہاتھ خاک آلود رہیں خوش رہو حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یارسول اللہ! مجھے بتائیں رات کو تاریکی اور دن میں روشنی کیوں ہوتی ہے سردیوں میں۔ (زمین سے نکلنے والا) پانی گرم اور گرمیوں میں ٹھنڈا کیوں ہوتا ہے بادلوں کا مخرج کیا ہے مرد کا مادہ منویہ اور عورت کا مادہ منویہ کہاں قرار پکڑے ہوئے ہے جسد میں جان کا ٹھکانا کہاں ہے ماں کے پیٹ میں بچہ کیا میت ہے ہڈیوں کا مخرج کیا ہے اور بلد امین سے کیا

مراد ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رہی بات رات کی تاریکی اور دن کے اجالے کی سو اللہ تعالیٰ نے پردہ ماء سے ایک مخلوق پیدا کر رکھی ہے جسکا باطن سیاہ اور ظاہر سفید ہے اس کی ایک طرف مشرق میں ہے اور دوسری طرف مغرب میں اس پردے کو فرشتوں نے تان رکھا ہے جب صبح نمودار ہوتی ہے فرشتے پردہ ظلمت کو کھینچ لیتے ہیں اور اس پردے کو مغرب کی طرف دھکیل دیتے ہیں جب رات ہونے لگتی ہے فرشتے پردہ ضو کو کشید کر لیتے ہیں اور اسے ہوا کے دوش میں دھکیل دیتے ہیں یہ پردے اسی طرح کارآمد ہیں پوشیدہ نہیں ہونے پاتے اور نہ ہی کبھی ہوتے ہیں۔ رہی بات سردیوں میں (زمین سے نکلنے والے) پانی کے گرم ہونے اور گرمیوں میں ٹھنڈا ہونے کی اس کی وجہ یہ ہے کہ جب سردیوں میں راتیں لمبی ہو جاتی ہیں سورج سطح زمین سے اوجھل ہو جاتا ہے اور پانی کافی دیر تک زمین میں ٹھہرا رہتا ہے اور یوں گرم ہو جاتا ہے جب کہ گرمیوں میں راتیں چھوٹی ہوتیں ہیں اور پانی اپنی حالت پر برقرار دیتا ہے۔ رہی بات بادلوں کی سو زمین و آسمان کے دھنسے ہوئے مقام میں بادلوں میں شگاف پڑتا ہے پھر اس پر غبار کی تہہ پڑ جاتی ہے جب کہ جنوبی اور صبائی ہوائیں اس کے فرق کا باعث بنتی ہیں اور ملفوف مزید سے جمع ہوتے ہیں جب کہ شمالی اور دبور ہوائیں بادلوں کو باہم ملا دیتی ہیں۔ رہی بات مرد کے مادہ منویہ کے قرار گاہ کی چنانچہ مرد کا مادہ منویہ احلیل۔ (آلہ تناسل) سے خارج ہوتا ہے اور یہ ایک رگ ہے جسکا سلسلہ براہ راست پشت سے منسلک ہے حتیٰ کہ وہاں سے ہوتا ہوا بائیں فوتے میں ٹھہر جاتا ہے۔ رہی بات عورت کے مادہ منویہ کی سو وہ اس کے سینے میں سختی سے گھسا ہوتا ہے وہ لگاتار قریب تر ہوتا جاتا ہے حتیٰ کہ مرد اس کے عسیلہ (شہد) کو چکھ لیتا ہے رہی بات جان کی سو اس کا ٹھکانا دل ہے جو مسلسل روابط کے ساتھ معلق ہے اور روابط رگوں میں جاری و ساری رہتے ہیں جب دل ہلاک ہو جاتا ہے رگوں کا باہمی رابطہ منقطع ہو جاتا ہے رہی بات ماں کے پیٹ میں بچے کے رہنے کی سو اس کی صورت حال یہ ہے کہ بچہ چالیس دن تک نطفہ رہتا ہے پھر چالیس دن تک جما ہوا خون ہوتا ہے چالیس دن تک نرم مادہ رہتا ہے چالیس دن میں سخت ہو جاتا ہے پھر چالیس دن تک گوشت کا لوتھڑا رہتا ہے پھر باریک ہڈیاں پیدا ہوتی ہیں اور پھر جنین کی صورت اختیار کر لیتا ہے اس وقت اس میں چیخنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے اور اس میں روح پھونک دی جاتی ہے جب اللہ تعالیٰ اسے تام حالتمیں نکالنا چاہتا ہے نکال دیتا ہے اور جب اسے رحم مادر میں نو مہینے تک رکھنا چاہتا ہے تو اس کا حکم نافذ ہو جاتا ہے اس جنین پر رحم کی رگیں چڑھی ہوتی ہیں انہی سے بچے کو غذا میسر ہوتی ہے رہی بات ہڈیوں کی جائے خروج کی سو وہ سمندر میں مچھلی کی ایک چھینک سے پیدا ہوتی ہیں اسے ابزار کہا جاتا ہے رہی بات بلد امین کی سو وہ مکہ مکرمہ ہے جہاں آندھی کڑک اور بجلی کا وقوع نہیں ہوتا اس میں دجال داخل نہیں ہوگا دجال کے خروج کی نشانی یہ ہے کہ جب حیاء سے روک دیا جائے زنا عام ہو جائے اور عہد و معاہدہ توڑا جائے۔

رواہ ابن عساکر و ابن شاہین

حضرت خالد بن رباح رضی اللہ عنہ (بلال رضی اللہ عنہ کے بھائی)

۳۷۰۴۴..... موسیٰ بن عبیدہ، زندبہ عبدالرحمٰن اپنی والدہ جہ بنت قرط وہ اپنی ماں عقیلہ بیت عتیک بن حارث سے وہ اپنی والدہ قریرہ بنت حارث سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتی ہیں ہم فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ابطح میں ٹھہرے ہوئے تھے آپ پر سرخ رنگ کا قبہ (جھگا) بنا دیا گیا تھا ہم نے آپ کے دست اقدس پر بیعت کی اور آپ نے چند شرائط پر ہم سے بیعت لے لی اسی اثناء میں بنی عامر بن لوی کا ایک شخص سہیل بن عمرو سامنے سے چلتا ہوا آیا وہ یوں لگتا تھا جیسے خاکستری رنگ کا اونٹ ہو۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت خالد بن رباح رضی اللہ عنہ سے اس کی ملاقات ہوئی جب کہ سورج طلوع ہو چکا تھا خالد رضی اللہ عنہ بولے: تمہیں بجز نفاق کے کسی چیز نے نہیں روکا کہ تم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ قسم اس ذات کی جس نے رسول اللہ ﷺ کو برحق مبعوث کیا ہے اگر ایک وجہ نہ ہوتی میں تمہیں تلوار سے دولخت کر دیتا۔ چنانچہ سہیل بن عمرو سمجھدار شخص تھا رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور کہا: کیا آپ نہیں دیکھتے کہ یہ غلام مجھے کیا کہتا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو کیا بعید وہ تم سے بدرجہا بہتر ہو اور پھر تم اسے ڈھونڈو پر اسے نہ پاسکو۔ چنانچہ اس کے لیے یہ بات پہلی سے زیادہ سخت تھی۔ رواہ ابو نعیم

۳۷۰۴۵..... قریبہ بنت حارث کہتی ہیں ہم فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ابطح میں ٹھہرے ہوئے تھے آپ پر سرخ رنگ کا قبہ بنا دیا گیا تھا ہم نے آپ کے دست اقدس پر بیعت کی اور آپ نے ہمارے اوپر چند شرائط لاگو کیں اسی دوران بنی عامر بن لوی کا ایک شخص سہیل بن عمرو سامنے سے آیا وہ یوں لگتا تھا جیسا کہ خاکستری رنگ کا اونٹ ہو اس کی خالد بن رباح (بلال رضی اللہ عنہ کے بھائی) سے ملاقات ہوئی جب کہ سورج طلوع ہو چکا تھا خالد رضی اللہ عنہ بولے: تمہیں صبح صبح نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے سے صرف اور صرف نفاق (منافقت) نے روکے رکھا ہے قسم اس ذات کی جس نے رسول اللہ ﷺ کو برحق مبعوث کیا ہے اگر ایک وجہ نہ ہوتی میں تلوار سے تمہیں دولخت کر دیتا چنانچہ سہیل بن عمرو سمجھدار شخص تھا فوراً رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور کہا: کیا آپ نہیں دیکھتے کہ یہ غلام مجھے کیا کہہ رہا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو، کیا بعید وہ تم سے بدرجہا بہتر ہو اور پھر تم اسے تلاش کرو پر اسے کہیں بھی نہ پا سکو چنانچہ سہیل بن عمرو کے لیے یہ بات پہلی سے زیادہ سخت تھی۔ رواہ ابن مندہ وابن عساکر وفیہ موسیٰ بن عبیدہ وھو ضعیف

حرف راء..... حضرت ربیع بن زیاد رضی اللہ عنہ

۳۷۰۴۶..... عبداللہ بن بریدہ روایت نقل کرتے ہیں ایک مرتبہ وفد کی آمد پر لوگ جمع ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابن ارقم رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ: محمد ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھو ان سے کہو کہ پہلے وہ آئیں پھر وہ جوان سے ملے ہوئے ہیں۔ چنانچہ صحابہ کرام اندر داخل ہوئے اور آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے صف بنالی آپ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ایک موٹا شخص کھڑا ہے اور اس نے اپنے اوپر چادر کا ٹکڑا اوڑھ رکھا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف اشارہ کیا وہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا فرمایا: کچھ کہو۔ (تین بار فرمایا) وہ شخص بولا! آپ ہی کچھ فرمائیں۔ (تین بار کہا) عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیرا ناس ہو کھڑا ہو جا وہ آدمی کھڑا ہو گیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پھر دیکھا کہ ایک اشعری شخص ہے جو دبلے پتلے اور کمزور جسم کا مالک ہے آپ رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف اشارہ کیا وہ آپ کے پاس آ گیا فرمایا: کچھ کہو۔ اشعری بولا! آپ ہی کچھ فرمائیں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کچھ کہو وہ بولا۔ آپ بات کی ابتدا کریں ہم بات جاری رکھیں گے۔ فرمایا: تیرا ناس ہو کھڑا ہو جا تجھے بھیڑوں کا چرواہا ہرگز نفع نہیں پہنچا سکتا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پھر دیکھا کہ ایک اور شخص ہے جو سفید فام اور کمزور جسم کا مالک ہے اس کی طرف اشارہ کیا وہ آپ کے پاس آیا آپ نے فرمایا: کچھ کہو: اس نے نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ فوراً حمد وثناء کے بعد کہا: تمہیں اس امت کا بار امارت اٹھانا پڑا ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو تمہیں خلافت کی ذمہ داری سنبھالنی پڑی ہے تمہاری رعایا تمہارے دل میں ہونی چاہیے تمہیں حساب چکانا ہوگا اور تم رعایا کے مسئول ہو۔ بلاشبہ تم امین ہو اور امانت کی ادائیگی آپ کا فرض ہے لہٰذا تمہیں تمہارے عمل کے بقدر اجر ملے گا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب سے مجھے خلیفہ نامزد کیا گیا ہے تب سے تمہارے علاوہ مجھے کسی شخص نے سچ نہیں کہا: تم کون ہو؟ جواب دیا: میں ربیع بن زیاد ہوں فرمایا: کیا تم مہاجرین زیادہ کے بھائی ہو؟ کہا: جی ہاں چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر تیار کیا اور ان کا نگران اشعری کو مقرر کیا اشعری کو حکم دیا تم ربیع بن زیادہ رضی اللہ عنہ کو دیکھتے رہو جو کچھ اس نے کہا ہے اگر اس میں سچا ہے تو بلاشبہ اس معاملہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا لہٰذا اسے عامل مقرر کر دو پھر دس دن کے بعد پھر اس کا معائنہ کرو اور اس کے طریقہ کار کو مجھے لکھ بھیجو تاکہ میں دیکھ لوں کہ آیا گورنری کے مستحق ہے کہ نہیں۔ پھر فرمایا: ہمارے نبی کریم ﷺ نے ہمیں وصیت کی ہے کہ: میں اپنے بعد تمہارے اوپر سب سے زیادہ اس منافق کا خوف محسوس کرتا ہوں جو صاحب لسان ہو۔

رواہ ابن راھویہ والحارث ومسدد وابویعلی وصحیح

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ

۳۷۰۴۷..... ربیعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت کرتا تھا ایک دن آپ نے فرمایا: اے ربیعہ! کیا تم شادی نہیں کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے آپ کی خدمت شادی کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ آپ نے دوبارہ پھر شادی کرنے کا فرمایا: میں نے یہی

عذر پیش کیا پھر میں نے سوچا: بخدا رسول اللہ ﷺ میرے لیے وہی کچھ جانتے ہیں جو میرے لیے بہت مفید ہے اگر آپ نے ایک بار اور شادی کی پیشکش کی میں قبول کرلوں گا چنانچہ تیسری بار فرمایا: اے ربیعہ! شادی نہیں کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیوں نہیں فرمایا: فلاں انصاری کے پاس چلے جاؤں وہ لوگ اپنی بیٹی سے تمہاری شادی کرادیں گے میں ان لوگوں کے پاس چلا گیا اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ میری شادی کرادو۔ وہ لوگ بولے: رسول اللہ ﷺ کے قاصد کو ہم مرحبا کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کا قاصد اپنے مقصد میں کامیاب ہوکر جائے گا چنانچہ ان لوگوں نے میری شادی کرادی اور مجھ سے گواہوں کا مطالبہ تک بھی نہیں کیا، میں پریشانی کے عالم میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا فرمایا: اے ربیعہ! تمہارا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اچھے اور شریف لوگوں کے پاس گیا ہوں انھوں نے میری شادی کرادی جب کہ مجھ سے گواہوں کا مطالبہ بھی نہیں کیا لیکن میرے پاس مہر میں دینے کے لیے کوئی چیز نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ ربیعہ کے لیے گٹھلی کے برابر سونا جمع کرو، صحابہ نے میرے لیے دو گٹھلیوں کے برابر سونا جمع کیا میں یہ سونا لے کر سسرال والوں کے ہاں آ گیا اور انھیں دے دیا انھوں نے کہا: یہ مہر کثیر ہے اور اچھا و پاکیزہ ہے۔ میں ایکبار پھر پریشانی کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا: اے ربیعہ تمہارا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اچھے اور شریف لوگوں کے پاس گیا انھیں سونا دیا وہ بولے: کثیر ہے اور اچھا ہے لیکن اب میرے پاس ولیمہ کرنے کے لیے کچھ نہیں ہے رسول اللہ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: ربیعہ کے لئے ایک مینڈھے کے پیسے جمع کرو صحابہ رضی اللہ عنہم نے مینڈھے کے لیے پیسے جمع کردیئے رسول اللہ ﷺ نے اپنے اہل خان کے پاس پیغام بھیجا چنانچہ ایک تھال لایا گیا جس میں جو تھے میں وہ لے کر سسرال کے پاس چلا گیا سسرال والوں نے کہا: مینڈھے کے متعلق ہم تمہاری کفایت کردیں گے چنانچہ دوسرے دن صبح کو میں نے رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دعوت کی۔ رواہ احمد بن حنبل والحاکم والطبرانی عن ربیعۃ الاسلمی

حضرت رباح رضی اللہ عنہ (نبی کریم ﷺ کا آزاد کردہ غلام)

۳۷۰۴۸... ''مسند سلمہ بن اکوع'' ایاس بن سلمہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک رباح نامی غلام تھا۔ رواہ ابن جریر

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

۳۷۰۴۹... ''مسند اسید بن حضیر'' حسین وسعدی ولد ثابت بن اسید بن ظہیر اپنے والد اور دادا سے روایت نقل کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں: غزوہ احد کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کو چھوٹا سمجھ کر غزوہ میں شامل ہونے کی اجازت نہ دی رافع رضی اللہ عنہ کے چچا ظہیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! رافع تیرانداز ہے رسول اللہ ﷺ نے اجازت دے دی چنانچہ دوران جنگ رافع رضی اللہ عنہ کو گلے میں تیر لگا انھیں ان کے چچا لیکر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میرے بھتیجے کو تیر لگا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم اسے نکالنا چاہتے ہو تو ہم اسے نکال دیں گے اور اگر اسی طرح چھوڑنا چاہتے ہو اور پھر وہ مرجائے بلاشبہ وہ شہید کی موت مرے گا۔ رواہ ابونعیم

حرف زاء...... حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ

خلفاء اربعہ کے بعد تتمہ عشرہ مبشرہ میں حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ہو چکا ہے۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

۳۷۰۵۰... سلیمان بن یسار کی روایت ہے کہ قضاء، فتوی، فرائض (علم میراث اور قرآن میں حضرت عمر اور عثمان رضی اللہ عنہ حضرت زید بن

ثابت رضی اللہ عنہ پر کسی کو مقدم نہیں کرتے تھے۔رواہ ابن سعد

۳۷۰۵۱......قاسم کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کسی سفر پر تشریف لے جاتے مدینہ میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو اپنا نائب مقرر کر کے جاتے تھے عمر رضی اللہ عنہ مختلف شہروں میں لوگوں کو بھیجتے تھے جب کہ اہم قسم کی مہمات پر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو بھیجتے تھے آپ رضی اللہ عنہ سے زید رضی اللہ عنہ کے بارے نامی گرامی لوگ پوچھتے آپ فرماتے زید کا مقام میرے نزدیک گرا نہیں ہے لیکن شہر والے زید کے محتاج ہیں چونکہ لوگوں کو اپنے مسائل کا حل زید رضی اللہ عنہ کے پاس ملتا ہے جو ان کے علاوہ کسی کے پاس نہیں ہوتا۔

رواہ ابن سعد

۳۷۰۵۲......سالم بن عبدا رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جسدن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ دنیا سے رخصت ہوئے ہم ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھے میں نے کہا: آج لوگوں کا عالم دنیا سے رخصت ہو چکا ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں یہ شخص لوگوں کا عالم تھا اور اور ان کے دور خلافت کا صبر ہے۔عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو مختلف شہروں میں بھیجتے تھے اور انھیں اپنی رائے کے مطابق فتویٰ دینے سے منع فرماتے تھے جب کہ زید بن ثابت مدینہ میں مجلس لگاتے اہل مدینہ اور باہر کے لوگوں کو فتویٰ دیتے تھے۔رواہ ابن سعد

۳۷۰۵۳......''مسند عثمان رضی اللہ عنہ'' ابو عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنی قرأت سنانا چاہی عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: اس طرح تم مجھے لوگوں کے امور کی دیکھ بھال سے غافل کر دو گے زید بن ثابت کے پاس جاؤ وہ انہی کاموں کے لیے فارغ بیٹھا ہے۔اسے قرات سناؤ اس کی قرأت اور میری قرات ایک ہی ہے ہماری قرأتوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

رواہ ابن الانباری فی المصاحف

۳۷۰۵۴......سلیمان سے مروی ہے کہ خارجہ بن زید بن ثابت کہتے ہیں: ایک مرتبہ چند لوگ میرے والد محترم کے پاس حاضر ہوئے اور کہنے لگے: ہمیں رسول اللہ ﷺ کی بعض حدیثیں سناؤ زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں کیا کیا حدیثیں سناؤں! میں تو رسول اللہ ﷺ کا پڑوسی تھا جب وحی نازل ہوتی مجھے پیغام بھجوا کر اپنے پاس بلا لیتے تھے اور میں وحی لکھ لیتا تھا جب ہم (صحابہ رضی اللہ عنہم) آخرت کا ذکر کرتے آپ ﷺ بھی ہمارے ساتھ شامل ہوتے جب ہم دنیا کا ذکر کرتے آپ بھی ہمارے تذکرہ میں شامل ہوتے جب ہم کھانے پینے کا ذکر کرتے آپ بھی ہمارے ساتھ ہوتے جب ہم عورتوں کا ذکر کرتے آپ بھی ان کا ذکر کرتے ان تمام امور کے متعلق میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں سنا سکتا ہوں۔

رواہ ابن ابی داؤد فی المصاحف و ابویعلی والرویانی والبیھقی وابن عساکر

۳۷۰۵۵......حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے اس وقت میں گیارہ سال کا تھا۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۰۵۶......حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے مجھے آپ کی خدمت میں حاضر کیا: لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ لڑکا بنی نجار سے ہے اور اس نے آپ کے اوپر نازل ہونے والے قرآن میں سے ستر سورتیں حفظ کر لی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو وہ سورتیں سنائیں آپ ﷺ کو اس چیز نے بہت خوش کیا اور فرمایا: اے زید! یہودیوں کی کتاب سیکھ لو میں نے تم سے ایک کام لینا ہے اللہ کی قسم میں یہودیوں پر بھروسہ نہیں کرتا کہ وہ میری کتاب پر ایمان لائیں گے میں نے نصف مہینہ میں ان کی کتاب پڑھ کر اچھی خاصی مہارت پیدا کر لی چنانچہ جب بھی یہودیوں کو خط لکھنا ہوتا میں ہی رسول اللہ ﷺ کے لیے خط لکھتا تھا اور جب یہودی آپ کو خط لکھتے ہیں میں ہی ان کے خطوط پڑھتا تھا۔رواہ یعلی وابن عساکر

۳۷۰۵۷......''ایضاً'' عبداللہ بن ابی بکر بن محدم بن عمرو بن حزم سے مروی ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اس وقت کے مدارس میں علم حاصل کرتے رہے ہیں چنانچہ آپ نے پندرہ (۱۵) دنوں میں یہودیوں کی کتاب پڑھ لی حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ یہودیوں کی تحریف وتبدیل کو نجو بی جانتے تھے۔رواہ ابن عساکر

۳۷۰۵۸......حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے لیے وحی لکھتا تھا چنانچہ جب آپ پر وحی نازل ہوتی آپ کو

سخت مشقت کا سامنا کرنا پڑتا آپ پسینے میں شرابور ہو جاتے اور موتیوں کی طرح پسینے کی لڑیاں بہنے لگیں پھر یہ کیفیت یک سر ختم ہو جاتی۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۰۵۹ ... حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میرے پاس مختلف قسم کے خطوط آتے ہیں میں نہیں چاہتا کہ انہیں ہر کوئی پڑھے کیا تم عبرانی زبان سیکھ سکتے ہو؟ یا فرمایا: کہ سریانی زبان سیکھ سکتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں چنانچہ ستر دنوں میں، میں نے یہ زبان سیکھ لی۔رواہ ابن ابی داؤد فی المصاحف وابن عساکر

۳۷۰۶۰ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے مجھے حکم دیا کیا تم سریانی زبان اچھی طرح سے جانتے ہو؟ چونکہ میرے پاس طرح طرح کے خطوط آتے ہیں: میں نے عرض کیا: میں سریانی زبان نہیں جانتا حکم دیا۔ یہ زبان سیکھ لو چنانچہ ستر ا(۱۷) دنوں میں میں نے یہ زبان سیکھ لی۔رواہ ابویعلی وابن ابی داؤد وابن عساکر

۳۷۰۶۱ ... عمار بن ابی عمر سے مروی ہے کہ ایک دن حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ گھوڑے پر سوار ہونا چاہتے تھے اتنے میں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سواری کی رکابیں تھام لیں زید رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا: اے ابن عباس! ہٹ جاؤ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ہمیں اپنے علماء اور بزرگوں کے ساتھ یہی کرنے کا حکم دیا گیا ہے زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اپنا ہاتھ دکھاؤ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنا ہاتھ نکال لیا زید رضی اللہ عنہ نے ان کا ہاتھ چوما اور فرمایا: ہمیں بھی یہ حکم دیا گیا ہے کہ ہم بھی اپنے نبی کے اہل بیت کے ساتھ یہی کچھ کریں۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۰۶۲ ... ایک مرتبہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی سواری کی رکابیں تھام لیں اور پھر کہا: ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم اپنے معلمین کی رکابیں تھامیں۔رواہ ابن النجار

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ

۳۷۰۶۳ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا چنانچہ انھوں نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا اور سب سے پہلے نماز پڑھی۔رواہ ابن عساکر

۳۷۰۶۴ ... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے میرے اور حمزہ رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم کی ہے۔رواہ ابونعیم

۳۷۰۶۵ ... ''مسند جبلہ بن حارثہ کلبی رضی اللہ عنہ'' جبلہ بن حارثہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ میرے ساتھ میرے بھائی زید کو بھیج دیں آپ نے فرمایا: وہ یہ تمہارے سامنے کھڑا ہے اگر وہ تمہارے ساتھ جانا چاہتا ہے میں اسے نہیں روکتا اتنے میں زید رضی اللہ عنہ بول پڑے اور کہا: یا رسول اللہ! نہیں نہیں اللہ کی قسم: میں آپ پر کسی اور کو ترجیح نہیں دوں گا جبلہ کہتے ہیں: میرے بھائی کی رائے میری حقیر رائے سے بدرجہا افضل تھی۔رواہ ابویعلی والدارقطنی فی الافراد والطبرانی و ابونعیم والنسائی وابن عساکر

۳۷۰۶۶ ... جبلہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب خود جہاد میں شریک نہ ہوئے اپنا اسلحہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یا حضرت زید رضی اللہ عنہ کو دیتے تھے۔رواہ ابن عساکر

۳۷۰۶۷ ... ''ایضاً'' جبلہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم رضی اللہ عنہ کو دو عدد پالان ہدیہ میں دیئے گئے ان میں سے ایک آپ نے خود رکھ لیا اور دوسرا زید رضی اللہ عنہ کو عطا کر دیا۔رواہ ابن عساکر

۳۷۰۶۸ ... حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور آپ رونے لگے: پھر فرمایا: یہ میرے اہل بیت میں سے مظلوم ہے۔ اور یہ میرا ہم نام ہے اسے اللہ کی راہ میں قتل کیا جائے گا اور سولی پر لٹکا یا جائے گا

آپ نے زید رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا: فرمایا: میرے قریب ہو جاؤ اے زید بن حارثہ! اللہ تعالیٰ تمہاری محبت میں اضافہ فرمائے بلاشبہ تو حبیب کا ہم نام ہے زید کی اولاد میں سے۔ رواہ ابن عساکر

کلام: ...... حدیث کلام کیا گیا ہے چونکہ اس میں ایک راوی نصر بن مزاحم ہے مغنی میں لکھا ہے کہ یہ رافضی تھا محدثین نے اسے متروک قرار دیا ہے۔

۳۷۰۶۹ ..... ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے جنت میں لے جایا گیا جنت میں ایک لڑکی نے میرا استقبال کیا میں نے اس سے پوچھا: اے لڑکی تو کس کی ہے اس نے جواب دیا میں زید بن حارثہ کی ہوں پھر اس کے بعد میں صاف ستھرے پانی کی نہروں دودھ کی نہروں جو کبھی خراب نہیں ہوتا اور شراب کی نہروں جو پینے والوں کو بھرپور لذت فراہم کرتا ہے اور صاف وشفاف شہد کی نہروں پر کھڑا ہوا جنت کے اناریوں لگتے تھے گویا کوئی بڑا ڈول لٹک رہا ہو میں نے جنت کے پرندے بھی دیکھے جو تمہارے بختی اونٹوں جیسے تھے اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک کار بندوں کے لیے ایسی ایسی نعمتیں پیدا کر رکھی ہیں جنھیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے ان کے متعلق سنا اور نہ ہی کسی بشر کے دل میں ان کا خیال کھٹکا۔ رواہ ابن عساکر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں ابوہارون عبدی ہے۔

۳۷۰۷۰ ...... "مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما" ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ہم زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو زید بن محمد کہہ کر پکارتے تھے حتیٰ کہ قرآن میں یہ آیت نازل ہوئی "ادعوھم لاباء ھم" یعنی منہ بولے بیٹوں کو ان کے باپوں کی طرف منسوب کرکے پکارو۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۷۰۷۱ ..... عروہ کہتے ہیں: حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۰۷۲ ..... عروہ کہتے ہیں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ غزوہ موتہ میں شہید کیے گئے۔ رواہ ابن سعد و ابن عساکر

۳۷۰۷۳ ..... زہری ونافع ومحمد بن اسامہ بن زید وعمران بن ابی انس اور سلیمان بن یسار کہتے ہیں سب سے پہلے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔ رواہ ابن عساکر و ابن سعد

۳۷۰۷۴ ..... زہری کہتے ہیں: ہم کسی کو نہیں جانتے جو زید بن حارثہ سے قبل اسلام لایا ہے۔ رواہ ابن عساکر

فائدہ: ...... بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا اور مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اسلام قبول کیا بعض سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا اور احادیث مذکورہ وبالا سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت زید بن حارث نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا علماء نے احادیث مختلف میں یوں تطبیق دی ہے کہ بوڑھوں میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر نے اسلام قبول کیا عورتوں میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے بچوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اور غلاموں میں زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے۔

حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ

۳۷۰۷۵ ..... حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے اسلام قبول کرنے کی شرط پر بیعت کر لی چنانچہ ایک مرتبہ مجھے خبر ملی کہ آپ ﷺ نے میری قوم کی طرف لشکر بھیجا ہے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ لشکر کو واپس بلالیں میں اپنی قوم کے اسلام قبول کرنے اور ان کی اطاعت بجالانے کی ضمانت دیتا ہوں آپ نے مجھے حکم دیا: تم خود جاؤ اور لشکر کو واپس بلالاؤ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میری سواری تھکی ماندی ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص بھیجا اور اس نے لشکر کو واپس کر دیا صدائی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے میری قوم کی طرف ایک خط لکھا جس کی پاداش میں قوم کا وفد قبول اسلام کی خبر لے کر حاضر ہوا رسول اللہ ﷺ نے مجھے

فرمایا: اے صدائی! تیری قوم میں تیری بات مانی جاتی ہے میں نے جواب دیا: بلکہ اللہ تعالیٰ نے میری قوم کو اسلام کی ہدایت دی ہے رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: کیا میں تمہیں قوم پر امیر نہ مقرر کر دوں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ جی ہاں مجھے امیر مقرر کر دیں۔ آپ نے میرے لئے فرشتہ تحریر کر دیا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے قوم کے صدقات کے بارے میں حکم دیں فرمایا: جی ہاں: آپ نے ایک اور نوشتہ میرے لیے حوالہ قرطاس کیا صدائی کہتے ہیں: یہ واقعہ آپ کے بعض اسفار میں پیش آیا تھا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جگہ پڑاؤ کیا اس جگہ کے باسی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے عامل کی شکایت کرنے لگے اور کہا: ہمارا عامل جاہلیت کی دشمنی کا مواخذہ لینا چاہتا ہے جو ہمارے اور اس کی قوم کے درمیان جاہلیت میں تھی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا وہ ایسا کرتا ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف التفات کیا میں بھی ان میں شامل تھا ارشاد فرمایا: مؤمن شخص کی ایسی امارت میں کوئی بھلائی نہیں ہے صدائی کہتے ہیں: آپ ﷺ کا فرمان میرے دل میں رچ بس گیا پھر آپ کے پاس ایک اور شخص آیا اور کہا: اے اللہ کے نبی! مجھے کچھ عطا کریں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مالدار ہوتے ہوئے سوال کیا وہ اس کے لیے سر کا درد ہے اور پیٹ میں بیماری ہے سائل نے کہا: مجھے صدقہ میں سے عطا کریں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ صدقات کے متعلق کسی نبی یا غیر نبی کے فیصلہ سے قطعی راضی نہیں ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے صدقات کے متعلق خود آٹھ حصے کر دیئے ہیں اگر تو ان حصوں میں آتا ہوں میں تمہیں صدقہ دوں گا صدائی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آپ ﷺ کا یہ فرمان بھی میرے دل و دماغ میں رچ بس گیا کہ میں مالدار ہوں جب کہ میں نے آپ سے صدقہ کا سوال کیا تھا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ رات کے اول حصہ میں روانہ ہوگئے میں آپ کے ساتھ ساتھ چلنے لگا، چونکہ میں قوی شخص تھا جب کہ آپ صحابہ رضی اللہ عنہم آپ سے کٹنے لگے اور آہستہ آہستہ پیچھے رہنے لگے حتیٰ کہ ایسا وقت بھی آیا کہ آپ کے ساتھ میرے سوا کوئی بھی نہیں تھا۔ جب صبح کی اذان کا وقت قریب ہوا رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا میں نے اذان دی میں کہنے لگا: یا رسول اللہ! اقامت کہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے جانب مشرق دیکھنا شروع کر دیا کہ طلوع فجر ہوا ہے یا نہیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا: ابھی اقامت نہ کہو حتیٰ کہ جب طلوع فجر ہوا آپ ﷺ اترے اور قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے پھر میری طرف واپس لوٹے اتنے میں آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی پہنچ چکے تھے آپ نے فرمایا: اے صدائی تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے پاس بہت تھوڑا سا پانی ہے جو آپ کو کافی نہیں ہو سکتا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے ایک برتن میں ڈالو اور پھر اسے میرے پاس لے آؤں آپ نے اپنی ہتھیلی پانی میں داخل کی میں نے دیکھا کہ آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی کے چشمے پھوٹ پڑے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے اپنے رب تعالیٰ سے حیاء نہ آتی ہم یہ پانی پیتے اور دوسروں کو بھی پلاتے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں اعلان کروا گر کسی کو پانی کی ضرورت ہو؟ میں نے اعلان کیا جسے پانی کی ضرورت تھی اس نے پانی لیا پھر آپ ﷺ نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوگئے اقامت کہنے کے لیے بلال رضی اللہ عنہ تیاری کرنے لگے لیکن نبی کریم ﷺ نے انھیں اقامت کہنے سے منع کر دیا اور فرمایا: صدائی نے اذان دی ہے اور جو اذان دیتا ہے وہی اقامت کہنے کا حق رکھتا ہے۔ چنانچہ آپ نے نماز پڑھائی اور جب فارغ ہوئے میں آپ کے لکھے ہوئے دونوں خطوط آپ کے پاس لے آیا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا عذر قبول کیجئے ارشاد فرمایا: بھلا تمہیں کیا سوجھا؟ میں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! میری تے آپ کو فرماتے سنا ہے کہ: مومن شخص کی امارت میں کوئی بھلائی نہیں۔ جب کہ میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا ہوں میں نے آپ کو ایک سائل سے فرماتے سنا: جس شخص نے مالدار ہوتے ہوئے سوال کیا وہ سر میں درد ہے اور پیٹ میں بیماری ہے جب کہ میں نے آپ سے سوال کیا ہے حالانکہ میں مالدار ہوں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ ایسا ہی ہے اگر چاہو تو امارت قبول کرو اگر چاہو تو چھوڑ دو میں نے عرض کیا: میں امارت (گورنری) چھوڑتا ہوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اچھا پھر کوئی ایسا آدمی مجھے بتاؤ جسے میں تمہارے اوپر امیر مقرر کر دوں میں نے وفد میں شریک ایک آدمی کا نام لیا پھر ہم نے عرض کیا: یا نبی اللہ! ہمارا ایک کنواں ہے سردیوں میں اس کا پانی کافی ہوتا ہے اور ہم سب اس پر جمع ہو جاتے ہیں لیکن گرمیوں میں اس کا پانی کم پڑ جاتا ہے جس کی وجہ سے ہمیں مضافات سے پانی لانا پڑتا ہے اب جب ہم اسلام لا چکے ہیں ہمارے اردگرد کے لوگ ہمارے دشمن ہو جائیں گے وہ ہمیں پانی نہیں دیں گے لہٰذا آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں تاکہ ہمارے کنویں میں پانی سارا سال جاری رہے جو ہمیں کافی ہے اور تاکہ ہم ادھر ادھر پانی لینے نہ جائیں۔ آپ نے سات کنکریاں منگوائیں انھیں اپنے ہاتھوں میں الٹا پلٹا اور ان پر دعا پڑھی پھر فرمایا: یہ کنکریاں لے جاؤ اور اللہ کا نام لیکر ایک ایک

کر کے کنویں میں ڈال دو صدائی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے ایسا ہی کیا پھر اس کے بعد ہم نے کنویں کی گہرائی نہیں دیکھ سکے۔

رواہ البغوی وابن عساکر وقال هذا حدیث حسن

حضرت زید بن سہل ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ

۳۷۰۷۶۔۔۔۔۔حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اور ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم کی ہے۔رواہ عبدالرزاق

۳۷۰۷۷۔۔۔۔۔حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں (نفلی) روزے کم رکھتے تھے چونکہ آپ ﷺ جہاد میں شرکت کرتے تھے، جب رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہوئے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بجز سفر اور مرض کے روزہ نہیں چھوڑتے تھے۔

رواہ ابن جریر

۳۷۰۷۸۔۔۔۔۔حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے۔

رواہ ابن عساکر

حضرت زید بن صوحان وجندب بن کعب عبدی (یا ازدی) رضی اللہ عنہ

۳۷۰۷۹۔۔۔۔۔ابومجلز بن حمید ابن عباس، وابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک غزوہ میں تھے اور صحابہ رضی اللہ عنہم باری باری سوار ہوتے تھے جب رسول اللہ ﷺ کی باری آئی آپ سواروں کے لیے حدی دیتے اور فرماتے: زید اچھا ہے اور زید کیا ہے جندب اور جندب کیا ہے صبح ہوئی ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے آپ کو کثرت سے زید رضی اللہ عنہ اور جندب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کرتے دیکھا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: یہ میری امت کے دو شخص ہیں رہی بات ان میں سے ایک کی سو اس کے جسم کا کچھ حصہ یا اس کا ہاتھ پہلے سے جنت میں پہنچ جائے گا اور دوسرا شخص حق وباطل کے درمیان فرق کرتا ہے چنانچہ زید رضی اللہ عنہ کا ہاتھ غزوہ جلولاء میں کٹ گیا اور خود جنگ جمل میں شہید ہوئے رہی بات جندب کی چنانچہ ایک مرتبہ وہ ولید بن عتبہ کے پاس سے گزرے اور ولید کے سامنے ایک جادوگر کرتب دکھا رہا تھا، جندب رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار اٹھائی اور سیدھے آکر جادوگر کے دے ماری اور اسے واصل جہنم کر دیا۔رواہ ابن عساکر

۳۷۰۸۰۔۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو یہ بات خوش کرتی ہو کہ وہ ایسے شخص کو دیکھے جس کے بعض اجزاء جنت میں پہنچ چکے ہیں وہ زید بن صوحان رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔

رواہ ابویعلی وابن عدی والبیهقی فی الدلائل والخطیب وابن عساکر وقال البیهقی فیه هزیل بن بلال غیر قوی

کلام:۔۔۔۔۔بیہقی کہتے ہیں حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں ھزیل بن بلال ہے جو قوی نہیں۔

حضرت زید الخیل رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ نے ان کا نام زید الخیر رکھا

۳۷۰۸۱۔۔۔۔۔حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم جاہلیت کے آخر میں اور اسلام کے اول زمانہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے زید الخیل رضی اللہ عنہ (زید بن مہلہل طائی) آگے بڑھے اور رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا اور پھر ٹھہر گئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے زید! آگے بڑھو تمہیں دیکھا ہیں تا حتیٰ کہ اب تمہیں دیکھنا چاہتا ہوں زید رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور کلمہ شہادت کا اقرار کیا اور پھر باتیں کہیں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: اے زید! میرا خیال ہے کہ بنی طے میں تم سے افضل کوئی نہیں۔ زید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اللہ کی قسم کیوں نہیں طے

میں مہمانوں کی میربانی کرنے والا حاتم بھی ہے جس عفاف دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے باقی لوگوں کے لیے خیر وبھلائی نہیں چھوڑی زید رضی اللہ عنہ بولے: ہم میں مقدوم حومہ بھی ہے جو سینے کے اعتبار سے شجاع ہے جسکا حکم ہمارے درمیان نافذ ہوتا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا: تم نے باقی لوگوں کے لیے خیر وبھلائی نہیں چھوڑی زید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کی قسم کیوں نہیں۔ رواہ ابن عساکر

حرف سین...... حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ

۳۷۰۸۲..... حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک برتن لائے جو مغز سے بھرا ہوا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوثابت یہ کیا ہے؟ عرض کیا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو برحق پیدا کیا ہے میں نے چالیس جانور ذبح کیے ہیں میں نے چاہا کہ آپ کو مغز سے سیر کردوں چنانچہ نبی کریم ﷺ نے مغز تناول فرمایا: اور پھر سعد رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے خیر کی۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۰۸۳..... ابن سیرین کی روایت ہے کہ جب اہل صفہ کو شام ہو جاتی تو کوئی شخص آتا وہ اپنے ساتھ اہل صفہ میں سے ایک آدمی لے جاتا کوئی دو کو لے جاتا کوئی ایک جماعت کو لے جاتا رہی بات حضرت سعد بن عبادؓ رضی اللہ عنہ کی وہ ہر رات اپنے ساتھ اسّی اسّی آدمیوں کو لے کر جاتے۔

رواہ ابن ابی الدنیا و ابن عساکر

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ

۳۷۰۸۴..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ میرے ماموں ہیں کوئی شخص اپنا بھی ماموں دکھائے۔

رواہ الطبرانی والحاکم

۳۷۰۸۵..... ''مسند جابر بن عبداللہ'' ایک مرتبہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں سامنے سے حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ تشریف لائے آپ ﷺ نے فرمایا: یہ میرے ماموں ہیں کوئی آدمی اپنے ماموں کو بھی مجھے دکھائے۔

رواہ الترمذی وقال: عریب والطبرانی والحاکم وابونعیم والضیاء

۳۷۰۸۶..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سامنے سے تشریف لائے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آپ میرے ماموں ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۰۸۷..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ میرے پہلو میں جاگتے رہے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! بیدار رہنے کی کیا وجہ ہے؟ ارشاد فرمایا: کوئی نیک شخص ہو جو آج رات میری چوکیداری کرتا رہے چنانچہ تھوڑی دیر گزری تھی کہ یکا یک ہم نے اسلحہ کی جھنکار سنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کون ہے؟ وہ بولا! میں سعد بن مالک ہوں فرمایا: کیوں آئے ہو؟ عرض کیا یارسول اللہ! میں اس لیے آیا ہوں تاکہ آپ کی چوکیداری کروں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ گہری نیند سو گئے حتیٰ کہ مجھے آپ کے خراٹوں کی آواز سنائی دینے لگی۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ

۳۷۰۸۸..... ''ابن ابی شیبۃ یزید بن ہارون، محمد بن عمرو اپنے والد اور دادا سے وہ علقمہ بن وقاص سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتی ہیں: میں غزوۂ خندق کے دن لوگوں کے پاؤں کے نشانات پر ان کے پیچھے پیچھے چلنے لگی میں نے اپنے پیچھے پاؤں کی چاپ سنی میں پیچھے جو مڑ کو دیکھا کیا دیکھتی ہوں کہ میرے پیچھے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ آرہے ہیں اور ان کے ساتھ ان کے بھتیجے حارث بن

او بن ہیں حارث نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی ڈھال اٹھا رکھی ہے۔ میں انھیں دیکھ کر زمین کے ساتھ چپک کر بیٹھ گئی حضرت سعد رضی اللہ عنہ گزر گئے سعد رضی اللہ عنہ نے زرہ پہن رکھی تھی جس کے اطراف باہر نکلے دکھائی دیتے تھے مجھے ان کے اطراف سے ڈر لگا: چونکہ سعد رضی اللہ عنہ لوگوں میں بڑے اور طویل القامت تھے وہ یہ رجز پڑھتے ہوئے میرے پاس سے گزرے۔

لث قليلاً يدرك الهيجا حمل　　　ما احسن الموت اذا حان الا جل

تھوڑی دیر ٹھہر جا جنگ بوجھ کو پالے گی جب اجل قریب ہو جائے اس وقت موت کتنی اچھی ہوتی ہے میں اٹھ کر قریب ہی ایک باغیچے میں جا گھسی اس میں مسلمانوں کی ایک جماعت موجود تھی ان میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے ایک اور شخص بھی تھا جس نے جنگی ٹوپی (خود) پہن رکھا تھا عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھ کر فرمایا: تمہارا ناس ہو تم کیوں آئی ہو (تین بار کہا) تو ضد کر کے آ گئی ہے کیا معلوم سخت معرکہ آرائی ہو ایسی حالت میں تمہیں کون امن فراہم کرے گا۔ عمر رضی اللہ عنہ مجھے ملامت کرتے رہے حتیٰ کہ میں تمنا کرنے لگی کہ زمین پھٹ جائے اور میں اس میں دھنس جاؤں دوسرے شخص نے خود سر سے اوپر اٹھایا کیا دیکھتی ہوں کہ وہ طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ ہیں، وہ بولے: اے عمر! تمہارا ناس ہو آج تم نے بہت زیادہ ملامت کر دی معرکہ آرائی ہو یا فرار ہو ہر چیز کا انجام اللہ ہی کی طرف ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو مشرکین قریش میں سے ایک شخص نے تیر مارا اس شخص کا نام حبان بن عرق تھا تیر مارتے وقت اس نے کہا: یہ لو میں ابن عرقہ ہوں چنانچہ تیر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے بازو کی رگ پر لگا انھوں نے رب تعالیٰ سے دعا کی: یا اللہ! مجھے موت نہ دینا تاوقتیکہ قریظہ سے میری آنکھوں کو ٹھنڈا نہ کردے بنو قریظہ جاہلیت میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے حلفاء اور قریبی دوست تھے سعد رضی اللہ عنہ کے زخموں سے خون خشک ہو گیا، ادھر اللہ تعالیٰ نے مشرکین کے لشکروں پر زور کی آندھی بھیجی جس نے اندھا دھند تباہی مچادی اور یوں اللہ تعالیٰ نے جنگ میں مؤمنین کی کفایت کی ابوسفیان لتامہ جا پہنچا عیینہ بن بدر اور اس کے ہمراہی نجد جا پہنچے جب کہ بنو قریظہ اپنے قلعوں میں جا گھسے اور رسول اللہ ﷺ مدینہ واپس لوٹ آئے مسجد میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے لیے چھوٹا سا چبوترا بنوا دیا گیا آپ ﷺ نے اسلحہ اتار دیا اتنے میں جبرئیل امین تشریف لائے اور فرمایا: کیا آپ نے اسلحہ اتار دیا ہے، بخدا، فرشتوں نے ابھی تک اسلحہ نہیں اتارا ابھی ابھی بنو قریظہ کی خبر لینے جائیں اور ان کا قتل عام کریں نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کو کوچ کرنے کا حکم دیا اور آپ نے اپنی زرہ زیب تن کی اور پھر بنی غنم کے پاس سے گزرے بنی غنم مسجد کے پڑوس میں آباد تھے فرمایا: تمہارے پاس سے کون گزرا ہے؟ انھوں نے جواب دیا: ہمارے پاس سے دحیہ کلبی گزرے ہیں (جبرئیل امین دحیہ کلبی کی صورت میں حاضر ہوئے تھے) چنانچہ رسول اللہ ﷺ مسلمانوں کے ساتھ بنی قریظہ کے پاس جا پہنچے اور پچیس دن تک ان کا محاصرہ جاری رکھا چنانچہ جب بنی قریظہ پر سختی زیادہ ہو گئی اور وہ مشقت سے دوچار ہو گئے ان سے کہا گیا: رسول اللہ ﷺ کے حکم پر قلعوں سے نیچے اتر آ ؤ بنو قریظہ نے اشارہ کر کے حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ سے اپنے فیصلہ کے متعلق پوچھا: ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے ہاتھ سے ذبح کی طرف اشارہ کیا بنو قریظہ نے مطالبہ پیش کیا کہ ہم سعد بن معاذ کے فیصلہ پر قلعوں سے نیچے اتریں گے وہ ہمارے متعلق جو فیصلہ بھی کر دیں رسول اللہ ﷺ فرمایا: ٹھیک ہے سعد بن معاذ کے فیصلے پر ہی نیچے آ ؤ چنانچہ بنی قریظہ قلعوں سے اتر کے نیچے آ گئے رسول اللہ ﷺ نے سعد رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا چنانچہ سعد رضی اللہ عنہ پالان ڈالے ہوئے گدھے پر سوار کیے گئے سعد رضی اللہ عنہ کی قوم کے لوگ ان کے فیصلہ کو اور نظر سے دیکھنے لگے اور کہنے لگے: بنو قریظہ آپ کے حلیف اور دوست ہیں آپ کو معلوم ہے کہ ان کی طرف کسی چیز نے نہیں لوٹنا۔ حتیٰ کہ جب قریب پہنچ گئے اپنی قوم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: سعد کے کفن کا وقت قریب ہو چکا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت گر کی ملامت سے نہیں ڈرے گا، جب سعد رضی اللہ عنہ سامنے سے نمودار ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے سردار کے لیے کھڑے ہو جاؤ اور اسے پالان سے نیچے اتارو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارا سردار تو اللہ ہے۔ فرمایا: اسے نیچے اتارو چنانچہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے سعد رضی اللہ عنہ کو نیچے اتارا سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! میں بنی قریظہ کے متعلق یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ ان کے فوجیوں اور جنگجوؤں کو قتل کیا جائے ان کی اولاد کو قیدی بنا لیا جائے اور ان کے اموال مسلمانوں میں تقسیم کر دیئے جائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ کیا ہے پھر سعد رضی اللہ عنہ نے دعا کی: یا اللہ! اگر تو نے اپنے نبی کے لیے قریش کے ساتھ کسی لڑائی کو باقی رکھا ہے تو اس کے لیے مجھے بھی زندہ رکھ اور اگر تو نے قریش اور نبی کریم ﷺ کے درمیان جنگ

کے سلسلہ کو ختم کر دیا ہے تو مجھے اپنے پاس بلا لے۔ چنانچہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے زخم از سر نو تازہ ہو کر پھوٹ پڑے جب کہ زخم مندمل ہو چکے تھے اور صرف بُند ے کے برابر مندمل ہونے کو رہ گیا تھا رسول اللہ ﷺ واپس لوٹ آئے اور سعد رضی اللہ عنہ اپنے چبوترے میں واپس لوٹ گئے جو رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے لگوا رکھا تھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں فرمایا ہے ''رحماء بینھم'' صحابہ آپس میں مہربان ہیں'' چنانچہ اس کی زندہ تفسیر دیکھنے کو ملی کو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس رسول اللہ ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے علقمہ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: اے امی جان! اس موقع پر رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کسی شخص کی موت پر عام طور پر آپ ﷺ کے آنکھ سے آنسو نہیں بہتے تھے لیکن جب آپ کو شدید غم لاحق ہوتا آپ اپنی داڑھی مٹھی مین پکڑ لیتے تھے۔

محمد عمرو کہتے ہیں مجھے عاصم بن عمر بن قتادہ نے حدیث سنائی ہے کہ جب شام کے وقت رسول اللہ ﷺ سو گئے آپ کے پاس جبرئیل امین تشریف لائے اور فرمایا: آج رات آپ کی امت میں سے ایک شخص مرا ہے جس کی موت پر اہل آسمان خوشیاں منا رہے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہونہ ہو وہ سعد بن معاذ ہی ہوگا چونکہ وہ شام کو سخت مرض میں مبتلا تھے آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا: سعد کا کیا بنا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ وہ اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں۔ سعد رضی اللہ عنہ کی قوم کے لوگ آئے اور انھیں اپنے گھر لے گئے رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز ادا کی اور پھر صحابہ کے ساتھ سعد رضی اللہ عنہ کی طرف چل پڑے۔ رسول اللہ ﷺ صحابہ کے ساتھ تیز تیز چلنے لگے حتیٰ کہ جوتوں میں پڑے ہوئے تسمے ٹوٹنے لگے اور کاندھوں سے چادریں نیچے گرنے لگیں ایک شخص بولا: یارسول اللہ! آپ لوگوں کو کیوں تیز تیز لے کر چل رہے ہیں: ارشاد فرمایا: مجھے ڈر ہے کہیں فرشتے ہم سے آگے نہ بڑھ جائیں جیسا کہ حنظلہ کی طرف فرشتے ہم سے آگے بڑھ گئے تھے۔

محمد کہتے ہیں مجھے اشعث بن اسحاق نے خبر کی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ حضرت سعد کے پاس پہنچے انھیں غسل دیا جا رہا تھا بیٹھے بیٹھے رسول اللہ ﷺ نے مجلس مین اپنے گھٹنے سکیڑ دیئے اور فرمایا: ایک فرشتہ داخل ہوا ہے جس کے بیٹھنے کے لئے مجلس میں جگہ نہیں تھی اس لیے میں نے گھٹنے سکیڑ کر اس کے لیے گنجائش پیدا کی ہے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی والدہ رو رہی تھیں اور ان کی زبان پر یہ اشعار تھے:

ویل ام سعد سعدا

براعة ونجدا

بعدا یادیا له ومجدا

مقدما سدبه مسدا.

ہلاکت ہے ام سعد کے لیے سعد کی وفات پر جو علم و فضل اور بزرگی میں اکمل ہے ایاد کے بعد بزرگی اور فضلیت کا اس نے دروازہ بند کر دیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب رونے والی عورتیں جھوٹ بولتی ہیں سوائے ام سعد کے۔

محمد کہتے ہیں: ہمارے اصحاب میں سے بعض لوگوں کا کہنا ہے: جب رسول اللہ ﷺ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے جنازہ کے ساتھ نکلے منافقین میں سے کچھ لوگ کہنے لگے: سعد کا جنازہ کس قدر ہلکا پھلکا ہے۔ محمد کہتے ہیں مجھے سعد بن ابراہیم نے حدیث سنائی ہے کہ جس دن حضرت سعد رضی اللہ عنہ دنیا سے رخصت ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے جنازہ میں شرکت کرنے کے لیے ستر ہزار فرشتے آسمان سے زمین پر اترے ہیں قبل ازیں اتنی تعداد میں فرشتے زمین پر نہیں اترے۔ محمد کہتے ہیں میں نے اسماعیل بن محمد بن سعد کو کہتے سنا دراں حالیکہ ہم واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ کو دفنا رہے تھے وہ بولے: کیا میں تمھیں اپنے بزرگوں کی بیان کردہ حدیث نہ سناؤں جس دن سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سعد کے جنازہ میں ستر ہزار (۷۰) ہزار فرشتے شریک ہوئے ہیں جب کہ قبل ازیں اتنی تعداد میں فرشتے زمین پر نہیں اترے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صاحبین ابوبکر رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ کے بعد مسلمان سب سے زیادہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی کمی محسوس کرتے تھے محمد کہتے ہیں: محمد بن منکدر محمد بن شرحبیل سے روایت نقل کرتے ہیں

کہ ایک شخص نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی قبر سے مٹی اٹھائی اور اسے سونگھا چنانچہ مٹی سے خوشبو آ رہی تھی محمد کہتے ہیں: مجھے واقد بن عمرو بن سعد نے بتایا ہے۔ (واقد خوبصورت اور دراز قد انسان تھے) کہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس گیا مجھ سے پوچھا: تو کون ہے؟ میں نے جواب دیا میں واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ ہوں حضرت انس رضی اللہ عنہ بولے: اللہ تعالیٰ سعد پر رحم فرمائے بلاشبہ تو سعد کے مشابہ ہے پھر کہا: اللہ تعالیٰ سعد پر رحم فرمائے وہ لوگوں میں سے زیادہ خوبصورت اور دراز قد تھے۔ محمد کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے اکیدر دومہ کی طرف ہدیہ بھیجا اس نے عالیشان ریشم کا بنا ہوا جبہ بھیجا جسے سونے کی تاروں سے اٹایا گیا تھا رسول اللہ ﷺ نے جبہ زیب تن کیا اور منبر پر تشریف فرما ہوئے اور لوگوں سے کلام نہیں کیا: لوگ جبے سے ہاتھ مس کرتے اور تعجب کرتے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس جبہ سے تعجب کرتے ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے جواب دیا: یارسول اللہ! اس سے خوبصورت کپڑا ہم نے نہیں دیکھا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! جنت میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال اس جبہ سے کہیں زیادہ خوبصورت ہیں۔ رواہ ابونعیم

۳۷۰۸۹...... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا عرش سعد بن معاذ کی روح کے لیے جھوم اٹھا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۷۰۹۰...... محمد بن حفصہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی قبر سے مٹھی بھر مٹی اٹھائی جب مٹھی کھولی تو وہ مٹی مشک بن چکی تھی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! سبحان اللہ! حتیٰ کہ خوشی کے اثرات نبی کریم ﷺ کے چہرہ اقدس میں نمایاں دیکھے جاسکتے تھے۔

رواہ ابونعیم فی المعرفة وسندہ صحیح

۳۷۰۹۱...... عطارد بن حاجب کی روایت ہے کہ کسریٰ نے نبی کریم ﷺ کو ریشم کا کپڑا ھدیہ میں بھیجا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے پاس تشریف لاتے اور اسے دیکھ کر تعجب سے کہتے: کیا یہ کپڑا آپ پر آسمان سے اتارا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تم لوگ اس کپڑے پر کیوں تعجب کرتے ہو؟ جنت میں سعد بن معاذ کے رومالوں میں سے ایک رومال بھی اس سے بدرجہا بہتر ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: اے غلام! یہ کپڑا ابوجہم بن حذیفہ کے پاس لے جاؤ اور اس سے کہو کہ میرے پاس خیس بھیج دے۔ رواہ ابن عساکر وقال غریب

۳۷۰۹۲...... محمد بن منکدر کہتے ہیں: ام سعد بن معاذ حضرت سعد رضی اللہ عنہ پر رورہی تھیں اور یہ شعر پڑھ رہی تھیں۔

ویل ام سعد سعدا نزاھة وجدا.

ہلاک ہے ام سعد کے لیے سعد پر جو بزرگی اور عظمت تک جاپہنچا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب رونے والی عورتیں جھوٹی ہیں سوائے ام سعد کے۔ رواہ ابن جریر فی تھذیبه

۳۷۰۹۳...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رو پڑے چنانچہ جب آپ ﷺ کا غم بڑھ جاتا آپ مٹھی میں داڑھی پکڑ لیتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں عمر رضی اللہ عنہ کے رونے سے اپنے والد محترم کا رونا پہچان لیتی تھی۔ رواہ ابن جریر فی تھذیبه

۳۷۰۹۴...... "مسند ابن عمر" محمد بن فضیل عطاء بن سائب مجاہد کی سند سے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت مروی ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ کی رب تعالیٰ سے ملاقات کی محبت میں عرش جھوم اٹھا ہے کہتے ہیں: جس سریر (چارپائی) پر سعد رضی اللہ عنہ کی میت رکھی ہوئی تھی اس سریر کی لکڑیوں میں چرچراہٹ کی آواز پیدا ہوگئی تھی ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ سعد رضی اللہ عنہ کی قبر میں داخل ہوئے اور تھوڑی دیر وہیں رکے رہے جب باہر تشریف لائے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ قبر میں کیوں رک گئے تھے ارشاد فرمایا: قبر نے سعد کو معمولی سا بھینچ لیا تھا پھر میں نے رب تعالیٰ سے دعا کی اور یہ کیفیت جاتی رہی۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۷۰۹۵...... "مسند اسید بن حضیر" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ہم لوگ حج یا عمرہ سے واپس لوٹے مقام "ذوالحلیفہ" پہنچے وہاں انصار کے لڑکے آکر اپنے گھر والوں سے ملاقات کرنے لگے۔ لڑکے جب حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے ملے انہیں ان کی بیوی کی موت کی خبر سنائی۔ اسید رضی اللہ عنہ نے سر پر چادر ڈالی اور رونے لگے میں نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے تم رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہو تم نے پہلے

پہل اسلام قبول کیا ہے اور شروع سے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہے ہو بھلا تم ایک عورت پر رو رہے ہو؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: اسید رضی اللہ عنہ نے سر سے چادر ہٹائی اور بولے: تم سچ کہتی ہو میری عمر کی قسم! مجھے سعد بن معاذ کے بعد کسی پر نہیں رونا چاہئے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے متعلق کیا خوب ارشاد فرمایا تھا۔ میں نے استفسار کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا تھا: اسید رضی اللہ عنہ بولے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ سعد بن معاذ کی وفات پر عرش جھوم اٹھا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: وہ میرے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان چلتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل والشاشی وابن عساکر

۳۷۰۹۶..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اکیدر دومہ نے رسول اللہ ﷺ کو جبہ ہدیہ میں دیا لوگوں کو اس جبہ کی خوبصورتی نے تعجب میں ڈال دیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال اس جبہ سے بدرجہا بہتر ہیں۔ رواہ ابو نعیم فی المعرفۃ

۳۷۰۹۷..... حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو ایک ریشمی کپڑا ہدیہ میں دیا گیا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کی نرم گدازی پر تعجب کرتے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال جنت میں اس سے کہیں زیادہ نرم ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۷۰۹۸..... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ جبرئیل امین نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: یہ کون بندہ صالح ہے جس کے لیے جنت کے دروازے کھولے گئے ہیں اور عرش اس کے لیے جھوم اٹھا ہے؟ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہیں رسول للہ ﷺ نے فرمایا: یہ ہی وہ بندہ صالح جس پر قبر میں سختی کی گئی اور پھر یہ سختی ان سے دور ہوگئی۔

رواہ احمد بن حنبل وابن جریر

۳۷۰۹۹..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت پر عرش جھوم اٹھا۔

رواہ ابن شیبۃ

۳۷۱۰۰..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے جس دن سعد رضی اللہ عنہ نے وفات پائی اور انھیں دفن کیا جارہا تھا ارشاد فرمایا اس بندہ صالح کے لیے عرش جھوم اٹھا اور اس کے لیے آسمان کے دروازے کھولے گئے اور اس پر عارضی سختی ہوئی پھر وہ دور بھی ہوگئی۔

رواہ ابن عساکر

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

۳۷۱۰۱..... حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ستر سال کی عمر میں اسلام قبول کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۰۲..... "ایضاً" حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے غزوۂ احد میں رسول اللہ ﷺ کا دفاع کیا حالانکہ ترکش میں کوئی تیر نہیں تھا۔ آپ نے فرمایا: اے سعد! میرے ماں باپ تم پر فدا ہو جائیں تیر برساتے جاؤ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے اپنے والدین جمع فرمائے یہ فضلیت مجھ سے پہلے کسی کو ملی ہے اور نہ دوبارہ اٹھائے جانے تک کسی کو ملے گی۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۰۳..... حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غزوۂ احد کے دن رسول اللہ ﷺ مجھے تیر پکڑاتے رہے اور فرماتے تیر برساؤ میرے ماں باپ تم پر فدا ہو جائیں۔ رواہ ابو یعلی وابن عساکر

۳۷۱۰۴..... حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ احد کے دن وہ تیر برساتے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے ماں باپ تم پر فدا جائیں یہ تمہیں کافی ہے۔ رواہ ابو یعلی وابن عساکر

۳۷۱۰۵..... سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم میں چوتھے نمبر پر اسلام لایا رسول اللہ ﷺ نے احد کے دن میرے لیے اپنے والدین جمع کر کے فرمایا: اے سعد تیر برساؤ میرے ماں باپ تم پر فدا جائیں یا اللہ اس کے تیر کو نشانے پہ لگا اور اس کی دعا قبول فرما۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۰۶..... حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے احد کے دن مسلمانوں سے فرمایا: سعد کو تیر دیتے رہو اسے سعد تیر برساؤ کا

تیر برساؤ میرے ماں باپ تم پر فدا جائیں۔رواہ ابن جریر
۳۷۱۰۷......حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں عرب میں سے پہلا شخص ہوں جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیر اچلایا یعنی غزوہ اور جنگ میں۔
رواہ ابن ابی شیبۃ والحسن بن سفیان وابونعیم فی المعرفۃ
۳۷۱۰۸......"مسند جابر بن سمرۃ" حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں سب سے پہلے تیر چلانے والے حضرت سعد رضی اللہ عنہ ہیں۔رواہ ابن ابی شیبۃ
۳۷۱۰۹......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں سنا کہ آپ نے سعد رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی کے لیے اپنے والدین فدا کیے ہوں چنانچہ میں نے آپ کو فرماتے سنا تیر برساؤ میرے ماں بات تم پر فدا جائیں۔رواہ ابن عساکر
کلام:......حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں ابوزہیر عبدالرحمٰن بن مغراء ابوسعد بقال سے روایت کرتے ہیں اور وہ دونوں ضعیف ہیں دیکھئے الحفاظ ۴۲۰۔
۳۷۱۱۰......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے احد کے دن رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا: دشمنوں کے سینوں کا نشانہ لو میرے ماں باپ تم پر فدا ہو جائیں سعد رضی اللہ عنہ تیر کمان میں رکھتے اور کہتے تیرا تیر تیرے راستے میں ہے۔یا اللہ! اپنے رسول کی مدد فرما۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ! سعد کی دعا قبول فرما۔رواہ ابن عساکر وفیہ المذکوران وابن ابی شیبۃ
۳۷۱۱۱......نافع ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا: اس دروازے سے ایک شخص داخل ہوگا جو اہل جنت میں سے ہے ہم میں سے ہر شخص تمنا کرنے لگا کہ داخل ہونے والا شخص اس کے خاندان سے ہو یکا یک ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوں۔رواہ ابن عساکر
۳۷۱۱۲......سالم بن عبداللہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا: اس دروازے سے ایک شخص داخل ہوگا جو اہل جنت میں سے ہوگا چنانچہ سعد رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے۔رواہ ابن عدی وابن عساکر
۳۷۱۱۳......سعید بن مسیّب کہتے ہیں: سعد رضی اللہ عنہ نے احد کے دن مسلمانوں میں سب سے زیادہ جان فشانی سے جنگ لڑی۔
رواہ ابن ابی شیبۃ
۳۷۱۱۴......ابن شہاب کہتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے احد کے دن ایک تیر سے تین آدمیوں کو قتل کیا چنانچہ ایک تیر کا نشانہ لیا اور برسا دیا پھر وہی تیر مشرکین نے واپس مسلمانوں پر مارا سعد رضی اللہ عنہ نے وہ تیر لیا اور دے مارا جس سے دوسرا شخص قتل ہوا پھر وہی تیر واپس لوٹا اور سعد رضی اللہ عنہ نے تیر کا نشانہ لے کر دے مارا اور اسے بھی قتل کر دیا چنانچہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی اس مہارت پر لوگ تعجب کرتے تھے سعد رضی اللہ عنہ فرماتے یہ تیر نبی کریم ﷺ نے مجھے دیا تھا۔رسول اللہ ﷺ نے سعد رضی اللہ عنہ پر اپنے والدین فدا کیے۔رواہ ابن عساکر
۳۷۱۱۵......زہری کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک سریہ بھیجا اس میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے یہ سریہ سر زمین حجاز میں رابغ مقام کی طرف بھیجا تھا مشرکین کو مسلمانوں سے شکست اٹھانی پڑی تھی چنانچہ سعد رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کی طرف سے مشرکین پر تیر برسائے سعد رضی اللہ عنہ پہلے شخص تھے جنھوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیر چلایا اور اسلام میں یہ پہلی جنگ تھی تیراندازی کے دوران سعد رضی اللہ عنہ یہ اشعار پڑھتے رہتے تھے:

الا ھل الی رسول اللہ آنی
حمیت صحابی بصدور نبلی
اذودلبھا عدوھم ذیارا
بکل حزنۃ وبکل سھل
فما یعتد رام فی عدو
بسھم فی سبیل اللہ قبلی

کوئی شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس نہیں جاتا کہ میں نے اپنے ساتھیوں کا تیروں سے دفاع کیا ہے میں نے تیروں سے دشمن کو آگے دھکیل دیا خواہ ان کے آگے پہاڑی راستہ آیا یا ہموار راستہ آیا کسی تیرانداز پر دشمن کے متعلق اعتماد نہیں کہ اس نے مجھ سے پہلے اللہ کی راہ میں تیر چلایا ہو۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۱۱۶..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا: اہل جنت میں سے ایک شخص تمہارے اوپر نمودار ہونے والا ہے چنانچہ سعد رضی اللہ عنہ نمودار ہوئے دوسرے دن بھی رسول اللہ ﷺ نے یہی فرمایا: چنانچہ صبح کو بھی سعد رضی اللہ عنہ اپنے مرتبہ کے ساتھ نمودار ہوئے اس کے بعد دوسرے دن بھی رسول اللہ ﷺ نے یہی فرمایا: اور ایک بار پھر سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے مرتبہ میں نمودار ہوئے جب رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ غبطہ میں آکر اٹھ کھڑے ہوئے اور کہا: میں اپنے والد کو سزاوار عتاب سمجھتا ہوں اور قسم کھاتا ہوں کہ اپنے والد کے پاس تین دن تک نہیں جاؤں گا اگر آپ دیکھیں کہ میں آپ کے پاس آتا ہوں حتیٰ کہ میری قسم پوری ہو جائے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا خیال ہے کہ انھوں نے ساعد رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک رات بسر کی حتیٰ کہ فجر کا وقت ہو گیا اور اپنی جگہ سے ہلے تک نہیں البتہ جب اپنے بستر پر کروٹ بدلتے اللہ کا ذکر اور تکبیر کہہ دیتے اور پھر فجر کے وقت اٹھے پورا وضو کیا اور صبح کا ناشتہ کیا (یعنی روزہ بھی نہیں رکھا) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں تین دن تک انھیں دیکھتا رہا انھوں نے اپنے اس دستور العمل پر مزید اضافہ نہیں کیا البتہ میں نے ان کے منہ سے خیر و بھلائی کے سوا کوئی بات نہیں سنی حتیٰ کہ جب تین راتیں گزر گئیں قریب تھا کہ میں ان کے عمل کو کمتر سمجھتا۔ میں نے کہا: میرے اور میرے والد کے درمیان غم وغضب اور ہجرت کا فرق نہیں لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو تین دن تک تین مجلسوں میں فرماتے سنا: اہل جنت میں سے ایک شخص تمہارے اوپر نمودار ہوگا اور تینوں مرتبہ آپ ہی نمودار ہوئے میں نے چاہا آپ کے پاس رات گزاروں اور آپ کا عمل دیکھوں پھر میں آپ کی اقتدا کروں لیکن میں نے آپ کا کوئی زیادہ عمل نہیں دیکھا لہٰذا آپ ہی بتائیں کس عمل نے آپ کو اس مقام تک پہنچا دیا ہے جو رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا ہے؟ سعد رضی اللہ عنہ بولے: مجھے تو اپنے عمل میں کوئی ایسی چیز نظر نہیں آتی البتہ میں اپنے دل میں کسی مسلمان کے لیے برا نہیں سوچتا ہوں اور نہ ہی برا کہتا ہوں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہی وہ چیز ہے جس نے آپ کو اس مقام تک پہنچا دیا ہے اور بلاشبہ یہ ایسا عمل ہے جس کے بجالانے کی مجھ میں طاقت نہیں ہے۔ (رواہ ابن عساکر ورجالہ الصحیح الا ان ابن شھاب قالع حدثنی من لا اتھم عن انس قلت! حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے بعض فضائل تتمہ عشرہ مبشرہ میں خلفاء اربعہ کے بعد بیان ہو چکے ہیں)

حضرت سعد بن قیس عنزی رضی اللہ عنہ

۳۷۱۱۶..... حضرت سعد بن قیس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا: تمہارا کیا نام ہے؟ انھوں نے جواب دیا: میرا نام سعد الخیل ہے آپ نے فرمایا: بلکہ تمہارا نام سعد الخیر ہے۔ رواہ ابن مندہ وقال غریب

حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ

۳۷۱۱۷..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک اچھا سا کپڑا لے کر حاضر ہوئی اور کہنے لگی: میں نے نیت کی ہے کہ یہ کپڑا اس شخص کو دوں گی جو عرب میں سب سے زیادہ مکرم ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے عورت سے فرمایا: یہ کپڑا اس لڑکے کو دے دو یعنی حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کو۔ سعید رضی اللہ عنہ سامنے کھڑے تھے اسی وجہ سے کپڑوں کو الثیاب السعیدۃ'' کہا جاتا ہے۔

رواہ الزبیر بن بکار وابن عساکر

حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ

۳۷۱۱۸　''مسند الصدیق'' عبدالملک بن ھشام نے سیرت میں بیان کیا ہے مجھے ابوبکر زبیری نے حدیث سنائی ہے کہ ایک شخص حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کی ایک چھوٹی سی بچی ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سینے پر بیٹھی کھیل رہی تھی اور آپ رضی اللہ عنہ اس کے بوسے لے رہے تھے اس شخص نے پوچھا: یہ بچی کون ہے؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ اس شخص کی بچی ہے جو مجھ سے افضل ہے یعنی سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کی بچی ہے سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ بیعت عقبہ کے دن کے نقباء میں سے تھے جنگ بدر میں شریک رہے تھے اور غزوہ احد میں شہید ہوئے۔

کلام:.......ابن کثیر کہتے ہیں یہ حدیث معضل ہے۔

فائدہ:......حدیث معضل وہ ہوتی ہے جس کی سند سے دو یا دو سے زائد راوی محذوف ہوں۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ

۳۷۱۱۹　''مسند سلمہ بن اکوع'' حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات غزوات کیے ہیں اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی سات غزوات کیے ہیں رسول اللہ ﷺ نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو ہمارا امیر مقرر کیا تھا۔

رواہ یعقوب بن سفیان وابن عساکر

۳۷۱۲۰.....''ایضاً'' ایاس بن سلمہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں: وہ کہتے ہیں: میں نے معرکہ آرائی کے لیے ایک شخص کو للکارا اور میں نے اسے قتل کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کا ساز و سامان انعام میں مجھے عطا کیا۔ رواہ ابن جریر

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

۳۷۱۲۱　قتادہ اور ابن زید بن جدعان کہتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے بیچ چپقلش بن تھی ایک مرتبہ بہت سارے صحابہ رضی اللہ عنہم مجلس لگائے بیٹھے تھے حضرت سعد رضی اللہ عنہ بولے: اے فلاں اپنا شجرہ نسب بیان کرو اس شخص نے اپنا نسب بیان کر دیا اس کے بعد سعد رضی اللہ عنہ ایک کے بعد دوسرے سے اس کا سلسلہ نسب پوچھتے رہے حتیٰ کہ نوبت حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ تک پہنچی ان سے کہا: اے فلاں تو بھی اپنا سلسلہ نسب بیان کر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بولے: میں اسلام میں اپنا سلسلہ نسب نہیں پہچانتا لیکن میں اپنے آپ کو سلمان ابن اسلام کہتا ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جانتے ہو کہ خطاب جاہلیت میں معزز ترین شخص تھے اور میں عمر ابن اسلام سلمان بن اسلام کا بھائی ہوں۔ (یعنی ہمارا سلسلہ نسب اسلام ہے) کیا تم نے نہیں سنا کہ ایک شخص نے جاہلیت میں اپنا نسب نو (۹) آباء تک گنا جب کہ ان کا دسواں دوزخ میں ہے۔ اور جو شخص اپنا نسب اسلام میں کسی شخص سے منسوب کرتا ہے اور اوپر والوں کو چھوڑ دیتا ہے لامحالہ وہ اس کے ساتھ جنت میں ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق والبیھقی فی شعب الایمان

۳۷۱۲۲　بنی خامر کا ایک شخص اپنے ماموں سے روایت نقل کرتا ہے کہ جب حضرت سلمان رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے فرمایا: ہمارے ساتھ چلو تاکہ ہم سلمان کا استقبال کریں۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۲۳　سالم بن ابی جعد سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا چھ ہزار (درہم) وظیفہ مقرر کیا۔

رواہ ابوعبید فی الاموال وابن سعد

٣٧١٢٤..... حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رامہرمز میں اپنے خاندان کے ساتھ رہتا تھا میں اپنے ایک معلم کے پاس لکھنے پڑھنے جاتا تھا اور راستے میں ایک راہب آتا تھا جب میں راہب کے پاس سے گزرتا تھوڑی دیر کے لیے اس کے پاس بیٹھ جاتا وہ مجھے آسمانوں اور زمین کی خبریں سناتا حتیٰ کہ میں اس سے متاثر ہو کر اسی کا بن بیٹھا اور لکھنے پڑھنے کا سلسلہ ترک کر دیا میرے معلم نے گھر والوں کو خبر کر دی اور کہا: یہ راہب تمہارے بیٹے کو خراب کر رہا ہے اسے یہاں سے نکال دو چنانچہ میں گھر والوں سے چھپ کر راہب کے ساتھ ہو لیا اور ہم دونوں موصل جا پہنچے وہاں ہم نے چالیس راہب پائے میں نے دیکھا کہ موصل کے راہب میرے ساتھ راہب کی بڑی قدر و تعظیم کرتے ہیں، میں راہب کے ساتھ کئی مہینوں تک رہا حتیٰ کہ میں بیمار پڑ گیا ان راہبوں میں سے ایک راہب کہنے لگا: میں بیت المقدس جاتا ہوں تاکہ اس میں نماز پڑھوں یہ سن کر مجھے بڑی خوشی ہوئی اور میں نے کہا: میں بھی تمہارے ساتھ چلتا ہوں چنانچہ میں بھی اس کے ساتھ ہو لیا میں نے اسے بڑا صبر آزما پایا، وہ مسلسل چلتا رہا جب مجھے تھکا ہوا دیکھتا کہتا: سو جاؤ میں سو جاتا جب کہ وہ کھڑا ہو کر نماز میں مشغول ہو جاتا۔ چنانچہ اس نے ایک دن بھی کھانا نہیں کھایا حتیٰ کہ ہم بیت المقدس پہنچ گئے وہاں پہنچ کر راہب سو گیا اور مجھے تاکید کی کہ جب سایہ یہاں تک پہنچے مجھے جگا دینا وہ آرام سے سو گیا اور جیسا سایہ مطلوبہ نشان پر پہنچا میں نے راہب کو بیدار کرنا چاہا پھر مجھے خیال آیا کہ بیچارا رات کو بھی بیدار رہتا ہے لہٰذا تھوڑی دیر کے لیے اور سو لے چنانچہ گھڑی بھر نہیں گزرنے پائی تھی کہ راہب خود ہی بیدار ہو گیا اور کہنے لگا: میں نے تمہیں کہا نہیں تھا کہ مجھے بیدار کرنا ہے؟ میں نے عذر بیانی سے کام لیا اور کہا تم سوتے نہیں وہ اس لیے میں نے چاہا تھوڑی دیر سو لو اور یوں سایہ مطلوبہ نشان سے تجاوز کر گیا راہب بولا: مجھے پسند نہیں کہ مجھ پر ایک گھڑی بھی ایسی گزرے جس میں میں اللہ کا ذکر نہ کروں۔ پھر ہم بیت المقدس میں داخل ہو گئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ دروازے پر ایک اپاہج سائل مانگ رہا ہے اس نے راہب سے بھی سوال کیا مجھے لازم نہیں راہب نے اسے کیا جواب دیا۔ جب ہم باہر نکلے سائل نے پھر سوال کیا راہب نے اسے کچھ نہ دیا، سائل بولا: تم اندر داخل ہوئے مجھے کچھ نہیں دیا اور اب باہر نکلے ہو تب بھی مجھے کچھ نہیں دیا، سائل اپاہج تھا اور چل نہیں سکتا تھا۔ راہب نے کہا: کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ تم سیدھے کھڑے ہو جاؤ اور چلنے پھرنے کے قابل ہو جاؤ؟ سائل نے کہا: جی ہاں راہب نے اس کے لیے دعا کی اور وہ دیکھتے ہی دیکھتے کھڑا ہو گیا اور چلنے لگا مجھے اس پر بڑا تعجب ہوا۔ راہب باہر نکل کر چل پڑا جب کہ میں اسی ششں و پنج میں راستہ بھول گیا میں بھی باہر نکلا اور لوگوں سے راہب کے متعلق پوچھنے لگا اتنے میں انصار کے چند مسافروں سے میری ملاقات ہوئی میں نے ان سے پوچھا کیا تم نے ایسے ایسے حلیہ کا کوئی شخص دیکھا ہے؟ مسافر بولے: یہ تو ہمارا بھاگا ہوا غلام ہے انھوں نے مجھے پکڑ لیا اور مجھے ایک آدمی کی نگرانی میں دے دیا چنانچہ وہ مجھے مدینہ لے آئے اور اپنے ایک باغ میں مجھے بگار پر لگا دیا میں کھجور کے پتوں سے یہ چیزیں بنانے لگا مجھ سے راہب نے کہا تھا: اللہ تعالیٰ نے عرب میں کوئی نبی نہیں پیدا کیا عنقریب عربوں میں ایک نبی کا ظہور ہونے والا ہے۔ اگر تم اسے پاؤ اس کی تصدیق کرو اور اس پر ایمان لاؤ اس کی نشانی یہ ہے کہ وہ ہدیہ قبول کرتا ہوگا اور صدقہ نہیں کھائے گا اور یہ کہ اس کی پشت پر مہر نبوت ہے میں مدینہ میں عرصہ تک ٹھہرا رہا۔ پھر اہل مدینہ نے کہا: نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لا رہے ہیں میں اپنے ساتھ کھجوریں لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: یہ صدقہ کی کھجوریں ہیں آپ نے فرمایا ہم صدقہ نہیں کھاتے میں نے کھجوریں اٹھا لیں میں آپ کی خدمت میں کھجوریں لے کر دوبارہ حاضر ہوا کھجوریں آپ کے سامنے رکھیں فرمایا یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: یہ ہدیہ ہے۔ چنانچہ آپ نے کھجوریں تناول فرمائیں اور آپ کے پاس حاضرین نے بھی تناول کیں پھر میں مہر نبوت دیکھنے کے لیے آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا، آپ ﷺ فوراً سمجھ گئے اور کاندھوں سے چادر ہٹا دی میں نے کھلی آنکھوں سے مہر نبوت دیکھی میں ایمان لے آیا اور آپ کی تصدیق کر دی میں نے کھجوروں کے سو (١٠٠) عدد پودے کاشت کرنے پر مکاتبت (بدل آزادی) کر لی چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست اقدس سے پودے کاشت کیے حتیٰ کہ سال بھی نہیں گزرنے پایا تھا کہ پودے جوان ہو گئے اور ان کے ساتھ کھجوریں لگ گئیں۔ رواہ عبدالرزاق

٣٧١٢٥..... سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے اس شرط پر مکاتبت کر لی کہ وہ کھجور کے سو (١٠٠) پودے کاشت کریں گے اور جب ان سے کھجوریں کھائی جائیں گی تو وہ آزاد ہو جائیں گے۔ رواہ عبدالرزاق

٣٧١٢٦..... عامر بن عطیہ کہتے ہیں: میں نے سلمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انھیں کھانے پر مجبور کیا جاتا تھا سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے: مجھے اتنی

بات کافی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ بھوک اس شخص کو لگے گی جو دنیا میں سب سے زیادہ پیٹ بھر کر کھاتا ہوں اے سلمان، دنیا مؤمن کا قید خانہ ہے اور کافر کی جنت ہے۔ رواہ العسکری فی الامثال

۳۷۱۲۷..... حارث بن عمیرہ کہتے ہیں: میں مدائن میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے انھیں چمڑے کے کارخانہ میں کچے چمڑوں کو دباغت دیتے ہوئے پایا جب میں نے سلام کیا انھوں نے فرمایا: اپنی جگہ کھڑے رہو میں ابھی باہر آنا چاہتا ہوں میں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! میں نہیں سمجھتا کہ آپ نے مجھے پہچانا ہو سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیوں نہیں، میری روح نے تمہاری روح کو پہچان لیا ہے چونکہ روحیں جمع شدہ لشکر ہیں، ان میں سے جن روحوں کا آپس میں تعارف ہو جاتا ہے وہ آپس میں مل جاتی ہیں اور جن کا تعارف نہ ہو وہ الگ الگ ہو جاتی ہیں۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۱۲۸..... حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں عظماء فارس کے بیٹوں میں سے ہوں میرا شمار کاتبین میں تھا میری معیت میں دو غلام تھے یہ غلام جب اپنے معلم سے واپس لوٹتے راستہ میں ایک راہب کے پاس جاتے ایک دن میں بھی ان کے ساتھ راہب کے پاس چلا گیا راہب بولا: کیا میں نے تمہیں منع نہیں کیا تھا کہ میرے پاس صرف ایک آدمی آیا کرو، اس کے بعد میں نے راہب کے پاس آنا جانا شروع کر دیا اور یوں میں غلاموں کی نسبت راہب کو زیادہ محبوب ہو گیا۔ راہب نے مجھے کہا جب تم سے گھر والے تاخیر کی بابت پوچھیں کہہ دو: معلم نے مجھے تاخیر کر دی اگر معلم پوچھے کہہ دو گھر والوں نے تاخیر کر دی کچھ عرصہ کے بعد راہب نے وہاں سے کوچ کرنے کا ارادہ کر لیا میں نے کہا: میں بھی تمہارے ساتھ جاؤں گا چنانچہ میں بھی اس کے ساتھ ہو لیا اور ہم ایک بستی میں جا پہنچے وہاں ایک عورت راہب کے پاس آتی جب راہب کی وفات کا وقت قریب ہوا اس نے کہا: اے سلمان! میرے سر کے پاس ایک گڑھا کھود میں نے گڑھا کھودا گڑھے سے درہموں بھرا ایک مٹکا برآمد ہوا راہب نے مجھے حکم دیا یہ دراہم میرے سینے پر بہادو میں نے دراہم اس کے سینے پر بہادیے وہ کہتا جارہا تھا میرے اعتماد و اقتناء کی ہلاکت پھر وہ مر گیا۔ اس کے بعد میں نے دوسرے راہبوں سے کہا: مجھے کوئی ایسا عالم شخص بتاؤ جس کی میں پیروی کروں؟ راہبوں نے ایک شخص کا مجھے بتایا، میں اس کے پاس آ گیا اور اس سے کہا: میں صرف حصول علم کے لیے تیرے پاس آیا ہوں، راہب بولا اللہ کی قسم! سوائے ایک شخص کے میں کسی کو نہیں جانتا جس کا سرزمین تہامہ میں ظہور ہونے والا ہے۔ اگر تم ابھی جاؤ تو اس سے مل سکتے ہو۔ یاد رکھو اس میں تین نشانیاں ہیں۔ ہدیہ کھالیتا ہے صدقہ نہیں کھاتا اور دائیں کاندھے کی ہڈیوں کے جوڑ پر مہر نبوت ہے جو کبوتری کے انڈے کے مشابہ ہے اس کا رنگ کھال کا رنگ ہے، چنانچہ میں حق کی تلاش میں چل پڑا اور گنواروں کی بستی پر سے میرا گزر ہوا انھوں نے مجھے پکڑ کر غلام بنا لیا اور پھر مجھے بیچ ڈالا حتیٰ کہ اہل مدینہ کی ایک عورت نے مجھے خرید لیا میں نے مدینہ میں لوگوں کو نبی کریم ﷺ کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا میں نے اپنی مالکن سے کہا: مجھے ایک دن کی اجازت دو وہ مان گئی، میں نے لکڑیاں جمع کیں اور انھیں بیچ کر کھانا پکایا اور کھانا لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا، کھانا تھوڑا تھا میں نے آپ کے سامنے رکھ دیا، آپ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: یہ صدقہ ہے آپ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: یہ کھاؤ جب کہ آپ نے خود نہیں تناول فرمایا میں نے سوچا ایک نشانی صحیح ثابت ہوئی۔ پھر کچھ عرصہ بعد میں نے اپنی مالکہ سے کہا مجھے ایک دن کی اجازت دو اس نے کہا: جی ہاں میں نے لکڑیاں جمع کیں اور انھیں بیچ کر کھانا تیار کیا اور اسے آپ کے پاس لے آیا آپ ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان تشریف فرما تھے میں نے کھانا آپ کے سامنے رکھ دیا آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: یہ ہدیہ ہے۔ آپ نے تناول فرمانے کے لیے اپنا ہاتھ رکھ دیا اور صحابہ سے بھی کھانے کو فرمایا: میں آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا آپ فوراً سمجھ گئے اور اپنی چادر کاندھے سے اتار دی میں نے جو آنکھ اٹھا کر دیکھا مہر نبوت کو سامنے پایا میں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، آپ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ میں نے اپنے ساتھی شخص کا واقعہ سنایا پھر میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ جنت میں داخل ہو گا؟ چونکہ اسی نے مجھے بتایا ہے کہ آپ نبی ہیں۔ آپ نے فرمایا: جنت میں صرف مسلمان شخص ہی داخل ہو گا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۷۱۲۹..... عامر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ المعروف ابن عبد قیس روایت نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ جزع کرنے لگے۔ حاضرین نے کہا: اے ابو عبداللہ آپ کیوں جزع کر رہے ہیں حالانکہ آپ کو بھلائی میں سبقت

حاصل ہے آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوات میں شریک رہے اور بڑی بڑی فتوحات میں شامل رہے سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ چیز جزع فزع پر مجبور کر رہی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ سے رخصت ہوئے آپ نے ہمیں وصیت کی تھی کہ آدمی کو اتنا مال کافی ہے جتنا کہ مسافر کا زادراہ ہوتا ہے۔ پس یہی چیز مجھے جزع پر مجبور کر رہی ہے چنانچہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا مال جمع کر کے اس کی قیمت کا اندازہ لگایا گیا تو وہ پندرہ دینار کے برابر نکلا۔ رواہ ابن حسان وابن عساکر

۳۷۱۳۰..... ابوجعفر کی روایت ہے کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بنونضیر کے کچھ لوگوں کے غلام تھے انھوں نے اس شرط پر سلمان رضی اللہ عنہ سے مکاتبت کر لی کہ وہ ان کے لیے اتنے اتنے کھجور کے پودے کاشت کریں گے رسول اللہ ﷺ نے سلمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ہر گڑھے کے پاس پودا رکھ دو پھر صبح کو نبی کریم ﷺ خود تشریف لے گئے اور اپنے دست اقدس سے گڑھے میں پودا کھڑا کیا اور سلمان رضی اللہ عنہ کے لیے دعا فرمائی۔ یوں لگتا تھا گویا پودے سمندر کے درمیان ہوں اور وہاں سے پروان چڑھتے دکھائی دیتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو یہ سرزمین غنیمت میں عطا کی یہ ہموار زمین تھی آپ نے اسے مدینہ میں صدقہ قرار دے دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۳۷۱۳۱..... مالک، زہری سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کی روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ قیس بن مطاطیہ مسلمانوں کے ایک حلقہ کے پاس آیا حلقہ میں حضرت سلمان فارسی صہیب رومی اور بلال حبشی رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے تھے قیس بن مطالیہ بولا: اوس اور خزرج اس شخص۔ (سلمان فارسی رضی اللہ عنہ) کی مدد کے لیے کھڑے ہو گئے ہیں لہٰذا ان کا کیا حال ہوگا؟ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ قیس کی طرف کھڑے ہوئے اور اس کے گلے میں چادر ڈال کر اسے پکڑ لیا اور اسے کھینچتے ہوئے نبی کریم ﷺ کے پاس لے آئے اور اس کی کہی ہوئی بات بیان کی رسول اللہ ﷺ غصہ میں کھڑے ہوئے حتیٰ کہ آپ کی چادر زمین پر گھسٹتی جارہی تھی آپ مسجد میں داخل ہوئے اور اعلان کیا گیا: الصلاۃ جامعۃ'' آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: اے لوگو! رب تعالیٰ ایک ہے باپ بھی ایک ہے دین بھی ایک ہے خبردار! عربیت نہ تمہارا باپ ہے نہ ماں یہ تو صرف ایک زبان ہے لہٰذا جو عربی زبان بولتا ہے وہ عربی ہے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے قیس کو گلے میں چادر ڈالا کر پکڑ رکھا تھا عرض کیا: یارسول اللہ! آپ اس منافق کے بارے میں کیا فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا: اسے دوزخ کے رحم وکرم پر چھوڑ دو چنانچہ قیس بن مطالیہ ان لوگوں میں سے ہے جو مرتد ہو گئے تھے اور اسی حالت میں وہ قتل کیا گیا۔ رواہ ابن عساکر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ۔

حضرت سندر ابوعبداللہ مولائے زنباع جذامی رضی اللہ عنہ

۳۷۱۳۲..... ''مسند عمر رضی اللہ عنہ'' عمرو بن شعیب اپنے والد اور دادا کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ زنباع جذامی کا ایک غلام تھا جسے سندر کہا جاتا تھا۔ زنباع نے سندر کو اس حال میں پایا کہ وہ زنباع کی لڑکی کا بوسہ لے رہا تھا زنباع نے سندر کے خصیے ناک اور کان کاٹ دیے بعد میں سندر کو نبی کریم ﷺ کے پاس لایا گیا نبی کریم ﷺ نے زنباع کو پیغام بھیجوا کر اپنے پاس بلایا اور فرمایا: غلاموں پر اتنا بوجھ نہ ڈالو جس کے اٹھانے کی وہ طاقت نہ رکھتے ہوں، انھیں وہی کچھ کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو انھیں وہی کپڑے پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو۔ اگر تم ان سے راضی ہوں انھیں اپنے پاس رہنے دو اور اگر تم انھیں ناپسند کرو تو انھیں بیچ ڈالو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو عذاب میں مبتلا مت کرو جس شخص کو مثلہ کر دیا جائے یا اسے آگ جلا دیا جائے وہ آزاد ہے۔ لہٰذا سندر اللہ اور اس کے رسول کا آزاد کردہ غلام ہے آپ ﷺ نے سندر کو آزاد کر دیا سندر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میری وصیت کریں۔ آپ نے فرمایا: میں تمہاری ہر مسلمان کو وصیت کرتا ہوں جب رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہوئے سندر رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: رسول اللہ ﷺ نے میرے متعلق جو وصیت کی تھی اس کی حفاظت کرو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سندر کا وظیفہ جاری کر دیا جب ابوبکر رضی اللہ عنہ دنیا سے رخصت ہوئے تو سندر رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: رسول اللہ ﷺ کی وصیت کی حفاظت کرو۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں اگر تم میرے پاس رہنا پسند کرو تو میں تمہارا وظیفہ جاری کردوں گا جو ابوبکر

رضی اللہ عنہ نے تمہارے لیے مقرر کیا تھا ورنہ جس جگہ تم جانا چاہتے ہو چلے جاؤ میں وہاں کے گورنر کے نام نوشتہ تحریر کردوں گا سندر رضی اللہ عنہ بولے: میں مصر جانا چاہتا ہوں چونکہ مصر زرخیز زمین ہے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام نوشتہ تحریر کردیا اور لکھا: امابعد! سندر تمہارے پاس آنا چاہتا ہے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی وصیت کی حفاظت کرو۔ جب سندر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں وسیع زمین اور عالیشان گھر جائیداد میں دیا، سندر رضی اللہ عنہ نے وہیں زندگی گزارنی شروع کردی جب سندر رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو جائیداد کو اللہ تعالیٰ کے جمیع مال میں شامل کرلیا گیا۔

رواہ ابن سعد ۷/۵۰۴ وابن عبد الحکیم وابن مسندہ فی المعرفۃ

۳۷۱۳۳ ..... یزید بن ابی حبیب کی روایت ہے کہ زنباع جذامی نے اپنے غلام پر تہمت لگائی جس کی پاداش میں اس نے غلام کو خصی کرنے کا حکم دیا پھر اس کے ناک اور کان کاٹ دیئے غلام رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا آپ نے غلام کو آزاد کردیا اور فرمایا: جو غلام بھی مثلہ کیا جائے وہ آزاد ہے وہ اللہ اور اس کے رسول کا آزاد کردہ غلام ہے چنانچہ یہ غلام مدینہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس رہا اس سے بڑی ہمدردی کی جاتی تھی، جب آپ رضی اللہ عنہ کا مرض شدت اختیار کرتا گیا سندر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے دیکھ رہے ہیں آپ کے بعد میرا کون ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہاری ہر مؤمن کو وصیت کرتا ہوں۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ نامزد کیا گیا تو سندر رضی اللہ عنہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: رسول اللہ ﷺ کی وصیت کی حفاظت فرمائیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم مسلمانوں کے جس لشکر کے ساتھ لاحق ہونا چاہتے ہو چلے جاؤ میں انھیں تمہارے ساتھ ہمدردی کرنے کا لکھ دوں گا۔ سندر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں مصر جانا چاہتا ہوں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ سندر کو وسیع زمین جائیداد میں دو۔ سندر رضی اللہ عنہ مصر ہی میں رہے۔

رواہ ابن عبدالحکیم

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ

۳۷۱۳۴ ''ابواسحاق کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: میرے پاس سہل کو بلالاؤ نہ کہ حزن کو یعنی سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو چونکہ ان کا سابقہ نام حزن تھا۔ رواہ ابن عساکر

حضرت سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ

۳۷۱۳۵ ..... عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہوئے تو حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ مکہ کے گورنر تھے جب انھیں نبی کریم ﷺ کی وفات کی خبر پہنچی مسجد میں آہ و بکا کی آوازیں بلند ہوئیں عتاب رضی اللہ عنہ اٹھے اور مکہ کی گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی میں جا گھسے حضرت سہیل بن عمرو عتاب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور کہا: مسجد میں تشریف لائیں اور لوگوں سے بات کریں عتاب رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی وفات کے ہوتے ہوتے میں لوگوں سے کلام کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ سہیل رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے ساتھ چلئے میں آپ کی کفایت کروں گا، دونوں چل پڑے اور مسجد میں آ گئے سہیل رضی اللہ عنہ لوگوں سے خطاب کرنے کھڑے ہوئے اور حمد وثناء کے بعد بالکل ایسا ہی خطاب کیا جیسا کہ مدینہ میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کیا تھا اس میں ذرہ برابر بھی کمی زیادتی نہیں کی حضرت سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ غزوہ بدر کے موقع پر قیدیوں میں شامل تھے، ان کے متعلق رسول کریم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم اس کے دانت نکالنے کے درپے کیوں ہوگئے ہو؟ اسے چھوڑو عنقریب اللہ تعالیٰ اسے ایسے مقام پر کھڑا کرے گا جو تجھے خوش کردے گا چنانچہ آپ کی بات یوں پوری ہوئی یہ وہی مقام ہے جس پر آج سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عتاب رضی اللہ عنہ کی گورنری ضبط ہوکر رہ گئی۔ رواہ سیف وابن عساکر

۳۷۱۳۶ ..... ''مسند علی'' واقدی ابوبکر واسماعیل ابن محمد، اپنے والد سے عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: بدر کے دن

میں نے سہیل بن عمرو کے تیر مارا جس سے انھیں گہرا زخم لگا میں خون کے نشانات دیکھتا ہوا ان کے پیچھے گیا۔ چنانچہ انھیں مالک بن دخشم رضی اللہ عنہ نے پکڑ رکھا تھا میں نے کہا: یہ میرا قیدی ہے چونکہ میں نے ہی اسے تیر سے زخمی کیا ہے۔ جب کہ مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ میرا قیدی ہے چونکہ میں نے اسے پکڑا رہے۔ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی کریم نے فیصلہ کیا کہ تم دونوں نے اسے قید کیا ہے چنانچہ روحاء نامی جگہ سے مالک بن دخشم رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے سہیل بن عمرو نکل بھاگے مالک رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں اعلان کیا اور خود ان کی تلاش میں نکل گئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو بھی اسے پائے اسے قتل کردے چنانچہ نبی کریم ﷺ نے خود انھیں پایا اور قتل نہیں کیا جب سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ قید ہو گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کے دانت نکلوادیں تاکہ اس کی زبان لٹک جائے اور آپ کے خلاف تقریریں کرنے کبھی کھڑا نہ ہو۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں اسے مثلہ نہیں کرتا چونکہ اللہ تعالیٰ مجھے مثلہ کردے گا اگرچہ میں نبی ہی کیوں نہ ہوں۔ ہوسکتا ہے یہ ایسے مقام پر کھڑا ہو جسے تم اچھا سمجھو۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ کی رحلت کے موقع پر سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ لوگوں سے خطاب کرنے کھڑے ہوئے اور وہی خطاب کیا جو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مدینہ میں لوگوں سے کیا تھا گویا وہی خطاب سن لیا ہو۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کے خطاب کا علم ہوا فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تم اللہ کے قاصد ہو چونکہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: شاید وہ ایسے مقام پر کھڑا ہو جو تمہیں پسند ہو۔ جب سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ مقام ''شنوکہ پہنچے اور وہ مالک بن دخشم رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے سہیل رضی اللہ عنہ بولے: میں قضائے حاجت کے لیے جانا چاہتا ہوں لہٰذا میرا راستہ چھوڑ دوں چنانچہ مالک رضی اللہ عنہ ان کے قریب ہی کھڑے ہو گئے سہیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس پر میری طبیعت سخت منقبض ہوئی اور مجھے غصہ آ گیا، مالک رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹ گئے اور سہیل رضی اللہ عنہ نے موقع فرار مناسب سمجھتے ہوئے سیدھے آگے نکل گئے جب سہیل رضی اللہ عنہ کافی تاخیر کردی اور واپس نہ لوٹے تو مالک معاملہ جانچ گئے اور لوگوں میں ان کے بھاگ جانے کا اعلان کردیا، صحابہ رضی اللہ عنہم ان کی تلاش میں چل پڑے اور رسول اللہ ﷺ خود بھی ان کی تلاش میں نکل گئے اور اعلان کردیا: جو بھی اسے پائے وہ اسے قتل کردے چنانچہ سہیل رضی اللہ عنہ کو خود نبی کریم ﷺ نے پکڑ لیا سہیل رضی اللہ عنہ ببول کے درختوں میں چھپے بیٹھے تھے نبی کریم ﷺ نے ان کے ہاتھ گردن سے باندھ دینے کا حکم دیا اور پھر انھیں اپنی سواری کے ساتھ ساتھ پیدل چلنے کا حکم دیا حتیٰ کہ جب مدینہ پہنچے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی مجھے اسحاق بن حازم نے عبیداللہ بن مقسم کے واسطہ سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سنائی ہے جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی دراں حالیکہ رسول اللہ ﷺ اپنی قصویٰ نامی اونٹنی پر سوار تھے آپ نے اسامہ رضی اللہ عنہ کو اپنے آگے سوار کر لیا جب کہ سہیل رضی اللہ عنہ کے ہاتھ گردن سے بندھے ہیں تھے اور پیدل چل رہے تھے جب اسامہ رضی اللہ عنہ نے سہیل رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابویزید! عرض کیا: جی ہاں فرمایا: یہ وہی شخص ہے کہ جو میں روٹیاں کھاتا تھا۔ رواہ العقیلی

فائدہ:...... شنوکہ نامی جگہ سقیا اور ملل کے درمیان بدر کے قریب ایک پہاڑ ہے۔

حضرت سعد بن تمیم سکونی رضی اللہ عنہ

۳۷۱۳۶ ... ''مسند سعد رضی اللہ عنہ'' عثمان بن سعد دمشقی بلال بن سعد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ سعد رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو پایا ہے اور کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے دعا فرمائی۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۳۸ ...... عمرو بن قاری روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ تشریف لائے آپ نے سعد رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے مریض چھوڑ دیا جب آپ جعرانہ سے عمرہ کے لیے مکہ داخل ہوئے سعد رضی اللہ عنہ سخت تکلیف میں تھے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا کافی سارا مال ہے یمین میں وراثت کے اعتبار سے کلالہ ہوں۔ (یعنی میرے ماں باپ اور اولاد نہیں ہے) کیا میں اپنے مال کی وصیت کروں یا صدقہ کردوں'' آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ایک تہائی مال صدقہ کردوں؟ فرمایا: جی ہاں اور یہ بھی زیادہ ہے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں مہاجر تھا اور اب مدینہ میں نہیں ہوں۔ (کیا میری ہجرت میں کمی تو نہیں آئے گی) آپ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے امید کرتا ہوں کہ وہ تمہیں بلند مقام عطا

فرمائے گا تمہاری وجہ سے بہت ساری اقوام کو ذلیل کرے گا اور بہت ساری اقوام کو تم سے نفع پہنچائے گا اے عمرو بن قاری! جب سعد مر جائے اسے یہیں مدینہ کے راستے میں دفن کرنا۔ آپ نے ہاتھ سے اشارہ کر کے جگہ کی تعیین کی۔ رواہ ابن عساکر

حضرت سیمویہ بلقائی رضی اللہ عنہ

۳۷۱۳۹ ... منصور بن صبیح ابیع بن صبیح کے بھائی سیماہ یا سیمویہ سے روایت نقل کرتے ہیں سیمویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے اور آپ کے منہ مبارک سے میرے کانوں نے باتیں سنی ہیں، ہم بلقاء سے گندم لے کر گئے تھے تاکہ مدینہ میں بیچ دیں اور وہاں سے کھجوریں خرید لائیں۔ لیکن لوگوں نے کھجوریں دینے سے انکار کر دیا۔ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو خبر دی نبی کریم ﷺ نے انکار کرنے والوں سے فرمایا: کیا تمہیں یہ سستا غلہ کافی نہیں جو یہ اٹھا کر لائے ہیں مہنگی کھجوروں کے بدلہ میں؟ انھیں چھوڑ دو۔ سیمویہ رضی اللہ عنہا اہل بلقاء میں سے تھے، غالی قسم کے نصرانی تھے پھر اسلام قبول کیا اور ان کا اسلام اچھا رہا اور ایک سو بیس (۱۲۰) سال تک زندہ رہے۔

رواہ ابن مندہ وابن عساکر

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ

۳۷۱۴۰ ... جعید بن عبدالرحمن کہتے ہیں: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے چورانوے (۹۴) سال کی عمر میں وفات پائی تادم حیات معتدل اور تگڑے رہے حضرت سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں جانتا ہوں کہ میں نے اپنے کانوں اور آنکھوں سے کتنا نفع اٹھایا ہے یہ سب نبی کریم ﷺ کی دعا کی بدولت ہے۔ چنانچہ میری خالہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئیں اور عرض کیا: میرے اس بھانجے کو شکایت رہتی ہے اللہ تعالیٰ سے اس کے لیے دعا کریں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے میرے لیے دعا فرمائی۔ رواہ الحسن بن سفیان وابن عساکر

۳۷۱۴۱ ... عطاء مولائے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ سائب رضی اللہ عنہ کے سر کا درمیانی حصہ سیاہ اور باقی ماندہ حصہ اور داڑھی سفید تھی میں نے اس کی وجہ دریافت کی تو سائب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا نبی کریم ﷺ ہمارے پاس سے گزرے میں نے آپ کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: تو کون ہے؟ میں نے عرض کیا: میں سائب بن یزید غر بن قاسط کا بھانجا ہوں رسول اللہ ﷺ میرے سر پر دست شفقت پھیرا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں برکت عطا فرمائے، تب سے میرے سر کے یہ بال سفید نہیں ہوئے۔

رواہ ابن عساکر

حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ

۳۷۱۴۲ ... حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کا ہمعصر ہوں چنانچہ میری پیدائش بھی ہاتھیوں والے سال (عام الفیل) میں ہوئی۔ (رواہ ایعقوب سفیان وابن عساکر)

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا

۳۷۱۴۳ ... ''مسند احمد مولی ام سلمہ رضی اللہ عنہا عمران بجلی، احمر مولائے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: ہم ایک غزوہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے ہم ایک وادی سے گزرے میں نے زیادہ سے زیادہ آنا جانا شروع کر دیا نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: بلاشبہ تم تو آج ایک سفینہ (کشتی) کی مانند ہو۔ رواہ الحسن بن سفیان وابن مندہ والمالینی فی المؤلف وابونعیم

حرف صاد......حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ

۳۷۱۴۴ ... "مسند سعد بن عبادہ" حسن کی روایت کہ سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ہمارے پاس تھوڑی سی کھجوریں تھیں صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور کہا: مجھے یہ کھجوریں کھلاؤ میں نے عذر کیا کہ یہ تھوڑی سی کھجوریں ہیں نہ معلوم کب نبی کریم ﷺ یہ کھجوریں منگوالیں، جب صحابہ رضی اللہ عنہم کسی جگہ پڑاؤ کریں گے وہاں کھجوریں کھائیں گے تم بھی ان کے ساتھ مل کر کھا لینا صفوان رضی اللہ عنہ بولے: مجھے بھوک نے بہت ستایا ہے لہذا کھجوریں کھلاؤ میں نے کھجوریں دینے سے انکار کر دیا، صفوان رضی اللہ عنہ نے تلوار اٹھائی اور اس اونٹنی کی ٹانگیں کاٹ دیں جس پر کھجوریں لادی ہوئی تھیں۔ نبی کریم ﷺ کو اس کی خبر ہوئی آپ نے فرمایا: صفوان پوری رات صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس چکر لگائے رہے بالآخر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور ان سے پوچھا میں کہاں جاؤں؟ کیا میں کفر کی طرف چلا جاؤں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور انھیں خبر کی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صفوان سے کہو: ساتھ مل جائے۔

رواہ الشاشی وابن عساکر

۳۷۱۴۵ ... حسن نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی۔ (ابن عوف کہتے ہیں ان کا نام سفینہ ہے) سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے سفینہ رضی اللہ عنہ کی سواری پر نبی کریم ﷺ کا زادراہ رکھا ہوا تھا اتنے میں حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ آئے اور کہا: میں بھوکا ہوں سفینہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہیں چھوڑ دوں گا یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ مجھے حکم دے دیں اور جہاں لوگ پڑاؤ کریں گے تم بھی ان کے ساتھ مل کر کھا لینا صفوان رضی اللہ عنہ نے تلوار کی طرف اشارہ کیا اور اونٹنی کی کونچ کاٹ ڈالی اتنے میں صحابہ رضی اللہ عنہم نے رک جاؤ رک جاؤ کی آواز دی صحابہ رضی اللہ عنہم فوراً رک گئے اور نبی کریم ﷺ جب تشریف لائے اور دیکھا تو فرمایا: نکل جا۔ جب کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو چھوڑ کر کا حکم دیا صفوان رضی اللہ عنہ نے قافلہ کے پیچھے رہنا شروع کر دیا حتی کہ ایک جگہ صحابی نے پڑاؤ ڈالا صفوان رضی اللہ عنہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے کجاووں کا چکر لگانے لگے اور کہتے جاتے۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کہاں نکالا ہے۔ کیا دوزخ کی طرف نکالا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آکر رسول اللہ ﷺ کو خبر کی کہ یا رسول اللہ! آج پوری رات صفوان بن معطل ہمارے کجاووں کا چکر لگاتا رہا ہے اور کہتا ہے رسول اللہ ﷺ نے مجھے کہاں نکالا ہے؟ کیا دوزخ کی طرف مجھے نکالا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صفوان بن معطل زبان کا گندا ہے لیکن دل کا پاک ہے۔

رواہ ابو یعلی وابن عساکر

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ

۳۷۱۴۶ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صہیب رضی اللہ عنہ اچھا بندہ ہے اگر اسے اللہ کا خوف نہ ہوتا معصیت میں نہ پڑتا۔

رواہ ابو عبید فی الغریب

کلام: ... مصنف کہتے ہیں یہ حدیث ابو عبید نے الغریب میں ذکر کی ہے لیکن، اس کی اسناد بیان نہیں کی متاخرین نے ذکر کیا ہے کہ حفاظ، محدثین کرام اس حدیث کی اسناد سے واقف نہیں ہیں یہ حدیث اگرچہ اس کتاب کی شرط کے مطابق نہیں تاہم پھر بھی میں نے اس لیے ذکر کر دی ہے کہ یہ حدیث ابو عبید نے ذکر کی ہے جب کہ ابو عبید اس دور کے لوگوں میں شمار ہوتے ہیں جنھوں نے اتباع تابعین کو پایا ہے ظاہر یہی ہے کہ ابو عبید کو اس حدیث کی سند پہنچی ہے بہرحال میں نے اس کتاب میں ایسی کوئی حدیث ذکر نہیں کی جس کی سند سے مجھے واقفیت نہیں ہوئی سوائے اس حدیث کی۔

حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان: ۲۲۰۳ والاسرار المرفوعۃ ۵۶۴۔

۳۷۱۴۷ ... زید بن اسلم سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے صہیب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اگر تم میں تین خصلتیں نہ

ہوتیں تو تمہارے اندر کوئی نقص نہ ہوتا، صہیب رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ کیا میں جب کہ اللہ کی قسم ہم نے آپ کو کسی چیز پر عیب لگاتے نہیں دیکھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا ابویحیٰ کی کنیت اختیار کرنا حالانکہ تمہارا کوئی بیٹا نہیں، تمہارا غر بن قاسط کی طرف نسبت کرنا، اور یہ کہ تم فضول خرچی کرتے ہو۔ صہیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رہی بات کہ میں نے ابویحیٰ کی کنیت اختیار کی ہے سو رسول اللہ ﷺ نے مجھے اسی کنیت سے پکارا ہے میں اسے نہیں چھوڑ سکتا تاوقتیکہ آپ سے میری ملاقات ہو جائے۔ رہی یہ بات کہ میں نے اپنے آپ کو نمر بن قاسط کی طرف منسوب کیا ہے سو میں اسی قبیلہ میں سے ہوں اور ایلہ میں میں نے دودھ نہیں پیا پس یہ اسی وجہ سے ہے رہی بات مال خرچ کرنے کی سو آپ نے مجھے کبھی خرچ کرتے نہیں دیکھا ہوگا مگر حق میں خرچ کرتے۔

رواه احمد بن حنبل وابن عساكر ووصله ابن عساكر من طريق زيد بن اسلم عن ابيه

۳۷۱۴۸.....حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے صہیب تمہارے اندر تین خصلتیں ہیں جنھیں میں ناپسند کرتا ہوں۔ صہیب رضی اللہ عنہ نے کہا وہ کیا ہیں؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا کھانا کھلانا جب کہ تمہارے پاس مال نہیں۔ تمہارا کنیت کا استعمال کرنا جب کہ تمہاری اولاد نہیں اور تمہارا اپنے آپ کو عربوں کی طرف منسوب کرنا حالانکہ تمہاری زبان میں لکنت ہے صہیب رضی اللہ عنہ نے کہا: رہا یہ کہ میں کھانا کھلاتا ہوں سو نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے تم میں سب سے افضل وہ ہے جو دوسروں کو کھانا کھلائے۔ اللہ کی قسم میں یہ چیز ہرگز نہیں چھوڑ سکتا، رہی بات کہ میں کنیت استعمال کرتا ہوں سو نبی کریم ﷺ نے مجھ سے پوچھا: کیا تمہاری اولاد ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں آپ نے فرمایا: ابویحیٰ کنیت کرو۔ رہی بات کہ میں اپنے آپ کو عربوں کی طرف منسوب کرتا ہوں حالانکہ میری زبان میں لکنت ہے سو میں صہیب بن سنان ﷺ بن نمر بن قاسط ہوں میں اپنے گھر والوں کی بکریاں چراتا تھا رومیوں نے غارتگری ڈالی اور مجھے لیتے گئے پھر انھوں نے مجھے اپنی زبان سکھلائی میری لکنت کی یہی وجہ ہے۔ رواه ابويعلي وابن عساكر

۳۷۱۴۹.....صہیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہونے سے قبل آپ کی صحبت میں رہا ہوں۔

رواه ابويعلي وابن عساكر

۳۷۱۵۰.....صہیب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک قیدی کے ساتھ گزرے تاکہ رسول اللہ ﷺ سے اس کے لئے امان طلب کریں جب کہ صہیب رضی اللہ عنہ مسجد میں تشریف فرما تھے: انھوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کے ساتھ یہ کون ہے؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یہ میرا قیدی ہے اور مشرک ہے میں اس کے لیے رسول اللہ ﷺ سے امن طلب کرنے جارہا ہوں صہیب رضی اللہ عنہ نے کہا: اس کی گردن میں تلوار کی جگہ ہے (یعنی اسے توقتل کیا جائے گا) سن کر ابوبکر رضی اللہ عنہ سخت غصہ ہوئے نبی کریم ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر فرمایا: غصہ کیوں ہورہے ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اپنے اس قیدی کو لیے صہیب کے پاس سے گزرا صہیب نے کہا: اس شخص کی گردن میں تلوار زنی کی جگہ ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہوسکتا ہے تم نے صہیب کو اذیت پہنچائی ہو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم نہیں۔ فرمایا: اگر تم نے اسے اذیت پہنچائی ہوتی بلاشبہ تم اللہ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچاتے۔ رواه ابن عساكر

۳۷۱۵۱.....حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول کریم ﷺ نے جب بھی کسی جنگ میں حصہ لیا میں آپ کے ساتھ ضرور حاضر رہا۔ آپ نے جو بیعت بھی کی اس میں میں ضرور حاضر ہوا آپ نے جو سریہ بھی بھیجا میں اس میں بھی حاضر رہا۔ آپ نے شروع یا آخر میں جو غزوہ بھی کیا میں آپ کے دائیں یا بائیں ضرور رہا ہوں۔ مجاہد بن نے جب بھی آپ کے آگے خوف محسوس کیا تو میں آگے ہو گیا اور اگر پیچھے سے خوف محسوس کیا تو میں پیچھے ہو گیا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے اور دشمن کے درمیان کبھی نہیں رکھا حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

رواه ابن عساكر

۳۷۱۵۱.....سلیمان بن ابی عبداللہ کی روایت ہے کہ صہیب رضی اللہ عنہ کو میں نے فرماتے سنا: اللہ کی قسم میں تمہیں جان بوجھ کر یوں حدیثیں نہیں سناؤں گا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لیکن میرے پاس آؤ میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کے مغازی (معرکے) کے حوال بتاؤں جن میں میں شریک رہا اور جو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا رہی یہ بات کہ میں کہوں: قال رسول اللہ ﷺ تو ایسا نہیں ہوسکتا۔

حرف ضاد...... حضرت ضرار بن خطاب رضی اللہ عنہ

۳۷۱۵۳... "مسند عمر رضی اللہ عنہ" ابوبکر احمد بن یحییٰ بلاذری کہتے ہیں: حضرت ضرار بن خطاب بن مرداس فہری رضی اللہ عنہ "سرات" نامی جگہ میں تھے قبیلہ دوس کے لوگوں نے انھیں قتل کرنے کے لیے چڑھائی کردی ضرار رضی اللہ عنہ بھاگنے میں کامیاب ہوگئے اور ایک عورت جسے ام جمیل کہا جاتا تھا کے گھر میں داخل ہوگئے آپ کا پیچھا کرتا ہوا ایک شخص وہاں جا پہنچا تلوار سے ایک وار کیا اور تلوار کے دندانے دروازے سے ٹکرائے ام جمیل آڑ بن کر دروازے میں کھڑی ہوگئی اور بھرپور دفاع کرنے لگی پھر اپنی قوم کو آواز دی قوم نے آکر لوگوں کو پیچھے ہٹا دیا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے ام جمیل سمجھیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ضرار بن خطاب کے بھائی ہیں ام جمیل مدینہ آگئیں اور واقعہ آپ رضی اللہ عنہ کے گوش گزار کیا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس کا بھائی نہیں ہوں البتہ تمہارے درمیان اسلام کا رشتہ ہے وہ اس وقت شام میں جواہر شجاعت دکھارہے ہیں میں ہمارے احسان کا اعتراف کرتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ام جمیل کو مسافرہ سمجھ کر عطیات دیئے۔ رواہ ابن عساکر

فائدہ: ..... حضرت ضرار بن خطاب بن مرداس رضی اللہ عنہ کو صحبت کا شرف حاصل ہے عظیم شہسوار اور شجاع تھے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے دیکھئے الاصابہ لابن حجر ۲۰۹۲۔

حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ

۳۷۱۵۴۔ "مسند ضرار رضی اللہ عنہ" حضرت ضرار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: (یارسول اللہ ﷺ) ہاتھ بڑھائیں میں اسلام پر بیعت کرتا ہوں میں نے آپ کے دست اقدس پر بیعت کی اور اسلام قبول کرلیا میں نے یہ اشعار کہے:

ترکت القداح وعزف القیا
ن والخمر اشربھا والثمالا
وکری المحبر فی غمرۃ
وحملی علی المسلمین القتالا
فیارب لا اغبنن صفقتی
فقد بعت اھلی ومالی ابتذالا

میں نے جام لہولعب کے آلات اور شراب نوشی جیسی بری عادتیں سب ترک کردی ہیں میری خونریزی اور مسلمانوں پر حملے کا خاتمہ ہو چکا ہے اے میرے رب میں نے خسارے والا سودا نہیں کیا میں نے اپنے اہل اور مال کو فی الفور بیچ ڈالا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ تم نے خسارے والا سودا نہیں کیا اے ضرار اللہ تعالیٰ تمہارے سودے میں خسارہ نہ لائے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۵۵... "ایضاً" حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑا ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میں اپنے اشعار آپ کو نہ سناؤں؟ فرمایا ضرور سناؤں میں نے اشعار کہے۔

خلعت العزاف وضرب القیا ... ا ن او الخمر تصلیة وابتھا لا

میں نے لہولعب کے آلات اور شراب نوشی سے دست کشید کرلیا ہے اور عجز وانکساری اپنائی ہے۔

وکری المحبر فی غمرة ... وشدی علی المسلمین القتالا.

میرا حملہ جو دھوکا تھا ختم ہو چکا اور مسلمانوں سے میری لڑائی کا خاتمہ ہوا۔

فیارب لا اغبنن بیعتی قد بعت اهلی و مالی ابتذالا

اے میرے رب میری بیعت کو خسارہ میں نہ رکھنا میں نے اپنے اہل ومال کو فی الفور بیچ دیا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہاری بیع نفع بخش ہے تمہاری بیع نفع بخش ہے۔ رواہ ابن عساکر

حضرت ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ

۳۷۱۵۶...... مولہ بن کنیف کی روایت ہے کہ حضرت ضحاک بن سفیان کلابی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے تیغ زن (گارڈ) تھے تلوار نکالے رسول اللہ ﷺ کے سر کے پاس کھڑے رہتے بنو سلیم کی تعداد ۹۰۰ (نو سو) کے لگ بھگ تھی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں ایسا شخص چاہیے جو ایک سو کے برابر ہو؟ چنانچہ آپ نے ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ کو پیش کیا جب واپس لوٹے رسول اللہ ﷺ نے حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میری قوم کو کیا ہوا؟ وہ ان کے قتل کا ارادہ رکھتا ہے تمہاری قوم کو کیا ہوا وہ ان کا دفاع کرنا چاہتا ہے۔ عباس رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار کہے:

نذود اخانا عن اخینا ولو نری
مهر الکنا الاقربین نتابع.
نبایع بین الا خشبین وانما
یدالله بین الا خشبین بتایع
عشیة ضحاک بنسفیان معتص
بسیف رسول الله والموت کانع

ہم اپنے بھائی کو اپنے ہی دوسرے بھائی سے پیچھے ہٹا رہا ہیں اگر چہ ہم کوئی برانگیختہ کرنے والا دیکھتے ہیں لیکن اقرباء کے پیچھے چلتے ہیں ہم نے دو قبیلوں کے درمیان بیعت کی ہے بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بھی دونوں قبیلوں پر ہے رات کو ضحاک بن سفیان نے رسول اللہ ﷺ کی تلوار سے غلطی کر دی جب کہ موت قریب کھڑی تھی۔ رضی اللہ عنہ

حضرت ضماد ازدی

۳۷۱۵۷...... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ قبیلہ ''ازد شنوءہ'' میں ضماد نامی آدمی تھا وہ جھاڑ پھونک کا کام کرتا تھا جب وہ مکہ آیا تو اس نے اہل مکہ کو سنا کہ وہ کہہ رہے ہیں رسول اللہ ﷺ مجنون ہیں ضماد رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا میں جھاڑ پھوک کرتا ہوں اور دوائی بھی دیتا ہوں اگر آپ پسند فرمائیں میں آپ کو دوائی دیتا ہوں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

الحمدلله نحمده ونستعینه ونومن به ونتوکل علیه ونعوذ باللهمن شرور انفسنا وسیئات اعمالنا من یهده اللهفلا مضل له ومن یضلل فلا هادی له واشهدان لااله الاالله وان محمد عبده ورسوله.

ضماد نے دوبارہ خطبہ دہرانے کی پیشکش کی آپ نے خطبہ دوہرایا ضماد بولا: اللہ کی قسم! میں نے کاہنوں جادوگروں شعراء اور بلغاء کا کلام سنا ہے اور اس جیسا کلام میں نے کبھی نہیں سنا ہاتھ بڑھائیں میں بیعت کرتا ہوں چنانچہ ضماد رضی اللہ عنہ نے اسلام پر بیعت کر لی عرض کیا: میں اپنی قوم کی طرف سے بھی بیعت علی الاسلام کر سکتا ہوں؟ فرمایا: اپنی قوم کی طرف سے بھی بیعت کر لو۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے سریہ (لشکر) بھیجا جب سریہ ضماد رضی اللہ عنہ کے علاقہ سے گزرا تو سریہ کے امیر نے کہا: کیا تم نے کوئی چیز پائی ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں چمڑے کا ایک چھوٹا سا ظرف پایا ہے امیر نے کہا: یہ ظرف بستی والوں کو واپس کر دو چونکہ یہ لوگ ضماد رضی اللہ عنہ کی قوم ہیں۔ رواہ ابن عساکر

حرف طاء...... حضرت طارق بن شہاب احمسی رضی اللہ عنہ

۳۷۱۵۸...... طارق بن شہاب کہتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جہاد کیا ہے۔
رواہ احمد بن حنبل و ابن مندہ و ابن عساکر

حضرت طلحہ بن براء رضی اللہ عنہ

۳۷۱۵۹...... ''مسند حصین بن عوف خثعمی'' روایت ہے کہ جب حضرت طلحہ بن براء رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ سے ملے تو وہ آپ ﷺ کے ساتھ چمٹ گئے اور آپ کے قدموں کا بوسہ لینے لگے، عرض کیا: یا رسول اللہ آپ جو چاہیں مجھے حکم دیں میں کسی حکم میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا طلحہ رضی اللہ عنہ ابھی نوجوان لڑکے تھے نبی کریم ﷺ ان کے جذبات کو دیکھ کر تعجب میں پڑ گئے اور فرمایا: چلو جاؤ اپنے باپ کو قتل کرو چنانچہ طلحہ رضی اللہ عنہ حکم بجالانے کے لیے پیٹھ پھیر کر چل پڑے رسول اللہ ﷺ نے طلحہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلایا جب وہ آپ کے پاس آ گئے آپ نے فرمایا: بلاشبہ مجھے قطع رحمی کے لیے مبعوث نہیں کیا گیا، اس کے بعد سخت سردی اور بارش کی وجہ سے طلحہ رضی اللہ عنہ بیمار پڑ گئے نبی کریم ﷺ ان کی عیادت کرنے تشریف لائے اور لوگوں سے فرمایا: مجھے لگتا ہے کہ اس کی وفات کا وقت قریب ہو چکا ہے لہٰذا اگر اس کی روح قبض ہو جائے مجھے ضرور اطلاع کرنا تاکہ میں اس کی نماز جنازہ پڑھاؤں نبی کریم ﷺ ابھی بنی سالم کے محلّہ تک بھی نہیں پہنچے تھے کہ طلحہ رضی اللہ عنہ نے جان جان آفریں کے سپرد کر دی اور بوقت وفات کہا: رسول اللہ ﷺ کو اطلاع مت کرو چونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کو یہودی کوئی گزند نہ پہنچا ئیں رات کی سخت تاریکی ہے لہٰذا مجھے فی الفور دفن کر دینا تاکہ میں اپنے رب سے جا ملوں۔ چنانچہ صبح کو جب نبی کریم ﷺ کو اطلاع کی گئی نبی کریم ﷺ طلحہ رضی اللہ عنہ کی قبر پر تشریف لائے خود آگے کھڑے ہوئے اور اپنے پیچھے صحابہ رضی اللہ عنہم کی صف بنائی اور یوں قبر پر نماز جنازہ ادا کی جب فارغ ہوئے تو دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی: یا اللہ! طلحہ سے ملاقات کر بایں طور کہ تو اسے دیکھ کر ہنس رہا ہو اور وہ تجھے دیکھ کر ہنس رہا ہو۔
رواہ الطبرانی عن حصین بن وحرح الانصاری

طلحہ بن عبید اللہ کا ذکر عشرہ مبشرہ میں ہو چکا ہے۔

حرف عین...... حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ

۳۷۱۶۰...... عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی طرف گیا اور میں نوجوان لڑکا تھا نبی کریم ﷺ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے عبداللہ رضی اللہ عنہ کسی چیز کو فروخت کے لیے پیش کر رہے تھے نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے دعا فرمائی یا اللہ اس کی تجارت میں برکت عطا فرما۔ رواہ البیہقی فی ...... و ابن عساکر

۳۷۱۶۱...... حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں قثم بن عباس اور عبداللہ بن عباس کھیل رہے تھے ہم بچے تھے اتنے میں رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس سے گزرے آپ ایک چوپائے پر سوار تھے آپ نے فرمایا: اسے اوپر میری طرف اٹھاؤ آپ نے مجھے اپنے آگے بٹھا لیا قثم کے لیے فرمایا: اسے میری طرف اوپر اٹھاؤ اور اسے اپنے پیچھے بیٹھا لیا جب کہ عبداللہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو قثم سے زیادہ محبوب تھے لہٰذا آپ نے اپنے چچا سے حیا نہیں کی کہ آپ نے قثم کو سوار کر لیا اور عبداللہ رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا۔ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے تھے: پھر رسول اللہ ﷺ نے میرے سر پر تین بار ہاتھ پھیرا جوں جوں ہاتھ پھیرتے تو فرماتے: یا اللہ! جعفر کی اولاد میں اچھے لوگ پیدا فرما۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۶۲...... حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ میرے پاس سے گزرے میں بچوں کے ساتھ کھیل

رہا تھا آپ نے مجھے اپنے ساتھ سوار کرلیا اور بنی عباس میں سے بھی ایک لڑکے کو اپنے ساتھ سوار کیا۔ یوں چوپایہ پر ہم تین سوار ہوئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۶۳...... حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب نبی کریم ﷺ میرے والد کی وفات کی خبر دیتے میری والدہ کے پاس تشریف لائے میں آپ کی طرف دیکھے جارہا تھا اور آپ میرے سر پر اور میرے بھائی کے سر پر دست شفقت پھیرے جارہے تھے جب کہ آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے حتیٰ کہ آپ کی داڑھی سے آنسو ٹپکنے لگے۔ پھر آپ نے فرمایا: یا اللہ! بلا شبہ جعفر اچھے ثواب کی طرف پہنچ گیا ہے اس کی اولاد میں اچھے لوگ پیدا فرما۔ پھر فرمایا: اے اسماء! کیا میں تمہیں خوشخبری نہ دوں؟ وہ بولیں! جی ہاں یارسول اللہ! ضرور۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جعفر کو دو پر عطا کیے ہیں جن سے وہ جنت میں اڑ رہے ہیں۔ اسماء رضی اللہ عنہا بولیں: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں، آپ لوگوں کو بھی بتادیں۔ رسول اللہ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے مجھے بھی ہاتھ میں پکڑ لیا اور میرے سر پر ہاتھ پھیرتے رہے پھر آپ منبر پر تشریف لے گئے اور مجھے نچلے زینے پر بٹھا دیا غم وحزن کے آثار آپ پر نمایاں دکھائی دیتے تھے، آپ نے فرمایا، آدمی کے بھائی اور چچازاد بھائی بہت سارے ہوتے ہیں الا یہ کہ جعفر شہید ہو چکے ہیں اللہ تعالیٰ نے جنت میں انھیں دو پر عطا کیے ہیں جن سے وہ اڑ لیے ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ منبر سے نیچے تشریف لے آئے اور اپنے گھر میں داخل ہوگئے مجھے بھی اپنے ساتھ لے گئے آپ نے کھانا تیار کرنے کا حکم دیا چنانچہ میرے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کیا گیا، آپ نے میرے بھائی کو پیغام بھیج کر منگوالیا ہم نے آپ کے پاس کھانا کھایا بخدا کیا خوب پاکیزہ اور بابرکت کھانا تھا پھر آپ کی خادمہ سلمٰی نے جو لیے انھیں پیسا اور صاف کیا پھر انھیں گوندکر پکائے اور ان پر کالی مرچ ڈالی میں نے اور میرے بھائی نے آپ کے ساتھ مل کر کھانا کھایا ہم تین دن تک آپ کے گھر میں رہے آپ اپنی جس بیوی کے پاس تے ہم بھی آپ کے ساتھ ہوتے پھر ہم اپنے گھر واپس لوٹ آئے پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے جب کہ میں اپنے بھائی کی ایک بکری کا بھاؤ تاؤ کر رہا تھا آپ نے فرمایا: یا اللہ اس کے سودے میں برکت عطا فرما۔ چنانچہ میں نے جو چیز بھی فروخت کی یا خریدی وہ میرے لیے بابرکت ثابت ہوئی۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۶۴...... حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب نبی کریم ﷺ کسی سفر سے واپس آتے تو آپ اپنے اہل بیت کے بچوں سے ملاقات کرتے چنانچہ ایک مرتبہ آپ سفر سے تشریف لائے مجھے پہلے ہی سے آپ کے پاس لے جایا گیا آپ نے مجھے اپنے آگے بٹھایا اور پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ایک بیٹا حسن رضی اللہ عنہ یا حسین رضی اللہ عنہ لایا گیا اور آپ نے اسے اپنے پیچھے بٹھایا۔ یوں تین آدمی ایک چوپائے پہ سوار ہوکر مدینہ میں داخل ہوئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۶۵...... حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے میرے لیے ایک کام ارشاد فرمایا مجھے پسند نہیں کہ اس کے بدلہ میں مجھے سرخ اونٹ دیئے جائیں چنانچہ میں نے آپ کو فرماتے سنا: جعفر اخلاق اور صورت میں میرے مشابہ ہے، اور اے عبداللہ تم اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں اپنے باپ کے زیادہ مشابہ ہو۔ رواہ العقیلی وابن عساکر

۳۷۱۶۶...... عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عبداللہ، تمہیں مبارک ہو کہ تمہیں میری فطرت پر پیدا کیا گیا ہے اور تمہارا باپ فرشتوں کے ساتھ آسمانوں میں اڑ رہا ہے۔ رواہ ابن عساکر وابن حبان

کلام:...... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں ایک راوی قدام بن محمد مدنی ہے ابن حبان نے اس پر جرح کی ہے۔

۳۷۱۶۷...... ابن عمر رضی اللہ عنہ جب عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کو سلام کرتے تو کہتے: السلام علیک اے پروں والے کے بیٹے۔ رواہ ابونعیم وابن عساکر

حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ

۳۷۱۶۸...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کو خط لکھا گیا، آپ نے عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ کو جواب لکھنے کا حکم دیا،

عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ نے خط کا جواب لکھا اور پھر خط لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے آپ نے فرمایا: شاباش اس وقت سے میرے دل میں عبداللہ بن ارقم کا مقام پیدا ہو گیا حتیٰ کہ جب مجھے بار خلافت کی ذمہ داری سونپی گئی میں نے عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ کو بیت المال کا ذمہ دار بنادیا۔ رواہ البزار

کلام:...... مصنف کہتے ہیں کہ یہ حدیث بزار نے ضعیف قرار دی ہے۔

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ

۳۷۱۶۹..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اگر تم ہمارے ساتھ سواریوں کو حرکت دیتے عرض کیا: میں نے اپنا قول ترک کر دیا فرمایا: بات سنو اور اطاعت کرو۔ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار کہے:

اللھم لو لا انت ما اهتدينا
لا تصدقنا ولا صلينا
فانزل سكينة علينا
وثبت الا قدام ان الا قينا

یا اللہ! اگر آپ (یعنی رسول اللہ) نہ ہوتے ہم ہدایت نہ پاسکتے اور نہ صدقہ کر سکتے اور نہ ہی نماز پڑھتے ہمارے اوپر رحمت نازل فرما اور جنگ میں ہمیں ثابت قدم رکھ۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ! اس پر رحم فرما میں نے کہا: دعا قبول ہوئی۔ رواہ النسائی والدارقطنی فی الا فراد والضیاء

۳۷۱۷۰..... ھشام بن عروہ اپنے والد کے واسطہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت نقل کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن رسول کریم ﷺ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: بیٹھ جاؤ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے آپ کا حکم سنا تو وہ بنی غنم کے ہاں کھڑے تھے وہیں بیٹھ گئے رسول اللہ ﷺ سے کہا گیا: یا رسول اللہ! عبداللہ بن رواحہ وہ ہیں انھوں نے آپ کا حکم سنا وہ اپنی جگہ پر ہی بیٹھ گئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۷۱..... عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ، عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی اہل سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتی ہیں ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ مسجد میں خطبہ ارشاد فرمارہے تھے اتنے میں حضرت عبداللہ بن رواحہ نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ "بیٹھ جاؤ" تو وہ مسجد سے باہر جہاں کھڑے تھے وہیں بیٹھ گئے، جب نبی کریم ﷺ کو اس کی خبر ہوئی تو فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری اطاعت پر حرص میں اضافہ فرمائے۔ رواہ الدیلمی

۳۷۱۷۲..... شعبی کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اتنے میں عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کا ادھر سے گزر ہوا لوگوں نے اٹھ کر ان کے پاس ہجوم بنالیا اور کہنے لگے: اے عبداللہ بن رواحہ! اے عبداللہ بن رواحہ! کہتے ہیں میں سمجھ گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے پاس بلایا ہے، میں خدمت اقدس میں حاضر ہوا آپ نے مجھے فرمایا: یہاں بیٹھو میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا فرمایا: تم کس طرح اشعار کہتے ہو؟ گویا آپ تعجب کر رہے تھے میں نے عرض کیا: دیکھتے جائیں پھر میں کہتا ہوں فرمایا مشرکین کی ہجو میں تمہیں اشعار کہنے چاہئیں جب کہ میں کچھ بھی کہنے کی حالت میں نہیں تھا تاہم میں نے یہ کلمہ کہہ دیا۔

فاخبر وني اثمان العباء متى . كنتم بطار يق او دانت لكم مضر.

"مجھے عباء (قباء جبہ) کے پیسوں کے متعلق خبر دو تم کب جرنیل ہوئے یا تمہارے لیے مضر قریب ہو گیا ہے" اس پر میں نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ اقدس پر ناگواری کے اثرات دیکھ لیے لہٰذا میں نے یہ اشعار کہے:

یا ھاشم الخیر ان الفضل فضلکم
علی البریة فضلاً ما له غیرو

انی تفرست فیک الخیرا عرفہ
فراسۃ خالفتھم فی الذی نظروا
ولو سالت اوستنصرت بعھضم
فی جل امرک ما آووا ولا نصروا
فثبت اللہ ما اتاک من حسن
تثبیت موسیٰ ونصرا کالذی نصروا

اے چیز کے تقسیم کرنے والے حقیقت فضیلت تمہیں حاصل ہے ساری مخلوق پر ایسی فضیلت حاصل ہے جو کسی دوسرے کو حاصل نہیں۔ میں نے آپ میں خیر و بھلائی کو جانچ لیا ہے ایسی فراست سے کہ اس کے ذریعے میں نے غیروں میں یہ چیز نہیں دیکھی۔ اگر آپ سوال کریں یا ان میں سے بعض سے آپ مدد طلب کریں کسی بڑے کام میں تو وہ نہ جگہ دیں گے اور نہ ہی مدد کریں گے اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو خوبی عطا کر رکھی ہے اسے ثابت قدم رکھے جیسا کہ موسیٰ اور نصر کو ثابت قدم رکھا اور ان لوگوں کی طرح جس کی مدد کی گئی۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ مسکراتے ہوئے میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اللہ تمہیں ثابت قدم رکھے۔ رواہ ابن جریر

۳۷۱۷۳..... عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کی روایت ہے کہ ایک دن عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب کہ آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے آپ کو فرماتے سنا کہ "بیٹھ جاؤ" تو عبداللہ رضی اللہ عنہ مسجد سے باہر جہاں کھڑے تھے ہیں بیٹھ گئے جب نبی کریم ﷺ خطبہ سے فارغ ہوئے تو آپ کو خبر کی گئی فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری حرص علی الطاعت میں اضافہ فرمائے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۷۴..... عکرمہ مولائے ابن عباس کی روایت ہے کہ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ اپنی بیوی کے پہلو میں لیٹے ہوئے تھے فوراً اٹھے اور حجرے میں داخل ہو گئے اور اپنی باندی سے حاجت نفس پوری کرنے لگے: اتنے میں بیوی بیدار ہوئی اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس نہ دیکھ کر وہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی کیا دیکھتی ہے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ باندی کے پیٹ پر چڑھے ہوئے ہیں بیوی واپس لوٹ گئی اور چھری اٹھا لائی عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے چھری اٹھائے دیکھا اور بولے: تم کیا چاہتی ہو بیوی نے بھی کہا: تو کیا چاہتا ہے۔ اگر میں تمہیں وہیں پاتی جہاں تم تھے میں تمہیں ضرور اس چھری سے کچو کے لگاتی۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں کہاں تھا؟ بیوی بولی باندی کے پیٹ پر عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا ایسا ہی ہے؟ بیوی نے کہا: کیوں نہیں یہ تو ہوا ہے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حالت جنابت میں قرآن پڑھنے سے منع فرمایا ہے بولی: پڑھو عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار پڑھے:

اتانا رسول اللہ یتلو کتابہ
کما لا مشھور من الصبح ساطع اتی
بالھدی بعد العمی قلوبنا
بہ موقنات ان ما قال واقع
یبیت یجافی جنبہ عن فراشہ
اذا ستقلت با لکا فرین المفا جع.

ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کا رسول آیا جو اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتا ہے جیسا کہ تاریکی کے بعد صبح روشن ہو جاتی ہے وہ جہالت کے بعد ہدایت لائے ہیں ہمارے دل اس ہدایت پر یقین رکھتے ہیں کہ جو کچھ آپ فرماتے ہیں وہ حق ہے وہ رات بسر کرتے ہیں بایں طور کہ ان کا پہلو بستر سے الگ ہوتا ہے جب کہ کافروں پر ان کے بچھونے بھاری ہوتے ہیں۔ (بیوی سمجھی شاید قرآن ہی پڑھا ہے جب کہ جنابت کی حالت میں قرآن پڑھنا جائز نہیں)

بیوی نے اشعار سن کر کہا: میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لائی اور میری نظر نے جھوٹ دیکھا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں صبح ہوتے ہیں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کا واقعہ سنایا رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے حتیٰ کہ آپ کے دانت مبارک دکھائی دینے لگے۔

رواہ ابن عساکر

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ

۳۷۱۷۵۔۔۔ اسماعیل بن ابی خالد کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں زخم دیکھا میں نے کہا: یہ زخم کیسا ہے؟ انھوں نے جواب دیا: حنین کے دن یہ زخم لگا ہے میں نے کہا: کیا آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ حنین میں شریک تھے؟ بولے: جی ہاں۔

رواہ ابن ابی شیبة

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۳۷۱۷۵۔۔۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے محمد ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ اپنے پاس بلایا اور فرمایا: تم نے اس وقت تک بات نہیں کرنی جب تک صحابہ بات نہ کرلیں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بلایا اور اس سے سوال کیا: رسول کریم ﷺ لیلۃ القدر کے متعلق جو فرمایا ہے کہ ''اسے رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو'' تمہاری رائے میں وہ کونسی رات ہو سکتی ہے؟ چنانچہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: وہ اکیسویں رات ہے بعض نے کہا: وہ تیسویں رات ہے بعض نے کہا: پچیسویں رات ہے بعض نے ستائیسویں کا کہا، صحابہ رضی اللہ عنہم مختلف اقوال کرتے رہے میں خاموش بیٹھا رہا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھلا تم کیوں نہیں بولتے: میں نے کہا: آپ ہی نے تو مجھے حکم دیا تھا کہ میں اس وقت تک بات نہ کروں جب تک صحابہ رضی اللہ عنہم بات نہ کرلیں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہو کیا کہنا چاہتے ہو میں نے تو اسی لیے تمہیں بلایا ہے۔ میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے کثرت سے سات کے عدد کا ذکر کیا ہے سات آسمانوں کا ذکر کیا ہے اور انہی کی طرح زمین کا بھی ہفتہ میں سات دن میں طواف کے سات چکر ہیں رمی جمار بھی سات مرتبہ ہے صفا اور مروہ کے درمیان بھی سات چکر لگائے جاتے ہیں۔ انسان کو سات چیزوں سے پیدا کیا گیا ہے ہمیں سبع مثانی (سات بڑی سورتیں) عطا کی گئی ہیں، اقرباء میں سے سات عورتوں سے نکاح کرنے سے منع کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ نے وارثت سات لوگوں پر تقسیم کی ہے۔ اس مناسبت سے میں لیلۃ القدر کو آخری سات راتوں میں سمجھتا ہوں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے یہ جو کہا کہ زمین کی نباتات سات ہیں اس سے کیا مراد ہے؟ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

ثم شققنا الارض شقا فانبتنا فيها حبا وعنبا وقضبا وزيتونا ونخلا وحدائق غلبا وفاكهة وابا

یعنی ہم نے پھاڑا زمین کو اس سے اگائے بیج اناج کے اور انگور ترکاری زیتون کھجوریں باغات گھن کے میوہ اور چارہ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر تعجب کیا اور فرمایا: اس میں صرف اس لڑکے نے میری موافقت کی ہے جسے تم پختہ نہیں سمجھتے، بخدا! میں اسی قول کو حق سمجھتا ہوں جو تم نے کہا ہے۔

رواه الترمذی وابن سعد وابن راهو يه وعبد بن حميد ومحمد بن نصر في الصلاة والطبرانی و ابونعيم في الحلية والحاكم والبيهقي

۳۷۱۷۷۔۔۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس فرمان باری تعالیٰ کے متعلق دریافت کیا: یاایها الذین آمنوا لاتسألوا عن اشياء ان تبدلكم تسوء كم یعنی اے ایمان والو! ان چیزوں کے متعلق مت سوال کرو جنھیں تمہارے لیے اگر ظاہر کر دیا جائے تو تم پریشان ہو جاؤ'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مہاجرین میں سے کچھ لوگوں کے نسب میں عیب تھا وہ ایک دن کہنے لگے: اللہ کی قسم ہم چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قرآن میں ہمارے نسب کے متعلق کچھ نازل فرمائے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریم نازل فرمائی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: تمہارا یہ صاحب ''یعنی حضرت بن ابی طالب رضی اللہ عنہ'' اگر والی بنا دیا جائے تو بے رغبتی

کرے گا لیکن مجھے اس پر عجب کا خوف ہے کہ وہ اسے لے نہ جائے میں نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! ہمارے صاحب کو آپ جانتے ہیں، اللہ کی قسم ہم کہتے ہیں کہ اس انہیں نہ تغیر ہوئی نہ تبدیلی ہوئی اور نہ رسول اللہ ﷺ ان کی صحبت کے ایام میں غصہ ہوئے انھوں نے ابوجہل کی بیٹی کو فاطمہ رضی اللہ عنہا پر لانے کے لیے پیغام نکاح بھیجا میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی معصیت پر فرمایا: "**لم نجد له عزماً**" ہم نے ان کی طرف سے معصیت پر پختہ عزم نہیں پایا۔ اس طرح ہمارے صاحب نے بھی رسول اللہ ﷺ کو غصہ میں لانے کے لیے پختہ عزم نہیں کیا۔ لیکن جہاں تک وسوسوں کی بات ہے سو ان سے دور رہنے کی کسی کو قدرت نہیں حاصل۔ بسا اوقات کسی فقیہ اور عالم سے غلطی ہو جاتی ہے جب اسے تنبیہ کی جاتی ہے تو وہ اللہ کی طرف رجوع کر لیتا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن عباس! کوئی شخص اگر گمان کرے کہ وہ تمہارے علمی سمندر میں غوطہ لگائے اور اس کی گہرائی تک جا پہنچے بلاشبہ وہ اس سے عاجز ہی رہے گا۔ رواہ الزبیر بن بکار فی الموفقیات

۳۷۱۷۸..... یعقوب بن یزید کہتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کوئی اہم مسئلہ پیش آتا تو ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مشورہ کرتے تھے اور فرماتے: اے غوطہ خور! غوطہ لگاؤ۔ رواہ ابن سعد

۳۷۱۷۹..... طاؤس کہتے ہیں: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا انھوں نے تلبیہ کہتے ہوں گے آواز بلند کی کہ ہم موقف میں کھڑے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے کہا: کیا آپ نے عمر رضی اللہ عنہ کو آگے بڑھتے دیکھا ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نہیں جانتا لوگوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے تقویٰ پر تعجب کیا۔ رواہ ابن سعد

۳۷۱۸۰..... عطاء بن یسار کی روایت ہے کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلاتے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ اہل بدر کے ساتھ مشورہ دیتے تھے حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ابن عباس رضی اللہ عنہ فتویٰ دیتے تھے اور تا وقت وفات فتویٰ دیتے رہے۔ رواہ ابن سعد

۳۷۱۸۱..... ابوزناد کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لائے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو بخار تھا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے مرض نے ہمارے درمیان رکاوٹ ڈال دی اور اللہ ہی سے مدد طلب کی جاتی ہے۔ رواہ ابن سعد

۳۷۱۸۲..... حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ابن عباس سے بڑھ کر حاضر فہم عقلمند کثرت علم والا اور بردباری میں وسیع تر کسی کو نہیں دیکھا، میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تو دیکھا ہے کہ وہ ابن عباس کو پیچیدہ امور کے حل کے لیے اپنے پاس بلاتے تھے پھر فرماتے: یہ پیچیدگی تمہارے پاس آئی ہے پھر ابن عباس رضی اللہ عنہ کے قول سے آگے تجاوز نہیں کر پاتے تھے۔ حالانکہ عمر رضی اللہ عنہ کے آس پاس مہاجرین وانصار میں سے بدری صحابہ رضی اللہ عنہم موجود ہوتے تھے۔ رواہ ابن سعد

۳۷۱۸۳..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک دن میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا انھیں یمن سے یعلی بن امیہ نے ایک مسئلہ (استفتاء کے لیے) لکھ بھیجا تھا میں نے اس مسئلہ کا جواب دیا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تم نبوت کے گھر سے بول رہے ہو۔ رواہ ابن سعد

۳۷۱۸۴..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: نبوت اور بادشاہت تمہارے اندر ہے ایک روایت میں خلافت تمہارے اندر ہے اور نبوت بھی۔ رواہ ابن عساکر

فائدہ:..... یہ مطلب نہیں کہ آئندہ تمہاری اولاد میں کوئی نبی ہوگا بلکہ مطلب یہ ہے کہ تمہارے خاندان میں نبوت آئی ہے ظاہر ہے عباس رضی اللہ عنہ اور نبی کریم ﷺ کا خاندان ایک ہی ہے۔

۳۷۱۸۵..... ابن عباس رضی اللہ عنہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یا اللہ! عباس کی مغفرت فرما اس کی اولاد کی مغفرت فرما اور جوان سے محبت کرے اس کی بھی مغفرت فرما۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۸۶...... "مسند عمر" معمر کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عام طور پر تین اشخاص سے علم حاصل کیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۸۷...... "ایضاً" عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کہتے ہیں: میں نے سنت کا بڑا عالم رائے میں پختہ اور گہری نظر رکھنے والا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب رضی اللہ عنہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے لیے فرماتے تھے: ہمارے پاس پیچیدہ فیصلے آتے ہیں تم ہی انھیں نمٹا سکتے ہو۔ رواہ المروزی فی العلم

۳۷۱۸۸...... "مسند حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ" ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: مجھے حذیفہ بن یمان اور کعب احبار نے بتایا ہے کہ جب تمہاری اولاد خلافت کی مالک بنے گی تو خلافت لگا تار ان میں ہے گی تاوقتیکہ وہ خود عیسیٰ بن مریم کے سپرد نہ کردیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۸۹...... میمون بن مہران ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کرتے ہیں: میں ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزرا دراں حالیکہ آپ ظہر کی نماز سے فارغ ہوکر واپس لوٹ رہے تھے میں نے سفید رنگ کے کپڑے پہن رکھے تھے آپ دحیہ کلبی سے محو گفتگو تھے فی الواقع وہ جبرائیل امین تھے جبرئیل امین بولے: یارسول اللہ! یہ ابن عباس ہے اگر یہ ہمیں سلام کرتا ہم اس کے سلام کا جواب دیتے ابن عباس نے سفید کپڑے پہن رکھے ہیں جب کہ ان کی اولاد سیاہ کپڑے پہنے گی جب جبرائیل امین واپس چلے گئے، اور نبی کریم ﷺ بھی واپس لوٹ آئے تو آپ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا: جب تم ہمارے پاس سے گزرے تم نے ہمیں سلام کیوں نہیں کیا؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! جس وقت میں آپ کے پاس سے گزرا آپ دحیہ کلبی کے ساتھ سرگوشی کر رہے تھے میں نے اچھا نہیں سمجھا کہ آپ کی سرگوشی منقطع کردوں آپ نے فرمایا: واقعی تم نے گہری نظر رکھی ہے، یہ جبرئیل امین تھے سونبی کی علاوہ اگر کوئی اور انھیں دیکھ لے تو اس کی بصارت جاتی رہے گی تمہاری بصارت بھی ختم ہو جائے گی اور پھر وفات کے دن تمہیں واپس لوٹادی جائے گی عکرمہ کہتے ہیں: جب ابن عباس رضی اللہ عنہما دنیا سے رخصت ہوئے اور انھیں کفن میں لپیٹ دیا گیا، اتنے میں ایک پرندہ آیا اور ان کے کفن میں گھس گیا لوگ دیکھ کر اسے کفن میں تلاش کرنے لگے لیکن پرندہ دستیاب نہ ہوا عکرمہ بولے: کیا تم لوگ احمق ہو؟ یہ وہی بصارت ہے جسے دوبارہ لوٹنے کا نبی کریم ﷺ نے وعدہ کیا تھا کہ وفات کے دن بصارت واپس لوٹ آئے گی جب لوگوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی میت قبر میں رکھی تو قبر پر کھڑے لوگوں نے یہ کلمات سنے۔

یاایتھا النفس المطمئنة ارجعي الی ربک راضیة مرضیة فادخلي في عبادي وادخلي جنتي.

اے نفس مطمئنہ! اپنے رب کی طرف خوش وخرم واپس لوٹ جا میرے بندوں میں داخل ہوجا اور میری جنت میں داخل ہوجا۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۱۹۰...... ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ نے میرے لیے فرمایا: یااللہ! اسے کتاب کے علم سے سرفراز کر اور دین میں اسے فقاہت عطا فرما۔

رواہ ابن النجار

۳۷۱۹۱...... ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں اور میرے والد محترم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے جب ہم آپ کے پاس سے اٹھ کر باہر نکل آئے میں نے والد سے عرض کیا: آپ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا شخص نہیں دیکھا، میں نے اس سے خوبصورت شخص کوئی نہیں دیکھا والد نے کہا: وہ شخص خوبصورت تھا یا نبی کریم ﷺ؟ میں نے جواب دیا: وہ شخص خوبصورت تھا۔ والد بولے: ہمارے ساتھ واپس چلو ہم واپس لوٹ گئے اور آپ کے پاس جا پہنچے والوں نے کہا: یارسول اللہ! وہ شخص کہاں چلا گیا جو آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا؟ عبداللہ کا خیال ہے کہ وہ آپ سے زیادہ خوبصورت ہے آپ نے فرمایا: اے عبداللہ! تم نے وہ شخص دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، فرمایا: وہ تو جبرئیل امین تھے جب تم دونوں میرے پاس آئے جبرئیل امین نے مجھے کہا: اے محمد! یہ کون لڑکا ہے؟ میں نے جواب دیا: یہ میرے چچا عباس کا بیٹا عبداللہ ہے جبرئیل امین نے کہا: یہ لڑکا سراپا خیر و بھلائی ہے۔ میں نے کہا: اے جبرئیل! اللہ تعالیٰ سے اس کے لیے دعا کرو۔ جبرئیل امین بولے: یااللہ! اسے برکت عطا فرما، یااللہ! اسے کثرت سے پاکیزگی عطا فرما۔ رواہ ابن النجار

۳۷۱۹۲...... مدائنی کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے متعلق فرمایا: یہ عقل اور فطانت کے

تاریک پردوں سے مخفی امور کو دیکھ لیتا ہے۔ رواہ الدینوری

۳۷۱۹۳ ..... "مسند ابن عباس" ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات گزاری میں نے رسول اللہ ﷺ کے وضو کے لیے پانی رکھ دیا آپ نے فرمایا: یہ پانی کس نے رکھا ہے؟ میمونہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: عبداللہ نے رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا: یا اللہ! اسے دین کی فقاہت نصیب فرما اور علم تفسیر سے اسے بہرہ مند فرما۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۷۱۹۴ ..... "ایضاً" ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے میرے لیے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ میرے علم وفہم میں اضافہ فرمائے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۷۱۹۵ ..... مجاہد کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب نبی کریم ﷺ شعب ابی طالب میں نظر بند تھے تو آپ کے پاس میرے والد محترم آئے اور عرض کیا: اے محمد! میں ام فضل (اپنی بیوی کو حاملہ دیکھ رہا ہوں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ تمہاری آنکھوں کو ٹھنڈا کرے۔ (جب میں پیدا ہوا) میرے والد مجھے ایک کپڑے میں لپیٹ کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لائے آپ نے لعاب مبارک سے مجھے گھٹی دی مجاہد کہتے ہیں: ہمیں معلوم نہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اور کو نبی کریم ﷺ نے لعاب کی گھٹی دی ہو۔ رواہ ابن عساکر

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۷۱۹۶ ..... "مسند صدیق اکبر رضی اللہ عنہ" حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بشارت سنائی کہ نبی کریم ﷺ نے انھیں فرمایا: مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا۔ رواہ البزار وصححہ

۳۷۱۹۷ ..... "مسند عمر" قیس بن مروان سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے امیر المؤمنین! میں کوفہ سے آیا ہوں میں نے وہاں ایک شخص چھوڑا ہے جو ظہر قلب سے مصاحف کا املاء کرا رہا ہے (یعنی بن دیکھے زبانی مصاحف کا املاء کرا رہا ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سخت غصہ ہوئے اور پھول کر کُپا بن گئے قریب تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ غصہ سے پھٹ پڑتے فرمایا: بھلا وہ کون شخص ہے؟ قیس نے کہا: وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں عمر رضی اللہ عنہ کی آہستہ آہستہ طبیعت بحال ہوئی اور غصیلی کیفیت چھٹتی گئی جب افاقہ ہوا فرمایا: تیری ہلاکت صحابہ رضی اللہ عنہم میں میں کسی کو نہیں جانتا جو ان سے بڑھ کر مصاحف کا علم رکھتا ہو، میں تمہیں ان کے متعلق ایک حدیث سناتا ہوں چنانچہ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ سرکاری امور کے متعلق رات گئے تک تبادلہ خیال کرتے رہتے تھے اسی طرح ایک رات نبی کریم ﷺ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ محو گفتگو تھے میں بھی آپ کے ساتھ تھا بعد میں رسول اللہ ﷺ اٹھ کر چل پڑے ہم بھی آپ کے ساتھ ہولیے یکایک ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں نماز پڑھ رہا ہے رسول اللہ ﷺ اس کی قرأت سننے کے لیے کھڑے ہوگئے قریب تھا کہ ہم اس شخص کو پہچان لیتے تاہم رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص قرآن مجید کی قرات کرنا چاہے اسے چاہئے کہ ابن ام عبد کی طرح قرات کرے پھر وہ شخص بیٹھ گیا اور دعا کرنے لگا بلکہ رسول اللہ ﷺ فرماتے جارہے تھے سوال کرو تمہارا سوال پورا کیا جائے گا میں نے کہا: اللہ کی قسم صبح ہوتے ہی میں اس کے پاس جاؤں گا اور اسے خوشخبری سناؤں گا چنانچہ صبح ہوتے ہی میں اسے خوشخبری سنانے اس کے پاس پہنچا مگر کیا ابوبکر صدیق علیہ السلام رضی اللہ عنہ مجھ سے آگے بڑھ گئے اور اسے خوشخبری سنا آئے اللہ کی قسم میں نے جب بھی کسی بھلائی کے کام میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ دوڑ لگائی مگر وہ مجھ سے ہر مرتبہ آگے بڑھ گئے۔ رواہ ابوعبید فی فضائلہ واحمد بن حنبل والترمذی وابن خریمۃ وابن ابی داؤد وابن الانباری معافی المصاحف وابویعلی وابن حبان والدارقطنی فی الافراد وابن عساکر وابونعیم فی الحلیۃ والبیھقی والضیاء

فائدہ: ..... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپس میں خیر وبھلائی کے کاموں میں دوڑ لگاتے تھے اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے تھے لیکن جب ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ (فداہ ابی وامی) نے دوڑ لگائی تو میدان میں صرف فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہی اترے گو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے پیچھے رہے اسی طرح جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے دوڑ لگائی ان کا مقابلہ کرنے کی کسی کو جرات نہیں ہوتی تھی سوائے

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے گوصدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے پیچھے ہی کیوں نہ رہے یعنی میدان مسابقت کے ان دو شہسواروں کا مدمقابل کوئی نہیں تھا اور نہ ہی کسی کو جرات ہوتی تھی۔ سبحان اللہ ماعظم شانہ اللھم ارزق اتباعھم آمین یارب العالمین. از مترجم تنولی

۳۷۱۹۸ ... حبہ مزنی کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اہل کوفہ! تم عربوں کا سر اور سادات ہو اور میرے پاس کوئی چیز وہاں اور وہاں سے پہنچے اس میں میرا وہی حصہ ہے جو محنت سے مجھے ملے میں تمہارے پاس عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بھیج رہا ہوں میں نے تمہارے لیے ان کا انتخاب کیا ہے میں نے اپنی ذات پر انہی کو تمہارے بھلے کے لیے ترجیح دی ہے۔

رواہ ابن سعد والضیاء

۳۷۱۹۹ ... ابووائل کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو قضا (جسٹسی) اور بیت المال کے عہدوں کی ذمہ داری سونپی۔ رواہ البیھقی

۳۷۲۰۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اہل کوفہ کو ابن ام عبد سے اپنے اوپر ترجیح دی ہے دین میں ان کا طویل تر حصہ ہے اور یہ چھوٹا سا مٹکا ہے جو علم سے لبریز ہے۔ رواہ ابن سعد

۳۷۲۰۱ ... ابومجلز کہتے ہیں: ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ رضی اللہ عنہ نے ہمیں انعامات سے نوازا لیکن اہل شام کو انعام میں ہم پر فضیلت دی۔ ہم نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! کیا آپ اہل شام کو ہمارے اوپر فضیلت دے رہے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اہل کوفہ! تم لوگ جزع فزع کرنے لگے ہو کہ میں نے اہل شام کو تمہارے اوپر فضیلت دی ہے ان کی مشقت کے بعد کی وجہ سے؟ حالانکہ میں نے تمہیں ابن ام عبد کے ذریعے ترجیح دی ہے۔ رواہ ابن سعد وابن ابی شیبة واحمد بن حنبل وابویعلی

۳۷۲۰۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو ایک درخت پر چڑھنے کا حکم دیا تاکہ درخت سے مسواک توڑ لائیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی پتلی پتلی ٹانگیں دیکھ کر ہنسنے لگے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم کیوں ہنس رہے ہو؟ بخدا عبداللہ بن مسعود کی ٹانگیں قیامت کے دن میزان میں احد پہاڑ سے بھی زیادہ بھاری ہوں گی۔

رواہ الطبرانی والضیاء وابن خزیمة واصححه

۳۷۲۰۳ ... "مسند عمر" عبدالرحمن بن یزید کہتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے لئے فرمایا: وہ لوگوں میں سب سے زیادہ اس مرتبہ کے حق دار ہیں۔ چونکہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے لیے مسواک لاتے تکیہ رکھتے اور آپ کے جوتے اٹھاتے تھے جب کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نہ مویشی چراتے تھے اور نہ تجارت کا شغل تھا جب ہم غائب ہوتے وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوتے اور جب ہمیں اندر جانے سے روک دیا جاتا وہ اندر داخل ہو جاتے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۰۴ ... کمیل کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کچھ اور لوگ بھی آپ کے ہمراہ تھے ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے وہ نماز پڑھ رہے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کون ہے جو مزے لے لے کر قرات قرآن کر رہا ہے کسی نے جواب دیا: یہ عبداللہ ابن ام عبد ہیں آپ نے فرمایا: عبداللہ اسی طرح قرآن پڑھ رہا ہے جس طرح نازل ہوا ہے پھر عبداللہ رضی اللہ عنہ نے رب تعالیٰ کی حمد وثناء کی اور کیا خوب انداز سے رب تعالیٰ کی حمد وثنا کی پھر اللہ تعالیٰ سے خوبصورت انداز میں مانگنا شروع کیا پھر یہ دعا مانگی۔

اللھم انی اسالک ایمانا لایرتد ویقینا لا ینفد ومرافقة محمد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اعلی علیین فی جناتک جنات الخلد.

یا اللہ! میں تجھ سے ایسے ایمان کا سوال کرتا ہوں جو رد نہ کیا جائے ایسے یقین کا سوال کرتا ہوں جو ختم نہ ہونے پائے اور اپنے نبی کریم ﷺ کا تیری بہشتوں میں اعلیٰ علیین میں رفاقت کا سوال کرتا ہوں۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے سوال کرو تمہیں عطا کیا جائے گا سوال کرو تمہیں عطا کیا جائے گا میں عبداللہ رضی اللہ عنہ کو خوشخبری سنانے چلا

لیکن ابوبکر مجھ پر سبقت لے گئے خیر و بھلائی کے کاموں میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سبقت لے جاتے تھے۔

رواہ ابن عساکر وقال هذا غريب والمحفوظ عن عمر ماتقدم اول المسند

۳۷۲۰۵...... "ابوعبیدہ کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک سفر کیا لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کے رفقائے سفر شدت پیاس کی وجہ سے جاں بلب ہو گئے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ عبداللہ اور ان کے رفقاء کو پیاسا نہیں مارے گا بلکہ ان کے لیے چشمہ آب جاری کر دے گا۔ رواہ یعقوب بن سفیان و ابن عساکر

۳۷۲۰۶...... ابووائل کی روایت ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا اس نے شلوار ٹخنوں سے نیچے لٹکا رکھی تھی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنی شلوار ٹخنوں سے اوپر کر دو اس شخص نے کہا: اے ابن مسعود! تم بھی اپنی شلوار ٹخنوں سے اوپر کر لو۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں تمہاری طرح نہیں ہوں میری ٹانگیں پتلی پتلی ہیں جب کہ میں لوگوں کو امامت کراتا ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس شخص کی پٹائی کی اور فرمایا: کیا تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ پر اعتراض کرتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۰۷...... اعمش، علاء نے اپنے شیوخ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ایک گھر پر کھڑے تھے اور اس کی تعمیر کی طرف دیکھ رہے تھے قریش کے کسی شخص نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ اس کی کفایت کر دیں گے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک اینٹ اٹھائی اور اس شخص کے دے ماری فرمایا: کیا تم مجھ سے عبداللہ سے روگردانی کرانا چاہتے ہو۔ رواہ یعقوب بن سفیان

۳۷۲۰۸...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سنتے ہی دروازے کے پاس بیٹھ گئے نبی کریم ﷺ نے انھیں وہاں بیٹھے دیکھ کر فرمایا: اے عبداللہ بن مسعود آگے آ جاؤ۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۲۰۹...... عمرو بن حدیث کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا: قرآن پڑھو عرض کیا: میں قرآن پڑھوں حالانکہ قرآن آپ پر نازل ہوتا ہے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ کسی اور سے سنوں چنانچہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورۃ النساء شروع کر دی اور جب اس آیت کریمہ پر پہنچے۔

فكيف اذا جئنا من كل امة شهيد وجنا بك على هو لاء شهيد

اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو بھی ان لوگوں پر بطور گواہ لائیں گے۔

تو نبی کریم ﷺ کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے تلاوت روک دی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بات کرو۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور رسول اللہ ﷺ پر صلوٰۃ وسلام بھیجنے کے بعد شہادت حق پیش کی اور بولے: ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر راضی ہیں اسلام کے دین ہونے پر راضی ہیں جس چیز سے اللہ اور اس کا رسول راضی ہے میں بھی اس سے راضی ہوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے لیے اس چیز پر راضی ہوں جس پر ابن ام عبد راضی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۱۰...... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی سیرت نمونہ اور شمائل میں لوگوں میں سب سے زیادہ آپ کے مشابہ تھے۔ رواہ احمد بن والدیانی ویعقوب بن سفیان وابن عساکر

۳۷۲۱۱...... حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے بمثل مذکور بالا حدیث مروی ہے البتہ اس میں اتنا اضافہ ہے کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابن ام عبد کے نمونہ کو اپناؤ۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۷۲۱۲...... معاویہ بن قرہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی لیے مسواک کی ٹہنیاں توڑ کر لاتے تھے ہوا چل رہی ہوتی جس سے ان کی ٹانگیں ننگی ہو جاتی تھیں اور صحابہ رضی اللہ عنہم ان کی پتلی پتلی ٹانگیں دیکھ کر ہنس پڑتے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس کی پتلی پنڈلیوں کو دیکھ کر ہنس رہے ہو؟ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ دونوں ٹانگیں قیامت کے دن میزان میں احد پہاڑ سے زیادہ بھاری ہوں گی۔ رواہ ابن جریر

۳۷۲۱۳۔۔۔سعید بن جبیر حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے اور ہلکا خفیف سا خطبہ دیا اور پھر فرمایا: اے ابوبکر! کھڑے ہو جاؤ اور لوگوں سے خطاب کرو چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے خطبہ سے قدرے کم خطاب کیا جب ابوبکر خطاب سے فارغ ہوئے فرمایا: اے عمر! کھڑے ہو جاؤ اور خطاب کرو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور نبی کریم ﷺ وابوبکر رضی اللہ عنہ سے کم خطاب کیا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خطاب سے فارغ ہوئے فرمایا: اے فلاں کھڑے ہو جاؤ اور خطاب کرو بات پوری ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ، یا فرمایا: خاموش ہو جاؤ۔ (اس میں ابوشہاب کو شک ہوا ہے) چونکہ گربیان چاک کرنا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اور بیان میں جادو جیسا اثر ہوتا ہے۔ پھر فرمایا: اے ابن ام عبد! کھڑے ہو جاؤ اور خطاب کرو چنانچہ ابن ام عبد رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور حمد وثناء کے بعد فرمایا: اے لوگو! اللہ ہمارا رب ہے قرآن ہمارا امام ہے بیت اللہ ہمارا قبلہ ہے اور یہ ہمارے نبی ہیں پھر اپنے ہاتھ سے نبی کریم ﷺ کی طرف اشارہ کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن ام عبد نے صواب اور سچ کہا میں اس چیز پر راضی ہوں جو اللہ تعالیٰ نے میرے لیے میری امت کے لیے اور ابن ام عبد کے لیے پسند فرمائی ہے اور میں اس چیز کو ناپسند کرتا ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے میرے لیے میری امت کے لیے اور ابن ام عبد کے لیے ناپسند فرمائی ہے۔ رواہ ابن عساکر و قال سعید بن جبیر لم ید لک ابا الدرداء

۳۷۲۱۴۔۔۔ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے جب ہم غائب ہوئے اور جب ہمیں روک دیا جاتا انھیں اندر داخل ہونے کی اجازت دی جاتی۔ رواہ یعقوب بن سفیان وابن عساکر

۳۷۲۱۵۔۔۔ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے متعلق مجھے جو چیز سب سے پہلے معلوم ہوئی اس کی تفصیل یہ ہے کہ میں اپنی ایک پھوپھی کے ہمراہ مکہ گیا، لوگ ہمیں عباس بن عبدالمطلب کی طرف لے گئے جب ہم عباس رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو وہ آب زمزم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ہم ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک شخص باب صفا کی طرف سے آیا اس کے چہرے میں سفیدی کے ساتھ سرخی ملی ہوئی تھی اس کے بال سیدھے قدرے گھنگھریالے پن کی طرف مائل تھے جو کانوں کے نصف تک لٹکے ہوئے تھے ستوان ناک سامنے کے دانت چمکدار اس کی آنکھیں سیاہ اور موٹی تھیں گھنی داڑھی سینے کے درمیان بالوں کی باریک سی لکیر تھی پر از گوشت ہتھیلیاں اور قدم اس شخص نے دو سفید کپڑے پہن رکھے تھے یوں لگتا تھا جیسے چودھویں کا چاند نمودار ہوا ہے اس شخص کے دائیں طرف بے ریش قریب البلوغ خوبصورت ایک لڑکا چل رہا تھا اس کے پیچھے پیچھے ایک عورت تھی جس نے اپنے اعضاء محاسن کو ڈھانپ رکھا تھا یہ شخص حجر اسود کے پاس گیا استلام کیا پھر لڑکے نے استلام کیا اور پھر عورت نے استلام کیا پھر اس شخص نے بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کیا جب کہ لڑکا اور عورت اس کے ساتھ تھے ہم نے عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے ابوالفضل! ہم اس دین کو نہیں جانتے یا کوئی نیا دین چل پڑا ہے عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ میرا بھتیجا محمد بن عبداللہ ہے، یہ لڑکا علی بن ابی طالب ہے اور عورت محمد کی بیوی خدیجہ رضی اللہ عنہا ہے۔ بخدا! سطح زمین پر ہم ان تین کے علاوہ کسی کو نہیں جانتے جو اس دین کے مطابق اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہو۔

رواہ یعقوب بن شیبة وقال لا نعلم رواہ احد عن شریک غیر بشر بن مهران الخصاف وهو صالح وروا ابن عساکر

۳۷۲۱۶۔۔۔ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اپنے آپ کو چھ آدمیوں میں سے چھٹے نمبر پر دیکھ رہا ہوں سطح زمین پر ہمارے علاوہ کوئی اور مسلمان نہیں تھا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۷۲۱۷۔۔۔حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے رسول کریم ﷺ نے ستر سورتیں پڑھائیں میں نے انھیں اچھی طرح ذہن نشین کرلیا جب کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ابھی اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ رواہ ابن ابی داؤد فی المصاحف

۳۷۲۱۸۔۔۔عثمان بن ابی العاص کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ دنیا سے رخصت ہوگئے لیکن تادم حیات دو شخصوں سے والہانہ محبت کرتے رہے عبداللہ بن مسعود اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۱۹۔۔۔حسن کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو لشکر کا سپہ سالار اور عامل مقرر کرکے بھیجتے تھے لشکر میں عام صحابہ رضی اللہ عنہم شامل ہوتے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: رسول اللہ ﷺ آپ کو عامل مقرر کرتے تھے آپ کو اپنے قریب رکھتے اور

آپ سے محبت کرتے تھے عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ مجھے عامل مقرر کرتے تھے مجھے معلوم نہیں آیا کہ آپ مجھ سے الفت کرتے تھے یا مجھ سے محبت کرتے تھے لیکن میں تمہیں ایسے دو شخص بتا سکتا ہوں جن سے رسول اللہ ﷺ محبت کرتے تھے اور ان سے محبت کرتے کرتے دنیا سے رخصت ہوئے وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۲۰..... عطاء کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ لوگوں سے خطاب فرما رہے تھے ارشاد فرمایا: بیٹھ جاؤ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ دروازے پر تھے وہیں بیٹھ گئے آپ نے انہیں دیکھ کر فرمایا: اے عبداللہ اندر داخل ہو جاؤ۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۷۲۲۱..... عروہ بن زبیر کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے پہلے جہراً قرات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۲۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ سب سے پہلے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ظہر قلب (زبانی) سے کتاب اللہ کی آیتیں پڑھی ہیں۔ رواہ ابن عساکر

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ

۳۷۲۲۳..... سلمان کی روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جوں ہی اندر داخل ہوئے دیکھتے ہیں کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کھڑے میں ان کے پاس ایک طشتری ہے اور جو کچھ اس میں پڑا ہے وہ پی رہے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بھتیجے تمہارا کیا حال ہے؟ عرض کیا: میں چاہتا ہوں کہ میرے پیٹ میں رسول اللہ ﷺ کا خون شامل ہو جائے فرمایا: تمہارے لیے لوگوں سے ہلاکت ہے اور لوگوں کے لیے تم سے ہلاکت ہے آگ تمہیں نہیں چھوئے گی مگر قسم پوری کرنے کے طور پر۔ رواہ ابن عساکر و رجالہ ثقات

۳۷۲۲۴..... یعلی بن اشدق عبداللہ بن جراد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ اسلام (یعنی مدینہ) میں سب سے پہلے بیدار ہونے والا بجز عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ہیں رسول اللہ ﷺ نے انہیں کھجور سے گھٹے دی تھی۔ رواہ ابن عساکر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرة الحفاظ ۲۱۷۶۔

۳۷۲۲۵..... حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے اپنی ماں کے پیٹ میں ہجرت کی ہے چنانچہ میری والدہ کو جو بھی تکلیف اور اذیت پہنچی اس کا درد اور شدت مجھ میں ضرور داخل ہوئی۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۲۶..... حضرت عبداللہ بن زبیر کی روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے دراں حالیکہ آپ ﷺ سینگی لگوار ہے تھے جب سینگی لگوا کر فارغ ہوئے فرمایا: اے عبداللہ یہ خون ایسی جگہ بہا دو جہاں لوگ اسے نہ دیکھ سکیں عبداللہ رضی اللہ عنہ لے کر اٹھ پڑے اور جب آپ کی نظروں سے اوجھل ہو گئے خون منہ سے لگایا اور پی لیا جب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ واپس لوٹے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ! تم نے کیا کیا؟ عرض کی: میں نے خون انتہائی خفیہ جگہ میں ڈال دیا ہے جو لوگوں کی نظروں سے بالکل مخفی ہے آپ نے فرمایا: شاید تم نے خون پی لیا ہے میں نے عرض کیا: جی ہاں، فرمایا: تم نے خون کیوں پیا؟ لوگوں کے لیے تم سے ہلاکت ہے اور تمہارے لیے لوگوں سے ہلاکت ہے۔ ابو عاصم کہتے ہیں: لوگوں کا خیال ہے کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ میں قوت اسی خون کی وجہ سے تھی۔ رواہ ابویعلی و ابن عساکر

۳۷۲۲۷..... حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے سینگی لگوائی اور سینگی سے نکلنے والا خون مجھے دیا اور فرمایا: یہ خون ایسی جگہ چھپا دو جہاں اس تک نہ کوئی درندہ پہنچنے پائے نہ کتا اور نہ ہی کوئی انسان۔ میں اٹھ کر الگ ہو گیا اور خون پی لیا پھر آپ کے پاس حاضر ہوا آپ نے فرمایا: تم نے کیا کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: آپ نے جو حکم دیا ہے وہ میں نے کر دیا ہے فرمایا: میرے خیال میں تم اسے پی چکے ہو۔ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: میری امت نے تم سے کیا لینا ہے۔ ابو سلمہ کہتے ہیں: لوگوں کا خیال ہے کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ میں قوت رسول اللہ ﷺ کے خون کی وجہ سے تھی۔ رواہ البیھقی فی...... و ابن عساکر

۳۷۲۲۸...... مجاہد کہتے ہیں: ابن زبیر رضی اللہ عنہ عبادت میں یہاں تک جا پہنچے ہیں جہاں تک کوئی نہیں پہنچ سکا چنانچہ ایک مرتبہ سیلاب آیا جو لوگوں اور بیت اللہ کے طواف میں رکاوٹ بن گیا ابن زبیر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور تیر کر طواف کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۲۹...... عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب میری والدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے جنم دیا مجھے اٹھا کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئی سامنے سے میرے والد زبیر رضی اللہ عنہ تشریف لا رہے تھے مجھے والدہ سے لے لیا اور خود رسول اللہ ﷺ کے پاس مجھے لیتے گئے آپ نے مجھے گھٹی دی۔ رواہ الزبیر بن بکار

۳۷۲۳۰...... قطن بن عروہ کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سات سات دن تک صوم وصال رکھتے حتیٰ کہ ان کی انتڑیاں سکڑ جاتی تھیں۔ رواہ ابن جریر

۳۷۲۳۱...... ھشام بن عروہ کہتے ہیں: عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سات سات دن تک صوم وصال رکھتے جب گراں ہونے لگا پانچ پانچ دن کا صوم وصال رکھتے جب یہ بھی گراں ہونے لگا تین تین دن تک رکھتے۔ رواہ ابن جریر

۳۷۲۳۲...... محمد بن کعب قرظی کی روایت ہے کہ جب عبداللہ بن زبیر پیدا ہوئے تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: کیا وہ لڑکا ہے؟ کیا وہ لڑکا ہے آپ کو بتایا گیا: یا رسول اللہ! اسماء رضی اللہ عنہا نے عبداللہ کو دودھ پلانا چھوڑ دیا ہے جب اس نے آپ کو یہ کہتے سنا۔ دودھ پلاؤ اگر چہ تمہیں آنکھوں کے آنسو ہی کیوں نہ پلانے پڑیں یہ لڑکا بھیڑیوں کا دنبہ ہے وہ بھیڑے ہوں گے جنھوں نے کپڑے پہن رکھے ہوں گے البتہ یہ ضرور بر ضرور حرم پاک کا دفاع کرتا رہے گا اور حرم ہی میں اسے قتل کر دیا جائے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۳۳...... ضمام کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ کو پیغام بھیجا کہ لوگ مجھ سے پیچھے ہٹ گئے ہیں اور انھوں نے مجھے امان کی دعوت دی ہے والدہ نے جواب دیا: اگر تو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کے احیاء کے لیے نکلے ہو تو بلاشبہ تم حق پر قائم ہو اور اگر طلب دنیا کے لیے نکلے ہو تو پھر تمہارے زندہ اور مردہ ہونے میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔ رواہ ابونعیم بن حماد فی الفتن

۳۷۲۳۴...... ابو محمد رباح مولائے زبیر کہتے ہیں: میں نے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ کو سنا وہ حجاج سے کہہ رہی تھیں: نبی کریم ﷺ نے سینگی لگوائی اور آپ نے نکلنے والا خون میرے بیٹے کو دیا اس نے خون پی لیا اتنے میں جبرئیل امین تشریف لائے اور آپ کو خبر کر دی آپ نے فرمایا: تم نے خون کا کیا کیا وہ بولا: میں نے آپ کا خون گرانا اچھا نہیں سمجھا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہیں آگ نہیں چھونے پائے گی آپ نے اس کے سر پر دست شفقت پھیرا اور فرمایا: تم سے لوگوں کے لیے ہلاکت ہے اور لوگوں سے تمہارے لیے ہلاکت ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۳۵...... حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن زبیر ان کے بطن میں تھے میرے حمل کا وقت پورا ہونے کو تھا میں مدینہ آئی اور قباء میں جا اتری اور قباء ہی میں میں نے وضع حمل کیا پھر میں بچے کو لیے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ نے بچہ مجھ سے لیے لیا اور اپنی گود میں رکھ لیا پھر آپ نے کھجور منگوائی اور چبا کر بچے کے منہ میں ڈال دی چنانچہ بچے کے منہ میں سب سے پہلی چیز نبی کریم ﷺ کا لعاب مبارک تھا پھر آپ نے اسے کھجور سے گھٹی دی پھر دعائے برکت فرمائی اور اس کا نام عبداللہ رکھا یہ بچہ اسلام میں پیدا ہونے والد۔ (مسلمانوں کے ہاں) پہلا بچہ تھا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابن عساکر

۳۷۲۳۶...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن زبیر کو گھٹی دی۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۳۷...... اسحاق بن سعید اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور فرمایا: اے ابن زبیر! اللہ تعالیٰ کے حرم پاک میں الحاد پھیلانے سے بچو میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ عنقریب قریش سب سے ایک شخص حرم میں الحاد پھیلائے گا اگر اس کے گناہوں کا جن وانس کے گناہوں سے وزن کیا جائے تو اس کے گناہ بھاری نکلیں گے دیکھیں وہ تم ہی نہ ہو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۷۲۳۸...... نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو کہتے ہوئے سنا: میں رسول ﷺ کے حواری کا بیٹا ہوں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بشرطیکہ اگر تم زبیر کی اولاد میں سے ہو ورنہ نہیں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۷۲۳۹..... ویحانہ کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لڑکے کو سنا وہ کہہ رہا تھا۔ میں حواری کا بیٹا ہوں، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم ابن زبیر کے بیٹے نہیں ہو تو جھوٹ بولتے ہو۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۴۰..... عروہ کی روایت ہے کہ عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن جعفر (ایک روایت میں ہے جعفر بن زبیر) نے نبی کریم ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی اس وقت ان دونوں کی عمر سات سال تھی رسول کریم ﷺ نے جب انھیں دیکھا تبسم فرمایا اور دست اقدس بڑھا کر ان سے بیعت لی۔

رواہ ابو نعیم و ابن عساکر

۳۷۲۴۱..... ھشام بن عروہ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور فاطمہ بنت منذر بن زبیر سے روایت نقل کرتے ہیں وہ دونوں کہتے ہیں: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ جب ہجرت مدینہ کے لیے مکہ سے نکلیں تو عبداللہ زبیر رضی اللہ عنہ ان کے بطن میں تھے قباء پہنچیں اور وہیں عبداللہ پیدا ہوئے پھر انھیں لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عبداللہ رضی اللہ عنہ کو آپ کی گود میں رکھ دیا آپ ﷺ نے کھجور مانگی ہم نے کھجور تلاش کی پھر آپ نے کھجور چبا کر عبداللہ رضی اللہ عنہ کے منہ میں ڈالی سب سے پہلے جو چیز عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پیٹ میں پہنچی وہ رسول اللہ ﷺ کا لعاب مبارک تھا اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: پھر آپ نے عبداللہ کے سر پر دست شفقت پھیرا ان کے لیے دعائے برکت کی اور اس کا نام عبداللہ رکھا پھر عبداللہ رضی اللہ عنہ کی عمر جب سات سال کی ہوئی تو زبیر رضی اللہ عنہ کی ایماء پر رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں بیعت کے لیے حاضر ہوئے آپ نے جب عبداللہ رضی اللہ عنہ کو سامنے سے آئے دیکھا تو آپ ﷺ مسکرا دیئے پھر عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بیعت لی۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۲۴۲..... "مسند زبیر رضی اللہ عنہ" قثام بن بسطام کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے دراں حالیکہ عبداللہ رضی اللہ عنہ سولی پر لٹکا دیئے گئے تھے ابن عمر رضی اللہ عنہ بولے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص برائی کرتا ہے اسے دنیا میں یا آخرت میں اس کا بدلہ دے دیا جاتا ہے اگر یہ کسی برائی کے بدلہ میں ہوا ہے تو یہ ہے اور یہ ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۴۳..... "ایضاً" عروہ کی روایت ہے کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے غزوۂ خندق کے دن زبیر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: اے اباجان! میں نے آپ کو اشعر گھوڑے پر سوار دیکھا ہے زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بیٹے واقعی تم نے مجھے دیکھا تھا؟ عرض کیا: جی ہاں زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس وقت رسول اللہ ﷺ نے تمہارے باپ کے لیے اپنے والدین جمع کر کے فرمایا: گھوڑے پر سوار ہو جاؤ میرے ماں باپ تمہارے اوپر فدا جائیں۔

رواہ ابن جریر

حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ

۳۷۲۴۴..... عمرو بن میمون بن مہران کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ جب مرض الوفات میں مبتلا تھے ان کے پاس نبی کریم ﷺ کے اصحاب تشریف لائے ان میں ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ بولے: تم لوگ مجھے کس حال میں دیکھ رہے ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا: ہمیں تمہاری نجات میں کچھ شک نہیں چونکہ آپ لوگوں کی مہمان نوازی کرتے رہے ہیں اور مبتلائے حوادث کو عطا کرتے رہے ہیں۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

۳۷۲۴۵..... ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: غزوہ احد کے موقع پر جب میرے والد مجھے لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اس وقت میری عمر چودہ (۱۴) سال تھی نبی کریم ﷺ نے مجھے غزوہ میں شمولیت کی اجازت نہیں دی پھر غزوۂ خندق کے موقع پر والد محترم لے کر آئے اس وقت پندرہ (۱۵) سال میری عمر تھی، رسول اللہ ﷺ نے مجھے غزوہ میں شمولیت کی اجازت مرحمت فرمائی۔ رواہ عبدالرزاق

۳۷۲۴۶ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے غزوہ احد کے موقع پر نبی کریم ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا اس وقت ۱۴ سال میری عمر تھی آپ نے مجھے نابالغ سمجھ کر غزوہ میں شرکت کی اجازت نہیں دی پھر مجھے غزوۂ خندق کے موقع پر پیش کیا گیا جب کہ میری عمر ۱۵ سال تھی آپ نے مجھے اجازت دے دی۔ رواہ عبد الرزاق وابن ابی شیبة

۳۷۲۴۷ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غزوہ احد کے موقع پر مجھے نبی کریم ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا اس وقت میری عمر دس (۱۰) سال تھی آپ نے مجھے چھوٹا سمجھ کر غزوہ میں شرکت کرنے کی اجازت نہ دی پھر غزوہ خندق کے موقع پر مجھے پیش کیا گیا میری عمر پندرہ سال تھی آپ نے مجھے اجازت دے دی۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۷۲۴۸ ابن شوذب کہتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ زیادہ حجاز مقدس کی گورنری کا خواہاں ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو اس کی سلطنت میں رہنا ناگوار گزرا اور فرمایا: یا اللہ تو اپنی مخلوق میں جسے چاہتا ہے قتل کا کفارہ بنا دیتا ہے پس مجھے قتل کیے جانے سے قبل اسے موت سے ہمکنار کر دے چنانچہ زیاد کے انگوٹھے پر طاعون کا دانہ نکلا اور ہفتہ بھی نہیں گزرنے پایا تھا کہ مر گیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۴۹ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے غزوۂ بدر کے موقع پر نبی کریم ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا میری عمر تیرہ (۱۳) سال تھی آپ نے مجھے واپس کر دیا پھر مجھے غزوہ احد کے موقع پر پیش کیا گیا میری عمر چودہ (۱۴) سال تھی تب بھی آپ نے مجھے واپس کر دیا پھر غزوۂ خندق کے موقع پر مجھے پیش کیا گیا میری عمر پندرہ (۱۵) سال تھی آپ نے مجھے اجازت دے دی۔ رواہ ابن سعد

۳۷۲۵۰ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: غزوۂ خندق کے موقع پر مجھے اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا۔ اس وقت ہماری عمر پندرہ (۱۵) سال تھی آپ نے ہمیں قبول فرما لیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۵۱ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے غزوۂ احد کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی میری عمر تیرہ (۱۳) سال تھی آپ نے مجھے کمسن سمجھ کر واپس کر دیا پھر میں اس غزوہ سے پیچھے رہا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۵۲ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے بدر کے دن رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا آپ نے مجھے کمسن سمجھ کر واپس کر دیا اس رات میں سو بھی نہ سکا اور پوری رات روتے روتے اور حزن وملال کی حالت میں آنکھوں سے نکال دی اگلے سال پھر مجھے آپ کے سامنے پیش کیا گیا، آپ نے مجھے قبول کر لیا اور اس پر میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا ایک شخص بولا: اے ابو عبد الرحمن! غزوۂ خندق میں تم لوگوں نے پیٹھ پھیر لی تھی؟ فرمایا: جی ہاں اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو معاف کر دیا اور اس پر ہم اللہ کا جتنا بھی شکر کریں وہ کم ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۵۳ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں فتح مکہ میں شریک رہا ہوں جب کہ میری عمر بیس (۲۰) سال تھی۔

رواہ ابن مندہ وابن عساکر

۳۷۲۵۴ ابن مجاہد کہتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہ فتح مکہ میں شریک رہے ہیں اس وقت ان کی عمر پچیس سال تھی ان کے پاس ایک اڑیل قسم کا گھوڑا اور بھاری نیزہ تھا ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنے گھوڑے کے لیے چارا لانے گئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عبد اللہ تو اللہ کا بندہ ہے۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۲۵۵ نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے آثار ونشانات کو تلاش کرتے اور وہاں نماز پڑھتے حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ ایک درخت کے نیچے اترے تھے چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہ باقاعدگی سے اس درخت کے پاس اترتے اس کی جڑوں پر پانی بہاتے تاکہ خشک نہ ہو جائے۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۲۵۶ نافع سے مروی ہے کہ ہم ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک سفر میں تھے افواہ پھیلی کہ درندے نے راستہ روک رکھا ہے، ابن عمر رضی اللہ عنہ کی سواری پیچھے رہ گئی تھی جب اس جگہ پہنچے تو نیچے اترے اور درندے کا کان اینٹھا اور پھر راستے سے ہٹا دیا فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ اگر آدمی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہ ڈرے تو اس پر کسی کو مسلط نہیں کرتا اور اگر آدمی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے امید وابستہ نہ رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ اسے کسی کے سپرد نہیں کرتا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۵۷......وہب بن ابان قرشی کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک سفر میں تھے ایک جگہ پہنچ کر یکا یک لوگ کھڑے ہوگئے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے پوچھا یہ لوگ کیوں کھڑے ہیں؟ جواب ملا: راستے میں شیر کھڑا ہے اور لوگ ڈر کے مارے آگے جا نہیں رہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سواری سے نیچے اترے شیر کا کان پکڑ کر اینٹھا اور پھر گردن سے پکڑ کر راستے سے الگ کردیا پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ آدمی پر وہی کچھ مسلط کردیا جاتا ہے جس سے وہ ڈرتا ہے اگر آدمی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہ ڈرے تو اللہ تعالیٰ اپنے غیر کو اس پر مسلط نہیں کرے گا آدمی کسی شے کے سپرد کردیا جاتا ہے جس کی وہ امید کرتا ہے اگر ابن آدم اللہ کے سوا کسی سے امید وابستہ نہ کرے اللہ تعالیٰ اسے اپنے غیر کے سپرد نہیں کرے گا۔ رواہ ابن عساکر

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

۳۷۲۵۸......حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ سے ایک ہزار مثالیں یاد کی ہیں۔

رواہ ابویعلی والعسکری والرامھذی معافی الامثال

۳۷۲۵۹......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ کے گھر میں تھا، آپ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے ہمارے ساتھ گھر میں کون ہے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ کون ہے؟ فرمایا: جبرئیل امین ہیں: میں نے کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرئیل امین نے تمہیں سلام کا جواب دیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۶۰......محمد بن اسحاق کی روایت ہے کہ مجھے ایسے شخص نے حدیث سنائی ہے جسے میں تہمت زدہ نہیں سمجھتا۔ کہا کہ کعب رضی اللہ عنہ مکہ آئے اور مکہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ تھے کعب رضی اللہ عنہ بولے: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے تین چیزوں کے متعلق سوال کرو اگر وہ تمہیں ان کے متعلق بتادیں سمجھ لو کہ وہ عالم ہیں ان سے پوچھ کہ زمین پر سب سے پہلا پانی کون سا ہے؟ زمین پر سب سے پہلا کون سا درخت لگایا گیا؟ وہ کونسی جنت میں پائی جانے والی کوئی چیز ہے جو زمین پر لوگوں کے لیے رکھ دی گئی ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پہلا پانی جو سرزمین پر لوگوں کو نفع رسانی کے لیے پیدا کیا گیا وہ یمن میں آب برھوت ہے زمین پر سب سے پہلا اگایا جانے والا درخت عوسجہ ہے جس سے موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا توڑا تھا اور جنت میں پائی جانے والی چیز جو زمین میں لوگوں کے لیے رکھ دی گئی ہے وہ حجر اسود ہے۔ جب کعب رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر دی گئی تو بولے اس شخص نے سچ کہا بخدا یہ عالم ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۶۱......"مسند طلحہ بن عبیداللہ" حاکم نے مندرجہ ذیل سند سے حدیث ذکر ہے ابوحاکم مکی بن عبدان، احمد یعنی ابن یوسف سلمی، حماد بن سلمان حرانی، عیسیٰ بن عبدالرحمٰن انصار ابوعبادہ ابن شہاب ابن عامر بن سعد بن ابی وقاص، اسماعیل بن طلحہ بن عبیداللہ اپنے والد سے حدیث نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں اپنے مال مویشیوں کو جنگل میں لے گیا، جنگل میں مجھے رات ہوگئی میں نے کہا اگر میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر اپنے گھر چلا جاؤں میرے لیے بہتر ہوگا میں گھوڑے پر سوار ہوا حتیٰ کہ جب میں شہداء کی قبروں کے قریب پہنچا مجھے وحشت نے گھیر لیا میں نے کہا: اگر میں اپنا گھوڑا باندھ کر عبداللہ بن عمرو کی قبر کے پاس چلا جاؤں چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا بخدا! میں نے قبر پر جونہی سر رکھا مجھے قبر سے قرأت کی آواز سنائی دی اتنی خوبصورت قرأت میں نے کبھی نہیں سنی میں نے کہا: قرأت قبر سے ہورہی ہے عین ممکن ہے وادی میں بھی ہورہی ہو لہٰذا مجھے وادی کی طرف نکل جانا چاہیے لیکن مجھے احساس ہوا کہ واقعی قرات قبر میں ہورہی ہے۔ میں واپس لوٹ آیا اور سر قبر پر رکھ دیا کیا خوب قرات تھی میں نے ایسی قرات کبھی نہیں سنی میں اس قرأت سے بھرپور مانوس ہوگیا اور میری نیند جاتی رہی طلوع فجر تک میں قرأت سنتا رہا۔ جب طلوع فجر ہوئی قراءت کی آواز دھیمی پڑتی گئی حتیٰ کہ صبح ہوئی میں نے کہا: اگر میں نبی کریم ﷺ کے پاس جاؤں اور آپ کو یہ ماجرا سناؤں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو سارا واقعہ سنایا فرمایا: یہ عبداللہ بن عمرو تھا اے طلحہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ روحیں قبض کرلیتا ہے اور انھیں قندیلوں میں رکھ دیتا ہے جو زبرجد اور یاقوت کی بنی ہوتی ہیں انھیں جنت کے وسط میں لٹکا دیا گیا ہے؟ جب رات ہوتی ہے ارواح واپس لوٹا دی

جاتی ہیں جب طلوع فجر ہوتا ہے روحیں اپنے اصلی مقامات کی طرف واپس لوٹا دی جاتی ہیں جس میں وہ ہوتی ہیں۔
کلام:...... حدیث ضعیف ہے چنانچہ مغنی میں لکھا ہے کہ عیسیٰ بن عبدالرحمن عن الزھری کے متعلق نسائی وغیرہ کہتے ہیں کہ یہ متروک ہے۔

حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ

۳۷۲۶۲ ابوجعفر محمد بن علی کی روایت ہے کہ جہنی یعنی حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا (یارسول اللہ!) میری جان آپ پر فدا ہو مجھے ایک رات کا حکم دیں میں آپ کے پاس آجاؤں تا کہ آپ کے پیچھے نماز پڑھ لوں۔
رواہ ابن جریر

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ

۳۷۲۶۳..... حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میں نے قرآن مجید اور تورات پڑھ رکھی ہے آپ نے فرمایا: ایک رات یہ پڑھو اور ایک رات یہ پڑھو۔ رواہ ابن عساکر
۳۷۲۶۴..... حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک رات قرآن مجید پڑھنے کا حکم دیا اور ایک رات تورات پڑھنے کا۔ رواہ ابن سعد وابن عساکر
کلام:...... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں ابراہیم بن محمد بن ابی یحییٰ مدنی ہے جو کہ ضعیف راوی ہے۔
۳۷۲۶۵ ...''مسند علی'' سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں ایک مکان میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا آپ نے فرمایا: اس گھاٹی سے ایک شخص نمودار ہوگا جو اہل جنت میں سے ہے چنانچہ اس گھاٹی کے پیچھے عامر بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ رہتے تھے میں سمجھا شاید وہی ہو لیکن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ گھاٹی سے نمودار ہوئے۔ رواہ ابن عساکر

حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ

۳۷۲۶۶..... ''مسند سعد بن ابی ووقاص'' رسول کریم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا اور اسلام میں سب پہلے امیر مقرر کیے گئے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ
۳۷۲۶۷ ''ایضاً'' حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو قبیلہ جہینہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا انھوں نے عرض کیا: آپ ہمارے درمیان اترے ہیں لہٰذا آپ ہمارے کو استوار کر جائیں تا کہ آپ ہم پر بھروسہ کریں اور ہم آپ پر چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے میثاق لکھ دیا جب کہ یہ قبیلہ ابھی اسلام نہیں لایا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ماہ رجب میں کنانہ کی ایک بستی پر غارتگری ڈھانے بھیجا یہ بستی جہینہ کے پاس ہی آباد تھی ہماری تعداد سو سے زیادہ نہیں تھی جب کہ وہ ہم سے زیادہ تھے ہم نے انھیں لوٹا ہم جہینہ میں آکر ٹھہرے جہینہ کے لوگوں نے پوچھا: تم نے حرمت والے مہینے میں قتال کیوں کیا ہے؟ ہم نے کہا: ہم نے تو ان لوگوں سے قتال کیا ہے جنھوں نے ہمیں حرمت والے مہینے میں حرمت والے شہر سے نکالا ہے اس متعلق ہم ایک دوسرے سے چہ میگوئیاں کرنے لگے کہ تمہارا کیا خیال ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: ہمیں رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر انھیں خبر کرنی چاہئے۔ جب کہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: نہیں بلکہ ہمیں یہیں قیام کرنا چاہئے میں نے کہا جب کہ میرے ساتھ بھی کچھ لوگ تھے نہیں بلکہ ہمیں قریش کے اس قافلہ کے پاس جانا چاہے اور انھیں لوٹنا چاہئے ہم قریش کے قافلہ کو لوٹنے چل پڑے جب کہ ہمارے دوسرے ساتھی نبی کریم ﷺ کی طرف چل پڑے انھوں نے آپ کو سارا واقعہ سنایا آپ ﷺ سخت غصہ

میں سرخ چہرے کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا: تم میرے پاس سے اکٹھے گئے تھے اور اب جدا جدا واپس لوٹ رہے ہو۔ تم سے پہلی قوموں کو تفرقہ نے ہلاک کیا ہے۔ البتہ میں تمہارے اوپر ایسے شخص کو امیر مقرر کرتا ہوں جو بھوک اور پیاس پر زیادہ سے زیادہ صبر کرتا ہے چنانچہ آپ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن جحش اسدی رضی اللہ عنہ کو ہمارا امیر مقرر کیا اور یہ اسلام میں پہلے امیر مقرر کئے گئے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

حضرت عبداللہ ذوالبجادین رضی اللہ عنہ

۳۷۲۶۸..... ''مسند ادرع'' ادرع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک رات میں رسول اللہ ﷺ کا پہرہ دیتے حاضر ہوا یکا یک میں نے آواز بلند کسی شخص کی قرات سنی نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ دکھلاوہ ہے فرمایا: یہ عبداللہ ذوالبجادین ہے چنانچہ حضرت عبداللہ ذوالبجادین رضی اللہ عنہ نے مدینہ میں وفات پائی ان کی تجہیز وتکفین کے لیے صحابہ رضی اللہ عنہم پریشان ہوئے اور ان کی میت دیر تک روکے رکھی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس کے ساتھ نرمی کرو اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ نرمی کی ہے۔ چونکہ یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا تھا پھر ان کے لیے قبر کھودی گئی فرمایا: اس کے لیے کشادگی کرو اللہ تعالیٰ نے اس پر کشادگی کی ہے۔ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ اس پر غمزدہ ہور ہے ہیں۔ فرمایا: جی ہاں، چونکہ یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا تھا۔

رواہ ابن ماجہ والبغوی وابن مندہ وقال غریب لایعرف الا من ھذا لوجہ وابونعیم فی مسندہ موسی بن عبیدہ الترمذی ضعیف

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھا ضعیف ابن ماجہ ۳۴۲ نیز اس کی سند میں موسیٰ بن عبیدہ ربذی ضعیف راوی ہے۔

حضرت عبداللہ بن حازم رضی اللہ عنہ

۳۷۲۶۹..... عبدالرحمن بن عبداللہ بن سعد دشتکی رازی کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا انھوں نے میرے دادا سے روایت نقل کی ہے وہ کہتے ہیں: میں نے بخارا میں سفید خچر پر سوار ایک شخص دیکھا اس نے سر پر سیاہ رنگ کا ریشمی عمامہ باندھ رکھا تھا وہ کہتا تھا۔ مجھے یہ عمامہ رسول اللہ ﷺ نے پہنایا ہے عبدالرحمن کہتے ہیں ہم اسے ابن حزم سلمی رضی اللہ عنہ سمجھتے ہیں۔ رواہ البخاری فی تاریخہ وابن عساکر

۳۷۲۷۰..... عبداللہ بن سعید ازرق اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: میں نے بخارا میں نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص دیکھا جس نے سر پر سیاہ رنگ کا ریشمی عمامہ سجا رکھا تھا ان کا کہنا تھا یہ عمامہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے پہنایا ہے اس کا نام عبداللہ بن حازم رضی اللہ عنہ تھا۔ رواہ ابن عساکر

عبداللہ بن ابی (منافق)

۳۷۲۷۱..... ''مسند اسامہ بن زید'' حضرت اسامہ بن زید کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک گدھے پر سوار ہوئے گدھے پر پالان رکھا ہوا تھا اور آپ کے نیچے فدک کی چادر تھی آپ نے مجھے اپنے پیچھے بٹھالیا آپ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے بنی حارث بن خزرج میں جارہے تھے یہ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے آپ کا گزر ایک مجلس کے پاس سے ہوا جس میں مسلمان مشرکین بتوں کے پجاری اور یہود اکٹھے بیٹھے تھے ان میں عبداللہ بن ابی بھی بیٹھا ہوا تھا یہ عبداللہ بن ابی کے اسلام قبول کرنے سے پہلے کا واقعہ ہے مجلس میں حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے جب مجلس کے قریب گدھے نے گزرتے گزرتے غبار اڑائی عبداللہ بن ابی نے ناک کپڑے سے ڈھانپ دی اور بولا ہمارے اوپر غبار مت ڈالو نبی کریم ﷺ نے سلام کیا رکے اور نیچے اتر آئے مجلس والوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا اور انھیں قرآن پڑھ کر سنایا، عبداللہ بن ابی بولا: اے آدمی: اس سے کوئی بات اچھی ہیں۔ جو کچھ تم کہتے ہو وہ اگر حق ہے تو ہماری مجلسوں میں ہمارے پاس مت آؤ اور اپنی سواری پر واپس

چلے جاؤ۔ ہم میں سے جو شخص آئے اسے سنا دیا کرو۔ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بولے: بلکہ آپ ہماری مجالس میں تشریف لائیں ہم اسے پسند کرتے ہیں پس اسی پر مسلمان مشرکین اور یہود ایک دوسرے سے الجھ پڑے حتیٰ کہ مارنے اور مرنے تک نوبت پہنچ گئی لیکن نبی کریم ﷺ نے سب کو ٹھنڈا کیا پھر آپ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گئے اور فرمایا: اے! سعد کیا تم نے ابوحباب کو نہیں سنا کہ کیا کہتا ہے؟ وہ ایسی اور ایسی باتیں کرتا ہے؟ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ ﷺ اسے معاف کریں اور درگزر کریں اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت خوبیاں عطا کر رکھی ہیں۔ جب کہ اس بحیرہ کے رہنے والوں نے اتفاق کرلیا ہے کہ وہ اسے تاج پہنائیں گے اور اسے ایک مضبوط جماعت بھی فراہم کریں گے جب اللہ تعالیٰ نے اس کے باطل خیال کو آپ کو عطا کیے گئے حق سے رد کردیا تو اسے ایک طرح کا اچھولگ گیا یہ سب کچھ اسی کی یاداش میں کیا ہے جو آپ نے دیکھا ہے۔ تاہم نبی کریم ﷺ نے اسے معاف کردیا نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مشرکین واہل کتاب کو معاف کردیتے تھے اور ان کی اذیتوں پر صبر کرلیتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں اس کا حکم دیا ہے جب کہ رسول اللہ ﷺ معاف کرنے کے لیے بہانے ڈھونڈتے تھے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے کافروں کو بھی معاف کرنے کی آپ کو اجازت مرحمت فرمائی جب رسول اللہ ﷺ کو غزوۂ بدر میں فتح وکامرانی نصیب ہوئی اور اس جنگ میں قریش کے بڑے بڑے سردار مارے گئے تو یہ صورتحال دیکھ کر ابن ابی اور اس کے ساتھ مشرکین بتوں کے پجاریوں نے کہا: یہ اسلام تو غلبہ کی طرف آتا دکھائی دے رہا ہے چنانچہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کرلی اور اسلام قبول کرلیا۔ (رواہ احمد بن حنبل ومسلم والبخاری والنسائی والعدنی والبیہقی فی الدلائل جب کہ مسلم کی روایت یہاں تک ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اسے معاف کردیا)۔

۳۷۲۷۲..... ''ایضاً'' اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک مجلس کے پاس سے گزرے جس میں مسلمان اور یہودی اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے آپ نے انھیں سلام کیا۔ رواہ الترمذی وقال حسن صحیح

۳۷۲۷۳..... حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عبداللہ بن ابی کی عیادت کرنے تشریف لے گئے عبداللہ مرض الوفات میں تھا جب آپ عبداللہ بن ابی کے پاس پہنچے تو آپ نے اسمیں موت کے نشانات پہچان لیے اور فرمایا: میں تمہیں یہودیوں کی محبت سے منع کرتا تھا۔ عبداللہ بن ابی بولا اسعد بن زرارہ بھی تو یہودیوں سے بغض کرتا تھا وہ مرگیا اور یہودیوں کے بغض نے اسے کوئی نفع نہ پہنچایا جب ابن ابی مرگیا تو اس کا بیٹا آیا اور عرض کیا: عبداللہ بن ابی مر چکا ہے آپ مجھے اپنی قمیص عطا کریں تاکہ میں اس میں اسے کفناؤں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی قمیص اتاری اور اسے دے دی۔ رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد والرویانی والطبرانی والبیہقی فی الدلائل والضیاء

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۶۸۱۔

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ

۳۷۲۷۴..... حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اور میرے والد اپنے گھر کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں رسول اللہ ﷺ اپنے خچر پر سوار تشریف لائے والد نے عرض کیا: یارسول اللہ آپ اترتے ہیں تاکہ کھانا تناول فرمائیں اور ہمارے لئے دعا نے برکت کریں؟ چنانچہ رسول اللہ ﷺ خچر سے نیچے اترے اور فرمایا: یا اللہ! ان پر رحم فرما اور ان کی بخشش فرما اور ان کے رزق میں برکت عطا فرما۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۷۵..... سلیم بن عامر کی روایت ہے کہ مجھے بسر کے دو بیٹوں نے حدیث سنائی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے آپ کے نیچے ایک چادر پھیلا دی گئی آپ اس پر بیٹھ گئے پھر ہمارے گھر میں آپ پر وحی نازل ہوئی ہم نے آپ کو مکھن اور کھجوریں تناول کرنے کے لیے پیش کیں جب کہ آپ بسر کو زیادہ پسند فرماتے تھے بسر کے بیٹوں میں سے ایک کے سر کی ایک جانب بالوں کا گچھا تھا یوں لگتا تھا جیسے کہ وہ سینگ ہو آپ نے فرمایا: کیا میں اپنی امت میں سینگ نہیں دیکھتا؟ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا فرمائیں آپ نے فرمایا یا اللہ ان پر رحم فرما ان کی بخشش کر اور انھیں رزق عطا فرما۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۷۶......صفوان بن عمرو اور حریز بن عثمان کہتے ہیں: ہم نے نبی کریم ﷺ کے صحابی حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے ان کی زلفیں (جمہ) تھیں ہم نے سردیوں میں اور نہ ہی گرمیوں میں ان کے سر پر عمامہ یا ٹوپی نہیں دیکھی۔ رواہ ابن عساکر و ابن وھب

۳۷۲۷۷......معاویہ بن صالح کی روایت ہے کہ ابن بسر کہتے ہیں: مجھے میرے والد نے حدیث سنائی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ ہمارے ہاں تشریف لائیں اور دعائے برکت فرمائیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے میری والدہ اٹھیں اور حشیش (ایک قسم کا کھانا) پکایا جب کھانا تیار ہوا آپ نے (اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے) کھانا کھایا پھر پانی پلایا رسول اللہ ﷺ نے پیا اور پھر اپنے دائیں بائیں بیٹھے لوگوں کو پلایا جب مشروب کا دوسرا جام لایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جام اس شخص کو تھماؤ جس کے پاس پہلا ختم ہوا ہے جب رسول اللہ ﷺ کھانے اور پینے سے فارغ ہوئے تو ہمارے لیے دعا کی: یا اللہ: ان کی مغفرت فرما اور ان پر رحم کر اور انھیں رزق عطا فرما۔ کہتے ہیں: ہم نے آج تک اپنے گھر میں برکت اور رزق میں وسعت خوب دیکھی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۷۸......محمد بن زیاد الھانی، عبداللہ بن بسر سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ان کے سر پر دست شفقت رکھا اور فرمایا: یہ لڑکا ایک قرن تک زندہ رہے گا چنانچہ عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ ایک سو سال تک زندہ رہے ان کے چہرے پر ہلکے ہلکے داغ تھے آپ نے فرمایا: یہ لڑکا اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک یہ داغ ختم نہ ہو جائیں چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کے چہرے سے جب داغ ختم ہوئے اس وقت وفات پائی۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۷۹......محمد بن قاسم طائی ابوالقاسم حمصی روایت نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرے والد اور والدہ ہجرت کر کے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی کریم ﷺ نے میرے سر پر دست شفقت پھیرا اور ارشاد فرمایا: یہ لڑکا ایک قرن تک زندہ رہے گا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں! قرن کتنا ہوتا ہے؟ ارشاد فرمایا: ایک سو سال۔ ایک مرتبہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اپنی عمر کے پچانوے (۹۵) سال گزار دیئے ہیں اور پانچ (۵) سال نبی کریم ﷺ کے فرمان کو پورا ہونے میں باقی رہتے ہیں۔ محمد بن قاسم کہتے ہیں ہم پانچ سال گنتے رہے پھر عبداللہ رضی اللہ عنہ وفات پا گئے۔ رواہ ابن مندہ و ابن عساکر

۳۷۲۸۰......"ایضاً" نبی کریم ﷺ خچر پر سوار ہو کر عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم خچر کو شامی گدھا کہتے تھے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اندر تشریف لائے میری والدہ کھڑی ہوئیں اور آپ کے لیے گھر میں چٹائی پر چادر بچھائی جب آپ چادر پر بیٹھے چادر چٹائی کے ساتھ چپک گئی والد صاحب نے انھیں کھجوریں پیش کیں تاکہ ان میں مشغول رہیں والد نے میری والدہ کو حشیش (کھجوروں سے تیار کیا جانے والا کھانا) تیار کرنے کو کہا جبکہ میں والد صاحب اور والدہ کے درمیان خدمت گذاری کر رہا تھا جب کہ والد صاحب رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس کھڑے تھے جب والدہ محترمہ نے کھانا تیار کر لیا میں اٹھا کر لے آیا اور آپ کے سامنے رکھ دیا آپ نے اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے مل کر تناول فرمایا۔ پھر والد صاحب نے مہمانوں کو مشروب پلایا اور پلانے میں دائیں طرف سے شروع کیا۔ پھر جب مشروب ختم ہوا میں نے جام لے لیا اور دوبارہ اسے بھر لایا اور رسول اللہ ﷺ کو پیش کیا آپ نے فرمایا: اس شخص کو دو جس کے پاس جام ختم ہوا ہے جب آپ کھانے پینے سے فارغ ہوئے ہمارے لیے دعا فرمائی۔ یا اللہ! ان پر رحم فرما ان کی بخشش فرما اور ان کے رزق میں برکت عطا فرما۔ چنانچہ ہمیں رزق میں وسعت ہمیشہ دیکھنے میں ملی۔ رواہ الطبرانی عن عبداللہ بن بسر

حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ

۳۷۲۸۱......زہری کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی گئی کہ وہ مزاح کرتے رہتے ہیں اور کچھ باطل امور کا ان سے ظہور رہتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو چونکہ اس میں ایک پوشیدہ بات ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۸۲ ......ابو رافع کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے روم کی طرف ایک لشکر روانہ کیا اس میں ایک شخص تھا جسے عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کہا جاتا تھا اور وہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھا اتفاقاً رومی اسے قید کر کے اپنے ملک میں لے گئے وہاں جا کر انھوں نے اپنے بادشاہ سے کہا یہ شخص محمد (ﷺ) کے قریبی ساتھیوں میں سے ہے روم کے سرکش گمراہوں نے حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر تم نصرانی ہو جاؤ تو ہم تمہیں اپنی حکومت اور سلطنت میں شامل کر لیں گے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اگر تم مجھے اپنی حکومت کا سب کچھ دے دو اور ہر وہ چیز دے دو جس کے عرب مالک ہیں میں پل بھر کے لیے بھی دین محمد ﷺ سے روگردانی نہیں کروں گا رومیوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو دھمکی دی ہم تمہیں قتل کر دیں گے فرمایا: تم اس سے اپنا جی بھر لو۔ چنانچہ بادشاہ کے حکم سے انھیں سولی پہ لٹکا دیا گیا اور تیراندازوں کو حکم دیا کہ اسے قریب سے ہاتھوں اور ٹانگوں کے درمیان تیر مارو۔ وہ برابر نصرانیت کی پیشکش کرتا رہا لیکن آپ برابر انکار کرتے رہے تاہم آپ کو تختہ دار سے گلے میں رسی ڈالنے سے قبل اتار دیا گیا پھر روم کے بادشاہ نے ایک بڑی دیگ منگوائی اس میں پانی بھروایا پھر اس کے نیچے آگ جلوائی جب پانی خوب کھول گیا تو بادشاہ نے دو مسلمان قیدی طلب کیے اور پھر ان میں سے ایک کو کھولتی ہوئی دیگ میں ڈال دیا آپ رضی اللہ عنہ کو ایک بار پھر نصرانیت کی پیشکش کی گئی مگر آپ انکار پر مصر رہے پھر بادشاہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو دیگ میں ڈالنے کا حکم دیا جب آپ رضی اللہ عنہ کو لے جایا جانے لگا تو آپ رضی اللہ عنہ رو پڑے، بادشاہ کو آپ رضی اللہ عنہ کے رونے کی خبر دی گئی وہ سمجھا شاید دیگ کو دیکھ کر گھبرا گیا ہو واپس کرنے کا حکم دیا ایک بار پھر نصرانیت کی پیشکش کی آپ نے انکار کر دیا بادشاہ نے پوچھا: پھر تم روئے کیوں ہو؟ فرمایا: مجھے اس چیز نے رلایا ہے کہ میری ایک ہی جان ہے جو دیگ میں پڑتے ہی ختم ہو جاوے گی میں چاہتا ہوں کہ میرے جسم پر جتنے بال ہیں ان کے بقدر مجھے ہر بار نئی جان ملتی رہے جو اللہ کی راہ میں قربان ہوتی رہے۔ رومیوں کے بادشاہ نے کہا: کیا تم میرے سر کا بوسہ لے سکتے ہو میں تمہارا راستہ چھوڑ دوں گا (یعنی تمہیں رہا کر دوں گا) عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا یہ بوسہ سب مسلمان قیدیوں کی طرف سے ہوگا (لہٰذا ہماری قید میں جو جو مسلمان ہیں وہ تمہیں رہا کرنے ہوں گے) بادشاہ نے آپ رضی اللہ عنہ کے اس مطالبہ کو منظور کر لیا۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے دل میں سوچا یہ کافر اللہ کا دشمن ہے اگر اس کے سر کا بوسہ لے کر میں اپنی اور مسلمان قیدیوں کی جان بخشی کرا لوں اس میں کیا حرج ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بادشاہ کے قریب ہوئے اور اس کے سر کا بوسہ لے لیا اور اس کے بدلہ میں مسلمان قیدی آپ رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیئے گئے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس واقعہ کی خبر دی گئی تو انھوں نے فرمایا: ہر مسلمان کا حق بنتا ہے کہ وہ عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کے سر کا بوسہ لے میں اپنے سے ابتداء کرتا ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کے سر کا بوسہ لیا۔

رواہ البیهقی فی شعب الایمان وابن عساکر

حضرت عبدالجبار بن حارث رضی اللہ عنہ

۳۷۲۸۳ ......''مسند عبدالجبار رضی اللہ عنہ'' عبداللہ بن کریز بن ابی طلاسہ بن عبدالجبار بن حارث بن مالک الجدسی ثم المنادی اپنے والد اور دادا کے واسطہ سے حضرت عبدالجبار بن حارث بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں: میں سرزمین ''سراۃ'' میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عربوں کا مروجہ سلام ''انعم صباحا'' کہا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے محمد اور اس کی امت کو اس کے علاوہ اور الفاظ میں ایک دوسرے کو سلام کرنے کا حکم دیا ہے۔ میں نے فوراً کہا: یارسول اللہ! السلام علیک! آپ نے مجھے سلام کا جواب دیا اور پھر مجھ سے پوچھا: تمہارا کیا نام ہے؟ میں نے عرض کیا: میرا نام جبار بن حارث ہے۔ فرمایا: تمہارا نام عبدالجبار بن حارث ہے میں نے عرض کی: جی ہاں میں عبدالجبار بن حارث ہوں؟ میں نے اسلام قبول کر لیا اور نبی کریم ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کر لی۔ پھر آپ کو اطلاع کی گئی کہ یہ منادی اپنی قوم کے شہسواروں میں سے ایک شہسوار ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے سواری کے لیے ایک گھوڑا عطا کیا میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس قیام کیا اور اور آپ کی معیت میں لڑتا رہا ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے میرے گھوڑے کے ہنہنانے کی آواز نہ سنی فرمایا: کیا وجہ ہے میں حدسی کے گھوڑے کی

ہنہناہٹ نہیں سن رہا ہوں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے خبر ملی تھی کہ آپ کو ہنہناہٹ سے اذیت ہوتی ہے اس لیے میں نے گھوڑا خصی کر دیا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے گھوڑوں کے خصی کرنے سے منع فرمایا مجھے کہا گیا: اگر تم بھی نبی کریم ﷺ سے ایک نوشتہ کا سوال کرو جس طرح تمہارے چچازاد بھائی تمیم داری نے کیا تھا۔ میں نے کہا: ابھی سوال کروں یا بعد میں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: بلکہ ابھی سوال کرو میں نے کہا: ابھی نہیں کرتا ہوں لیکن میں رسول اللہ ﷺ سے سوال کروں گا کہ اللہ تعالیٰ کے حضور کل میری فریاد کریں۔

رواہ ابن مندہ وابن عساکر وقال حدیث غریب لااعلم انی کتبته الا من هذا الوجه

حضرت عروہ بن ابی جعد البارقی رضی اللہ عنہ

۳۷۲۸۴..... عروہ بارقی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے انھیں ایک دینار دیا اور حکم دیا کہ اس سے ایک بکری خرید لاؤ عروہ رضی اللہ عنہ نے ایک دینار سے دو بکریاں خرید لائیں اور ان میں سے ایک کو پھر ایک دینار کے بدلہ میں بیچ دیا یوں ایک بکری اور ایک دینار (نقد) لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی کریم ﷺ نے ان کی بیع کے لیے دعا فرمائی۔ چنانچہ عروہ رضی اللہ عنہ اگر مٹی بھی خریدتے اس میں انھیں نفع ہوتا۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة

فائدہ:...... عروہ بن ابی جعد رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں سکونت اختیار کی تھی جب کہ حدیث مذکور بالا بخاری نے بھی روایت کی ہے۔ دیکھئے صحیح البخاری کتاب علامات النبوۃ اور ابوداؤد نے کتاب البیوع باب فی المصائب یخالف میں ذکر کی ہے۔

حضرت غرفہ بن حارث کندی رضی اللہ عنہ

۳۷۲۸۵..... کعب بن علقمہ کی روایت ہے کہ حضرت غرفہ بن حارث کندی رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ کی صحبت کا شرف حاصل ہے ایک مرتبہ غرفہ رضی اللہ عنہ ایک شخص کے پاس گزرے اس شخص سے ان کا عہد و پیماں تھا غرفہ رضی اللہ عنہ نے اسے اسلام کی دعوت دی اس نے نبی کریم ﷺ کو گالیاں دیں غرفہ رضی اللہ عنہ نے اسی جگہ اسے قتل کر دیا۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ لوگ عہد و پیماں کی وجہ سے ہمارے اوپر بھروسہ کرتے ہیں غرفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ہم نے کافروں کے ساتھ یہ عہد نہیں کیا کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی شان میں گستاخی کر کے ہمیں اذیت پہنچائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوحارث! میں نے تمہیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ فلاں اور فلاں دن ایک فرمانبردار گھوڑے پر سوار دیکھا تھا کیا میں تمہیں ایک اور گھوڑے پر سوار نہ کروں؟ غرفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عمرو! مجھے نہیں لگتا کہ تم گھوڑوں پر وار کر سکتے ہو اور یہ کہاں ہو سکتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ

۳۷۲۸۶..... عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ کے مدینہ تشریف لانے کی خبر پہنچی میں اپنی بکریوں میں تھا میں نے وہیں بکریاں چھوڑیں اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھ سے بیعت لے لیں ارشاد فرمایا: بیعت اعرابیہ چاہتے ہو یا بیعت ہجرت؟ میں نے عرض کیا: نہیں بلکہ میں بیعت ہجرت چاہتا ہوں رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے بیعت لی اور میں نے آپ کے ساتھ قیام کر لیا پھر آپ نے فرمایا: جو شخص معد کی اولاد میں سے یہاں ہو وہ کھڑا ہو جائے کچھ لوگ کھڑے ہوئے میں بھی ان کے ساتھ کھڑا ہو گیا آپ نے فرمایا: تو بیٹھ جا۔ آپ نے تین مرتبہ یہی کیا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میں معد کی اولاد میں سے نہیں ہوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا: پھر میں کس کی اولاد سے ہوں؟ فرمایا: تم قضاعہ بن مالک بن حمیر کی اولاد میں سے ہو۔ رواہ ابن مندہ وابن عساکر

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ

۳۷۲۸۷۔۔۔ حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرے والد حریث رضی اللہ عنہ مجھے نبی کریم ﷺ کے پاس لے گئے آپ نے میرے سر پر دست شفقت پھیرا اور میرے لیے دعائے برکت کی اور میرے لیے مدینہ میں کمان کے ساتھ ایک دائرہ کھینچا اور فرمایا: میں تمہیں اضافہ کروں گا۔ میں تمہیں اضافہ کروں گا۔ رواہ ابو نعیم

حضرت عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ

عجلی کہتے ہیں: عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ سے صرف دو حدیثیں مروی ہیں۔

۳۷۲۸۸۔۔۔ عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو دودھ پلایا تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ! اسے لازوال شباب سے نواز، چنانچہ اسّی (۸۰) سال ان کی عمر ہو چکی تھی اور ان کا ایک بال بھی سفید نہیں دیکھا گیا۔ رواہ البغوی والدیلمی وابن عساکر

۳۷۲۸۹۔۔۔ اجلح بن عبداللہ کندی کہتے ہیں میں نے زید بن علی عبداللہ بن حسن و جعفر بن محمد و محمد بن عبداللہ بن حسن (ان سب) کو ان لوگوں کا تذکرہ کرتے سنا ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک تھے اور وہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے یہ سب اپنے آباؤ اجداد اور اپنے خاندان والوں کا تذکرہ کر رہے تھے میں نے ان کے علاوہ ایک اور شخص کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے رفقاء کا تذکرہ کرتے سنا اور ان میں اس نے حضرت عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ خذاعی کا ذکر بھی کیا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا تھا: کیا میں تمہیں جنت کی نشانی نہ بتلا دوں؟ عرض کیا: یارسول اللہ ضرور بتلائیں۔ اتنے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سامنے سے گزرے آپ نے فرمایا: یہ اور اس کی قوم جنت کی نشانی ہیں چنانچہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قتل کر دیئے گئے اور لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی تو عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ لازم ہو گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہے۔ حتیٰ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنی فوج کو عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ کی تلاش کا حکم دیا اور اپنے پاس لانے کو کہا۔ اجلح کہتے ہیں مجھے عمران بن سعید نے حدیث سنائی ہے جب کہ ان کے اور عمران بن سعید رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم کی تھی۔ عمران بن سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب ان کی تلاش جاری تھی وہ ان کے ساتھ چل پڑے اور عمرو رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا: اے رفاعہ! لوگ مجھے قتل کرنا چاہتے ہیں جب کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے خبر کی ہے کہ میرے خون میں جنات اور انسان دونوں شریک ہوں گے مجھے کہا: اے عمرو! اگر تم کسی آدمی پر گرفت پالو تو اسے قتل نہ کرنا کہیں تم اللہ تعالیٰ سے دھوکا دینے والے کی صورت میں نہ ملو، رفاعہ کہتے ہیں: عمرو کی بات پوری نہ ہونے پائی تھی میں نے کچھ سواروں کے سر ہلتے دیکھے میں نے اسے الوداع کہا اور یکا یک ایک سانپ نے چھلانگ لگائی اور انھیں ڈس لیا اتنے میں سوار بھی پہنچ گئے اور انھوں نے عمرو رضی اللہ عنہ کا سر تن سے جدا کر دیا اسلام میں یہ پہلا سر تھا جو۔ (کسی مسلمان کا) تن سے جدا کیا گیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۹۰۔۔۔ عبداللہ بن ابی رافع کی روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ کی تلاش میں اپنے آدمی بھیجے تاکہ مل جانے پر انھیں قتل کریں عمرو رضی اللہ عنہ جزیرہ کی طرف بھاگ گئے ان کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے ایک شخص بھی تھا۔ اسے زاہر کہا جاتا تھا جب یہ دونوں کسی وادی میں اترے عمرو رضی اللہ عنہ کو سانپ نے ڈس لیا رات کا وقت تھا صبح ہوئی تو ان کا بدن پھول چکا تھا زاہر سے کہا: مجھ سے الگ ہو جاؤ چونکہ میں نے اپنے خلیل رسول اللہ ﷺ نے مجھے خبر کی ہے کہ میرے خون میں جن وانس شریک ہوں گے لہٰذا ضروری ہے کہ مجھے قتل کیا جائے گا اس وادی میں مجھے جن نے مصیبت پہنچا دی ہے وہ دونوں حضرات اسی شش و پنج میں تھے کہ یکا یک انھوں نے گھڑ سواروں کے سر ہلتے ہوئے دیکھے جو ان کی تلاش میں نکلے ہوئے تھے۔ زاہر سے کہا کہ تم چھپ جاؤ اور جب مجھے قتل کر دیا جائے یہ لوگ میرا

سر تن سے جدا کر کے لیتے جائیں گے تم میرے جسد کی طرف لوٹ آنا اور اسے دفن کر دینا۔ زاہر نے کہا: بلکہ میں ان پر تیروں کی بارش کروں گا جب میرے تیر ختم ہو جائیں پھر بھلے مجھے تمہارے ساتھ قتل کر دیا جائے عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں لیکن میں تمہیں اپنی طرف سے ایک چیز زاد راہ کی طور پر دوں گا جو تمہیں نفع پہنچائے گی مجھ سے جنت کی نشانی سن لو جو مجھے محمد رسول اللہ ﷺ نے بتائی ہے۔ وہ نشانی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں چنانچہ زاہر روپوش ہو گئے تلاش کرنے والے لوگ آئے ان میں سے گندمی رنگ کا ایک شخص نیچے اترا اور عمرو رضی اللہ عنہ کا سر تن سے جدا کر دیا اسلام میں یہ پہلا سر ہے جس کی لوگوں میں تشہیر کی گئی۔ لوگوں کے چلے جانے کے بعد زاہر باہر نکلے اور لاش دفنا دی۔

رواہ ابن عساکر

حضرت عمرو بن حبیب بن عبد شمس رضی اللہ عنہ

۳۷۲۹۱ ... "مسند ثعلبہ بن عبدالرحمن بن ثعلبہ انصاری" ثعلبہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن حبیب بن عبد شمس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے بنی فلاں کا ایک اونٹ چوری کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اونٹ کے مالکوں کو اپنے پاس بلایا حاضر ہونے پر انھوں نے اعتراف کیا کہ ہم نے اپنا ایک اونٹ گم پایا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ ثعلبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جس وقت عمرو رضی اللہ عنہ کا کٹا ہوا ہاتھ زمین پر گرا میں اسے دیکھ رہا تھا جب کہ عمرو رضی اللہ عنہ کہہ رہے تھے۔ تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے مجھے اس چوری سے پاک کر دیا ورنہ یہ مجھے دوزخ میں لے جانے کے درپے تھی۔

رواہ الحسن ابن سفیان و ابن مندہ والطبرانی و ابونعیم

حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ

۳۷۲۹۲ ... حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم جاہلیت میں اپنی قوم کی ایک جماعت کی ساتھ حج کے لیے روانہ ہوئے جب ہم مکہ پہنچے میں نے خواب دیکھا گویا ایک نور ہے جو مکہ سے نکل رہا ہے اس سے یثرب کے پہاڑ روشن ہوئے اور میں نے جہینہ کی بستی دیکھ لی، اس نور میں میں نے ایک آواز سنی کوئی کہہ رہا تھا تاریکیاں چھٹ گئی ہیں روشنی چمک اٹھی ہے اور خاتم الانبیاء مبعوث ہو چکے ہیں پھر ایک اور روشنی بلند ہوئی جس میں میں نے حیرہ کے محلات اور مدائن کی سفیدی دیکھی اس نور میں بھی ایک آواز سنی کوئی کہہ رہا تھا: اسلام ظاہر ہو چکا ہے اور بت ٹوٹ چکے ہیں صلہ رحمی کا وقت آن پہنچا میں گھبرا کر اٹھ بیٹھا اور میں نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا: اللہ کی قسم! قریش کی اس بستی میں کوئی نیا حادثہ رونما ہونے والا ہے میں نے اپنی قوم کو خوب سنایا جب ہم اپنے علاقہ میں پہنچے خبر آگئی کہ ایک شخص جسے احمد کے نام سے پکارا جاتا ہے مبعوث ہو چکا ہے میں اس شخص سے ملنے اپنے گھر سے چل پڑا جب اس کے پاس پہنچا میں نے اسے خواب سنایا اس نے کہا: اے عمرو بن مرہ! میں نبی مرسل ہوں اور مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہے میں انھیں اسلام کی طرف بلاتا ہوں میں انھیں جانوں کی حفاظت اور صلہ رحمی کا حکم دیتا ہوں صرف ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حکم دیتا ہوں اور بتوں کی عبادت سے منع کرتا ہوں میں انھیں بیت اللہ کے حج اور بارہ مہینوں میں سے ایک مہینہ رمضان کے روزوں کا حکم دیتا ہوں جس نے میری دعوت قبول کر لی اس کے لیے جنت ہے اور جس نے نافرمانی کی اس کے لیے دوزخ ہے اے عمرو! ایمان لے آؤ اللہ تعالیٰ تمہیں دوزخ کی ہولناکی سے محفوظ فرمائے گا میں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں آپ حلال و حرام کی جو تعلیمات بھی لائے ہیں میں ان پر ایمان لاتا ہوں اگر چہ یہ بہت ساری اقوام کو برا ہی کیوں نہ لگے۔ پھر میں نے آپ کی مدح میں بہت سارے اشعار کہے۔ ہمارا ایک بت تھا میرا باپ اس کا منتظم تھا میں نے اسے توڑ دیا پھر میں نبی کریم ﷺ سے جا ملا اور میں نے یہ اشعار کہے:

شهدت بان الله حق وانني
لا الهة الا حجار اول تارك
وشمرت عن ساقي الا زار مهاجرا
اجوب اليك الوعث بعد الركادك
لا صحب نير الناس نفسا ووالدا
رسول مليك الناس فوق الجانك.

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ حق ہے چونکہ میں پتھر کے معبودین کو سب سے پہلے ترک کر چکا ہوں اور اپنی پنڈلیوں سے شلوار اوپر کر لی ہے میں سختیوں اور مشقتوں کو روندتا ہوا آپ تک پہنچا ہوں میں اس شخص کی صحبت میں رہوں گا جو اپنی ذات اور ولدیت میں سب سے افضل ہے وہ رسول ہے اور لوگوں پر اس کی حکمرانی ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے عمرو! مرحبا۔ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ مجھے اپنی قوم کی طرف روانہ کر دیں یا اللہ میرے ذریعے اللہ تعالیٰ ان پر احسان فرمائے آپ نے مجھے بھیج دیا اور مجھے نصیحت کی۔ تمہیں مہربانی اور نرمی سے کام لینا چاہئے بات سچی کرنا تند خو، متکبر اور حاسد نہیں ہونا، میں اپنی قوم کے پاس آ گیا اور کہا: اے نبی رفاعہ رحمۃ اللہ علیہ بلکہ اے قبیلہ جہنیہ کی جماعت! میں تمہاری طرف اللہ کے رسول کا قاصد ہوں میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں اور بتوں کو چھوڑنے کو کہتا ہو میں تمہیں بیت اللہ کے حج رمضان کے روزے رکھنے کا حکم دیتا ہوں۔ جس نے میری دعوت قبول کی اس کے لیے جنت ہے اور جس نے نافرمانی کی اس کے لیے دوزخ ہے اے جہینہ کی جماعت! اللہ تعالیٰ نے تمہیں بہترین قوم بنایا ہے۔ جاہلیت اور اس کے رسوم کو ناپسند کیا ہے جو کہ عربوں میں مشہور ہیں بلاشبہ عرب دو سگی بہنوں کو نکاح میں جمع کر لیتے ہیں اور حرمت والے مہینوں میں جنگیں کرتے ہیں آدمی اپنے باپ کی منکوحہ سے شہوت پوری کر لیتا ہے لہذا اس نبی مرسل کی دعوت کو قبول کرو تمہیں دنیا اور آخرت کی بھلائیاں میسر آئیں گی میرے پاس ان میں سے صرف ایک شخص آیا اور کہنے لگا: اے عمرو بن مرہ! اللہ تمہاری زندگی میں بدمزگی لائے کیا تم ہمیں اپنے معبودان کے چھوڑنے کا حکم دیتے ہو تا کہ ہم اپنی جمعیت میں تفرقہ ڈالیں اپنے آباء کے دین کی مخالفت کریں عمدہ اخلاق ترک کریں صرف ایک قریشی کے کہنے پر جو اہل تہامہ میں سے ہے؟ اس میں کوئی پسندیدگی اور بھلائی نہیں پھر اس خبیث نے یہ اشعار پڑھے:

ان ابن مرب قهداتي بمقالة
ليست مقالة من يريد صلاحا
اني لا حسب قوله وفعاله
يوما وان طال الزمان ذباحا
ليسفه الا شياخ ممن قد مضى
من رام ذالك لا اصاب فلاحا

ابن مرہ ایک بات لے کر آیا ہے جو مجھے کسی طرح مصلح کا قول نہیں لگتا میں تو اس کے قول وفعل کو کسی دن کا سمجھتا ہوں اگر چہ زمانہ میں لڑائیاں زیادہ ہوں۔ پر وہ بزرگوں کو بے وقوف بنانا چاہتا ہے اور وہ گذشتہ زمانے کے بزرگ ہیں جو بھی یہ کرنے کا قصد کرے گا کامیابی سے دور رہے گا۔

حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ واضح ہو جائے گا کہ میں جھوٹا ہوں یا تو اللہ تعالیٰ تمہاری زندگی کو بدمزگی سے دوچار کرے۔ تیری زبان کو گنگ کرے اور تیری آنکھوں کو اندھا کرے عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم یہ خبیث اس وقت تک نہیں مرا جب تک اس کے دانت گر نہیں گئے چنانچہ اندھا ہو گیا اور اسے کھانے کا ذائقہ نہیں محسوس ہوتا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے چند اسلام قبول کرنے والوں کو لے کر

نبی کریم ﷺ کے خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے انھیں مرحبا کہا اور خراج تحسین پیش کیا پھران کے لیے ایک خط تحریر کیا جسکا مضمون یہ ہے۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم: یہ خط اللہ تعالیٰ کی طرف سے امان ہے جو اس کے رسول حق اور سچے کی زبان سے جاری ہوا ہے اور کتاب ناطق نازل فرمائی جو عمرو بن مرہ کے ساتھ جہینہ بن زید کے لیے ہے بلاشبہ زمین کے نشیب وفراز تمہارے لیے ہیں وادیوں کے پوشیدہ اور ظاہری حصے تمہارے لیے ہیں کہ تم ان کی نباتات کو چراؤ اور ان کا پانی پیو اس شرط پر کہ تم ان کا خمس ادا کرو اور پنجگانہ نمازیں ادا کرو بھیڑ بکریاں جب دونوں اکٹھی ہوں ان میں دو بکریاں ہیں اگر الگ الگ ہوں تو ایک ایک بکری ہے کھیتی جوتنے والے بیلوں میں صدقہ نہیں ہے نو وارد پر صدقہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اور مسلمانوں کے درمیان گواہ ہے۔ رواہ کتاب قیس بن شماس الرویانی وابن عساکر

حضرت عمرو طائی رضی اللہ عنہ

۳۷۲۹۳... "مسند عمرو طائی رضی اللہ عنہ" تمام، ابوالحسن عمرو بن عتبہ بن عمارہ بن یحییٰ بن عبدالحمید بن یحییٰ بن عبدالحمید بن محدم بن عمرو بن عبداللہ روافع بن عمرو طائی نے حجر بستی میں محرم الحرام ۳۵۰ھ میں املا کرایا ان کا کہنا تھا کہ ان کی ۱۴۰ سال عمر ہے انھوں نے سند ذیل سے حدیث بیان کی میرے والد کے چچا مسلم بن یحییٰ بن عبدالحمید طائی اپنے والد سے وہ اپنے والد سے اور وہ محمد بن عمرو بن عبداللہ سے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے ابو رافع بن عمرو وہ اپنے والد عمرو طائی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ عمرو رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے انھیں اپنے ساتھ چٹائی پر بٹھایا عمرو رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا اور ان کا اسلام بہت اچھا رہا پھر اپنی قوم کی طرف واپس لوٹ گئے اور ان کی قوم نے بھی اسلام قبول کرلیا۔ رواہ ابن عساکر

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

۳۷۲۹۴... اسلم کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ ہم مسجد میں اضافہ کریں گے جب کہ آپ کا گھر مسجد کے زیادہ قریب ہے لہٰذا اپنا گھر ہمیں دے دیں تاکہ ہم مسجد میں توسیع کریں اور اس گھر کے بدلہ میں آپ کو اس سے کشادہ گھر دوں گا عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ایسا نہیں کروں گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ سے زبردستی لوں گا عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ کو اس کا اختیار نہیں ہے۔ میں اپنے اور آپ کے درمیان کسی ثابت کو قائم کرتا ہوں جو ہمارے درمیان برحق فیصلہ کرے گا، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ کون ہوگا؟ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ حذیفہ بن الیمان ہے چنانچہ دونوں حضرات حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور مسئلہ بیان کیا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے پاس اس مسئلہ میں ایک حدیث ہے پوچھا وہ کونسی؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: داؤد علیہ السلام نے بیت المقدس میں توسیع کرنی چاہی بیت المقدس کے قریب ایک یتیم کا گھر تھا داؤد علیہ السلام نے یتیم سے گھر طلب کیا لیکن اس نے دینے سے انکار کردیا داؤد علیہ السلام نے زبردستی گھر لینا چاہا اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی کہ میرا گھر ظلم سے پاک ہے داؤد علیہ السلام نے گھر کا خیال چھوڑ دیا عباس رضی اللہ عنہ بولے: کیا کچھ باقی رہا؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے دیکھتے ہیں کہ عباس رضی اللہ عنہ کے گھر کا پرنالہ مسجد میں گرتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے پرنالہ اکھاڑ پھینکا اور فرمایا: یہ پرنالہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں پانی نہ بہائے عباس رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھنے کے بعد کہا: قسم اس ذات کی جس نے محمد کو برحق مبعوث کیا ہے یہ پرنالہ خود رسول اللہ ﷺ نے اسی جگہ لگایا تھا اور اے عمر تم نے اسے اکھاڑ پھینکا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے پاؤں میرے کاندھے پر رکھو اور پرنالہ اسی جگہ پر دوبارہ لگادو عباس رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا اور فرمایا: میں نے آپ کو یہ گھر دے دیا آپ رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں توسیع کردیں عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد میں توسیع کردی اور عباس رضی اللہ عنہ کو مقام "زوراء" میں پہلے گھر سے کہیں زیادہ کشادہ گھر جائیداد میں دیا۔ رواہ الحاکم وابن عساکر واورد الحاکم والبیہقی لہ شاھدا

۳۷۲۹۵ ...سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد میں توسیع کرنا چاہا۔ حدیث بالا ذکر کی یہ پوری حدیث خطیب نے متفق میں بیان کی ہے احمد ابن عساکر نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے عباس رضی اللہ عنہ سے ان کا گھر لینا چاہا عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں گھر نہیں بیچتا حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: تب تو میں زبردستی لوں گا عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ کو یہ اختیار حاصل نہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے اور اپنے درمیان ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو منصف مقرر کرو، ابی رضی اللہ عنہ نے دونوں کے درمیان فیصلہ کیا اور فیصلہ عباس رضی اللہ عنہ کے حق میں دیا۔ عباس رضی اللہ عنہ بولے: جب تم نے یہ فیصلہ کیا ہے میں اسے مسلمانوں کے لیے صدقہ کرتا ہوں۔

۳۷۲۹۶ ...حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب لوگوں کو قحط کا سامنا ہوتا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت عباس بن عبد المطلب کے وسیلہ سے مینہ طلب کرتے تھے اور کہتے: یا اللہ! نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں ہم نبی کریم ﷺ کے وسیلہ سے بارش طلب کرتے تھے تو ہمیں بارش سے سیراب کر دیتا تھا اور آج ہم نبی کریم ﷺ کے چچا کے وسیلہ سے بارش طلب کرتے ہیں چنانچہ بارش لوگوں کو سیراب کر دیتی۔

رواہ البخاری وابن سع وابن خزیمة وابو عوانة وابن حبان والطبرانی والبیہقی

۳۷۲۹۷ ...ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ قحط والے سال حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے بارش طلب کی اور فرمایا: یا اللہ! یہ شخص تیرے نبی ﷺ کا چچا ہے، ہم تیرے حضور اس کا وسیلہ پیش کرتے ہیں لہٰذا ہمیں بارش عطا فرما چنانچہ تھوڑی دیر گزری تھی کہ اللہ تعالیٰ نے بارش نازل فرما دی۔ ایک مرتبہ عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ عباس رضی اللہ عنہ کو ایسا ہی سمجھتے تھے جیسا کہ بیٹا اپنے والد کو سمجھتا ہے اور اس کی عزت واحترام کرتا ہے اور اس کی قسم پوری کرتا ہے اے لوگو! عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی اقتداء کرو اور قرب الٰہی کے لیے انھیں اپنا وسیلہ بناؤ۔ (رواہ الحاکم والبانیاسی فی جزیہ وابن عساکر وابن النجار

۳۷۲۹۸ ...حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے گھر کا پرنالہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے راستے میں پڑتا تھا ایک دن عمر رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن کپڑے زیب تن کیے عباس رضی اللہ عنہ کے لیے دو چوزے ذبح کیے گئے تھے: جب عمر رضی اللہ عنہ پرنالے کے عین نیچے پہنچے تو پرنالے میں چوزوں کا خون بہا دیا گیا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر آن پڑا عمر رضی اللہ عنہ نے پرنالہ اکھاڑنے کا حکم دیا اور خود کپڑے تبدیل کرنے واپس لوٹ آئے پھر تشریف لائے اور لوگوں کو نماز پڑھائی عمر رضی اللہ عنہ کے پاس عباس رضی اللہ عنہ آئے اور کہا: اس جگہ پر رسول اللہ ﷺ نے پرنالہ لگایا تھا عمر رضی اللہ عنہ نے عباس رضی اللہ عنہ کہا: میں تمہیں واسطہ دیتا ہوں کہ میرے کاندھوں پر چڑھو اور اسی جگہ دوبارہ پرنالہ لگا دو جہاں رسول اللہ ﷺ نے لگایا تھا عباس رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔

رواہ ابن سعد واحمد بن حنبل وابن عساکر

۳۷۲۹۹ ...سالم ابونضر کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں جب مسلمانوں کی تعداد بڑھ گئی اور مسجد تنگ پڑنے لگی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس کے گھر کے علاوہ اور امہات المؤمنین کے حجروں کے علاوہ بقیہ گھر مسجد میں توسیع کرنے کی غرض سے خرید لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابوالفضل! مسجد مسلمانوں کو تنگ پڑ گئی ہے اس خاطر میں نے مسجد کے آس پاس کے گھر خرید لیے ہیں آپ کا گھر اور امہات المؤمنین کے حجرے باقی رہ گئے ہیں رہی بات حجروں کی سو ان کے خریدنے میں کوئی گنجائش نہیں رہا آپ کا گھر تو آپ سرکاری خزانہ میں سے قیمت لے کر مجھے بیچ دیں تاکہ اسے بھی مسجد میں شامل کر کے توسیع کر لی جائے۔ عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں ایسا نہیں کر سکتا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے پاس تین اختیارات ہیں ان میں سے ایک اپنے لیے پسند کر لو۔ یا تو سرکاری مال میں سے جس چیز کے بدلہ میں چاہو مجھے بیچ دو یا مدینہ میں تم جہاں چاہو بتاؤ میں سرکاری مال سے تمہارے لیے جگہ خرید کر گھر تعمیر کروا دوں گا یا مسلمانوں پر صدقہ کر دو تاکہ مسجد میں توسیع ہو سکے۔ عباس رضی اللہ عنہ نے ٹکا سا جواب دیا اور کہا ان میں سے ایک اختیار بھی مجھے پسند نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر کسی کو منصف مقرر کرو جو میرے اور آپ کے درمیان فیصلہ کر دے۔ عباس رضی اللہ عنہ نے منصف کے طور پر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا نام لیا دونوں حضرات ابی رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے اور پورا قصہ انھیں سنایا ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: تم اگر چاہو تو میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے دونوں نے حدیث سننے کی فرمائش کی ابی رضی اللہ عنہ بولے: میں نے

رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کی طرف وحی نازل کی کہ میرے لیے ایک گھر بناؤ جس میں میرا ذکر کیا جائے گا چنانچہ داؤد علیہ السلام نے بیت المقدس کی جگہ میں خطوط کھینچے ناپ تول کی جگہ میں ایک شخص کا گھر پڑتا تھا داؤد علیہ السلام نے اس سے کہا: یہ گھر مجھے بیچ دو لیکن اس نے بیچنے سے انکار کر دیا داؤد علیہ السلام نے زبردستی اس کا گھر ہتھیا کر بیت المقدس میں شامل کرنا چاہا تاہم اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی کہ میں نے تمہیں گھر بنانے کا حکم دیا ہے جس میں میرا ذکر کیا جائے اور تم کسی کا گھر غصب کر کے اس میں شامل کرنا چاہتے ہو جو میرے گھر کے شایان شان نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابی رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر لیتے آئے اور فرمایا: میں تمہارے پاس ایک مسئلہ لے کر آیا اور تم نے اس پر شدت کا مظاہرہ کیا بہرحال تمہیں اس کی سچائی سے باز یاب ہونا ہوگا عمر رضی اللہ عنہ ابی رضی اللہ عنہ کو کھینچتے ہوئے مسجد میں لے آئے اور مسجد میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایک حلقہ بیٹھا ہوا تھا ان میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بھی تھے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس شخص کو واسطہ دیتا ہوں جس نے بیت المقدس والی حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو کہ اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کو بیت المقدس کے تعمیر کرنے کا حکم دیا تھا۔ جس نے یہ سنی ہو وہ بیان کرے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ بولے: میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے دوسرا بولا: میں نے بھی سنی ہے تیسرا بولا: میں نے بھی سنی ہے عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا پھر ابی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر کہا: آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کی حدیث پر تہمت زدہ کرنا چاہتے ہیں؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابومنذر! اللہ کی قسم میں تمہیں تہمت نہیں لگانا چاہتا، لیکن مجھے ناپسند ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث غیر ظاہر ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہا: جاؤ میں تمہارے گھر پر اعتراض نہیں کرتا عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب آپ نے یہ کیا ہے میں بھی اس گھر کو مسلمانوں کے لیے صدقہ کرتا ہوں تاکہ مسلمانوں کی مسجد میں توسیع ہو جائے رہی بات آپ کی خصومت کی (یعنی کیس لڑ کر اگر آپ لینا چاہیں) تو آپ کو اس کا اختیار ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عباس رضی اللہ عنہ کے لیے ایک گھر بنایا جو آج تک باقی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ گھر سرکاری مال سے بنوایا تھا۔

رواہ ابن سعد وابن عساکر وسندہ صحیح الا ان سالما ابا النصر لم یدرک عمر

۳۷۳۰۰..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا مدینہ میں ایک گھر تھا جو مسجد کے پڑوس میں تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ گھر مجھے ہبہ کر دو یا مجھے بیچ دو تاکہ میں اسے مسجد میں شامل کر دوں۔ عباس رضی اللہ عنہ نے گھر دینے سے انکار کر دیا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کوئی ثالث مقرر کرو جو میرے اور آپ کے درمیان فیصلہ کرے چنانچہ دونوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ پر اتفاق کر لیا حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ کے خلاف فیصلہ دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ابی بن کعب سے بڑھ کر مجھ پر جرأت کرنے والا کوئی نہیں ابی رضی اللہ عنہ بولے: اے امیر المؤمنین مجھ سے زیادہ آپ کے لیے کوئی خیرخواہ بھی نہیں ہے۔ کیا آپ کو ایک عورت کا قصہ معلوم نہیں ہے کہ داؤد علیہ السلام نے جب بیت المقدس تعمیر کرنا چاہا اس میں ایک عورت کا گھر اس کی اجازت کے بغیر داخل کر لیا جب لوگوں کو اس کی خبر ہوئی تو انھوں نے عمارت کھڑی کرنے میں رکاوٹیں ڈال دیں داؤد علیہ السلام نے فرمایا: اے میرے رب جب تو نے بیت المقدس کی عمارت میں رکاوٹ کھڑی کر دی ہے تو اسے میرے بعد میری اولاد میں بھی رکھا اس وجہ سے بعد میں بھی رکاوٹ ہوئی عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم نے میرے حق میں فیصلہ نہیں دیا ہے۔ ابی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عمر! یہ گھر میں آپ کو ہبہ کرتا ہوں۔ رواہ ابن سعد ویعقوب بن سفیان والبیہقی وابن عساکر وسند حسن

۳۷۳۰۱..... ابوجعفر محمد بن علی کی روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: نبی کریم ﷺ نے مجھے بحرین میں جائداد دی ہے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہارے اس دعویٰ کی سچائی کا کسے علم ہے عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: مغیرہ بن شعبہ کو اس کا علم ہے۔ عباس رضی اللہ عنہ مغیرہ رضی اللہ عنہ کو لے آئے اور انھوں نے ان کے حق میں گواہی دی عمر رضی اللہ عنہ نے اس جائداد کے صدور کا نفاذ نہ کیا گویا عمر رضی اللہ عنہ نے مغیرہ رضی اللہ عنہ کی گواہی قبول نہ کی عباس رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر غصہ ہو گئے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عبداللہ! اپنے والد کا ہاتھ پکڑ لو، اے ابوالفضل تمہارے اسلام پر جتنی مجھے خوشی ہوئی ہے۔ بخدا! اگر میرا باپ خطاب رسول اللہ ﷺ کی رضا کے لیے اسلام قبول کرتا اتنی خوشی اس پر نہ ہوتی۔ رواہ ابن سعد وابن راھویہ

۳۷۳۰۲ موسیٰ بن عمر کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ قحط پڑ گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ استسقاء کے لیے باہر تشریف لائے اور عباس رضی اللہ عنہ کو ہاتھ سے پکڑ کر قبلہ رو ہوئے اور کہنے لگے: یا اللہ! یہ شخص تیرے نبی کا چچا ہے ہم تیرے حضور اس کا وسیلہ لے کر آئے ہیں، موسیٰ بن عمر کہتے ہیں لوگ اپنے اپنے گھروں کو واپس نہیں لوٹے تھے کہ زوردار بارش برسنے لگی۔ رواہ ابن سعد

۳۷۳۰۳ عبدالرحمن بن حاطب کی روایت ہے کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو ہاتھ سے پکڑ رکھا ہے ایک جگہ کھڑے ہوئے ہیں اور فرمایا: یا اللہ! ہم تیرے رسول اللہ ﷺ کے چچا کی تیرے حضور سفارش لائے ہیں۔ رواہ ابن سعد

۳۷۳۰۴ احنف بن قیس کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: قریش لوگوں کے رؤسا (سردار) ہیں، ان میں سے جو بھی کسی باب میں داخل ہوتا ہے لوگوں کی ایک جماعت اس کے ساتھ شریک ہو جاتی ہے۔ احنف بن قیس کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان اس وقت مجھے سمجھ میں نہ آیا حتیٰ کہ جب آپ رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا اور آپ قریب الوفات ہو گئے آپ نے صہیب رضی اللہ عنہ کو تین دن تک نماز پڑھانے کا حکم دیا نیز آپ نے حکم دیا کہ لوگوں کو کھانا کھلایا جائے حتیٰ کہ کسی شخص کو لوگ اپنا خلیفہ نامزد کر لیں۔ جب لوگ جنازہ سے واپس لوٹے کھانا لایا گیا اور دسترخوان لگائے گئے لوگوں نے غم و حزن کی وجہ سے کھانا کھانے سے ہاتھ روک لیے جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے یہ کیفیت دیکھی تو فرمایا: اے لوگو! رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے ہم ان کے بعد کھاتے پیتے رہے ابوبکر رضی اللہ عنہ دنیا سے رخصت ہوئے ہم ان کے بعد بھی کھاتے پیتے رہے کھانے پینے کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں لہٰذا یہ کھانا کھاؤ پھر عباس رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور کھانا کھانا شروع کیا لوگوں نے بھی انھیں دیکھ کر کھانا شروع کر دیا اب مجھے عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان سمجھ میں آیا کہ قریش لوگوں کے سردار ہیں۔

رواہ ابن سعد وابن منیع وابوبکر فی الغیلانیات وابن عساکر

۳۷۳۰۵ عامر شعبی کی روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بہت عزت کرتے تھے عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المومنین! مجھے بتائیں اگر آپ کے پاس موسیٰ علیہ السلام کا چچا اسلام قبول کر کے آ جائے آپ اس کے ساتھ کیا کریں گے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اللہ کی قسم میں اس کے ساتھ احسان و بھلائی کروں گا۔ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں محمد ﷺ کا چچا ہوں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوالفضل تمہاری کیا رائے ہے؟ اللہ کی قسم آپ کا باپ مجھے اپنے باپ سے زیادہ محبوب ہے، کہا: اللہ میں جانتا ہوں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو میرے باپ سے زیادہ محبوب تھا میں اپنے محبوب پر رسول اللہ ﷺ کے محبوب کو ترجیح دیتا ہوں۔ رواہ ابن سعد

۳۷۳۰۶ حسن کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیت المال سے لوگوں میں مال تقسیم کیا اور کچھ تھوڑا سا باقی بچ گیا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور لوگوں سے کہا: مجھے بتاؤ اگر تمہارے درمیان موسیٰ علیہ السلام کا چچا موجود ہوتا تم اس کا اکرام کرتے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر اکرام کا میں زیادہ حقدار ہوں چونکہ میں نبی کریم ﷺ کا چچا ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے بات کی اور اجازت لے کر بقیہ مال جو بچا تھا وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔ رواہ ابن سعد وابن عساکر

۳۷۳۰۷ عباس بن عبداللہ بن معبد کہتے ہیں: جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دیوان مرتب کیا تو ابتداء بنی ہاشم سے کی جاتی تھی اور بنی ھاشم میں سے ابتدا حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو بلا کر کی جاتی تھی حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے در میں یہی ہوتا رہا۔

رواہ ابن سعد

۳۷۳۰۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت کہ جب نبی کریم ﷺ کسی جگہ تشریف فرما ہوتے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی دائیں طرف بیٹھتے تھے ایک دن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو سامنے سامنے دیکھا ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی جگہ سے کھسک گئے نبی کریم ﷺ نے عباس رضی اللہ عنہ کو نہیں دیکھا تھا فرمایا: اے ابوبکر آپ کیوں اپنی جگہ سے کھسک گئے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا یا رسول اللہ! یہ آپ کے چچا آ رہے ہیں چنانچہ نبی کریم ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اس رویہ سے از حد خوش ہوئے حتیٰ کہ خوشی کے آثار آپ کے چہرہ اقدس پر نمایاں دکھائی دیتے تھے۔ رواہ ابن عساکر وقال لم ار فی سندہ من تکلم فیہ

۳۷۳۰۹ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی قرابتداری کو برا بھلا کہتا تھا عباس رضی اللہ عنہ نے

اسے تھپڑ دے مارا اس شخص کی قوم آ گئی اور کہنے لگے: اللہ کی قسم ہم بھی عباس کو تھپڑ ماریں گے جس طرح انھوں نے ہمارے آدمی کو مارا ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عباس مجھ سے ہیں اور میں عباس سے ہوں ہمارے مردوں کو گالیاں دیکر ہمارے زندوں کو اذیت مت پہنچاؤ۔

۳۷۳۱۰ ... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے باپ کو گالیاں دیں عباس رضی اللہ عنہ نے اسے ایک طمانچہ رسید کیا اس شخص کی قوم دوڑتی ہوئی آ گئی اور کہنے لگی: بخدا! ہم بھی طمانچہ کے بدلہ میں طمانچہ ماریں گے حتیٰ کہ قوم نے اسلحہ تان لیا رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر ہوئی آپ سخت غصہ میں آ گئے اور منبر پر تشریف لے گئے فرمایا: میں کون ہوں؟ لوگوں نے جواب دیا: آپ اللہ کے رسول ہیں فرمایا: آدمی کا چچا باپ کی مانند ہوتا ہے ہمارے مردوں کو گالیاں دے کر ہمارے زندوں کو اذیت مت پہنچاؤ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ کے غصہ سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں ہمارے لیے استغفار کریں چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے استغفار کیا۔ رواہ ابن عساکر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف النسائی ۳۲۸ والضعیفۃ ۲۳۱۵۔

۳۷۳۱۱ ... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انصار میں سے ایک شخص نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی گستاخی کی۔ رواہ احمد بن حنبل

۳۷۳۱۲ ... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس امر میں ہمارے لیے کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ہمارے لیے نبوت ہے اور تمہارے لیے خلافت ہے تمہیں سے اس امر کی ابتدا ہوگی اور تم ہی پر اس کی انتہا ہوگی ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے عباس رضی اللہ عنہ سے یہ بھی فرمایا: جو شخص تم سے محبت کرے گا میرے شفاعت اسے حاصل ہوگی اور جو تم سے بغض وعداوت رکھے گا اسے میری شفاعت نہیں ملے گی۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۱۳ ... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے طائف کا محاصرہ کیا تو قلعہ سے ایک شخص باہر نکلا اور نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی کو اٹھا کر لے گیا تا کہ اسے قلعہ میں داخل کر لے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس کو چھڑا لائے گا اس کے لیے جنت ہے عباس رضی اللہ عنہ اس کام کے لیے کمر بستہ ہو گئے اور چل پڑے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس آپ کے ساتھ جبرئیل ومیکائیل ہیں عباس رضی اللہ عنہ گئے اور دونوں کو اٹھا لائے اور نبی کریم ﷺ کے سامنے رکھ دیئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۱۴ ... ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: عباس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا: آپ نے جب سے یہ کام کیا جو کیا آپ نے ہمارے اندر کینہ چھوڑ دیا ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ خیر وبھلائی۔ (یا فرمایا ایمان) کو نہیں پا سکتے حتیٰ کہ تم سے محبت اللہ کے لیے اور میری قرابت کے لیے کیا قبیلہ بنو سلیم مرادی میری شفاعت کی امید رکھے گا اور بنو عبد المطلب امیدوار نہیں ہوگا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۱۵ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ عباس رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی عیادت کرنے تشریف لائے عباس رضی اللہ عنہ چار پائی پر تھے عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر اپنی جگہ پر بیٹھ گئے نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: میرے چچا اللہ تعالیٰ آپ کو بلند مقام عطا فرمائے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۱۶ ... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مہاجرین وانصار کو حکم دیا کہ دو صفیں بنالیں پھر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور ان کے درمیان چلنے لگے پھر نبی کریم ﷺ ہنس پڑے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ آپ کیوں ہنسے ہیں؟ ارشاد فرمایا: جبرئیل امین نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ مہاجرین وانصار پر اہل آسمان میں فخر کر رہے ہیں اور اے علی وعباس! تم دونوں پر حاملین عرش میں فخر کر رہے ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۱۷ ... اعمش ضحاک سے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ارشاد فرمایا سفاح، منصور اور مہدی ہم میں سے ہوں گے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۱۸ ... مہدی امیر المؤمنین اپنے آباء کی سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر دنیا میں رہنے کا صرف ایک ہی دن باقی ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں ضرور بنی امیہ دکھائے گا البتہ سفاح، منصور اور مہدی ہم میں سے ہوں گے۔
رواہ ابن عساکر

۳۷۳۱۹ ابراہیم بن سعدی، مامون، رشید، مہدی، منصور محمد بن علی، اپنے والد سے عبداللہ کی سند سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: پیر کی صبح اپنے گھر رہو میں آپ کے پاس آؤں گا چنانچہ حسب وعدہ نبی کریم ﷺ تشریف لائے آپ نے کتان اور قطن کی ایک چادر اوڑھ رکھی تھی اور آپ دروازے کے دونوں پٹ پکڑ کر کھڑے ہوگئے اور فرمایا: کیا تمہارے درمیان تمہارے علاوہ کوئی اور بھی ہے؟ عرض کیا: یارسول اللہ کوئی نہیں صرف ہمارے غلام ہیں آپ نے فرمایا: قوم کے غلام اسی قوم کے افراد ہوتے ہیں تم آپ کے قریب جمع ہوگئے آپ نے ہمارے اوپر اپنی چادر تان لی اور فرمایا: یااللہ! یہ میرے چچا ہیں جو میرے باپ کی مانند ہیں یا اللہ! دوزخ کی آگ سے انھیں اسی طرح پوشیدہ رکھ جس طرح میں نے انھیں چادر سے چھپالیا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم ہر چیز نے آمین کہا حتی کہ چوکھٹ کے بالائی حصہ نے بھی آمین کہا۔ رواہ ابن النجار

۳۷۳۲۰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! چند واقعات کی وجہ سے ہم لوگوں کے دلوں میں کینہ دیکھتے ہیں۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: بخدا! وہ لوگ بھلائی نہیں پاسکتے حتیٰ کہ تم سے میری قرابت داری کی وجہ سے محبت نہ کریں۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قبیلہ بنو سلیم میری شفاعت کا امیدوار ہے اور بنو عبدالمطلب امیدوار نہیں ہوں گے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۲۱ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے آپ کی ایک جانب ابوبکر رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے اور دوسری جانب عمر رضی اللہ عنہ اتنے میں عباس رضی اللہ عنہ آئے ان کے لیے ابوبکر رضی اللہ عنہ کھسک گئے عباس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے درمیان بیٹھ گئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اہل فضل ہی فضیلت والوں کا مقام جانتے ہیں پھر عباس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی طرف متوجہ ہوکر گفتگو کرنے لگے نبی کریم ﷺ نے اپنی آواز بہت دھیمی کرلی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کو کوئی نیا واقعہ پیش آیا ہے جس نے میرا دل مشغول کرلیا ہے عباس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے رہے حتیٰ کہ جب اپنے کام سے فارغ ہوئے اور اٹھ کر چلے گئے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ کیا ابھی کوئی نئی بات ہوئی ہے؟ فرمایا: نہیں عرض کیا: میں نے آپ کو دوران گفتگو آواز دھیمی کیے ہوئے دیکھا ہے آپ نے فرمایا: جبرئیل امین نے مجھے حکم دیا ہے کہ جب عباس رضی اللہ عنہ تشریف لائیں میں آواز دھیمی کرلوں جس طرح تمہیں میرے پاس آواز دھیمی رکھنے کا حکم دیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۲۲ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو سعی کے لیے بھیجا (کسی سرکاری کام کے لیے) عمر رضی اللہ عنہ عباس رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے انھوں نے غصہ کردیا عمر نے نبی کریم ﷺ سے ان کی شکایت کردی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے عمر! آدمی کا چچا باپ کی مانند ہوتا ہے ہم نے عباس رضی اللہ عنہ سے دو سالوں کا پیشگی صدقہ لے لیا ہے۔ رواہ ابن جریر

۳۷۳۲۳ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عباس رضی اللہ عنہ کا ہاتھ دیکھا جو کم گوشت تھا آپ نے فرمایا: یہ میرے چچا ہیں اور میرے باپ کی مانند ہیں۔ عربوں کے سردار ہیں یہ جنت کے اعلیٰ درجے میں میرے ساتھ ہوں گے۔ رواہ ابن النجار

کلام: ... حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں زکریا بن یحییٰ الرقاشی ہے جوکہ ضعیف ہے)۔

۳۷۳۲۴ سعید بن المسیب کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابوالفضل! کیا میں آپ کو خوشخبری نہ سناؤں؟ عرض کیا: یارسول اللہ جی ہاں فرمایا: اگر آپ پیش رفت کردیں اللہ تعالیٰ آپ کو عطا کرے گا حتی کہ آپ راضی ہوجائیں۔

رواہ ابن عدی و ابن عساکر

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الالحاظ ۸۰۷

۳۷۳۲۵ شعبی کی روایت ہے کہ اگر عباس رضی اللہ عنہ بدر میں موجود ہوتے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں کوئی شخص رائے اور عقلمندی کے اعتبار سے ان پر فضیلت نہ لے جاتا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۲۶ ابن شہاب کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ بدر سے واپس تشریف لائے آپ کے ساتھ عباس رضی اللہ عنہ بھی تھے انھوں نے

آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے اجازت دیں میں واپس مکہ جاؤں اور پھر مہاجرین کی طرح ہجرت کر کے آؤں آپ نے فرمایا: اے ابوالفضل بیٹھ جائیں: آپ خاتم مہاجرین ہیں جس طرح میں خاتم الانبیاء ہوں۔رواہ الد ویانی وابن عساکر

۳۷۳۲۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ میرے چچا ہیں اور باپ کی مانند ہیں جو شخص چاہے وہ اپنے چچا پر فخر کرے۔رواہ ابوالحسن الجوھری فی امالیہ

۳۷۳۲۸..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں لوگ جب قحط میں مبتلا ہوجائے تو رسول اللہ ﷺ کے وسیلہ سے بارش طلب کرتے تھے اور خوب بارش برستی تھی نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جب لوگ قحط میں مبتلا ہوئے عمر رضی اللہ عنہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کولیکر باہر تشریف لائے اور ان کے وسیلہ سے بارش طلب کی اور فرمایا: یااللہ! جب ہم تیرے نبی کے عہد میں قحط زدہ ہوتے تو انہی کے وسیلہ سے بارش طلب کرتے تھے اور اب ہم تیرے نبی کے چچا کا وسیلہ لائے ہیں لہٰذا ہمیں بارش عطا فرما چنانچہ بارش برس پڑتی۔رواہ ابن عساکر

۳۷۳۲۹..... صہیب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پاؤں چومتے دیکھا ہے۔

رواہ النجار ری فی الا دب وابن المصری فی الرؤصة فتی تقبیل الید

۳۷۳۳۰..... ''مسند عمر'' ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: بخدا! آپ کا اسلام قبول کرنا مجھے خطاب کے اسلام قبول کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ وہ آپ کی سبقت کو محبوب سمجھتے تھے۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۳۳۱..... ابن شہاب کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ اپنے اپنے دور خلافت میں جب کبھی حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ملاقات کرتے اپنی سواری سے اتر پڑتے اور عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے گھر تک پیدل چلتے اور انھیں گھر پہنچا کر جدا ہوتے۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۳۳۲..... عدی بن سہیل کی روایت ہے کہ جب اہل شام نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اہل فلسطین کے خلاف مدد طلب کی تو عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نائب مقرر کیا اور خود مدد لے کر روانہ ہوگئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ خود جارہے ہیں؟ آپ تو کتا نما دشمن کے ارادہ پر چل رہے ہیں۔فرمایا: میں عباس رضی اللہ عنہ کی وفات سے قبل جہاد میں شریک ہونا چاہتا ہوں چونکہ تم لوگوں نے اگر عباس رضی اللہ عنہ کو گم پایا تمہارے اندر شر پھوٹ پڑے گا، جیسا کہ رسی ٹوٹ جاتی ہے۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی امارت کے چھ سال گزرنے پائے تھے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ دنیا سے رخصت ہوگئے اللہ کی قسم لوگوں میں ان کے جاتے ہی شر پھوٹ پڑا۔

رواہ اسیف وابن عسا کر ولہ حکم الر فع

۳۷۳۳۳..... ابوجزہ سعدی اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بارش طلب کرتے ہوئے فرمایا: یا اللہ! میں لوگوں سے عاجز آپ کا ہوں جب کہ تیرے پاس وسعتیں ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: یہ تیرے نبی کا چچا ہے ہم تیرے حضور اس کا وسیلہ پیش کرتے ہیں جب عمر رضی اللہ عنہ منبر سے نیچے اترنا چاہتے تو اپنی چادر الٹتے تھے اور پھر نیچے اتر آتے۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۳۳۴..... مسلم کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو محصب وادی میں دیکھا میں نے انھیں لیے ہوئے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ افق میں دیکھ رہے تھے آپ کے ساتھ مختلف قسم کے سوالات کئے جارہے تھے مگر آپ کچھ جواب نہیں دیتے تھے لوگوں نے کہا: اے امیر المؤمنین آپ سو چکے ہیں؟ فرمایا: بخدا میں سویا نہیں ہوں لیکن میرے دل میں چند باتیں آئی ہیں جنھوں نے مجھے پریشان کردیا ہے میں نے چند چیزیں دیکھیں کہ وہ ترقی کرتی جارہی ہیں اور جب اپنے عروج پر پہنچتی ہیں وہاں سے واپس لوٹ آتی ہیں اور کچھ بھی نہیں ہوتیں مجھے خوف ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد اسلام کمزور تو نہیں ہوگیا۔حتیٰ کہ عباس بھی دنیا سے جاتے رہیں۔رواہ الترقفی فی جزئہ

۳۷۳۳۵...... "مسند عثمان" قاسم بن محمد کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دور میں جو واقعہ پیش ہوا اور وہ اس سے راضی بھی رہے وہ یہ کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو مارا اس نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ گستاخی کی تھی عثمان رضی اللہ عنہ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: کیا رسول اللہ ﷺ کے چچا کی کوئی عزت نہیں یا ان کی تحقیر کی اجازت دی گئی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے مخالفت کی اس شخص کی جو اس فعل سے خوش ہوا ہو۔ رواہ اسیف وابن عساکر

۳۷۳۳۶...... جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے عباس رضی اللہ عنہ پر غصہ کیا رسول اللہ ﷺ نے اس شخص پر غصہ کر کے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آدمی کا چچا باپ کی مانند ہوتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۳۷...... "مسند خلاد انصاری" دحیہ کلبی کہتے ہیں: میں شام سے آیا اور نبی کریم ﷺ کو خشک میوے پستہ، بادام اور کیک بطور ہدیہ پیش کیے اور آپ کے سامنے رکھ دیئے آپ نے فرمایا: یا اللہ میرے اہل میں جو شخص آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہو اسے لائیں تا کہ میرے ساتھ میوے کھائے چنانچہ عباس رضی اللہ عنہ نمودار ہوئے آپ نے فرمایا: چچا جان قریب ہو جائیں میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تھا کہ میرے اہل میں سے محبوب شخص کو لائے جو میرے ساتھ میوے کھائے تاہم آپ آئے ہیں عباس رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے دراور میرے ساتھ کھانے لگے۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۳۳۸...... عبیطہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا! اے چچا آپ مجھ سے بڑے ہیں عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں عمر میں بڑا ہوں اور اللہ کا رسول بہت بڑا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ وفیہ احمد بن اسحاق بن ابراھیم بن نبیط وقل فی المغنی متروک لہ نسخۃ و کل مایاتی منھا ورواہ ابن عساکر

۳۷۳۳۹...... حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ بدر سے واپس لوٹے تو آپ سے عباس رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی کہ مکہ واپس چلے جائیں اور پھر وہاں سے ہجرت کر کے مدینہ آئیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چچا جان تسلی رکھیں آپ خاتم المہاجرین جیسے میں خاتم الانبیاء ہوں۔ رواہ الشاشی وابن عساکر

۳۷۳۴۰...... "ایضاً" حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے ہجرت کی اجازت طلب کی آپ نے عباس رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا: اے چچا! آپ اپنی جگہ اقامت کریں اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعے ہجرت کا خاتمہ کرنا ہے جس طرح مجھ سے نبوت کا خاتمہ کیا۔ رواہ ابویعلی والطبرانی وابونعیم فی فضائل الصحابۃ وابن عساکر وابن النجار ومدار الحدیث علی اسماعیل بن قیس بن سعد بن زید بن ثابت ضعفوہ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الالحافظ ۸۲۱۔

۳۷۳۴۱...... حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ کے راستے پر تھے اس دن زور کی گرمی پڑی آپ ایک جگہ اترے اور پانی طلب کیا تا کہ غسل کر لیں عباس رضی اللہ عنہ صوف کی ایک چادر لے کر آپ کے آگے ستر کرنے کی عرض سے کھڑے ہو گئے سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف چادر کی جانب سے دیکھا آپ ہاتھ اٹھائے یہ دعا مانگ رہے تھے: یا اللہ! عباس اور اس کی اولاد کی دوزخ سے پردہ پوشی فرما۔ رواہ الدویانی والشاشی وابن عساکر

۳۷۳۴۲...... ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کسی غزوہ سے واپس تشریف لا رہے تھے گرمی شدت پر تھی آپ کے لیے پانی کا ٹب رکھ دیا گیا تا کہ آپ ٹھنڈک حاصل کر لیں عباس رضی اللہ عنہ نے آپ کی طرف پیٹھ کر کے چادر پھیلا دی تا کہ آپ کا ستر ہو جائے جب آپ غسل سے فارغ ہوئے پوچھا یہ کون؟ جواب ملا کہ آپ کے چچا عباس ہیں۔ آپ نے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کیے حتیٰ کہ ہم نے چادر کے اوپر سے ہاتھ دیکھ لئے ایک روایت میں ہے کہ آپ چادر کے اوپر سے ہماری طرف جھانکے اور فرمایا: اے چچا! اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کی اولاد کو آتش دوزخ سے مستور رکھے۔

رواہ الرویانی

۳۷۳۴۳...... ابن اسحاق کی روایت ہے کہ ہمیں ابو صالح شعیب بن حثمہ نے حدیث بیان کی۔ (ابویعلی) شعیب اسماعیل بن قیس ابو حازم (ابن عساکر) کی سند سے ابورافع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے

کی بشارت سنائی آپ نے مجھے گلے لگالیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۴۴...... محمد بن عبیداللہ بن ابی رافع اپنے والد اور دادا سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے چچا میں آپ کے لئے اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا رہوں گا حتیٰ کہ آپ خوش ہو جائیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۴۵...... ابورافع کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو وصولی صدقات کا ذمہ دار بنا کر بھیجا حضرت عمر رضی اللہ عنہ عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے صدقات کا مطالبہ کیا۔ عباس رضی اللہ عنہ نے آگے سے غصہ کا اظہار کیا عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور ان کا ذکر کیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آدمی کا چچا باپ کی مانند ہوتا ہے عباس رضی اللہ عنہ نے ہمیں ایک سال کا پیشگی صدقہ دے دیا ہے۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۳۴۶...... ابوھیاج اپنے والد ابوسفیان بن حارث سے روایت نقل کرتے ہیں انھوں نے کہا: مجھے آج یقین ہوا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد حضرت عباس رضی اللہ عنہ عرب کی سردار ہیں اور نبی کریم ﷺ کے ہاں ان کا مرتبہ عظیم تر تھا جب قریش آپ کے درپے ہو گئے تھے عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر قریش نے انھیں قتل کر دیا میں ان میں سے کسی کو نہیں چھوڑوں گا جب حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کے بعد مثلہ کیا گیا فرمایا: اگر میں زندہ رہا تو قریش کے تیس آدمیوں کا مثلہ کروں گا بعض نے ستر کا قول کیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۴۷...... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: آپ بڑے ہیں یا رسول اللہ ﷺ! جواب دیا: وہ مجھ سے بڑے ہیں لیکن میں ان سے پہلے پیدا ہوا ہوں۔ رواہ ابن عساکر وابن النجار

۳۷۳۴۸...... حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں اور علی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب آپ نے ہمیں دیکھا تو فرمایا: تمہارے لیے خوشخبری ہے میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور تم عرب کے سردار ہو۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۴۹...... اسحاق بن ابراہیم بن عبداللہ بن حارثہ بن نعمان ابراہیم بن عبداللہ بن حارثہ کی روایت ہے کہ جب صفوان بن امیہ بن خلف رضی اللہ عنہ مدینہ آئے اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے پوچھا: اے ابووہب! کس کے پاس ٹھہرے ہو عرض کی: میں عباس رضی اللہ عنہ کے پاس ٹھہرا ہوا ہوں۔ فرمایا: تم ایسے قریشی کے پاس ٹھہرے ہو جو قریش کے لیے سب سے زیادہ حیاء کرنے والا ہے۔

رواہ یعقوب بن سفیان وابن عساکر

۳۷۳۵۰...... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو وصولی صدقات کے لیے بھیجا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سب سے پہلے عباس رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی اور ان سے مطالبہ کیا کہ اے ابوالفضل اپنے مال کی زکوٰۃ لائیں عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سختی سے چند باتیں سنائیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اگر رسول اللہ ﷺ کے ہاں تمہارا مرتبہ نہ ہوتا میں تمہیں اس کا ضرور بدلہ دیتا۔ پھر دونوں حضرات اپنے اپنے راستے پر الگ الگ ہو گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی کے پاس آئے اور انھیں ماجرا سنایا حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور نبی کریم ﷺ کے پاس لے گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے مجھے صدقات کا عامل مقرر کر کے بھیجا تھا عباس رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی میں نے ان سے کہا: اے ابوالفضل! اپنے مال کا صدقہ لائیں انھوں نے مجھے ایسی ایسی باتیں سنائیں اور مجھ پر غصہ کیا۔ میں نے کہا: بخدا! اگر رسول اللہ ﷺ کے ہاں تمہارا مقام نہ ہوتا میں تمہیں اس کا بدلہ دیتا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عباس کا اکرام کرو اللہ تعالیٰ تمہارا اکرام کرے گا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آدمی کا چچا باپ کی مانند ہوتا ہے صدقات کے معاملہ میں عباس رضی اللہ عنہ سے بات مت کرو چونکہ ہم نے ان سے دوسالوں کا صدقہ پیشگی لے لیا ہے۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۳۵۱...... جعفر بن محمد اپنے والد اور دادا کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ تشریف فرما ہوئے ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی دائیں جانب بیٹھے عمر رضی اللہ عنہ بائیں جانب اور عثمان رضی اللہ عنہ آپ کے سامنے بیٹھے تھے عثمان رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے کاتب تھے چنانچہ جب عباس رضی اللہ عنہ آتے ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی جگہ سے ہٹ جاتے اور عباس رضی اللہ عنہ بیٹھ جاتے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۵۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں خواب میں دیکھا گویا میں ابوبکر رضی اللہ عنہ عمر، عثمان رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے ہیں یکا یک ہمارے اوپر آسمان سے ایک دستر خوان نازل ہوا حتیٰ کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں آن ٹکا انہوں نے اس سے تناول کیا اور پھر اپنی جگہ سے ہٹ گئے پھر عمر آئے انھوں نے کھایا اور اپنی جگہ سے ہٹ گئے پھر آئے اور وہ بھی کھا کر ہٹ گے پھر میں آگے، بڑھا اور کھایا اس دوران میری قوم آ گئی انھوں نے مجھے پلٹ دیا میں مسلسل کھانے پر ان سے لڑتا رہا لیکن وہ مجھ پر غالب آ گئے اور کھانے لگے پھر یکا یک میرے چچا عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد آ گئی اور اس نے قوم کا پانسہ پلٹ دیا اور خود دستر خوان سے کھانے بیٹھ گئے میں نے اس کی تعبیر خلافت سے لی ہے۔ اور یہ کہ میرے چچا کی اولاد ان کی خبر لے گی مجھ سے یہ حدیث یاد رکھو۔

رواه الحسن بن بدر في كتاب ما رواه الخلفاء

۳۷۳۵۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قریش اپنی سرشت کی بنا پر ہم سے مختلف وجوہ پر ملیں گے آپ نے فرمایا: ایمان ان کے دلوں میں داخل نہیں ہوگا حتیٰ کہ وہ میرے لیے تم سے محبت نہ کریں۔

رواه ابن عدی و ابن عساكر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۷۲۵۔

۳۷۳۵۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ عباس رضی اللہ عنہ سے ملے آپ سفید خچر پر سوار تھے فرمایا: اے چچا جان! کیا میں آپ کو خوشخبری نہ سناؤں۔ جواب دیا جی ہاں یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں۔ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس امر (معاملہ دین اسلام) کی مجھ سے ابتدا کی ہے اور آپ کی اولاد سے اس کا خاتمہ فرمائے گا۔

رواه ابوبكر في الغيلانيات والخطيب وو ابن عساكر و ابن النجار

۳۷۳۵۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ کو یاد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے آپ کو صدقات کی وصولی کے لیے بھیجا تھا اور آپ عباس رضی اللہ عنہ کے پاس گئے انھوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا اور آپ کو بتایا کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کو دو سالوں کا پیشگی صدقہ دے دیا ہے آپ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور عرض کیا: عباس رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا: آدمی کا چچا باپ کی مانند ہوتا ہے۔ رواه ابن جرير و ابن عساكر

۳۷۳۵۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس پر اللہ تعالیٰ نے مکہ فتح کر لیا تو دوسرے دن آپ نے لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ہنس دیئے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ہم نے آپ کو اس طرح ہنستے نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا: یہ جبرئیل امین ہیں۔ انھوں نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے چچا عباس اور میرے بھائی علی بن ابی طالب پر اہل فضاء حاملین عرش ارواح انبیاء اور چھ آسمانوں کے فرشتوں نے فخر کیا ہے اور میری امت پر اہل آسمان دنیا پر فخر کیا ہے۔ رواه ابن عساكر

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ

۳۷۳۵۷..... عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کی روایت ہے کہ انھیں خبر پہنچی ہے کہ جب حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ شہید نہیں ہوئے جس سے میرے دل سے ان کا مقام جاتا رہا میں نے کہا کہ اس شخص کو دیکھو وہ ہم سے زیادہ دنیا سے کنارہ کش رہتا تھا اور وہ اس حالت میں مرا کہ شہید نہیں ہوا میرے دل میں عثمان کے متعلق یہی خطرہ رہا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی میں نے کہا: اے عمر! تجھ پر افسوس ہے ہمارے بہترین لوگ مرتے ہیں شہید نہیں ہوتے پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو میں نے کہا: اے عمر! تجھ پر افسوس ہے ہمارے بہترین لوگ مرتے ہیں اس کے بعد عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا مقام میرے دل میں پہلے کی طرح جاگزیں ہو گیا۔ رواه ابن سعد و ابو عبيد في الغريب

۳۷۳۵۸..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے وفات پائی رسول اللہ ﷺ نے ان کے چہرہ سے کپڑا اٹھایا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ لیا اور بہت روئے پھر فرمایا: اے عثمان! تمہارے لیے خوشخبری ہے دنیا نے تجھے التباس میں ڈال ہے اور نہ ہی تو نے دنیا کو ملتبس کیا ہے۔ رواہ الدیلمی

۳۷۳۵۹..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو موت کے وقت بوسہ دیا۔ حتیٰ کہ آپ کے آنسو چہرہ اقدس پر بہہ رہے تھے۔ رواہ ابن عساکر

حضرت عمار رضی اللہ عنہ

۳۷۳۶۰..... ابو یعلی کندی کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قریب ہو جاؤ، بجز عمار بن یاسر کے اس جگہ پر بیٹھنے کا آپ سے زیادہ کوئی حق نہیں رکھتا۔ چنانچہ خباب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنی پشت پر وہ نشانات دکھانے لگے جو مشرکین نے آپ کو طرح طرح کی اذیتیں دینے پر لگائے تھے۔

رواہ ابن سعد وابن ابی شیبۃ و ابو نعیم فی الحلیۃ

۳۷۳۶۱..... عامر شعبی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تمہیں اپنے سے دور رکھنا تمہیں برا لگتا ہے؟ عمار رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اگر آپ یہی کہتے ہیں تو جب آپ نے مجھے عامل مقرر کیا مجھے برا لگا اور جب آپ نے مجھے معزول کیا اس وقت بھی برا لگا۔ رواہ ابن سعد وابن عساکر

۳۷۳۶۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ آئے اور اجازت طلب کی آپ نے عمار رضی اللہ عنہ کی آواز پہچان لی اور فرمایا: اسے اندر آنے کی اجازت دو جب عمار رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہم اس پاکیزہ شخص کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ رواہ الطبرانی وابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل والترمذی وقال حسن صحیح وابن ماجہ و ابو یعلی وابن جریر وصححہ والحاکم والشاشی و ابو نعیم فی الحلیۃ وسعید بن المنصور

۳۷۳۶۳..... ”مسند عمر“ حبیب بن ابی ثابت کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو معزول کیا عمار رضی اللہ عنہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو عمر رضی اللہ عنہ ان سے معذرت کرنے لگے عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم آپ نے مجھے عامل مقرر کیا اور نہ ہی مجھے معزول کیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر کس نے آپ کو عامل مقرر کیا اور کس نے معزول کیا عمار رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: سب کچھ اللہ نے کیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! اسی طرح کہا کرو جس طرح عمار رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ بخدا! آپ نے عامل مقرر کیا اور نہ ہی مجھے آپ نے معزول کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۶۴..... حبیب بن ابی ثابت کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے متعلق سوال کیا لوگوں نے جواب دیا: اللہ کی قسم! آپ نے عمار رضی اللہ عنہ کو ہم پر امیر مقرر نہیں کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمارے اوپر انہیں امیر مقرر کیا ہے امارت کے عہدے پر میری تقرری اگر درست تھی تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اگر اس میں خطا تھی تو وہ میری طرف سے ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۶۵..... ”مسند عثمان رضی اللہ عنہ“ سلام بن ابی جعد کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اپنے پاس بلایا ان میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بھی تھے عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ قریش کو سب لوگوں پر فوقیت وترجیح دیتے تھے صحابہ رضی اللہ عنہم خاموش رہے اور کچھ جواب نہ دیا: عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بالفرض اگر میرے ہاتھ میں جنت کی چابیاں ہوتیں تو میں وہ بنی امیہ کو دے دیتا حتیٰ کہ وہ سب کے سب جنت میں داخل ہو جاتے۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا: کیا میں تمہیں عمار رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث نہ سناؤں؟ کہ میں

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا آپ نے میرا ہاتھ پکڑ رکھا تھا آپ بطحاء میں چل رہے تھے۔ حتیٰ کہ آپ عمار رضی اللہ عنہ کے والد والدہ اور خود عمار رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے انھیں سخت تکلیفیں دی جارہی تھیں پھر عمار رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا زمانہ ایسا ہی ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صبر کرو پھر فرمایا: یا اللہ! یاسر کی آل اولاد کی مغفرت فرما اور تو ایسا ہی کرتا ہے۔

رواه احمد بن حنبل والبيهقي والبغوي في مسند عثمان والعقيلي وابن الجوزي في الواهيات وابن عساكر

۳۷۳۶۶..... "ایضاً" حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بطحاء میں رسول اللہ ﷺ سے میری ملاقات ہوگئی آپ نے مجھے ہاتھ سے پکڑ لیا اور میں آپ کے ساتھ چل دیا آپ کا حضرت عمار اور ان کی والدہ کے پاس سے گزر ہوا انھیں مکہ میں (اسلام قبول کرنے پر) سخت تکلیفیں دی جارہی تھیں۔ آپ نے فرمایا: آل یاسر! صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا۔ بلاشبہ تمہارا ٹھکانا جنت میں ہے۔

رواه الحارث والبغوي في مسند عثمان وابن منده وابو نعيم في الحلية وابن عساكر

۳۷۳۶۷..... "ایضاً" زید بن وہب کی روایت ہے کہ قریش نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ پر بہت سختیاں کی ہیں۔ چنانچہ قریش عمار رضی اللہ عنہ پر چڑھ دوڑے اور انھیں خوب مارا عمار رضی اللہ عنہ اپنے گھر بیٹھ گئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان رضی اللہ عنہ آپ کی عیادت کرنے آئے پھر عثمان رضی اللہ عنہ باہر تشریف لے گئے اور منبر پر چڑھے پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ: اے عمار! تجھے باغی جماعت قتل کرے گی عمار کا قاتل دوزخ میں جائے گا۔ رواه ابو نعيم في الحلية وابن عساكر

۳۷۳۶۸..... "ایضاً" حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بطحاء میں چل رہا تھا یکا یک ہم عمار ان کے والد اور والدہ کے پاس جا پہنچے انھیں دھوپ میں سخت تکلیفیں دی جارہی تھیں تا کہ اسلام سے پھر جائیں ابو عمار بولے: یا رسول اللہ! یہ روا ہے۔ آپ نے فرمایا: اے آل یاسر صبر کرو یا اللہ! آل یاسر کی مغفرت فرما اور تو نے ایسا کر بھی دیا ہے۔ رواه الحاكم في الكنى وابن عساكر

۳۷۳۶۹..... "ایضاً" حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ عمار، ام عمار اور ابو عمار رضی اللہ عنہ سے فرمارہے تھے اے آل یاسر! صبر کرو! تمہارا ٹھکانا جنت ہے۔ رواه ابن عساكر

۳۷۳۷۰..... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تجھے باغی جماعت قتل کرے گی ایک روایت میں ہے عمار کو باغی جماعت قتل کرے گی۔ رواه ابن عساكر

فائدہ:..... حضرت عمار رضی اللہ عنہ جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ساتھ دیتے ہوئے قتل کیے گئے ہیں چونکہ جنگ جمل ہو یا جنگ صفین ہو ان میں جنگ کا فتنہ بھڑکانے کے اعتبار سے مرکزی کردار عبداللہ بن سبا اور اس کی ذریت کا ہے بلاشبہ خوارج اور سبائی لوگ فتنہ باغیہ۔ (یعنی باغی جماعت) تھے۔ اور عمار رضی اللہ عنہ کا قتل بھی ابن سبا کی ذریت کے ہاتھوں ہوا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیں فتنہ سبائیت اور سبائی فتنہ۔ از مترجم تنولی

۳۷۳۷۱..... "مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ" حضرت جابر کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ حضرت عمار اور ان کے گھر والوں کے پاس سے گزرے انھیں سخت تکلیفیں دی جارہی تھیں آپ نے فرمایا: اے آل عمار! خوش ہو جاؤ! تمہارا ٹھکانا جنت ہے۔

رواه الطبراني في الاوسط والحاكم والبهيقي وابن عساكر والضياء

۳۷۳۷۲..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور مسلمان (غزوہ احزاب کے موقع پر) خندق کھود رہے تھے جب کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ خندق سے باہر مٹی اور پتھر نکال کر کنارے ڈال رہے تھے عمار رضی اللہ عنہ بیماری کی وجہ سے رنجور تھے پھر اس دن روزہ بھی رکھا تھا کمزوری کی وجہ سے بے ہوش ہو گئے عمار رضی اللہ عنہ کے پاس ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا: اے عمار! اپنے آپ کو مشقت میں نہ ڈالو۔ تم نے اپنے آپ کو قتل کر دیا ہے حالانکہ تم بیماری سے رنجور ہو رسول اللہ ﷺ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی باتیں سن کر کھڑے ہو گئے اور عمار رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے پھر آپ نے عمار رضی اللہ عنہ کے سر اور کاندھوں سے مٹی جھاڑنی شروع کر دی آپ فرمارہے تھے: بلاشبہ تم نے مرنا ہے حالانکہ تم نے اپنے آپ کو قتل کر دیا تھا اللہ کی قسم ہرگز نہیں ایک روایت میں ہے نہیں اللہ کی قسم۔ تم نہیں مرو گے حتیٰ کہ تمہیں ایک باغی

جماعت قتل کرے گی۔رواہ ابن عساکر

۳۷۳۷۳ عبداللہ بن مسلمہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دو شخصوں سے ملاقات ہوئی جو تیل لگائے حمام سے باہر آرہے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم کون ہو؟ انھوں نے جواب دیا: ہم مہاجرین میں سے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جھوٹ بولتے ہو مہاجر تو عمار بن یاسر ہے۔رواہ ابونعیم فی الحلیة وابن عساکر

۳۷۳۷۴...... حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے ابن سمیہ! تیرا ناس ہو! تجھے ایک باغی جماعت قتل کرے گی دنیا میں تمہارا آخری توشہ پانی ملایا ہوا گرم دودھ ہوگا۔رواہ ابن عساکر

۳۷۳۷۵...... حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی آزاد کردہ باندی سے مروی ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ بیمار پڑ گئے اور ان پر غشی طاری ہوئی عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تمہیں خدشہ ہے کہ میں اپنے بستر پر مرجاؤں گا؟ میرے حبیب رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی ہے کہ مجھے باغی جماعت قتل کرے گی اور دنیا میں پرآخری توشہ پانی ملا دودھ ہوگا۔رواہ ابویعلی وابن عساکر

۳۷۳۷۶...... ابوالبختری کی روایت ہے کہ صفین کے دن جب لڑائی زوروں پر تھی حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے گھونٹ بھر دودھ منگوایا اور اسے پی لیا۔اور پھر کہا: جناب رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا ہے: دنیا میں تمہاری آخری پینے کی چیز گھونٹ بھر دودھ ہوگا جسے تم پیو گے اور پھر مر جاؤ گے پھر عمار رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور قتل کردیئے گئے۔رواہ ابن ابی شیبة واحمد بن حنبل ومسلم ویعقوب بن سفیان وابن عساکر

۳۷۳۷۷...... حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی آزاد کردہ باندی لؤلؤہ کہتی ہے میں نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا ہے کہ میں بیماری کی وجہ سے نہیں مروں گا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے صفین میں قتل کیا جائے گا۔رواہ ابن عساکر

۳۷۳۷۸...... ام عمار حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی آیا کہتی ہیں: حضرت عمار رضی اللہ عنہ بیمار ہوگئے: کہنے لگے: میں اس بیماری سے نہیں مروں گا چونکہ میرے حبیب ﷺ نے مجھے بتایا ہے کہ مؤمنین کی دو جماعتوں کے درمیان مجھے قتل کیا جائے گا۔رواہ ابن عساکر

فائدہ:...... یہی حدیث اصل الاصول ہے کہ نہ یہ جماعت قاتل ہوگی اور نہ ہی یہ بلکہ کوئی تیسرا گروہ جو باغی ہے اس نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو مومنین کی دو جماعتوں کے درمیان قتل کردیا۔ازمترجم

۳۷۳۷۹...... حضرت عمار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے وصیت کی تھی کہ دنیا میں تمہارا آخری توشہ پانی ملا ہوا دودھ ہوگا۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۳۸۰...... قیس بن ابی حازم کی روایت ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے کپڑوں سمیت دفن کرو میں جھگڑا کروں گا۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۳۸۱...... عکرمہ کی روایت ہے کہ ایک چور نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کا تھیلا چوری کرلیا حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے چور پکڑ لیا اور فرمایا: میں اس کی پردہ پوشی کرتا ہوں تاکہ اللہ تعالیٰ میری پردہ پوشی کرے۔رواہ ابن عساکر

۳۷۳۸۲...... حوشب فزاری کی روایت ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے جس دن حضرت عمار رضی اللہ عنہ قتل کردیئے گئے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تمہارا ساز وسامان چھیننے والا اور قاتل دونوں دوزخ میں جائیں گے۔رواہ ابن عساکر

۳۷۳۸۳...... حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ عمار رضی اللہ عنہ قتل کردیئے گئے ہیں۔حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ تیرا سامان چھیننے والا اور قاتل دونوں دوزخ میں جائیں گے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے کہا گیا آپ ہی تو ان سے جنگ کررہے تھے عمرو رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: آپ ﷺ نے فرمایا ہے اس کا قاتل اور اس کا سامان چھیننے والا دوزخ میں جائے گا۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۳۸۴...... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: عمار رضی اللہ عنہ اس وقت تک مبتلائے فتنہ نہیں ہوں گے جب تک بڑھاپے سے سٹھیا نہ جائیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ ابویقظان فطرت پر ہے وہ اپنی فطرت کو مرتے دم تک نہیں چھوڑے گا یا پھر اس پر بے رحم

بڑھاپے کا حملہ نہ ہو جائے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۸۵۔۔۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: عثمانؓ قتل کردیئے گئے ہیں۔ آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عمار رضی اللہ عنہ سے چمٹ جاؤ کہا گیا: عمار رضی اللہ عنہ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے الگ ہی نہیں ہوتے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا حسد جسم کے لیے سب سے بڑا ابلا کو ہے تمہیں عمار کا حضرت علیؓ سے قرب نفرت دلا رہا ہے حالانکہ اللہ کی قسم حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عمار سے افضل ہیں یہ فرق تو ایسا ہے جیسا غبار اور بالوں میں ہاں عمار رضی اللہ عنہ اخیبا میں سے ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۸۶۔۔۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا: عمار رضی اللہ عنہ خندق سے مٹی باہر نکال رہے تھے تمہیں باغی جماعت قتل کرے گی تمہاری آخری پینے کی چیز پانی ملا ہوا دودھ ہوگا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۸۷۔۔۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میرے اور عمار رضی اللہ عنہ کے درمیان تو تکرار ہوگئی عمار رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے میری شکایت کرنے چل پڑے میں بھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا عمار رضی اللہ عنہ آپ سے میری شکایت کر رہے تھے میں نے عمار پر اور غصہ کرنا شروع کردیا جب کہ رسول اللہ ﷺ خاموش بیٹھے تھے عمار رضی اللہ عنہ رو پڑے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ اسے نہیں سن رہے۔ رسول اللہ ﷺ نے میری طرف سر اٹھایا اور فرمایا: جس نے عمار سے دشمنی کی اللہ تعالیٰ اس سے دشمنی رکھے گا اور جو شخص عمار سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھے گا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل والنسائی

۳۷۳۸۸۔۔۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ اگر آپ کی بات نہ ہوتی مجھے ابن سمیہ گالی نہ دیتا۔ آپ نے فرمایا: اے خالد! رک جاؤ جس نے عمار کو گالی دی اللہ اسے ذلیل کرے گا جس نے عمار کی تحقیر کی اللہ اس کی تحقیر کرے گا جس نے عمار کو بیوقوف کہا اللہ اسے بے وقوف بنائے گا۔ رواہ ابن النجار

۳۷۳۸۹۔۔۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ایک کام کیا جو میرے لیے بہت زیادہ باعث خوف تھا کہ وہ مجھے عمار رضی اللہ عنہ کی وجہ سے آتش دوزخ میں نہ داخل کردے۔ پوچھا گیا: بھلا وہ کیا ہے؟ خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے بعض لوگوں کے ساتھ عرب کی ایک بستی کی طرف بھیجا میں نے انھیں جالیا بستی میں مسلمانوں کا بھی ایک گھرانہ تھا عمار رضی اللہ عنہ نے چند صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ ان کے متعلق بات کی اور کہا: آپ انھیں رہا کردیں میں نے کہا: نہیں حتیٰ کہ میں رسول اللہ ﷺ پاس چلا جاؤں پھر آپ چاہیں انھیں آزاد کردیں یا ان کے متعلق جو چاہیں کریں۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا عمار رضی اللہ عنہ نے بھی اندر آنے کے لیے اجازت طلب کی اندر آئے اور کہا: یا رسول اللہ! کیا آپ خالد کی طرف نہیں دیکھتے اس نے ایسا اور ایسا کیا ہے؟ خالد رضی اللہ عنہ بولے: اللہ کی قسم! اگر آپ کی مجلس کے آداب ملحوظ نہ ہوتے ابن سمیہ مجھے کبھی گالی نہ دیتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عمار! باہر نکل جاؤ۔ چنانچہ عمار رضی اللہ عنہ روتے ہوئے باہر نکل گئے اور کہا رسول اللہ ﷺ نے خالد رضی اللہ عنہ کے خلاف میری مدد نہیں کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس شخص کو جواب نہیں دیتے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اسے جواب دینے سے مجھے اس کی حقارت نے روک دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے عمار کو حقارت کی نظر سے دیکھا اللہ تعالیٰ اسے حقارت کی نظر سے دیکھے گا جس نے عمار سے بغض رکھا اللہ اس سے بغض رکھے گا میں باہر نکلا اور عمار کے پیچھے ہولیا میں نے انھیں منالیا اور انھوں نے میرے لیے استغفار کیا۔ رواہ ابویعلی وابن عساکر

۳۷۳۹۰۔۔۔ "ایضاً" رسول کریم ﷺ نے مجھے (خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو) ایک سریہ میں بھیجا ہم نے موحدین کے ایک گھرانے کو جالیا عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: ان لوگوں نے توحید کا اظہار کرکے اپنی جان بچانے کی کوشش کی ہے میں نے عمار رضی اللہ عنہ کی بات کی طرف مطلق توجہ نہ دی عمار رضی اللہ عنہ بولے: میں ضرور رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر کروں گا چنانچہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے عمار رضی اللہ عنہ نے آپ سے میری شکایت کی جب عمار رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ مجھ سے کوئی باز پرس نہیں کر رہے پیٹھ پھیر کر واپس لوٹ گئے اور ان کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے نبی کریم ﷺ نے عمار رضی اللہ عنہ کو واپس بلایا اور فرمایا: اے خالد! عمار کو برا بھلا مت کہو چونکہ جو شخص عمار کو برا بھلا کہے گا اللہ تعالیٰ اس کا برا کرے گا جو عمار سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھے گا جو عمار کو بے وقوف بنائے گا اللہ تعالیٰ اسے بے وقوف بنائے گا

میں نے عرض کیا: یارسول اللہ میرے لیے استغفار کیجئے۔ اللہ کی قسم عمار کو ترت جواب دینے سے مجھے صرف اور صرف اس کی حقارت نے روکا ہے۔ اے خالد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا گناہ جو مجھے سب سے زیادہ خوفزدہ کررہا ہے وہ یہ کہ میں عمار رضی اللہ عنہ کو حقارت کی نظر سے دیکھتا تھا۔

رواہ النسائی والطبرانی والحاکم

۳۷۳۹۱...... حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ، بنت ھشام بن ولید بن مغیرہ سے روایت نقل کرتے ہیں بنت ھشام حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی دیکھ بھال کرتی تھیں وہ کہتی ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے آئے جب باہر نکلے، کہنے لگے: یا اللہ! ہمارے ہاتھوں عمار کی موت واقع نہ ہو۔ چونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے سنا ہے کہ عمار کو باغی جماعت قتل کرے گی۔

رواہ ابویعلی وابن عساکر

۳۷۳۹۲...... حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تجھے باغی جماعت قتل کرے گی۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۳۹۳...... سلمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو (قبول اسلام پر) سخت اذیتیں دی جارہی تھیں عرض کیا: یارسول اللہ! کیا زمانہ ہمیشہ ایسا ہی رہتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ! آل یاسر کی مغفرت فرما! تمہارا ٹھکانا جنت ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۹۴...... محمد بن عبداللہ بن ابی رافع روایت نقل کرتے ہیں کہ ان کے دادا ابورافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے (حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے) فرمایا: تجھے فتنہ باغیہ (باغی جماعت) قتل کرے گا۔ رواہ الرویانی وابویعلی وابن عساکر

۳۷۳۹۵...... ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابن سمیہ تیرا ناس ہوا! تجھے باغی جماعت قتل کرے گی۔ رواہ ابویعلی وابن عساکر

۳۷۳۹۶...... ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی سر سے مٹی صاف کی اور فرمایا: اے ابن سمیہ تجھ پر افسوس ہے! تجھے باغی جماعت قتل کرے گی۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۹۷...... خیثمہ بن عبدالرحمن کی روایت ہے کہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا میں نے کہا: مجھے حدیث سنائیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بولے: تم کن لوگوں میں سے ہو؟ میں نے جواب دیا: میں اہل کوفہ میں سے ہوں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم مجھ سے سوال کرتے ہو، حالانکہ تمہارے پاس رسول اللہ ﷺ کے علماء صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موجود ہیں اور وہ شخص موجود ہے جسے شیطان سے پناہ دی گئی ہے یعنی حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۹۸...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سول اللہ ﷺ مسجد تعمیر کررہے تھے جب کہ لوگ پتھر لاتے تھے اور لوگ ایک ایک پتھر اٹھاتے جب کہ عمار رضی اللہ عنہ دودو پتھر اٹھا کر لائے لوگ ایک ایک اینٹ لاتے عمار رضی اللہ عنہ دودو اینٹیں لائے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابن سمیہ پر افسوس ہے۔ اسے باغی گروہ قتل کرے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۹۹...... علاء، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تجھے باغی گروہ قتل کرے گا۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۴۰۰...... ابوبکر بن حفص ایک شخص سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتا ہے میں نے ابویسر کو کہتے سنا: رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تجھے باغی گروہ قتل کرے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۴۰۱...... ابن شہاب ابویسر اور زیاد بن فرد سے روایت نقل کرتے ہیں رسول کریم ﷺ نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: دراں حالیکہ عمار رضی اللہ عنہ تعمیر مسجد کے لیے دودو اینٹیں اٹھارہے تھے فرمایا: تم ایسا کیوں کرتے ہو؟ عرض کیا: یارسول اللہ! میں اجروثواب حاصل کرنا چاہتا ہوں آپ ﷺ نے عمار رضی اللہ عنہ کے کاندھوں اور پیٹھ سے مٹی صاف کرنی شروع کردی اور آپ نے فرمائے جارہے تھے: اے عمار تجھ پر افسوس ہے! تجھے باغی گروہ قتل کرے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۴۰۲.....ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تجھے باغی گروہ قتل کرے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۴۰۳.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہتے ہیں: عمار بن یاسر کو دیکھوا سے فطرت پر موت آئے گی الا یہ کہ تکبر کی وجہ سے اس میں تھوڑی سی پھسلن آجائے گی۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۴۰۴.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مسجد کی تعمیر شروع کی تو لوگ ایک ایک پتھر لائے اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ دو دو پتھر لاتے نبی کریم ﷺ نے عمار رضی اللہ عنہ کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: یا اللہ! عمار کو برکت عطا فرما اے ابن سمیہ! تجھ پر افسوس ہے تجھے باغی گروہ قتل کرے گا اور دنیا میں تیرا آخری توشہ پانی ملا ہوا دودھ ہوگا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۴۰۵.....حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے عمار رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ خندق کے دن پتھر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جار ہے تھے فرمایا: اے ابن سمیہ پر افسوس ہے۔ اسے باغی گروہ قتل کرے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۴۰۶.....حضرت عبداللہ بن عمرو کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا آپ عمار رضی اللہ عنہ سے فرمار ہے تھے تجھے باغی گروہ قتل کرے گا عمار کے قاتل کو دوزخ کی خبر دے دو۔ رواہ ابویعلی و ابن عساکر

۳۷۴۰۷.....عبداللہ بن حارث بن نوفل کی روایت ہے کہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ صفین سے واپس لوٹا تو میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا: اے ابا جان! کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں سنا جب مسجد کی تعمیر ہو رہی تھی آپ نے عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم اجر و ثواب کے بڑے حریص ہو بلاشبہ تو اہل جنت میں سے ہے تجھے باغی گروہ قتل کرے گا؟ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں میں نے سنا ہے۔ رواہ ابویعلی و ابن عساکر

۳۷۴۰۸.....حسن کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو فرمایا: ہمارے لیے مسجد بناؤ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ کیسے بنائیں؟ ارشاد فرمایا: اس کی چھت ایسی ہو جیسی موسیٰ علیہ السلام کی چھت تھی چنانچہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے مسجد کی تعمیر شروع کر دی جب کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم کو اینٹیں پکڑاتے جاتے تھے اور یہ شعر پڑھتے رہے:

اللھم ان العیش عیش الاخرۃ
فاغفر الانصار والمھاجرہ

یا اللہ اس زندگی تو آخرت کی زندگی ہے مہاجرین وانصار کی مغفرت فرما۔

اتنے میں عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ آپ کے پاس سے گزرے آپ نے عمار رضی اللہ عنہ کے سر سے مٹی جھاڑنا شروع کر دی اور فرمایا: اے ابن سمیہ! تجھ پر افسوس ہے! تجھے باغی گروہ قتل کرے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۴۰۹.....حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ مٹی اور پتھر مسجد کی طرف لا رہے تھے رسول اللہ ﷺ سے کسی نے آکر کہا: پتھر گر کر لگنے کی وجہ سے عمار رضی اللہ عنہ وفات پا گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عمار نہیں مرا اسے تو باغی گروہ قتل کرے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۴۱۰.....ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے خندق کا دن نہیں بھولنے پاتا چنانچہ نبی کریم ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم کو اینٹیں پکڑار ہے تھے اور آپ کا سینہ غبار آلود ہو گیا تھا جب کہ آپ یہ شعر پڑھ رہے تھے:

الا ان الخیر خیر الاخرہ
فاغفر للانصار والمھاجرۃ

خبردار! اصل بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے یا اللہ انصار ومہاجرین کی مغفرت فرما۔ اتنے میں عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ آئے ان سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عمار پر افسوس ہے یا فرمایا: ابن سمیہ پر افسوس ہے۔ اسے باغی ٹولہ قتل کرے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۴۱۱..... ''مسند علی'' سعد، محمد بن عمرو غیرہ کی روایت ہے کہ جب حضرت عمار رضی اللہ عنہ قتل کر دیئے گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسلمانوں میں سے جو شخص حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے قتل کو عظیم تر نہیں سمجھتا اور انھیں پیش آنے والی مصیبت کو گراں تر نہیں سمجھتا وہ رشد و ہدایت سے کوسوں دور ہے جس دن عمار نے اسلام قبول کیا اللہ نے ان پر رحم فرمایا جس دن قتل ہوئے اللہ نے ان پر رحم فرمایا اور جس دن دوبارہ زندہ اٹھائے جائیں گے اس دن بھی اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے گا چنانچہ نبی کریم ﷺ کے چار صحابہ رضی اللہ عنہم کا ذکر کیا جائے تو ان میں سے چوتھے عمار ہوتے پانچ کا ذکر کیا جائے تو پانچویں عمار ہوتے رسول اللہ ﷺ کے قدماء صحابہ میں سے کسی نے بھی شک نہیں کیا کہ عمار رضی اللہ عنہ جنتی ہیں پس عمار کو جنت مبارک ہو۔ البتہ کہا جاتا ہے عمار حق کا ساتھ دیتے ہیں اور حق ان کے ساتھ گھوم جاتا ہے عمار حق کے ساتھ ہوتے ہیں خواہ حق جہاں بھی دوران کرے عمار کا قاتل دوزخ میں جائے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۴۱۲ ''ایضاً'' اوس بن ابی اوس کہتے ہیں: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا میں نے انھیں کہتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمار کا خون اور گوشت پوست آتش دوزخ پر حرام ہے کہ آگ اسے کھا جائے یا چھو جائے۔ رواہ ابن عساکر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۹۹۱۔

۳۷۴۱۳ ... مجاہد کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھ رہے تھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عمار رضی اللہ عنہ پر پتھر لاد رہے تھے آپ ﷺ مسجد تعمیر کر رہے تھے آپ نے فرمایا: صحابہ اور عمار کو کیا ہوا وہ انھیں جنت کی طرف بلاتا ہے اور صحابہ اسے دوزخ کی طرف بلا رہے ہیں یہ تو بدبخت برے لوگوں کے فعل سے ایک روایت ہے کہ یہ تو بدبخت گناہگاروں کی عبادت ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۴۱۴ ... ''مسند علی'' محمد بن سعد بن ابی وقاص انہی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حق عمار کے ساتھ ہے جب تک اس پر تکبر کا غلبہ نہ ہو جائے۔ رواہ سیف و ابن عساکر

۳۷۴۱۵ ... مجاہد اسامہ بن شریک سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں اور عمار کو کیا ہوا؟ عمار انھیں جنت کی طرف بلاتا ہے اور لوگ اسے دوزخ کی طرف بلا رہے ہیں۔ عمار کا قاتل اور اس کا ساز و سامان چھیننے والا دوزخ میں جائے گا۔

رواہ ابن عساکر وقال ھذا دوی مرصو لاً والحفوظ عن مجاھد و مرسلاً

۳۷۴۱۶ ... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمار کو باغی ٹولا قتل کرے گا۔ رواہ ابن عساکر

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ

۳۷۴۱۷..... مصعب بن عبداللہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے حضرت عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو آپ ان کی طرف کھڑے ہوئے اور انھیں گلے لگا لیا اور فرمایا: سوار ہو کر ہجرت کرنے والے کو ہم خوش آمدید کہتے ہیں مصعب کہتے ہیں: بعض لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ عکرمہ رضی اللہ عنہ کی طرف کھڑے ہونے اور ان پر خوش ہونے کی وجہ یہ تھی کہ آپ نے خواب دیکھا گویا آپ جنت میں داخل ہو گئے ہیں اور آپ نے جنت میں کھجوروں کا خوشہ لٹکا دیکھا جو آپ کے دل کو بہت بھایا آپ نے پوچھا: یہ کس کا ہے؟ جواب ملا: یہ ابوجہل کا ہے آپ پر یہ بہت ہی گراں گزرا اور فرمایا: ابوجہل کا جنت سے کیا تعلق اللہ کی قسم ابوجہل جنت میں کبھی داخل نہیں ہوگا چنانچہ جب آپ نے عکرمہ رضی اللہ عنہ کو بحالت مسلمان دیکھا تو خواب میں دکھائی دینے والے خوشے کی تعبیر عکرمہ بن ابی جھل رضی اللہ عنہ سے لی۔ عکرمہ رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے جب آپ فتح مکہ کے بعد مدینہ واپس لوٹ آئے تھے عکرمہ رضی اللہ عنہ جب بھی انصار کی مجلسوں کے پاس سے گزرتے انصار کہتے یہ ابوجہل کے بیٹے ہیں اور ابوجہل کو گالیاں دیتے عکرمہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی شکایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مردوں کو گالیاں دے کر زندوں کو اذیت مت پہنچاؤ۔ رواہ الزبیر و ابن عساکر

فائدہ:...... ایک حدیث میں آپ نے فرمایا: ''لاتسبوا الاموات'' مردو کو گالیاں مت دو۔ ایک اور حدیث ہے ''لا تسبو الاموات

فانھم افضو الی ماقدموا ''مردوں کو گالیاں مت دو چونکہ وہ اپنے اعمال کی جزا یا سزا بھگتنے آگے پہنچ چکے ہیں۔ انہی دلائل کی روشنی میں علماء نے یزید بن معاویہ کو برا بھلا اور سب وشتم کرنے سے منع فرمایا ہے۔ لہٰذا یزید پر لعن طعن کرنے والوں کو سوچ لینا چاہئے کہ نبی کریم ﷺ کی کیا تعلیمات ہیں۔

۳۷۴۱۸..... ثابت بنانی کی روایت ہے کہ حضرت عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ فلاں فلاں جنگوں میں پیادہ پا حملہ آور ہوتے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کہتے: ایسا مت کرو چونکہ تمہارا قتل ہو جانا مسلمانوں پر بہت گراں گزرے گا عکرمہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اے خالد! میرا رستہ چھوڑ دو تم نے مجھ سے پہلے اسلام قبول کیا ہے اس اعتبار سے تمہیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سبقت حاصل ہے جب کہ میں اور میرا باپ رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں پر بہت سختیاں کرتے تھے چنانچہ عکرمہ رضی اللہ عنہ پیدل تھے، آگے بڑھے حتیٰ کہ اللہ کی راہ میں شہید ہوگئے۔

رواہ یعقوب بن ابی سفیان و ابن عساکر

۳۷۴۱۹..... حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ کی بیوی ام حکیم بنت حارث بن ھشام نے اسلام قبول کرلیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! عکرمہ آپ سے ڈر کر یمن کی طرف بھاگ گیا ہے اسے خوف ہے کہ آپ اسے قتل کر دیں گے آپ اسے امن دیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے امن ہے ام حکیم رضی اللہ عنہ عکرمہ کی تلاش میں نکل پڑیں ان کے ساتھ ان کا ایک رومی غلام بھی تھا رومی غلام خواہش نفس کے لیے ام حکیم کو پھسلانے لگا ام حکیم اسے تمنا دلواتی رہی حتیٰ کہ قبیلہ عک کی ایک بستی پر پہنچیں بستی والوں سے غلام کے خلاف مدد چاہی بستی والوں نے غلام باندھ دیا ام حکیم تہامہ کے ساحل کی طرف آئیں جب کہ عکرمہ رضی اللہ عنہ ساحل پر پہنچ کر کشتی میں سوار ہوئے کشتی ڈگمگانے لگی کشتی بان نے کہا: یہاں اخلاص سے رب کو پکارو عکرمہ رضی اللہ عنہ بولے: میں کیا کہوں؟ کشتی بان نے کہا: لا الہ الا اللہ کہو عکرمہ بولے: میں تو اسی کلمہ سے بھاگ کر یہاں پہنچا ہوں لہٰذا مجھے یہیں اتار دو۔ اتنے میں ام حکیم رضی اللہ عنہ نے عکرمہ رضی اللہ عنہ کو آن لیا اور بولیں: اے میرے چچا کے بیٹے میں تیرے پاس ایسی ہستی کے پاس سے آئی ہوں جو سب سے زیادہ صلہ رحم لوگوں پر سب سے زیادہ مہربانی کرنے والا اور لوگوں میں سب سے افضل ہے اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو ام حکیم رضی اللہ عنہا نے خوب اصرار کیا عکرمہ رک گئے جب ام حکیم پاس پہنچیں بولیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے تمہاری جان بخشی کروالی ہے عکرمہ بولے: یہ کام تم نے کیا ہے؟ بولیں: جی ہاں میں نے ہی آپ سے بات کی آپ نے تمہیں امان دیا ہے۔ ام حکیم کے ساتھ عکرمہ واپس لوٹ آئے ام حکیم نے رومی غلام کی بدکرداری کا ذکر کیا عکرمہ رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کر دیا حالانکہ ابھی عکرمہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ مکہ کے قریب ہوئے تو فرمایا: عکرمہ بن ابی جہل مومن ومہاجر ہو کر آئے گا لہٰذا تم اس کے باپ کو گالیاں مت دو چونکہ مردے کو گالی دینا زندہ کو اذیت پہنچانا ہے جب کہ وہ گالی مردے کو نہیں پہنچی عکرمہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سے قضائے حاجت کا مطالبہ شروع کر دیا مگر وہ مسلسل انکار کرتی رہی اور کہہ دیتی تو کافر ہے میں تو مسلمان ہوں وہ کہتے تجھے کسی عظیم تر معاملہ نے مجھ سے روک دیا ہے۔ جب نبی کریم ﷺ نے عکرمہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو آپ ان کی طرف کود پڑے آپ کو مارے خوشی کے اپنے اوپر چادر لینے کا بھی خیال نہیں رہا پھر رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے اور عکرمہ رضی اللہ عنہ آپ کے سامنے کھڑے رہے ان کے ساتھ ان کی بیوی بھی نقاب کیے ہوئے تھی عکرمہ بولے: یا محمد! اس عورت نے مجھے بتایا ہے کہ آپ نے میری جان بخش دی ہے حکم ہوا! یہ سچ کہتی ہے تمہیں امان ہے۔ عکرمہ بولے: اے محمد! کس چیز کی دعوت دیتے ہو فرمایا: میں تمہیں دعوت دیتا ہوں کہ تم گواہی دو'' اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں یہ کہ نماز قائم کرو زکوۃ دو اور فلاں فلاں کام کرو'' حتیٰ کہ آپ نے اسلام کی چند خصلتیں گنیں عکرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم آپ کو دعوت حق دیتے ہیں بخدا! قبل ازیں بھی آپ نے ہمارے اندر رہتے ہوئے اس کی دعوت دی جب کہ آپ سب سے سچے اور سب سے زیادہ مہربان تھے بولے: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ رسول اللہ ﷺ اقرار شہادت سے بہت خوش ہوئے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے سب سے بہترین چیز کی تعلیم دیں جسے میں کہوں فرمایا تم کلمہ شہادت کہو عکرمہ رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت دھرایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج تم مجھ سے جو چیز مانگو گے میں تمہیں ضرور دوں گا۔ عکرمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ میں جو آپ سے جس طرح کی بھی عداوت کی ہے یا کوئی بھی آپ کے خلاف سفر کیا ہے یا جہاں

کہیں بھی آپ سے جنگ کی ہے یا آپ کی شان میں جو بھی گستاخی کی ہے خواہ آپ حاضر تھے یا غائب ان سب امور کی اللہ تعالیٰ سے استغفار کریں تا کہ اللہ تعالیٰ مجھے معاف کر دے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ اس نے جو بھی مجھ سے عداوت کی اور تیرے نور کو مٹانے کے لیے جہاں بھی اس نے سفر کیا اس میرے سامنے جو بھی میری گستاخی کی یا غائبانہ طور پر گستاخی کی اسے معاف فرما عکرمہ بولے: یا رسول اللہ میں راضی ہوں میں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں رکاوٹ بننے کے لیے جو اخراجات کیے ہیں ان کا دگنا اللہ کی راہ میں خرچ کروں گا میں نے اللہ کی راہ میں رکاوٹ بننے کے لیے جس جوانمردی سے لڑا ہوں اس کا دگنا اللہ کی راہ میں لڑوں گا پھر عکرمہ رضی اللہ عنہ نے ہتھیلی پر جان رکھ کر اسلام کے لیے بے دریغ لڑے آخر (یرموک میں) شہید ہوئے رسول اللہ ﷺ نے عکرمہ رضی اللہ عنہ کی بیوی پہلے نکاح ہی میں انھیں واپس کر دی واقدی اپنے شیوخ سے نقل کرتے ہیں کہ سہیل بن عمرو نے حنین کے دن کہا: محمد اور اس کے ساتھیوں نے عکرمہ اور اس کی بیوی کا امتحان نہیں لیا عکرمہ نے اس سے کہا: وہ یہ کچھ نہیں چاہتے۔ معاملہ تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے محمد کے ہاتھ میں تو نہیں ہے اگر میں آج پہلو تہی کروں گا تو کل اس کا انجام مجھے ہی بھگتنا پڑے گا سہیل نے کہا: بخدا تمہارا واقعہ تو اس کے خلاف ہے۔ عکرمہ رضی اللہ عنہ بولے: اے ابو یزید! ہم اس سے قبل بخدا! غیر موزوں مقام میں تھے ہمارے عقلیں الٹی پڑی تھیں ہم پتھروں کی پوجا کرتے تھے جو نہ نفع کے مالک تھے نہ نقصان کے۔ رواہ الواقدی و ابن عساکر

۳۷۴۲۰...... زبیر بن موسیٰ مصعب بن عبداللہ بن ابی امیہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت منقول ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے (خواب میں) ابوجہل کے لیے کھجوروں کا ایک خوشہ دیکھا جب عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ ایمان لائے تو آپ نے فرمایا: اے ام سلمہ! میرے خواب کی تعبیر عکرمہ ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: عکرمہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی کہ جب میں مدینہ میں چلتا پھرتا ہوں لوگ کہتے ہیں: یہ اللہ کے دشمن ابوجہل کا بیٹا ہے نبی کریم ﷺ لوگوں سے خطاب کرنے کے لیے کھڑے ہوئے حمد و ثناء کے بعد فرمایا: لوگ معادن۔ (معدن یعنی کان کی جمع معادن) ہیں جو جاہلیت میں افضل تھا وہ اسلام میں بھی افضل ہے بشرطیکہ جب دین میں سمجھ بوجھ بیدار کر لے۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۴۲۱...... زہری مصعب بن عبداللہ بن ابی امیہ، ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب عکرمہ بن ابی جہل مدینہ آئے انصار کے پاس سے گزرتے وہ کہتے: یہ اللہ کے دشمن ابوجہل کا بیٹا ہے عکرمہ رضی اللہ عنہ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے شکایت کی اور کہا: میرے خیال میں مجھے واپس مکہ لوٹ جانا چاہیے۔ چنانچہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کو خبر کر دی آپ لوگوں سے خطاب کرنے کھڑے ہوئے اور فرمایا: لوگ معادن (کانیں) ہیں جو جاہلیت میں سب سے بہتر تھا وہ اسلام میں بھی سب سے بہتر ہے بشرطیکہ جب وہ دین میں سمجھ بوجھ پیدا کر لے کسی مسلمان کو کافر کی وجہ سے اذیت نہ پہنچائی جائے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۴۲۲...... "مسند عکرمہ" عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا جس دن میں ہجرت کر کے آپ کے پاس پہنچا: ہجرت کر کے آنے والے کو ہم خوش آمدید کہتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ میں نے آپ کی مخالفت میں جس قدر اخراجات کیے ہیں اس سے دگنا اللہ کی راہ میں خرچ کر دوں گا۔ رواہ الترمذی وقال: ھکذا حدیث البغوی و ابن مندہ و ابن عساکر

۳۷۴۲۳...... عامر بن سعد، عکرمہ بن ابوجہل رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب عکرمہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا فرمایا: راکب مہاجر کو ہم مرحبا کہتے ہیں۔ پھر عکرمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا نبی اللہ! کیا کہوں؟ فرمایا: تم گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ عرض کیا: میں اس کے بعد اور کیا کہوں؟ فرمایا: تم کہو: یا اللہ! میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ میں مہاجر و مجاہد ہوں عکرمہ رضی اللہ عنہ نے اس کا اقرار کیا: پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم مجھ سے جو چیز مانگو گے میں تمہیں عطا کروں گا۔ عرض کیا: میں آپ سے مال نہیں مانگتا میں قریش میں سب سے زیادہ مالدار ہوں۔ لیکن میری آپ سے صرف ایک گزارش ہے کہ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے استغفار کریں پھر عکرمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے کے لیے جو اخراجات کیے ہیں اللہ کی قسم اگر میری عمر دراز ہوئی میں اس سے دگنا چوگنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کروں گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۴۲۴...... "مسند انس رضی اللہ عنہ شعبہ، خالد حذاء کی سند سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ عکرمہ رضی اللہ عنہ نے صخر

انصاری کو قتل کیا نبی کریم ﷺ کو اس کی خبر ہوئی تو آپ ہنس پڑے انصار نے کہا: یارسول اللہ، آپ ہنس رہے ہیں کہ آپ کی قوم کے ایک شخص نے ہماری قوم کے ایک شخص کو قتل کر دیا آپ نے فرمایا: مجھے اس چیز نے نہیں ہنسایا لیکن اس نے اسے قتل کیا ہے اور وہ اس کے درجہ میں ہے۔
رواہ ابن عساکر

حضرت عمرو بن اسود رضی اللہ عنہ

۳۷۴۲۵۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص رسول اللہ ﷺ کی سیرت کو دیکھنا چاہے وہ عمرو بن اسود کی سیرت دیکھ لے۔
رواہ احمد بن حنبل

حضرت عثمان ابوقحافہ رضی اللہ عنہ

۳۷۴۲۶ قاسم اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ان کے دادا رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ابوقحافہ کو لیکر رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا: تم نے اس بزرگ کو گھر پر ہی کیوں نہیں رہنے دیا حتی کہ میں خود اس کے پاس آ جاتا۔ میں نے عرض کیا: بلکہ یہی آپ کے پاس حاضر ہونے کا زیادہ حق رکھتا ہے آپ نے فرمایا: ہمیں اس کے بیٹے کے احسانات اچھی طرح یاد ہیں۔ رواہ البزار والحاکم

۳۷۴۲۷ جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن آپ ﷺ کے پاس ابوقحافہ رضی اللہ عنہ لائے گئے تاکہ بیعت کریں جب کہ ابوقحافہ کا سر اور داڑھی بالکل سفید ہو چکا تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی چیز سے اس کا سر اور داڑھی تبدیل کر دو۔ یعنی مہندی وغیرہ سے بال سرخ کردو۔
رواہ ابن عساکر

۳۷۴۲۸ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ (گھر میں) داخل ہوئے اور اطمینان سے بیٹھ گئے آپ کے پاس ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے والد ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کو لائے جب رسول اللہ ﷺ نے انھیں دیکھا فرمایا: اے ابوبکر! اس بزرگ کو گھر پر ہی کیوں نہیں رہنے دیا حتی کہ میں خود چل کر اس کے پاس آ جاتا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یارسول اللہ! یہ آپ کی طرف چل کر آنے کا زیادہ حقدار ہے چنانچہ ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا اور شہادت حق کا اقرار کیا۔ رواہ ابن النجار

۳۷۴۲۹ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی باپ کے سوا کسی مہاجر کے باپ نے اسلام قبول نہیں کیا۔
رواہ ابن مندہ وموسی بن عقبہ

۳۷۴۳۰ زہری کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن جب ابوقحافہ نبی کریم ﷺ کے پاس لائے گئے ان کا سر سفید پھول کی مانند تھا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم نے بوڑھے بزرگ کو اس کے گھر میں کیوں نہیں ٹھہر نے دیا تاکہ ہم ابوبکر کی عظمت واکرام کی خاطر خود آ جاتے آپ نے حکم دیا کہ اس کے بالوں کا رنگ تبدیل کر دو پھر آپ نے ابوقحافہ رضی اللہ عنہ سے بیعت لے لی۔ ابوقحافہ مدینہ آئے حتی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کو پایا ہے جب کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ان سے پہلے وفات پا گئے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال میں سے چھٹے حصہ کے وارث بنے جو انھوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اولاد کو واپس دے دیا۔ ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ۱۴ھ میں وفات پائی اس وقت ان کی عمر ستانوے (۹۷) سال تھی۔ رواہ عبدالرزاق

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

۳۷۴۳۱ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یااللہ! عمرو بن العاص نے میری ہجو کی ہے حالانکہ وہ

جانتا ہے کہ میں شاعر نہیں ہوں تو بھی اس کی ہجو کر اور س پر لعنت کر اسی بقدر جتنی اس نے میری ہجو کی یا فرمایا: میری ہجو کی جگہ۔

رواہ الرو یانی وابن عساکر وقال: فی اسنادہ مقال

کلام:.......حدیث ضعیف ہے ابن عساکر کے بقول اس کی سند میں مقال ہے۔

۳۷۴۳۲.....جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت عمرو بن العاص کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: ابوعبداللہ ام عبداللہ اور عبداللہ اچھے گھر والے ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۴۳۳.....جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ اپنی چادر اوڑھے سورہے تھے یا سونے کے قریب تھے فرمانے لگے: یا اللہ! عمرو کی مغفرت فرما۔ تین بار فرمایا: صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کون سا عمرو؟ فرمایا: عمرو بن العاص میں نے جب بھی اسے صدقہ کی پیشکش کی وہ میرے پاس صدقہ لیتا آیا۔ رواہ ابن عدی وابن عساکر

۳۷۴۳۴.....عمرو بن مرہ کی روایت ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے حضرت نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے کہا: رسول اللہ ﷺ تم سے مشورہ لیتے تھے اور تمہیں لشکروں کا امیر امقرر کر کے بھیجتے تھے عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں کیسے پتہ چلا شاید رسول اللہ ﷺ اس سے میرے ساتھ الفت کرنا چاہتے ہوں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۷۴۳۵.....''مسند علقمہ بلوی'' علقمہ بن رمثہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو بحرین بھیجا پھر رسول اللہ ﷺ خود بھی ایک سریہ کے ساتھ چل پڑے ہم بھی آپ کے ہمراہ تھے چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی آنکھ لگ گئی اور پھر بیدار ہوگئے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ عمرو پر رحم فرمائے: ہم آپس میں مذاکرہ کرنے لگے کہ عمرو کس کا نام ہے۔ ایک بار پھر آپ کی آنکھ لگ گئی اور پھر بیدار ہوئے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ عمرو پر رحم فرمائے ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ عمرو کون ہے؟ آپ نے فرمایا: عمرو بن العاص۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ان کا کیا حال ہے؟ میں نے عمرو کو اس لیے یاد کیا ہے کہ جب بھی میں نے صدقہ لانے کا اعلان کیا عمرو نے صدقات دینے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ میں عمرو سے کہتا اے عمرو! یہ کہاں سے لے آئے ہو؟ وہ کہتا: اللہ تعالیٰ کے پاس سے لایا ہوں۔ عمرو نے سچ کہا بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے ہاں عمرو کے لیے بہت خیر و بھلائی ہے۔

رواہ یعقوب بن سفیان وابن مندہ وابن عساکر والدیلمی وسندہ صحیح

۳۷۴۳۶.....''مسند عمر'' زید بن اسلم کی روایت ہے کہ حضرت بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے فرمایا: مجھے تمہاری ذھانت اور عقلمندی پر تعجب ہے پھر تم کیسے مہاجرین اولین کی صف میں شامل نہیں ہوسکے؟ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: آپ کو یہ بات عجیب نہ لگے چونکہ میں ایسا شخص ہوں کہ جسکا دل کسی اور ذات کے قبضہ قدرت میں ہے جس سے چھٹکارا پانے کی کوئی صورت نہیں بن پڑتی الآیہ کہ اللہ تعالیٰ خود کوئی ارادہ کر فرمائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا۔ رواہ ابن عساکر

حضرت عویمر بن عبداللہ بن زید ابوالدرداء رضی اللہ عنہ

۳۷۴۳۷.....جویریہ مندرجہ ذیل حدیث کا کچھ حصہ نافع سے روایت کرتے ہیں اور کچھ حصہ ابودرداء کی اولاد میں سے ایک شخص سے کہتے ہیں: ابو درداء رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے شام جانے کے لئے اجازت طلب کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اجازت نہیں دے سکتا الا یہ کہ تم عامل کا عہدہ قبول کرو ابودرداء رضی اللہ عنہ نے کہا: میں عامل۔ (گورنر) نہیں بننا چاہتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا: تب میں تمہیں شام جانے کی اجازت بھی نہیں دے سکتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شام میں جاؤں گا تاکہ وہاں لوگوں کو نبی کریم ﷺ کی سنت تعلیم کروں اور ان کے ساتھ نماز پڑھوں۔ تاہم انھیں اجازت دے دی۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ شام کی طرف روانہ ہوگئے جب شام میں مسلمانوں کی چھاؤنی نے قریب پہنچے تو باہر ہی قیام کیا حتیٰ کہ جب شام ہوئی اور رات چھا گئی فرمایا: اے یرفاء۔ (خادم کا نام تھا) مجھے یزید بن ابی سفیان کے پاس لے چلو تاکہ میں دیکھوں کہ اس کے پاس رات کو باتیں کرنے والے ہیں چراغ جل رہے ہیں یا نہیں اور وہ مسلمانوں کے مال غنیمت سے

لیے ہوئے دریباج وریشم کے بچھونے پہ سویا ہے تم اسے سلام کرنا وہ تجھے سلام کا جواب دے گا تم اس سے اجازت طلب کرنا وہ تمہیں اجازت نہیں دے گا حتیٰ کہ اسے معلوم ہو جائے کہ تم کون ہو چنانچہ ہم چل پڑے جب دروازے پر پہنچے یرفا نے کہا: السلام علیکم! یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ بولے: وعلیکم السلام بولا: کیا میں اندر داخل ہو جاؤں؟ جواب ملا: تو کون ہے۔ کہا: میں یرفاء ہوں اور یہ وہ شخص ہے جس کا آنا تمہیں اچھا نہیں لگتا اور یہ امیر المؤمنین ہیں۔ یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے دروازہ کھولا کیا دیکھتے ہیں کہ رات کو باتیں کرنے والے موجود ہیں چراغ جل رہا ہے اور وہ خود دیباج وریشم کا بچھونا لگائے بیٹھے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے یرفاء دروازے پر رہو۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے درہ مارنے کے لیے کان میں رکھ لیا پھر ساز وسامان جمع کیا اور کمرے کے درمیان رکھ دیا پھر گھر میں حاضرین سے فرمایا، تم میں سے کوئی شخص یہاں سے ہلنے نہ پائے حتیٰ کہ میں واپس لوٹ آؤں۔ پھر دونوں وہاں سے نکل پڑے اور آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے یرفاء! ہمیں عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس لے جاؤ تاکہ ہم اس کے پاس رات کے قصہ گو دیکھیں چراغ اور دیباج وریشم کا بچھونا دیکھیں جو کہ مسلمانوں کے مال غنیمت میں سے ہیں۔ تم اس پر سلام کرو گے وہ تمہیں سلام کا جواب دے گا تم اندر جانے کی اجازت طلب کرنا وہ تمہیں اجازت نہیں دے گا حتیٰ کہ اسے معلوم ہو جائے تم کون ہو چنانچہ ہم عمرو رضی اللہ عنہ دروازے پر پہنچے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: السلام علیکم! جواب ملا وعلیکم السلام کہا: میں داخل ہو سکتا ہوں جو اب دیا: تم کون ہو؟ یرفا نے جواب دیا: یہ وہ شخص ہے جس کا آنا تمہیں اچھا نہیں لگے گا یہ امیر المؤمنین ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے دروازہ کھولا کیا دیکھتے ہیں کہ رات کے قصہ گو یا چراغ اور دیباج وریشم کے بچھونے موجود ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے یرفاء! دروازے پر رہو پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ساز وسامان جمع کیا اور گھر کے درمیان رکھ دیا آپ نے درہ کان میں رکھ دیا فرمایا: تم لوگ یہاں سے ہرگز ہلنے نہ پاؤ تاوقتیکہ میں واپس لوٹ آؤں۔ فرمایا: اے یرفاء ہمیں ابوموسیٰ کے پاس لے جاؤ تاکہ میں وہاں رات کے قصہ گو چراغ اور صوف کے بچھونے دیکھوں جو کہ مسلمانوں کے مال غنیمت سے ہیں۔ تم اس سے اجازت طلب کرو گے وہ تمہیں اجازت نہیں دے گا حتیٰ کہ اسے معلوم ہو جائے کہ تم کون ہو۔ چنانچہ ہم چل پڑے ہم نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس رات کے قصہ گو چراغ اور صوف (اون) کے بچھونے دیکھے عمر رضی اللہ عنہ نے مارنے کے لیے درہ کان میں رکھ لیا اور فرمایا: اے ابوموسیٰ تم بھی ایسے ہو گئے ہو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ نے یہ جو کچھ دیکھا ہے میرے ساتھیوں نے کیا ہے۔ اللہ کی قسم مجھے بھی وہی کچھ مل پایا ہے جو کچھ دوسرے لوگوں کو ملا ہے۔ فرمایا: یہ کیا ہے جواب دیا: شہر والوں کو خیال ہے یہ ہی چیز اصلح اور زیادہ مناسب ہے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے سامان لپیٹا اور گھر کے درمیان رکھ دیا حاضرین سے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص یہاں سے نکلنے نہ پائے تاوقتیکہ میں تمہارے پاس لوٹ نہ آؤں۔ جب ہم ان کے پاس سے نکلے عمر رضی اللہ عنہ بولے: اے یرفاء اب ہمیں ہمارے بھائی کے پاس لے چلو ہم اسے ضرور دیکھیں گے اس کے پاس رات کی قصہ گوئی ہوگی اور نہ ہی چراغ جل رہا ہوگا اس کے دروازہ پر تالہ بھی نہیں ہوگا اس کا بچھونا کنکریاں ہوں گی اس نے عام سی گدڑی کا تکیہ بنا رکھا ہوگا اور اپنے اوپر باریک سی چادر اوڑھی ہوگی وہ سردی سے ٹھٹھر رہا ہوگا تو اسے سلام کرے گا وہ تجھے سلام کا جواب دے گا تو اس سے اجازت طلب کرے گا وہ تجھے اجازت دے دے گا قبل ازیں کہ اسے معلوم ہو تم کون ہو ہم چل پڑے حتیٰ کہ جب اس کے دروازے پر پہنچے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: السلام علیکم جواب ملا وعلیکم والسلام کہا: میں اندر آ جاؤں؟ جواب ملا اندر آ جاؤ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ دروازہ کھول کر اندر گئے دروازے پر کوئی رکاوٹ نہیں ہم تاریک گھر میں داخل ہوئے عمر رضی اللہ عنہ اسے تلاش کرنے لگے بالآخر ان کا ہاتھ اس پر جا لگا تکیہ ٹٹول کر دیکھا وہ عام سی گدڑی کا بنا تھا ان کا بچھونا دیکھا تو وہ کنکریوں کا تھا اوڑھنی دیکھی تو وہ عام باریک سی چادر تھی۔ ابودرداء رضی اللہ عنہ بولے: یہ کون ہے؟ کہا امیر المؤمنین ہیں فرمایا: جی ہاں کہا بخدا میں آپ کو اس سال سے مؤخر کرتا رہا ہوں عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے کیا میں تمہیں وسعت نہ دے دوں؟ کیا میں تمہیں آسودگی میں نہ کردوں؟ ابودرداء رضی اللہ عنہ بولے: کیا آپ کو رسول اللہ ﷺ کی بیان کردہ حدیث یاد ہے عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کونسی حدیث کہا: وہ یہ ہے کہ ”تمہیں دنیا میں اتنا گزارہ ہے کافی ہے جتنا کہ مسافر کا زادراہ عمر رضی اللہ عنہ بولے: جی ہاں ابودرداء رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عمر! پھر ہم نے رسول اللہ ﷺ کے بعد کیا کرنا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ دونوں صبح تک پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ رواہ الیشکری فی الیشکریات وابن عساکر

۳۷۴۳۸..... حوشب فزاری کی روایت ہے کہ انھوں نے ابودرداء رضی اللہ عنہ کو منبر پر خطاب کرتے سنا وہ فرما رہے تھے: جتنا تمہیں علم ہے اس پر

کتنا عمل کیا؟ کتاب اللہ کی ہر آیت یا تو ڈانٹنے والی ہے یا کسی چیز کا حکم دیتی ہے ہر آیت اپنے فریضہ کا مجھ سے سوال کرتی ہے میرے خلاف امر والی آیت گواہی دیتی ہے کہ میں عمل نہیں کرتا ڈانٹنے والی آیت گواہی دیتی ہے کہ میں باز نہیں آرہا تو کیا میں چھوڑ دوں۔ رواہ ابن عساکر

حضرت عمرو بن طفیل رضی اللہ عنہ

۳۷۴۳۹...... ''مسند عمر'' عبدالواحد بن ابی عون دوسی کہتے ہیں: حضرت طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مدینہ ہی میں آپ کے ساتھ ٹھہر گئے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ اللہ کو پیارے ہو گئے آپ کی رحلت کے بعد عرب مرتد ہو گئے طفیل رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے ساتھ شامل ہو کر جہاد کے لیے روانہ ہوئے حتیٰ کہ طلیحہ اور سرزمین نجد سے فارغ ہوئے پھر مسلمانوں کے ساتھ یمامہ کی طرف روانہ ہوئے ان کے ساتھ ان کا بیٹا عمرو بن طفیل رضی اللہ عنہ بھی تھا چنانچہ جنگ یمامہ میں طفیل رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اور ان کا بیٹا عمرو بن طفیل رضی اللہ عنہ زخمی ہوا ان کا ہاتھ کٹ گیا اور بری طرح متاثر ہوا بعد میں ہاتھ صحیح ہو گیا: چنانچہ ایک مرتبہ عمرو بن طفیل رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس تھے اتنے میں کھانا لایا گیا عمرو رضی اللہ عنہ اس سے الگ ہو گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ الگ ہو جانے کی وجہ دریافت کی اور فرمایا: کیا تم اپنے ہاتھ کی وجہ سے الگ ہو گئے ہو عرض کیا: جی ہاں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا میں کھانا چکھوں گا بھی نہیں جب تک تم اپنے ہاتھ سے کھاؤ گے نہیں عمرو رضی اللہ عنہ نے کھانا شروع کیا: عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا! قوم میں ایسا کوئی شخص نہیں جس کے بدن کا کچھ حصہ جنت میں پہنچ گیا ہو بجز تمہارے پھر عمرو رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جنگ یرموک میں حصہ لیا اور اسی میں شہید ہوئے۔

رواہ ابن سعد وابن عساکر

۳۷۴۴۰...... حضرت عمرو بن طفیل ذوالنورین دوسی رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے رسول اللہ ﷺ نے ان کے کوڑے کے لیے دعا کی تھی جس سے ان کا کوڑا چمک اٹھا عمرو رضی اللہ عنہ اپنے کوڑے کی روشنی میں رات کو چلتے تھے۔

رواہ ابن مندہ وابن عساکر

۳۷۴۴۱...... حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عمرو بن طفیل رضی اللہ عنہ کو خیبر سے اپنی قوم کی طرف واپس لوٹ جانے کا حکم دیا عرض کیا: یا رسول اللہ! جنگ پورے زور پر ہے جب کہ آپ مجھے جنگ سے غائب کرنا چاہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم خوش نہیں ہو کہ تم اللہ کے رسول کے قاصد ہو۔ رواہ ابن مندہ وابن عساکر

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ

۳۷۴۴۲...... ''مسند عمر'' قبیصہ بن ذویب کی روایت ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو کسی چیز سے روکنا چاہا نہ ماننے پر کہا: میں ایسی سرزمین پر نہیں رہ سکتا چنانچہ مدینہ پہنچ گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: تم کیوں آ گئے ہو؟ عبادہ رضی اللہ عنہ نے ماجرا سنایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنی جگہ واپس لوٹ جاؤ اللہ تعالیٰ اس سرزمین کا برا کرے جس پر تو اور تجھ جیسے لوگ نہ ہوں معاویہ کو تمہارے اوپر حکمرانی کرنے کا کوئی حق نہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۴۴۳...... عبادہ بن محمد بن صامت کی روایت ہے کہ جب حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا بستر گھر کے صحن میں نکالو۔ پھر حکم دیا کہ میرے پاس میرے غلاموں خادموں اور پڑوسیوں کو جمع کرو چنانچہ گھر والوں نے مذکورہ لوگوں کو جمع کیا جب لوگ جمع ہو گئے عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں سمجھتا ہوں دنیا میں میرا یہ آخری دن ہوگا اور آنے والی رات آخرت کی میری پہلی رات ہوگی مجھے معلوم نہیں شاید میرے ساتھ یا میری زبان سے کسی کے حق میں زیادتی ہوئی ہو لہٰذا اسے چاہئے کہ میری روح قبض ہونے سے پہلے پہلے مجھ سے قصاص لے لے۔ حاضرین نے کہا: بلکہ آپ والد ہیں اور آپ نے ہمارے تربیت کی ہے عبادہ بن محمد کہتے ہیں: عبادہ بن صامت رضی

اللہ عنہ نے خادم کو کبھی بری بات نہیں کہی عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم مجھے معاف کرتے ہو؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں فرمایا: یا اللہ! گواہ رہ پھر فرمایا خبردار! میری وصیت یاد رکھنا میں ہر انسان کو منع رونے سے کرتا ہوں جب میری روح قبض ہو جائے تو اچھی طرح سے وضو کرو اور پھر ہر شخص مسجد میں داخل ہو جائے نماز پڑھے عبادہ کے لیے اور اپنی ذات کے لیے استغفار کرے چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔''استعینو ابالصبر والصلوٰۃ'' صبر اور نماز کے ذریعے مدد طلب کرو مجھے قبر میں جلدی دفن کرنا میرے پیچھے آگ نہ لانا اور میرے نیچے سرخ کپڑا نہ پھیلانا۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان و ابن عساکر

۳۷۴۴۴..... قتادہ کی روایت ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بدری صحابی ہیں اور نقباء انصار میں سے ایک ہیں۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی تھی کہ اللہ تعالیٰ کی معاملہ میں کسی ملامت گر کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔ رواہ البخاری ومسلم

حضرت عمیر بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ

۳۷۴۴۵..... ''مسند عمر'' محمد بن مزاحم کی روایت ہے کہ حضرت عمرو بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد حضرت عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ کو حمص کا گورنر بنا کر بھیجا ایک سال تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی کوئی خیر خبر نہیں آئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دن اپنے کاتب کو حکم دیا عمیر کو خط لکھو اللہ کی قسم میرا تو خیال ہے کہ عمیر نے ہمارے ساتھ خیانت کی ہے۔ خط کا مضمون یہ تھا۔

''جونہی میرا خط تمہیں ملے فوراً میرے پاس آجاؤ اور میرا خط پڑھتے ہی تم وہ سارا مال ساتھ لے کر آؤ جو تم نے مسلمانوں کے مال غنیمت میں سے جمع کر رکھا ہے''۔

چنانچہ خط پڑھتے ہی حضرت عمیر رضی اللہ عنہ مدینہ کے لیے تیار ہوئے اپنا چمڑے کا تھیلا لیا اور اس میں اپنا توشہ اور پیالہ رکھا چمڑے کا لوٹا تھیلے سے باندھ کر لٹکا لیا اپنی لاٹھی لی اور حمص سے پیدل چل کر مدینہ منورہ پہنچے مدینہ پہنچے تو آپ کا رنگ بدلا ہوا تھا چہرہ غبار آلود تھا بال لمبے ہو چکے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: السلام علیک یا امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمہارا کیا حال ہے؟ عمیر رضی اللہ عنہ بولے: آپ مجھے کس حال میں دیکھ رہے ہیں کیا آپ دیکھ نہیں رہے کہ میں صحتمند اور پاکیزہ وصاف وستھرے خون والا ہوں اور میرے ساتھ میری دنیا ہے جس کی باگ پکڑ کر میں کھینچ لایا ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سمجھے یہ اپنے ساتھ بہت سا مال لائے ہوں گے جو ابھی پہنچے ہیں اس لیے پوچھا: تمہارے ساتھ کیا مال ہے حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میرے پاس میرا تھیلا ہے جس میں میں اپنا توشہ اور پیالہ رکھتا ہوں پیالہ میں کھا بھی لیتا ہوں سر دھو لیتا ہوں اور اسی میں کپڑے بھی دھو لیتا ہوں ایک لوٹا ہے جس میں وضو کرتا ہوں اور پیسے رکھتا ہوں میری ایک لاٹھی ہے جس پر میں ٹیک لگاتا ہوں اگر کوئی دشمن سامنے آجائے تو اس سے اس کا مقابلہ بھی کرتا ہوں اللہ کی قسم دنیا میرے اس سامان کے علاوہ ہے (یعنی میری دنیاوی ضروریات اس سے پوری ہو جاتی ہیں) پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: حمص سے تم پیدل چل کر آئے ہو؟ عرض کیا: جی ہاں، فرمایا: کیا وہاں تمہارا کوئی تعلقدار نہیں جس سے سواری لے کر آجاتے؟ عرض کیا: وہاں کے لوگوں نے مجھے سواری نہیں دی اور نہ ہی میں نے ان سے سواری کا مطالبہ کیا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بہت بُرے مسلمان ہیں وہ جنھوں نے اپنے گورنر کا خیال نہیں رکھا عمیر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عمر! اللہ سے ڈریئے اللہ تعالیٰ نے غیبت سے منع فرمایا ہے جب کہ میں نے وہاں کے لوگوں کو صبح کی نماز پڑھتے دیکھا ہے (جو شخص نماز پڑھ لیتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں آجاتا ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تمہیں کہاں بھیجا تا اور تم نے کیا کیا؟ عمیر رضی اللہ عنہ نے کہا: امیر المؤمنین آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں میں سمجھا نہیں ہوں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سبحان اللہ (سوال تو واضح ہے) حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر یہ ڈر نہ ہوتا کہ نہ بتانے سے آپ غمگین ہوں گے تو میں آپ کو نہ بتاتا آپ نے جہاں مجھے بھیجا تھا وہاں پہنچ کر میں نے نیک لوگوں کو جمع کیا اور مسلمانوں سے مال غنیمت جمع کرنے کا ان کو ذمہ دار بنایا چنانچہ جب وہ مال جمع کر کے لے آئے میں نے وہ مال صحیح مصرف میں خرچ کیا اگر شرعاً اس میں آپ کا حصہ ہوتا میں آپ کے پاس ضرور لے کر آتا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم ہمارے پاس

کچھ نہیں لائے؟ حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نفی میں جواب دیا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ تو بہت اچھے گورنر ہیں جو اپنے ساتھ کچھ نہیں لے کر آئے لہٰذا ان کے لیے دوبارہ حمص کی گورنری کا عہد نامہ لکھ دو حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے کہا: اب میں آپ کی طرف سے گورنر بننے کو تیار نہیں ہوں اور نہ ہی آپ کے بعد کسی اور کی طرف سے کیونکہ اللہ کی قسم میں۔(اس گورنری میں خرابی سے) بچ نہ سکا۔ میں نے ایک نصرانی سے۔(امارت کے زعم میں) کہا تھا: اے فلاں اللہ تعالیٰ تجھے ذلیل کرے جب کہ ذمی کو تکلیف پہنچانا برا کام ہے اے عمر آپ نے مجھے گورنر بنا کر بڑی خرابیوں میں مبتلا کیا ہے۔ اے عمر میری زندگی کے سب سے برے دن وہ ہیں جن میں میں آپ کے ساتھ پیچھے رہ گیا (اور دنیا سے چلا نہیں گیا) پھر عمیر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اجازت طلب کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں اجازت دے دی چنانچہ عمیر رضی اللہ عنہ مدینہ سے اپنے گھر واپس لوٹ آئے ان کا گھر مدینہ سے چند میل کے فاصلہ پر تھا۔

جب حضرت عمیر رضی اللہ عنہ چلے گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا تو یہی خیال ہے کہ عمیر نے ہم سے خیانت کی ہے (یہ حمص سے ضرور مال لے کر آیا ہے جو میرے پاس نہیں لایا بلکہ سیدھا اپنے گھر بھیج دیا ہے) پھر عمر رضی اللہ عنہ نے حارث نامی آدمی کو سو (۱۰۰) دینار دے کر کہا یہ لے جاؤ اور عمیر کے پاس جا کر اجنبی مہمان بن کر ٹھہر جاؤ اگر اس کے گھر میں مال کی فراوانی دیکھو تو فوراً میرے پاس لوٹ آؤ اور اگر اسے تنگی کی حالت میں میں دیکھو تو سو (۱۰۰) دینار اسے دے دینا۔ حارث جب حضرت عمیر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے دیکھا کہ عمیر رضی اللہ عنہ ایک دیوار کے ساتھ بیٹھے اپنی قمیص سے جوئیں نکال رہے ہیں حارث نے کہا: السلام علیکم! عمیر رضی اللہ عنہ نے سلام کا جواب دیا: عمیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے آجاؤ اور ہمارے مہمان بن جاؤ حارث سواری سے اترا اور ان کے یہاں ٹھہر گئے پھر حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: آپ کہاں سے آئے ہیں؟ جواب دیا: مدینہ سے فرمایا: امیر المؤمنین کو کس حال میں چھوڑا ہے؟ جواب دیا: اچھے حال میں تھے پوچھا: مسلمانوں کا کیا حال ہے؟ جواب دیا: وہ بھی ٹھیک ہیں عمیر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا امیر المؤمنین شرعی حدود قائم نہیں کرتے ہیں: حارث نے جواب دیا: امیر المؤمنین کے بیٹے سے کبیرہ گناہ ہو گیا تھا تو امیر المؤمنین نے اس پر حد شرعی قائم کی کوڑے سے اس کی پٹائی کی جس سے اس کا انتقال ہو گیا تھا عمیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا اللہ! عمر کی مدد فرما جہاں تک میں جانتا ہوں وہ تجھ سے بے انتہا محبت کرتے ہیں۔

چنانچہ حارث عمیر رضی اللہ عنہ کے ہاں تین دن تک رہے ان کے ہاں جو کی صرف ایک ہی روٹی ہوتی تھے جسے مہمان کھا لیتا اور میز بان بھوکے رہ جاتے آخر جب فاقہ بہت زیادہ ہو گیا تو حارث سے کہا: تمہاری وجہ سے ہمارے گھر میں فاقوں تک نوبت پہنچ گئی ہے اگر مناسب سمجھو تو کہیں اور چلے جاؤ اس پر حارث نے سو دینار نکالے اور پیش کیے ساتھ کہا: یہ دینار امیر المؤمنین نے آپ کے لئے بھیجے ہیں۔ آپ انھیں اپنے کام میں لائیں عمیر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ واپس لے جاؤ ہمیں ضرورت نہیں اتنے میں بیوی بولی: دینار لے لو اگر ضرورت پڑی تو اس میں سے خرچ کر لینا ورنہ مناسب جگہ خرچ کر دینا عمیر رضی اللہ عنہ فرمایا: اللہ کی قسم میرے پاس کوئی جگہ ایسی نہیں ہے جہاں میں انھیں رکھوں گا اس پر ان کی بیوی نے اپنی قمیص کا نیچے والا دامن پھاڑ کر دیا جس میں انہوں نے وہ دینار رکھ لیے پھر باہر تشریف لائے دو دو چار چار کر کے سب کے سب فقراء، مساکین اور محتاجوں میں تقسیم کر دیئے حارث کا خیال تھا کہ عمیر رضی اللہ عنہ انھیں بھی کچھ دیں گے مگر عمیر رضی اللہ عنہ نے رخصت کرتے وقت اتنا کہا کہ امیر المؤمنین کو ہمارا سلام کہنا۔

حارث جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: عمیر کا کیا حال ہے؟ حارث نے جواب دیا: وہ تو بہت سختی میں ہیں پوچھا: دیناروں کا کیا بنا؟ حارث نے کہا: مجھے نہیں پتہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط لکھا کہ: اے عمیر یہ خط پاتے ہی فوراً میرے پاس آجاؤ چنانچہ عمیر رضی اللہ عنہ مدینہ آگئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا ہم نے جو دینار بھیجے تھے ان کا کیا کیا؟ عمیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: مجھے جو مرضی آئی کیا آپ ان دیناروں کے متعلق کیوں پوچھ رہے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہیں قسم دے کر کہتا ہوں مجھے ضرور بتاؤ دیناروں کا کیا کیا؟ حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے ان کو اپنے لیے اگلے جہاں میں بھیج دیا ہے (یعنی ضرورت مندوں میں تقسیم کر دیئے ہیں)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ حضرت عمیر رضی اللہ عنہ کو ایک

وسق۔(یعنی پانچ من دس سیر) غلہ اور دو کپڑے دیئے جائیں حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے غلہ کی ضرورت نہیں چونکہ میں گھر پر دو صاع (سات سیر) جو چھوڑ کر آیا ہوں ان دو صاع کے کھانے سے قبل اللہ تعالیٰ اور رزق پہنچادیں گے چنانچہ عمیر رضی اللہ عنہ نے غلہ تو نہ لیا البتہ دو کپڑے لیتے گئے اور فرمایا: فلاں ام فلاں کے پاس کپڑے نہیں ہیں (اسے دوں گا) پھر اپنے گھر واپس لوٹ آئے اور تھوڑے عرصہ بعد اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوگئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب ان کی وفات کی خبر پہنچی تو فرمایا: اللہ تعالیٰ عمیر کو غریق رحمت کرے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے حاضرین سے کہا: ہر شخص اپنے دل میں تمنا و آرزو کرے۔ فرمایا: لیکن میں تمنا کرتا ہوں کہ میرے پاس عمیر رضی اللہ عنہ جیسے لوگ ہوں جن کے ذریعے میں مسلمانوں کے امور (سرکاری کاموں) میں مدد لوں۔ رواہ ابن عساکر

حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ

۳۷۴۴۶..... عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی روایت ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ کی طرف روانہ ہوا مکہ پہنچنے پر مکہ کے امیر نافع بن حرث نے ہمارا استقبال کیا نافع بن حرث نے کہا: میں اہل مکہ پر کسے نائب مقرر کروں عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: عبدالرحمٰن بن ابزی کو نائب مقرر کرو: نافع نے کہا: آپ نے تو آزاد کردہ غلام کو نائب مقرر کردیا ہے جب کہ مکہ میں قریش رہتے ہیں اور محمد ﷺ کے اصحاب رہتے ہیں فرمایا: جی ہاں میں نے عبدالرحمٰن کو قرآن مجید کا سب سے بڑا قاری پایا ہے جب کہ مکہ میں لوگ حاضری دینے کے لئے آتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ لوگ کسی خوبصورت آواز والے قاری سے کتاب اللہ سنیں۔ کہا جی ہاں: میں عبدالرحمٰن بن ابزی کو ان لوگوں میں دیکھ رہا ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کے ذریعے بلندی عطا فرمائی ہے۔ رواہ ابویعلی

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ

۳۷۴۴۷..... ''عن عمر'' حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا: اے امیرالمؤمنین! کیا آپ مجھے جانتے ہیں؟ فرمایا: جی ہاں میں تجھے جانتا ہوں تم نے اس وقت ایمان لایا ہے جس وقت لوگ کفر کررہے تھے اس وقت تم دین اسلام کی طرف متوجہ ہوئے جب لوگ پیٹھ پھیر کر جارہے تھے تم نے اس وقت وفا کی جب لوگوں نے دھوکا دیا۔ سب سے پہلا صدقہ جس نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ اقدس کو خوش کیا ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو خوش کیا ہے وہ قبیلہ بنی طے کا صدقہ ہے جو تم رسول اللہ ﷺ کے پاس لائے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ و احمد بن حنبل و ابن سعد و البخاری و مسلم و البیھقی

۳۷۴۴۸..... حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب بھی کسی نماز کا وقت آیا میں پہلے سے اس کے لیے تیار رہا ہوں اور پورے شوق سے اس نماز کو ادا کیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

حضرت عمرو بن معاذ رضی اللہ عنہ

۳۷۴۴۹..... بریدہ کی روایت ہے کہ جب حضرت عمرو بن معاذ رضی اللہ عنہ کا پاؤں کٹ گیا نبی کریم ﷺ نے زخم پر تھوکا جس سے زخم ٹھیک ہوگیا۔ رواہ ابن جریر

حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۳۷۴۵۰..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عقیل رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اے ابو یزید! ہم تمہیں مرحبا کہتے ہیں: تم نے کس حال میں صبح کی ہے عرض کیا: میں نے صبح خیریت سے کی ہے۔ اے ابوقاسم! میں آپ کے حضور صبح کا سلام بجالاتا ہوں۔ رواہ ابن عساکر والدیلمی

۳۷۴۵۱..... جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوۂ موتہ میں حضرت عقیل رضی اللہ عنہ نے ایک کافر کو مقابلہ کے لیے للکارا جب کافر مقابلہ کے لیے اتر آیا تو عقیل رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کردیا رسول اللہ ﷺ نے عقیل رضی اللہ عنہ کو اس کی تلوار اور ڈھال انعام میں دی۔

رواہ البیهقی وابن عساکر

۳۷۴۵۲..... عبدالرحمٰن بن سابط کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت عقیل رضی اللہ عنہ سے فرمایا کرتے تھے: میں تجھ سے دوگنی محبت کرتا ہوں۔ ایک محبت تجھ سے کرتا ہوں اور دوسری محبت ابوطالب کی بھی تیرے لیے ہے۔ رواہ ابن عساکر

حضرت غلبہ بن زید رضی اللہ عنہ

۳۷۴۵۳..... عبدالمجید بن عیسیٰ عن ابیہ عن جدہ کی سند سے غلبہ بن زید جو کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا: یا اللہ میں اپنی عزت صدقہ کرتا ہوں تیری مخلوق میں جو اسے لینا چاہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رات کو اپنی عزت صدقہ کرنے والا کہاں ہے؟ حضرت غلبہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں یہ ہوں ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارا صدقہ قبول کرلیا ہے۔

رواہ ابن البخار

حضرت عمارہ بن احمر مازنی رضی اللہ عنہ

۳۷۴۵۴..... عمارہ بن احمر مازنی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے شہسواروں نے ہمارے اوپر غارت گری ڈالی آپ کے آدمی ہمارے اونٹ لے گئے میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسلام قبول کرلیا آپ نے اونٹ مجھے واپس کردیئے جب کہ آپ کے آدمیوں نے اونٹ ابھی تک تقسیم نہیں کیے تھے۔ رواہ ابویعلی والبغوی وابن مندہ

حضرت عمیر بن وھب جمحی رضی اللہ عنہ

۳۷۴۵۵..... عروہ بن زبیر کی روایت ہے کہ جنگ بدر کے بعد عمیر بن وہب صفوان بن امیہ کے ساتھ حجر میں مل بیٹھے عمیر قریش کے شیاطین میں سے ایک شیطان تھا اس کا شماران لوگوں میں ہوتا تھا جو نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اذیتیں پہنچاتے تھے جب آپ مکہ میں تھے ہروقت آپ کے پیچھے پڑے رہتے تھے عمیر کا بیٹا وھب بن عمیر بدر کے قیدیوں میں سے تھا چنانچہ عمیر نے قلیب کنویں میں دفنائے جانے والے کفار اور پیش آنے والی مصیبت کا تذکرہ کیا صفوان نے کہا: اللہ کی قسم رؤساء قریش کے مرنے کے بعد زندگی میں لطف ومزہ نہیں رہا: عمیر نے بھی کہا: بخدا تم نے سچ کہا: اللہ کی قسم اگر مجھ پر قرض نہ ہوتا جب کہ میرے پاس ادائیگی کا سامان نہیں میرا اعیال بھی ہے جس کے ضائع ہونے کا مجھے خدشہ ہے تو میں سوار ہوکر محمد تک پہنچ جاتا حتیٰ کہ اسے قتل کردیتا حالانکہ وہ میرے دادا کی اولاد ہے۔ میرا بیٹا مسلمانوں کے قبضہ میں ہے۔ لہٰذا اسے چھڑالاؤ۔ تمہارا قرضہ میرے ذمہ ہے تمہاری طرف سے میں اسے ادا کروں گا تمہارا اعیال میرے عیال کے مساوی ہوگا جب تک زندہ رہیں گے انھیں کسی چیز کی کمی نہیں لگے گی عمیر نے کہا: ہماری طے ہونے والی بات کو ہر صورت پوشیدہ رکھو بولا: میں یہی کروں گا۔

پھر عمیر نے اپنی تلوار منگوائی اسے تیز کیا اور زہر آلود کرکے نکل پڑا حتیٰ کہ مدینہ پہنچ گیا اس دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ مسجد میں بیٹھے تھے اور غزوہ بدر کے متعلق آپس میں تبادلۂ خیال کررہے تھے یکا یک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نظر عمیر بن وہب پر پڑی جب

اس نے مسجد کے دروازہ پر اپنا اونٹ بٹھایا عمیر نے اپنی تلوار گلے میں لٹکا رکھی تھی عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کتا اللہ کا دشمن ہے گلے میں تلوار لٹکائے یہاں پہنچ گیا ہے عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور انھیں عمیر کے آنے کی خبر دی آپ نے فرمایا: اسے میرے پاس لاؤ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تلوار کے حمائل سے عمیر کو پکڑا اور گھسیٹتے ہوئے اندر لے آئے عمر رضی اللہ عنہ نے انصار سے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس چلے جاؤ اور انہی کے پاس بیٹھو کہیں یہ خبیث آپ کو کوئی گزند نہ پہنچائے چونکہ اس کا کوئی بھروسہ نہیں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عمیر کو حمائل سے پکڑے ہوئے اندر داخل ہوئے اور آپ نے عمیر کو بحالت تذلیل دیکھا فرمایا اے عمر! اسے چھوڑ دو۔ اے عمیر میرے قریب آ جاؤ عمیر قریب چلا گیا اور کہا: تمہاری صبح اچھی ہو (یہ جاہلیت کا سلام تھا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہمارا "سلام" سے اکرام کیا ہے جو کہ اہل جنت کا سلام ہے عمیر بولا: اللہ کی قسم اے محمد میں ابھی نیا ہوں آپ نے فرمایا: اے عمیر کیوں آئے ہو؟ وہ بولا: میں اس قیدی کو لینے آیا ہوں جو آپ کے قبضہ میں ہے اس کے متعلق احسان کرو آپ نے فرمایا: تم نے اپنے گلے میں ننگی تلوار کیوں لٹکا رکھی ہے؟ وہ بولا: اللہ تعالیٰ تلواروں کا برا کرے کیا تلوار بھی کسی چیز سے بے نیاز کر سکتی ہے فرمایا: تم نے سچ کہا بھلا آئے کیوں ہو؟ جواب دیا: صرف اسی کام کے لیے آیا ہوں (جو ذکر کر دیا ہے) ارشاد فرمایا: کیوں تم اور صفوان بن امیہ مقام حجر میں مشورہ کرنے نہیں بیٹھے تھے تم نے قلیب کنویں میں پڑے قریش کا ذکر کیا پھر تو نے کہا: مجھ پر قرضہ نہ ہوتا اور میرے عیال کی بات نہ ہوتی میں چل پڑتا حتیٰ کہ محمد کو قتل کر دیتا چنانچہ مجھے قتل کرنے کی اجرت پر صفوان نے تمہارا اہل وعیال کو سنبھالنے کی ذمہ داری قبول کی حالانکہ اللہ تعالیٰ میرے اور تمہارے درمیان حائل ہے عمیر بولا: میں گواہی دیتا ہوں آپ اللہ کے رسول ہیں یا رسول اللہ! ہم آپ کی تکذیب کر چکے وجہ اس کی صرف اتنی تھی کہ آپ ہمارے پاس آسمان کی خبریں لاتے تھے اور وحی کی بات ہم تک پہنچاتے تھے: جب کہ یہ معاہدہ صرف میرے اور صفوان کے درمیان طے پایا تھا تیسرے شخص کو قطعاً اس کا علم نہیں تھا مجھے یقین ہو گیا ہے کہ اس معاملہ کی خبر آپ کو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ نے کی ہے تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے مجھے اسلام کی ہدایت سے بہرہ مند کیا اور اس راستے پر چلایا پھر عمیر رضی اللہ عنہ نے شہادت حق کا اقرار کیا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی کو دین کی تعلیم دو اسے قرآن پڑھاؤ اور اس کا قیدی واگزار کرو صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ کا حکم بجا لایا پھر عمیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اللہ تعالیٰ کے نور کو مٹانے کے لیے از حد کوششیں کی ہیں اور اللہ کے دین کا اقرار کرنے والوں کو سخت اذیتیں پہنچائی ہیں میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے مکہ واپس جانے کی اجازت دیں تا کہ میں اہل مکہ کو اسلام کی دعوت دوں شاید اللہ تعالیٰ انہیں راہ راست پر لے آئے ورنہ میں انھیں اسی طرح اذیتیں پہنچاؤں گا جس طرح آپ کے ساتھیوں کو پہنچاتا رہا ہوں رسول اللہ ﷺ نے عمیر رضی اللہ عنہ کو اجازت دے دی چنانچہ وہ مکہ چلے گئے۔

جب عمیر بن وہب رضی اللہ عنہ صفوان کے پاس سے مدینہ کے لیے روانہ ہوئے تھے صفوان قریش سے کہتا تھا: واقعہ بدر کے نعم البدل سے خوش ہو جاؤ۔ صفوان ان دنوں مسافروں سے عمیر رضی اللہ عنہ کے متعلق سوال کرتا حتیٰ کہ ایک مسافر آیا اس نے صفوان کو عمیر کے قبول اسلام کی خبر دی صفوان نے قسم کھائی کہ عمیر رضی اللہ عنہ سے بات نہیں کرے گا اور اسے کوئی نفع نہیں پہنچائے گا جب عمیر رضی اللہ عنہ مکہ پہنچے لوگوں کو اسلام کی دعوت دی اور جو ان کی مخالفت کرتا اسے سخت اذیتیں دیتے چنانچہ ان کے ہاتھ پر بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ رواہ ابن اسحاق وابن جریر

حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ

۳۷۴۵۶..... اصمعی کی روایت ہے کہ نائل بن مطرف بن عباس اپنے دادا عباس سے نقل کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ نے ان سے مطالبہ کیا کہ دثینہ مقام میں ان کے لیے کنویں کھودیں چنانچہ عباس رضی اللہ عنہ نے کنواں کھودا شرط یہ طے پائی کہ ان کے لیے مسافروں کا بچا ہوا پانی ہوگا۔ رواہ ابن عساکر

حضرت عیینہ رضی اللہ عنہ

۳۷۴۵۷..... عامر بن ابو محمد کی روایت ہی کہ عیینہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: اے امیر المومنین یا آپ اپنے لیے

پہرے کا بندوبست کریں یا مدینہ سے نکل جائیں چونکہ مجھے خوف ہے کہ غیر مسلموں میں سے کوئی شخص آپ کو اس جگہ زخمی نہ کر دے عیینہ رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ اس جگہ رکھا جہاں ابولولؤ نے آپ رضی اللہ عنہ کو زخم لگایا تھا: جب عمر رضی اللہ عنہ زخمی کیے گئے فرمایا: عیینہ نے کیا کیا؟ یہاں بھی ایک رائے تھی۔ رواہ ابن سعد

حضرت عیاش بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ

۳۷۴۵۸......عبداللہ بن عیاس بن ابی ربیعہ روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ آل ربیعہ کے کسی گھر میں داخل ہوئے کسی مریض کی عیادت کے لیے تشریف لائے تھے یا کسی اور کام کے لیے اسماء بنت مخرمہ تمیمیہ یعنی ام جلاس جو کہ ام عیاش بن ابی ربیعہ ہیں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے وصیت نہیں کرتے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی بہن کے پاس جاؤ جب کہ وہ تیرے پاس نہیں آنا چاہتی اپنی بہن کے لیے وہی کچھ پسند کرو جو وہ تمہارے لیے پسند کرتی ہو پھر عیاش رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک بچہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا ام جلاس نے رسول اللہ ﷺ سے بچے کے کسی مرض کا ذکر کیا تھا رسول اللہ ﷺ نے بچے پر دم کرنا شروع کر دیا اور آپ اس پر پھونک مار دیتے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ بچے پر پھونک مارتے اسی طرح بچہ آپ پر پھونک مارتا گھر والوں میں سے بعض نے بچے کو ایسا کرنے سے روکنا چاہا لیکن رسول اللہ ﷺ گھر والوں کو منع کر دیا یعنی بچے کو اپنے حال پر رہنے دو۔ رواہ ابن مندہ وابن عساکر

۳۷۴۵۹......عطا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عیاش بن ابی ربیعہ کے لیے دعا فرمائی اور آپ رکوع میں تھے جب رکوع سے سر مبارک اوپر اٹھایا اور سیدھے کھڑے ہو گئے فرمایا: یا اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ ولید بن ولید بن مغیرہ سلمہ بن ھشام اور اپنے کمزور بندوں کو نجات عطا فرما۔

رواہ عبدالرزاق

حضرت عامر بن واثلہ ابوطفیل رضی اللہ عنہ

۳۷۴۶۰......مہدی بن عمران حنفی کی روایت ہے کہ میں نے عامر بن واثلہ ابوطفیل رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: میں بدر کے موقع پر (نابالغ) لڑکا تھا اسوقت میں تہبند اپنے اوپر کس لیتا تھا اور ریں پہاڑ سے نیچے ہموار زمین کی طرف گوشت منتقل کرتا تھا۔

رواہ یعقوب بن سفیان وابن عساکر وقال: ھذا ایضا وھم

۳۷۴۶۱......حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے میں اس وقت لڑکا تھا اور تہبند۔ (ازار) پہنتا تھا۔

رواہ البخاری فی تاریخ وابن عساکر

حضرت عبدالرحمٰن بن صخر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۷۴۶۲......''مسند ابی ہریرۃ'' ھشام بن حسان محمد کی سند سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے محمد کہتے ہیں: ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور انھوں نے کتان کے باریک دو کپڑے پہن رکھے تھے پھر انہوں نے ایک اور کپڑے سے ناک صاف کی اور فرمایا: تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے ابوہریرہ کو کتان کے کپڑے سے ناک صاف کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ مجھے یاد ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے منبر اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے درمیان غشی طاری ہو جانے کی وجہ سے گر جاتا تھا غشی مجھے بھوک کی وجہ سے طاری ہوتی تھی چنانچہ کوئی شخص میرے سینے پر چڑھ کر بیٹھ جاتا میں کہتا: مجھے مرگی نہیں بلکہ یہ بھوک کی وجہ سے ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ابن عفان اور بنت غزوان کا مزدور ہوتا تھا میری مزدوری صرف یہ تھی کہ میں نوبت بہ نوبت اونٹ پر سواری کروں گا اور پیٹ بھر کر کھانا کھاؤں گا جب

وہ کسی جگہ اترتے میں ان کی خدمت کرتا اور جب کوچ کرتے میں ان کی سواریاں پیچھے سے ہنکاتا تھا ایک دن بنت غزوان بولی: تم اسے کھڑے کھڑے سوار کرواور ننگے پاؤں ساتھ چلو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بنت غزوان سے میری شادی کرادی میں نے یہ بات اسے یاد کرائی محمد کہتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مزاح بھی کرتے تھے۔رواہ عبدالرزاق

۳۷۴۶۳......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا: کوئی شخص ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے مقرر کردہ ایک کلمہ یا دو کلموں یا تین یا چار یا پانچ کلمات کو حاصل کرلے اور اپنی چادر کے کونے میں باندھ لے پھر ان پر عمل کرے اور دوسروں کو سکھائے؟ میں نے عرض کیا: اس کے لیے میں تیار ہوں۔ میں نے اپنی چادر پھیلادی رسول اللہ ﷺ بیان فرمانے لگے حتیٰ کہ جب خاموش ہو گئے میں نے اپنی چادر لپیٹ کر اپنے سینے سے لگالی مجھے امید ہے کہ اس کے بعد میں نے آپ سے جو حدیث بھی سنی ہے مجھے نہیں بھولی۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۴۶۴......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب وہ (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) مدینہ آئے تو ان کا غلام جوان کے ساتھ تھا کہیں گم ہوگیا رات کی تاریکی میں اس کا کہیں پتہ نہ چلا اور راستے سے بھٹک گیا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ بولے:

یا لیلة من طولها وعنائها

علی انها من دارة الکفر نجت۔

اے تاریک رات تیرا طول اور تیری شفقت بہت ہے لیکن اسی رات نے مجھے دار کفر سے نجات دی ہے چنانچہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے یکا یک ان کا غلام سامنے سے نمودار ہوا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابوہریرہ! یہ رہا تمہارا غلام ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بولے: یارسول اللہ! میں آپ کو گواہ بناتا ہوں یہ خالصۃً للہ آزاد ہے۔ رواہ البزار

حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ

۳۷۴۶۵......عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے کپڑے طلب کیے آپ نے مجھے دو خیش پہنائے چنانچہ میں نے دیکھا کہ میرے ساتھیوں میں سب سے زیادہ کپڑا میرے پاس تھا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۴۶۶......عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے چھوٹی سی تلوار عنایت فرمائی اور ارشاد فرمایا: اگر تم اس سے ضرب نہ لگا سکو تو اس سے کچوکے تو لگا سکتے ہو۔ رواہ البخاری فی تاریخہ وابن عساکر

حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ

۳۷۴۶۷......حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اپنے آپ کو نبی کریم ﷺ کے ساتھ سات کا ساتواں دیکھا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبة

فائدہ:......یعنی چھ صحابہ رضی اللہ عنہم اور تھے اور ساتویں حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ تھے یا انھوں نے ساتویں نمبر پر اسلام قبول کیا۔

حضرت عاصم بن ثابت بن ابی افلح رضی اللہ عنہ

۳۷۴۶۸......عاصم بن عمر کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ مؤمن کی حفاظت فرمائے عاصم بن ثابت ابن ابی افلح رضی اللہ عنہ نے نذر مان رکھی تھی کہ وہ کسی مشرک کو نہیں چھوئیں گے اور نہ ہی کوئی مشرک انھیں کبھی چھوئے گا چنانچہ بعد از وفات اللہ تعالیٰ نے ان کا

بھرپور دفاع کیا جیسا کہ زندگی میں ان کا دفاع کیے رکھا۔ رواہ ابن ابی شیبة والبیهقی فی الدلائل

حرف الفاء......حضرت فروہ بن عامر جذامی رضی اللہ عنہ

۳۷۴۶۹......ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت فروہ بن عامر جذامی رضی اللہ عنہ کو میرے پاس بھیجا انھوں نے اسلام قبول کر لیا تھا آپ ﷺ نے انھیں سفید خچر ہدیہ کیا اسلام قبول کرنے سے پہلے فروہ رضی اللہ عنہ روم کے بادشاہ قیصر کے عرب کے بعض زیر نگیں علاقوں پر عامل تھے ان کا ٹھکانا عجان تھا جب روم کے بادشاہ کو ان کے اسلام کی خبر پہنچی تو اس نے انھیں قتل کروا دیا۔
رواہ ابن مندہ وابن عساکر

حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ

۳۷۴۷۰......عبداللہ دیلمی کی روایت ہے کہ مجھے ابی فیروز نے حدیث سنائی ہے کہ یمن سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث میں حاضر ہونے والے وفد میں میں بھی شامل تھا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ہمیں بخوبی جانتے ہیں اور ہم کن لوگوں کے درمیان سے آئے ہیں آپ یہ بھی جانتے ہیں ہمارا تعلق کس علاقہ سے ہے آپ یہ بھی جانتے ہیں ہمارا امیر کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا: اللہ اور اس کا رسول وفد بولا: ہمیں کافی ہے۔
رواہ ابویعلی وابن عساکر

۳۷۴۷۱......کثیر بن ابی الزقاق کہتے ہیں: فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے گذر گئے اور ان کی خدمت میں حاضر نہ ہوئے وہ شام میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس جانا چاہتے تھے جب شام سے واپس لوئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے ابن دیلمی: تم میرے پاس کیوں نہیں آئے اور یوں گزر گئے کیا تم معاویہ سے ڈرتے تھے؟ اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے نہ سنا ہوتا کہ کذاب اور اس کا قاتل ایک ہی جگہ میں داخل نہیں ہوتے" تو میں تمہیں اندر آنے کی اجازت نہ دیتی۔
رواہ ابن عساکر

۳۷۴۷۲......ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس جس رات اسود عنسی قتل کیا گیا آسمان سے خبر آئی آپ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اسود آج رات قتل کر دیا گیا ہے اسے ایک مبارک شخص نے قتل کیا ہے جو مبارک گھر کا فرد ہے آپ سے پوچھا گیا وہ کون ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ ہے۔ رواہ الدیلمی

۳۷۴۷۳......"مسند عمر" حرمازی کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ کو خط لکھا جسکا مضمون یہ ہے: امابعد! مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم شہد کے ساتھ مغز کھانے میں مشغول رہتے ہو جونہی میرا خط پہنچے فوراً میرے پاس آجاؤ۔ چنانچہ فیروز رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اجازت طلب کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت دی لیکن اندر داخل ہونے میں قریش کے ایک نوجوان نے مزاحمت کر دی فیروز رضی اللہ عنہ نے ہاتھ اٹھا کر طمانچہ دے مارا قریشی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس خون آلود ناک لیے داخل ہوا عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ کس نے کیا: جواب دیا: فیروز دیلمی نے اور وہ دروازے پر کھڑے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فیروز رضی اللہ عنہ کو داخل ہونے کی اجازت دی وہ اندر داخل ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے فیروز یہ کیا معاملہ ہے؟ جواب دیا: امیر المؤمنین! ہمارا بادشاہ کے ساتھ نیا نیا یارانہ ہے آپ نے مجھے خط لکھا مگر اسے خط نہیں لکھا آپ نے مجھے داخل ہونے کی اجازت دی اور اسے اجازت نہ دی وہ میری اجازت سے قبل داخل ہونا چاہتا تھا تو پھر مجھ سے وہ ہوا جسکی آپ کو خبر ہوئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم سے قصاص لیا جائے گا فیروز رضی اللہ عنہ بولے: کیا اس کے سوا کوئی چارہ کار ہے۔ فرمایا اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں فیروز رضی اللہ عنہ گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور نوجوان قصاص لینے کھڑا ہو گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لڑکے سے کہا: اے نوجوان ذرہ ٹھہرو تاکہ میں تمہیں ایک حدیث سناؤں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے

سنی ہے چنانچہ آپ ﷺ نے ایک صبح فرمایا: آج رات اسود عنسی کذاب قتل کر دیا گیا ہے۔ اسے بندہ صالح فیروز دیلمی نے قتل کیا ہے۔ اے نوجوان یہ سن لینے کے بعد بھی تم اس شخص سے قصاص لینے کے لیے آمادہ ہو۔ نوجوان بولا: میں نے یہ سننے کے بعد اسے معاف کر دیا فیروز رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اس کے بعد میں اپنے صنیع سے باہر نکل گیا: فرمایا: جی ہاں فیروز رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میری تلوار گھوڑا اور میرے مال میں سے تیس ہزار اس نوجوان کے لیے ہبہ ہیں پھر بولے: اے قریشی! تو نے معاف کر کے اجر وثواب حاصل کیا اور مال لیتا گیا۔ رواہ ابن عساکر

حضرت فرات بن حیان رضی اللہ عنہ

۳۷۴۴ حارثہ بن مضرب، فرات بن حیان رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں جب کہ رسول اللہ ﷺ نے فرات رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کا حکم دیا تھا چونکہ فرات رضی اللہ عنہ ابوسفیان کے جاسوس تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ فرات رضی اللہ عنہ انصار کے حلقہ کے پاس سے گزرے اور کہا: میں مسلمان ہوں ایک انصاری بولا: یارسول اللہ! یہ کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جنھیں ہم ان کے ایمان کے سپرد کر دیتے ہیں ان میں سے ایک فرات بن حیان بھی ہے۔ رواہ ابونعیم فی الحلیة

حرف قاف...... حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ

۳۷۴۵ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں۔ (ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ قتادہ رضی اللہ عنہ کے ماں شریک بھائی تھے) کہ قتادہ رضی اللہ عنہ کی آنکھ غزوۂ احد کے دن جاتی رہی وہ اپنی آنکھ ہاتھ میں اٹھائے نبی کریم ﷺ کے پاس لائے نبی کریم ﷺ نے آنکھ اپنی جگہ رکھی اور آنکھ بالکل درست ہوگئی۔ رواہ البیهقی فی وابن عساکر

حضرت قیس بن مکشوح مراری رضی اللہ عنہ

۳۷۴۶ محمد بن عمارہ بن خزیمہ بن ثابت کی روایت ہے کہ حضرت عمرو بن معدیکرب رضی اللہ عنہ نے قیس بن مکشوح مراری سے کہا: اے قیس تم اپنی قوم کے آج سردار ہو شنید ہے کہ قریش کا ایک شخص ”جیسے محمد کہا جاتا ہے“ حجاز میں اس کا ظہور ہوا ہے وہ کہتا ہے کہ میں نبی ہوں لہٰذا ہمارے ساتھ اس کے پاس چلو تاکہ ہم اس کے علم کا جائزہ لیں، اگر وہ واقعۃً نبی ہے جیسا کہ اس کا دعویٰ ہے تو حقیقت حال ہمارے اوپر مخفی نہیں رہے گی جب ہم اس سے ملاقات کریں گے سب کچھ واضح ہو جائے گا اور ہم اس کی پیروی کر لیں گے اگر معاملہ اس کے خلاف ہو تب بھی ہم اس کے علم کا جائزہ لے لیں گے اگر تمہاری قوم کا کوئی شخص اس تک جا پہنچا ہے تو وہ ہمارا سردار اور رئیس ہوگا اور ہم اس کے ماتحت ہوں گے قیس نے عمرو رضی اللہ عنہ کی رائے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور ان کی رائے کو نامعقول سمجھا۔ چنانچہ حضرت عمرو بن معدیکرب رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے دس آدمیوں کے ساتھ مدینہ حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر کے اپنے وطن واپس چلے گئے جب قیس بن مکشوح رضی اللہ عنہ کو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کے مدینہ کی طرف روانہ ہونے کی خبر ہوئی تو قیس رضی اللہ عنہ نے انھیں دھمکی دی اور کہا: اس نے میری مخالفت کی ہے اور میری رائے کی مطلق پاسداری نہیں کی۔ جب کہ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کہتے جا رہے تھے: اے قیس میں نے تجھے خبر دی ہے کہ فروہ بن مسیک کی تابع فرمان دم ہے فروہ نے قیس بن مکشوح کی تلاش شروع کر دی بالآخر قیس بن مکشوح اپنے ملک سے بھاگ نکلا اور اس کے بعد اسلام قبول کر لیا۔ جب اسود عنسی نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا تو قیس اس سے خوفزدہ ہو کر اس کے پاس آنے لگا اسے سلام کرتا اور اس کی گھات میں لگا رہتا اور اس کا اظہار کسی سے نہ کرتا۔ حتیٰ کہ ایک دن عنسی کے پاس داخل ہوا درانحالیکہ فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ نے اس کی گردن میں چادر ڈال رکھی تھی اور اس کا چہرہ گردن کی طرف

موڑ رکھا تھا بالآخر اسے قتل کر دیا اور قیس نے اس کا سر کاٹ کر اس کے حمایتیوں کی طرف پھینک دیا پھر قیس عنسی کی قوم سے خوفزدہ ہوا اور داذویہ پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا تا کہ عنسی کی قوم کو خوش کر دے داذویہ ان لوگوں میں سے تھا جو عنسی کے قتل میں شامل تھے جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ہوئی تو انھوں نے مہاجر بن ابی امیہ کو خط لکھا کہ قیس کو بیڑیوں میں جکڑ کر میرے پاس بھیج دو چنانچہ اسے بھیج دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے قتل کے متعلق بات کی اور فرمایا: میں اسے بندہ صالح یعنی داذویہ کے بدلہ میں قتل کروں گا یہ تو سرکش چور ہے قیس نے قسمیں اٹھانی شروع کر دیں کہ میں نے اسے قتل نہیں کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قیس سے منبر رسول اللہ ﷺ کے پاس پچاس قسمیں لیں کہ میں نے اسے قتل کیا اور نہ ہی اس کے قاتل کا مجھے علم ہے پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے معاف کر دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس سے فرمایا کرتے اگر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تجھے معاف نہ کیا ہوتا میں تجھے داذویہ کے بدلہ میں قتل کر دیتا قیس جواب دیتا امیر المؤمنین! اللہ کی قسم آپ نے مجھے پہچان لیا تھا جو شخص بھی یہ بات آپ کے منہ سے سنے گا وہ مجھ پر جرات کرے گا اور مجھے قتل کر دے گا حالانکہ میں اس کے قتل سے بری ہوں۔ عمر رضی اللہ عنہ اس کے بعد اس کے ذکر سے باز رہتے تھے عمر رضی اللہ عنہ جب اپنے لشکروں کو بھیجتے تھے تو قیس سے مشورہ لیتے اور اسے کوئی سرکاری عہدہ نہیں سونپتے تھے اور فرماتے تھے! یہ فنون حرب کا ماہر ہے لیکن امانتدار ہیں۔ رواہ ابن سعد

حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ

۳۷۴۷۷......حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک لشکر بھیجا جن پر حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا لشکر نے جہاد کیا اور اس دوران (اشیاء خوردونوش کی قلت پڑ جانے کی وجہ سے) قیس بن سعد رضی اللہ عنہ نے نو (۹) سواریاں ذبح کر کے کھائیں واپسی پر ساحل سمندر کا راستہ اختیار کیا ساحل پر انھیں بڑی مچھلی (وھیل) اڑی ہوئی ملی تین دن تک اس کے پاس ٹھہرے اور خوب کھائی مچھلی کے گوشت اور چربی سے مشکیزے بھر لیے جب مدینہ واپس پہنچے تو رسول اللہ ﷺ سے مچھلی کا ذکر کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر ہمیں اس کا علم ہو جاتا اور ہم اسے پا لیتے تو ہم اس کے پاس سے نہ ہٹتے ہم چاہتے ہیں کہ وہ ہمارے پاس ہو۔ شرکائے لشکر نے رسول اللہ ﷺ سے قیس رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا: سخاوت تو اس گھر کی عادت ہے۔

رواہ ابوبکر فی العیلا نیات عن جابر بن سمرۃ نحوہ وابن عساکر

۳۷۴۷۸......رافع بن حدیج رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ (غزوہ ذات الخبط کے دوران) قیس رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان کے ساتھ عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے قیس رضی اللہ عنہ سے کہا: میں تمہیں واسطہ دیتا ہوں کہ سواریاں ذبح مت کرو بالآخر سواریاں ذبح کر دی گئیں جب نبی کریم ﷺ کو خبر ہوئی تو فرمایا: یہ تو سخاوت کے گھر میں رہتا ہے۔ رواہ ابن ابی الدنیا وابن عساکر

۳۷۴۷۹......ابن شہاب کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ انصار کا جھنڈا حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ اٹھاتے تھے ان کا شمار ذی رائے لوگوں میں ہوتا تھا رواہ ابن عساکر

۳۷۴۸۰......حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کا نبی کریم ﷺ کے ہاں پولیس افسر کا عہدہ تھا۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۴۸۱......حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے ایک روایت میں ہے جب مکہ تشریف لائے تو قیس بن سعد رضی اللہ عنہ پولیس افسر کے طور پر آگے آگے تھے سعد رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے بات کی کہ قیس کو اس عہدہ سے ہٹا دیں چونکہ سعد رضی اللہ عنہ کو خوف دامنگیر تھا کہ انھیں کوئی مسئلہ نہ پیش آجائے چنانچہ نبی کریم ﷺ نے انھیں پیچھے ہٹا دیا۔

رواہ ابویعلی وابن مندہ وابن عساکر

۳۷۴۸۲......حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں دس سال تک رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہا۔ رواہ ابن عساکر

حضرت قثم بن عباس رضی اللہ عنہ

۳۷۴۸۳..... رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں سب سے آخر میں آنے والے قثم بن عباس ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل والضیاء

حضرت قیس بن کعب رضی اللہ عنہ

۳۷۴۸۴..... عبدالرحمن بن عابس نخعی قیس بن کعب نخعی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ وفد کی شکل میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور قیس رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کا بھائی ارطاۃ بن کعب رضی اللہ عنہ اور ارقم رضی اللہ عنہ بھی تھے یہ دونوں حضرات اپنے زمانہ کے حسین ترین لوگوں میں سے تھے اور اللہ تعالیٰ نے انھیں بلا کی قوت گویائی عطا کر رکھی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے ان دونوں کو دعوت اسلام دی انھوں نے اسلام قبول کرلیا اور آپ نے ان کے لیے دعائے خیر کی اور ارطات رضی اللہ عنہ کے لیے نوشتہ تحریر کیا اور انھیں ایک جھنڈا بھی عطا کیا۔ چنانچہ حضرت ارطات رضی اللہ عنہ یہی جھنڈا لے کر جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے تھے۔ رواہ ابن شاهین بسند ضعیف

حضرت قیس بن ابی حازم بجلی احمسی رضی اللہ عنہ

اسکا نام عوف ہے انھیں عوف بن عبدالحارث بھی کہا جاتا ہے۔ ابن عساکر کہتے ہیں: انھوں نے نبی کریم ﷺ کو پایا ہے لیکن آپ کا دیدار نہیں ہوسکا بعض کہتے ہیں قیس رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو دیکھا ہے البتہ ان کے والد کو صحبت کا شرف حاصل ہوا ہے۔

۳۷۴۸۵..... اسماعیل بن ابی خالد کی روایت ہے کہ قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں بچہ تھا میرے والد مجھے ہاتھ سے پکڑ کر مسجد میں لے گئے اتنے میں ایک شخص آیا اور منبر پر چڑھ گیا اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی اور منبر سے نیچے اتر آیا۔ میں نے والد صاحب سے پوچھا: یہ کون ہے؟ جواب دیا: یہ اللہ تعالیٰ کے نبی کریم ﷺ ہیں۔ اس وقت میں سات یا آٹھ سال کا تھا۔

رواہ ابن منده وقال هذ احدیث عزیب جدا تفر دبه اهل خراسان ولم اكتبه الا من هذا الو جه وابن عساکر

۳۷۴۸۶..... قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جب آپ دنیا سے رخصت ہو چکے تھے جب کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کر رہے تھے اور میں نے انھیں بہت روتے ہوئے دیکھا۔ رواہ عبدالرزاق

حضرت قیس بن مخرمہ رضی اللہ عنہ

۳۷۴۸۷..... مطلب بن عبداللہ بن قیس بن مخرمہ اپنے والد اور دادا سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: میں اور رسول اللہ ﷺ ہاتھیوں والے سال پیدا ہوئے اس اعتبار سے ہم دونوں ہم عمر ہیں۔ رواہ ابن اسحاق والبغوی وابن عساکر

حرف کاف..... حضرت کابس بن ربیعہ رضی اللہ عنہ

۳۷۴۸۸..... ”مسند انس“ عبادہ بن منصور کی روایت ہے کہ ہمارا ایک شخص تھا جسے کابس بن ربیعہ کہا جاتا تھا اسے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو انس رضی اللہ عنہ نے اسے گلے لگالیا، رونے لگے پھر کہا: جو شخص رسول اللہ ﷺ کو دیکھنا چاہے وہ کابس بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔ رواہ ابن عساکر

حضرت کثیر بن عباس رضی اللہ عنہ

۳۷۴۸۹......کثیر بن عباس کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ مجھے عبداللہ عبیداللہ اور قثم کو جمع کرتے اور پھر اپنی بانہیں کھول لیتے اور فرماتے! جو سب سے پہلے میرے پاس پہنچے گا اسے یہ اور یہ چیز (انعام میں) ملے گی۔ رواہ ابن عساکر

حضرت کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ

۳۷۴۹۰......حضرت کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ایک مرتبہ سفید گندم خریدی رسول اللہ ﷺ ابھی بقید حیات تھے میں یہ گندم لے کر اپنے گھر والوں کے پاس آیا گھر والوں نے کہا: تم عمدہ اور اچھی گندم چھوڑ آئے ہو اور یہ ردی قسم کی گندم خرید لائے ہو۔ (بیوی نے کہا) اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے تجھ سے میرا نکاح کروایا ہے حالانکہ تم گفتگو میں عاجز ہو حقیر و بدصورت ہو اور تمہاری قوت بھی ماند پڑ گئی ہے کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اسی گندم سے روٹی پکائی میں نے اپنے ہاں اسے اشعری دوستوں کو کھانے پر مدعو کرنا چاہا میں نے سوچا: میں پیٹ بھر کر ڈکار مارنے لگوں گا جب کہ میرے دوست بھوکے ہوں گے۔ میری بیوی رسول اللہ ﷺ کے پاس میری شکایت کرنے آئی اور عرض کیا: آپ نے مجھے جہاں چھوڑا ہے وہاں سے میری جان چھڑائیں رسول اللہ ﷺ نے کعب رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجوا کر اپنے پاس بلایا پھر آپ نے دونوں میاں بیوی کو جمع کیا اور بات کی پھر آپ نے فرمایا: تو نے اپنے خاوند سے اس کے علاوہ کوئی اور بری بات تو نہیں دیکھی؟ بولی: نہیں۔ آپ نے فرمایا: تم چاہتی ہو کہ اس سے اپنی جان چھڑا لے اور یوں گدھے کی لاش بن جائے یا تو کسی مالدار کی خواہشمند ہے جس کے برتن پر شیطان بھی بیٹھا ہو۔ کیا تم راضی نہیں ہو کہ ہم نے ایسے شخص سے تمہاری شادی کی ہے جس سے افضل کوئی شخص نہیں جس پر سورج طلوع ہوتا ہو؟ وہ بولی: میں راضی ہوں پھر اٹھی اور اپنے خاوند کا سر چوما اور پھر کہا: میں اپنے خاوند سے کبھی بھی جدا نہیں ہوں گی۔

رواہ ابن عساکر

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ

۳۷۴۹۱ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تمہارے رب نے وہ شعر نہیں بھولا عرض کیا: وہ کون سا شعر ہے؟ آپ نے فرمایا اے ابوبکر! اسے وہ شعر سناؤ۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے:

زعمت سخية ان ستغلب ربها
وليغلبن مغالب الغلاب

رواہ ابن مندہ وابن عساکر

۳۷۴۹۲......حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب میری توبہ کا حکم نازل ہوا میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ چوم لیے۔

رواہ ابن عساکر

حرف لام......حضرت لجلاج زہری رضی اللہ عنہ

۳۷۴۹۳ عبدالرحمن بن علاء بن الجلاج اپنے والد اور دادا کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں ان کے دادا کہتے ہیں: میں نے رسول

اللہ ﷺ کے ساتھ اسلام قبول کیا اس وقت میری عمر پچاس سال تھی چنانچہ لجلاج رضی اللہ عنہ نے ۱۲۰ سال کی عمر میں وفات پائی لجلاج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب میں نے اسلام قبول کیا ہے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا صرف اتنا کھاتا اور پیتا تھا جس سے گزارا ہو سکے۔

رواہ ابن عساکر

حرف میم......حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ

۳۷۴۹۴.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا مصعب رضی اللہ عنہ سامنے سے آرہے تھے اور انھوں نے اپنے اوپر مینڈھے کی کھال لپیٹ رکھی تھی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی طرف دیکھو جس کے دل کو اللہ تعالیٰ نے منور کر دیا ہے میں نے اس کی یہ حالت بھی دیکھی ہے کہ اس کے والدین اسے اچھے سے اچھا کھانا کھلاتے تھے اور اچھے سے اچھا مشروب پلاتے تھے میں نے اسے ایسے ایسے جوڑے زیب تن کیے ہوئے دیکھا ہے جنکی قیمت دو دو سو درہم تھی چنانچہ اللہ اور اس کے رسول کی محبت نے اسے اس حالت کی طرف بلایا ہے جسے تم دیکھ رہے ہو۔

رواہ الحسن بن سفیان و ابوعبدالرحمن السلمی فی الاربعین و ابونعیم فی الاربعین الصوفیة والبیهقی فی شعب الایمان والدیلمی والحاکم

۳۷۴۹۵.....''مسند خباب بن الارت'' حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی ہم صرف اضائے الٰہی کے جویاں تھے لہٰذا ہمارا اجر و ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے چنانچہ ہم میں سے کچھ ہستیاں ایسی بھی ہیں جو دنیا سے رخصت ہو چکی ہیں ان میں سے ایک ہستی مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی بھی ہے۔ انھیں احد کے دن قتل کیا گیا ان کے لیے اتنا کپڑا بھی دستیاب نہیں تھا جس میں انھیں کفن دیا جائے صرف چھوٹی سی ایک چادر تھی جس میں انھیں کفن دیا گیا جسے صحابہ رضی اللہ عنہم اگر سر کی طرف کھینچتے تو پاؤں ننگے ہو جاتے اگر پاؤں ڈھانپتے سر ننگا ہو جاتا تا ہم رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چادر سے اس کا سر ڈھانپ دو اور پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دو۔ ہم میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جس کا پھل پک چکا ہے اور وہ اسے ہدیہ میں ملا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۷۴۹۶.....''مسند علی'' محمد بن کعب قرظی کہتے ہیں: مجھے ایک شخص نے حدیث بیان کی ہے اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے یکا یک حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ہمارے اوپر نمودار ہوئے انھوں نے اپنے اوپر ایک چادر اوڑھ رکھی تھی جسمیں موٹے کپڑے کے پیوند لگے ہوئے تھے جب رسول اللہ ﷺ نے انھیں دیکھا تو ان کی پرانی عیش و عشرت اور آج کی حالت کو دیکھ کر رو پڑے۔ رواہ ابونعیم فی الاربعین الصوفیة

حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ

۳۷۴۹۷.....حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ کوئی شخص نہیں جسے فتنہ پیش آئے گا مگر مجھے اس کے مبتلائے فتنہ ہونے کا از حد خوف ہے سوائے محمد بن مسلمہ کے چونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ: (اے محمد بن مسلمہ) تجھے فتنہ کوئی ضرر نہیں پہنچائے گا۔

رواہ ابن ابی شیبة

۳۷۴۹۸.....حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان رضی اللہ عنہ نے پچاس شہسواروں کا ایک دستہ روانہ کیا۔ (میں بھی ان میں شامل تھا) ہمارے امیر محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ تھے چنانچہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے مصر سے آنے والے لوگوں سے بات کی چنانچہ ہمارا استقبال ایک شخص نے کیا اس کے ہاتھ میں قرآن مجید تھا اور گلے میں تلوار لٹکا رکھی تھی اس نے کہا: یہ ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم اس قرآن کے حکم کے مطابق ضرب لگائیں۔ رواہ ابن منده وابن عساکر

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

۳۷۴۹۹.....ابوسفیان بعض شیوخ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک عورت کا خاوند عرصہ دوسال سے گھر سے غائب رہا جبکہ وہ عورت حاملہ تھی اس عورت کا کیس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عدالت میں پیش کیا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے عورت کو رجم کرنے کا حکم دیا عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا، !اگر آپ عورت کو رجم کریں گے تو اس کے پیٹ میں جو کچھ ہے اس کا کیا بنے گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا: عورت کو وضع حمل تک روکے رکھو چنانچہ عورت نے بچہ جنم دیا اس کے دو دانت نکلے ہوئے تھے جب عورت کے خاوند نے بچہ دیکھا فوراً اپنی شبیہ پہچان گیا اور کہنے لگا رب کعبہ کی قسم یہ میرا بیٹا ہے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ہوئی فرمایا: عورتیں معاذ جیسا انسان پیدا کرنے سے عاجز ہیں اگر معاذ نہ ہوتے عمر ہلاک ہو جاتا۔ رواہ البیھقی وعبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۳۷۵۰۰.....شہر بن حوشب کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قیامت کے دن جب علماء جمع کیے جائیں گے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ علماء کے درمیان ایسے نمایاں ہوں گے جیسے پہاڑ کا کنگرا نمایاں ہوتا ہے۔ رواہ ابن سعد

۳۷۵۰۱.....حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: معاذ رضی اللہ عنہ شام کی طرف روانہ ہوگئے چنانچہ ان کا شام کی طرف جانا اہل مدینہ کے لیے نقصان تھا چونکہ معاذ اہل مدینہ کو فتویٰ دیتے تھے میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ (اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے) سے بات کی کہ وہ معاذ رضی اللہ عنہ کو لوگوں کی ضرورت کی بنا پر روک لیں لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا اور فرمایا: ایک شخص شہادت سے اپنے آپ کو سرفراز کرنا چاہتا ہے میں اسے نہیں روک سکتا۔ میں نے کہا: بخدا اللہ تعالیٰ آدمی کو اس کے گھر پر بھی شہادت عطا کر سکتا ہے۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ اور ابوبکر صدیق کے زندہ ہوتے ہوئے بھی اہل مدینہ کو فتویٰ دیتے تھے۔ رواہ ابن سعد

کلام:.......حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں واقدی ہے۔

۳۷۵۰۲.....حارث بن عمیرہ کہتے ہیں جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو ان کے پاس بیٹھے ہوئے لوگ رو پڑے معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیوں رو رہے ہو؟ لوگوں نے جواب دیا: ہم اس علم پر رو رہے ہیں جو آپ کی موت کے ساتھ ہی منقطع ہونے والا ہے معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علم اور ایمان تا قیامت اپنی جگہ پر رہیں گے جو علم وایمان کو تلاش کرے گا انہیں کتاب وسنت میں پالے گا ہر مسئلہ کو کتاب اللہ پر پیش کرو نہ کہ کتاب اللہ کو مسئلہ پر پیش کرو۔ عمر عثمان اور علی رضی اللہ عنہ سے علم حاصل کرو اگر تم انہیں گم پاؤ تو ان چار اشخاص سے علم حاصل کرو عویمر ابن مسعود سلمان، ابن سلام جو کہ یہودی تھے پھر اسلام قبول کر لیا رضی اللہ عنہم میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ ابن سلام رضی اللہ عنہ جنت میں دس کا دسواں ہوگا عالم کے پھسل جانے سے ذرو حق جہاں بھی ملے اسے مضبوطی سے پکڑ لو جب کہ باطل اور پیش خیمہ باطل کو رد کرو خواہ وہ جس حال میں بھی ہو۔ رواہ سعید وابن عساکر

۳۷۵۰۳.....عمرو بن میمون کہتے ہیں ہم یمن میں تھے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا اسلام قبول کرو اور اپنے آپ کو سلامتی میں کر لو۔ میں اللہ کے رسول کا تمہارے پاس قاصد آیا ہوں عمرو بن میمون کہتے ہیں تب سے میرے دل میں معاذ رضی اللہ عنہ کی محبت رچ بس گئی پھر دنیا سے رخصت ہونے تک میں نے ان کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا چنانچہ معاذ رضی اللہ عنہ جب قریب الوفات ہوئے میں رو پڑا معاذ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے رونے کی وجہ پوچھی میں نے عرض کیا: آپ کے ساتھ ساتھ علم بھی ختم ہو رہا ہے فرمایا: علم اور ایمان تا قیامت باقی رہیں گے علم تو عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن سلام جو کہ جنت میں دس کے دسویں ہوں گے سلمان الخیر اور عویمر ابو درداء رضی اللہ عنہ کے پاس ہے۔ چنانچہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ جاملا میں نے نماز کا تذکرہ کیا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مجھے وہی حکم دیا جو نبی کریم ﷺ نے دیا ہے کہ میں وقت پر نماز پڑھوں اور نفلی نماز کا بھی اہتمام کروں۔ میں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے جماعت

کی فضلیت بیان کی انھوں نے میری ران پر ہاتھ مارا اور فرمایا: تجھ پر افسوس ہے! لوگوں کی اکثریت جماعت سے الگ ہے جماعت تو وہی ہے جو اللہ عزوجل کی اطاعت کے موافق ہو۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۵۰۴... حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن بھیجا ارشاد فرمایا میں جانتا ہوں تمہیں اللہ اور اس کے رسول کے معاملہ میں کن کن دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا ہے حتیٰ کہ تمہارا مال بھی ختم ہو گیا میں نے تمہارے ولیے اچھا ہدیہ تیار کر رکھا ہے لہٰذا جو چیز بھی میں تمہیں ہدیہ کروں وہ تمہاری ہی ہوگی۔ رواہ ابن جریر

کلام:.......ابن جریر نے حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۳۷۵۰۵... "مسند ابن مسعود" ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! ابن مسعود مجھ سے قرآن سننا چاہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے قرآن سناؤ میں نے انھیں قرآن سنایا پھر میں اور معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو معاذ رضی اللہ عنہ نے آپ کو قرآن سنایا: چنانچہ معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں معلم تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۷۵۰۶... "مسند عمر" سعید بن مسیّب کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو بنی کلاب سے وصولی صدقات کے لیے بھیجا چنانچہ معاذ رضی اللہ عنہ نے کوئی چیز نہ چھوڑی حتیٰ کہ وہ کمبل جو ساتھ لیتے گئے تھے اسے بھی اپنے کاندھوں پر اٹھا کر لیتے آئے معاذ رضی اللہ عنہ کی بیوی نے ان سے کہا: تم کہاں سے آرہے ہیں عاملین جو چیز بھی لاتے ہیں پہلے اپنے گھر والوں کو پیش کرتے ہیں؟ معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا میرے ساتھ ضاعط (نگہبان تھا) بیوی بولی! تم رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاں امانتدار سمجھے جاتے تھے جبکہ عمر نے تمہارے ساتھ ضاغط" کو بھی بھیج دیا معاذ رضی اللہ عنہ کی بیوی عورتوں میں کھڑی ہوئی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے شکایت کردی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے معاذ رضی اللہ عنہ کو بلایا اور کہا: کیا میں نے تمہارے ساتھ ضاعط بھیجا تھا معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے پاس اس کے علاوہ اور کوئی عذر نہیں تھا جسے میں اپنی بیوی کے سامنے ظاہر کرسکتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہنس پڑے اور کوئی چیز دے کر فرمایا: یہ لیتے جاؤ اور اس سے اپنی بیوی کو راضی کرلو۔ ابن جریر کہتے ہیں: معاذ رضی اللہ عنہ نے جو ضاعط کہا اس کا معنی نگہبان ہے اور ان کی مراد اللہ تعالیٰ تھا۔

رواہ عبد الرزاق والمحاملی فی امالیہ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ

۳۷۵۰۷... "مسند عمر" محمد بن سلام کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے معاویہ بن ابی سفیان کا ذکر کیا اور فرمایا: قریش کے گندم گوں سے بچو جو کہ مطابق رضارات گزارتا ہے اور غصہ میں بھی ہنستا ہے وہ اس سب کے باوجود اپنے سر کے اوپر کی چیز قدموں تلے سے پالیتا ہے۔ مجھے نہیں معلوم آیا کہ وہ اسے بلند کرتا ہے یا نہیں۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس

۳۷۵۰۸... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا: اے معاویہ کھڑے ہو جاؤ اور اس سے کشتی لڑو۔ چنانچہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے اعرابی سے کشتی کی اور اسے پچھاڑ دیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: معاویہ جس شخص سے بھی کشتی لڑتا ہے اسے پچھاڑ دیتا ہے۔ رواہ الدیلمی

۳۷۵۰۹... ابو اسود کہتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم نے اہل عذراء حجر اور اس کے ساتھیوں کو کیوں قتل کیا ہے؟ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اے ام المؤمنین! میں نے امت کی بہتری کے لیے ان کا قتل روا سمجھا ہے چونکہ ان کے زندہ رہنے سے امت میں فساد پھیلنے کا خدشہ تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے عنقریب عذراء میں لوگوں کو قتل کیا جائے گا ان پر اللہ اور اہل آسمان غضبناک ہیں۔

رواہ یعقوب بن سفیان وابن عساکر

۳۷۵۱۰ ...... سعید بن ابی ہلاک کی روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حج کے لیے آئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے معاویہ رضی اللہ عنہ تم نے حجر بن ادبر اور اس کے ساتھیوں کو قتل کر دیا ہے۔ اللہ کی قسم! مجھے حدیث پہنچی ہے کہ عذراء میں سات آدمی قتل کیے جائیں گے جن پر اللہ تعالیٰ اور اہل آسمان کا سخت غضب نازل ہوتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۵۱۱ ...... عبدالرحمٰن بن ابی عمیر مزنی کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعا کی اور فرمایا: یا اللہ! معاویہ کو حساب و کتاب کا علم عطا فرما اور اسے عذاب سے بچالے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۵۱۲ ...... حضرت عرباض رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو معاویہ رضی اللہ عنہ کے لے یہ دعا فرماتے ہوئے سنا: یا اللہ! اسے حساب و کتاب کا علم عطا فرما اور اسے عذاب سے بچالے۔ رواہ ابن النجار

۳۷۵۱۳ ...... سری بن اسماعیل شعبی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ مجھے سفیان ابن لیل نے حدیث سنائی ہے کہ جب حضرت حسن رضی اللہ عنہ کوفہ سے مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں نے کہا: اے المؤمنین کے رسوا کرنے والے! حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ مت کہو میں نے اپنے والد کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: دن اور راتیں اس وقت تک ختم نہیں ہوں گی جب تک کہ ایک شخص بادشاہ نہ بن جائے اور وہ معاویہ ہے۔ اللہ کی قسم مجھے پسند نہیں کہ میرے لیے دنیا و مافیہا ہو اس کے بعد کہ جب میں نے یہ حدیث سن لی کہ میں مدینہ میں لوٹ کے نہ آیا ہوتا۔ (رواہ سمویہ ورواہ نعیم بن حماد فی الفتن والعقیلی بلفظ) اللہ کی قسم مجھے پسند نہیں ہیں کہ میرے لیے دنیا و مافیہا ہو اور ایک بھی کھوپڑی کا خون بہایا جائے۔ اس میں یہ بھی اضافہ ہے کہ میں نے والد کو کہتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اپنے دل سے ہمارے ساتھ محبت کی اپنی زبان سے ہماری مدد کی اور اپنے ہاتھوں کو روکے رکھا وہ اس جگہ میں ہوگا جو ہمارے ساتھ ملا ہوا ہے عقیلی کہتے ہیں: سفیان بن لیل کوفی ہے اور غالی قسم کا رافضی ہے، اس کی حدیثیں کسی طرح صحیح نہیں۔ میزان میں ہے: شعبی سے یہ حدیث روایت کرنے میں سری بن سفیان متفرد ہے اور یہ ہلاک شرگاہ میں سے ایک ہے۔ ابوالفتح ازدی کہتے ہیں: سفیان بن لیل کی ایک حدیث یہ بھی ہے: امت کا خاتمہ اس وقت تک ہیں ہوگا جب تک کہ اس کا حکمران وہ شخص نہ ہو جائے جو کشادہ حلقوم والا ہوگا وہ کھاتا جائے گا لیکن اس کا پیٹ نہیں بھرے گا یہ حدیث ذکر کرنے کے بعد ابوالفتح کہتے ہیں: سفیان مجہول روای ہے جبکہ حدیث منکر ہے۔ انتہیٰ

محمد بن ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ

۳۷۵۱۴ ...... "مسند ثابت بن قیس" اسماعیل بن محمد بن ثابت بن قیس بن شماس اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ان کے والد (ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ) نے جمیلہ بنت عبداللہ بن ابی سے علیحدگی اختیار کر لی جبکہ وہ حاملہ تھی اور اس کے بطن میں محمد بن ثابت رضی اللہ عنہ تھے جب اس نے وضع حمل کیا قسم کھالی کہ وہ اسے دودھ نہیں پلائے گی، چنانچہ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بچے کو کپڑے میں لپیٹ کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں لے آئے اور آپ کو سارا واقعہ سنایا۔ فرمایا: اسے میرے قریب لاؤ کہتے ہیں میں نے بچہ قریب کیا: آپ نے بچے کے منہ میں تھوکا اور اس کا نام محمد رکھا اور عجوہ کھجور سے اسکو گھٹی دی پھر فرمایا: اسے لے جاؤ اللہ ہی اسے رزق دینے والا ہے چنانچہ ایک دودن ہی گزرنے پائے تھے کہ عرب کی ایک عورت مجھ سے ملنے آئی اور وہ لوگوں سے ثابت بن قیس بن شماس کے متعلق پوچھتی رہی میں نے عورت سے کہا: تجھے اس سے کیا کام ہے؟ وہ بولی: آج رات میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں اس کے بیٹے کو دودھ پلا رہی ہوں اور اس کا نام محمد ہے وہ بولے: میں ہی ثابت ہوں اور یہ میرا بیٹا محمد ہے چنانچہ وہ عورت بچے کو لیتی گئی۔ رواہ ابن مندہ والبغوی وابونعیم فی المعرفۃ وابن عساکر

محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ

۳۷۵۱۵ ...... محمد بن حنفیہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہمارے گھر میں داخل ہوئے اور میں اپنی بہن ام کلثوم کے پاس تھا

عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنے ساتھ چمٹالیا اور فرمایا: اے کلثوم! اس پر مہربان رہنا۔ رواہ ابن عساکر

محمد بن طلحہ رضی اللہ عنہ

۳۷۵۱۶ ... عیسیٰ بن طلحہ کہتے ہیں: مجھے محمد بن طلحہ کی آیا نے حدیث سنائی ہے کہ جب محمد بن طلحہ پیدا ہوئے میں انھیں لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے پوچھا: اس کا کیا نام رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: اس کا نام محمد رکھا ہے۔ فرمایا: یہ میرا ہم نام ہے اور اس کی کنیت ابوالقاسم ہے۔ رواہ ابونعیم فی المعرفة

۳۷۵۱۷ ...... ابراہیم بن محمد بن طلحہ اپنے والد کی آیا سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتی ہیں: جب محمد بن طلحہ بن عبیداللہ پیدا ہوئے میں انھیں لیکر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تا کہ آپ انھیں گھٹی دیں اور دعا فرمائیں۔ آپ کے پاس دعائے برکت کے لیے بچے لے جائے جاتے تھے: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ یہ کون ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: یہ محمد بن طلحہ ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ میرا ہم نام ہے اور یہ ابوالقاسم بھی ہے۔ رواہ ابونعیم

حضرت منذر رضی اللہ عنہ

۳۷۵۱۸ ...... ''مسند جویریہ عصری'' جویریہ عصری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں وفد عبدالقیس کے ہمراہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا ہمارے ساتھ منذر بھی تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے منذر سے فرمایا: تمہارے اندر دو خصلتیں ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے حلم اور بردباری۔

رواہ ابن مندہ وابونعیم

حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ

۳۷۵۱۹ ... بریدہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کو رجم کرنے کا حکم دیا تو (ان کے رجم ہو جانے کے بعد) لوگ دو جماعتوں میں منقسم ہو گئے بعض کہتے: ماعز بہت بری حالت میں ہلاک ہوا ہے اور اس کے گناہ نے اس کا احاطہ کرلیا ہے۔ بعض کہتے: ماعز بن مالک کی توبہ سے بڑھ کر افضل واعلیٰ توبہ کسی کی نہیں ہوسکتی۔ چنانچہ ماعز رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنا ہاتھ نبی کریم ﷺ کے دست اقدس میں تھما دیا اور عرض کیا: مجھے پتھروں سے قتل کریں صحابہ رضی اللہ عنہم نے ایسی حالت میں دو یا تین دن گزار دیئے پھر آپ تشریف لائے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیٹھے ہوئے تھے آپ نے سلام کیا اور بیٹھ گئے پھر فرمایا: ماعز بن مالک کے لیے استغفار کرو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اللہ تعالیٰ نے ماعز کی مغفرت کر دی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ماعز نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر کسی امت میں تقسیم کی جائے تو انھیں کافی ہو۔ رواہ ابن جریر والحدیث فی صحیح البخاری کتاب الحدود باب من اعترف علی نفسه بالزنا

۳۷۵۲۰ ... بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب ماعز رضی اللہ عنہ رجم کر دیئے گئے تو بعض لوگوں نے کہا: یہ ماعز ہے جس نے اپنے آپ کو ہلاک کر دیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ماعز نے اللہ تعالیٰ کے حضور ایسی توبہ کی ہے کہ اگر لوگوں کی ایک جماعت ایسی توبہ کرتی تو انھیں کافی ہوتی۔

رواہ ابن جریر

۳۷۵۲۱ ... بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ماعز بن مالک کو رجم کرنے کا حکم دینے کے بعد ان کے لیے دعائے مغفرت کی۔

رواہ ابن جریر

۳۷۵۲۲ ... بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول

اللہ! مجھے پاک کریں حکم ہوا تجھ پر افسوس ہے واپس جاؤ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو اور اس کے حضور توبہ کرو ماعز رضی اللہ عنہ تھوڑے آگے تک چلے پھر واپس لوٹ آئے اور عرض کیا: یارسول اللہ مجھے پاک کریں نبی کریم ﷺ نے پہلے کی طرح انھیں واپس کر دیا حتیٰ کہ چوتھی بار نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کس چیز سے میں تمہیں پاک کروں؟ عرض کیا: مجھے زنا سے پاک کریں۔ نبی کریم ﷺ نے پوچھا: کیا اس پر بے ہوشی کا حملہ تو نہیں ہوتا۔خبر دی گئی کہ اس پر بیہوشی طاری نہیں ہوتی۔فرمایا: کیا اس نے شراب تو نہیں پی؟ چنانچہ ایک آدمی نے بوسونگھی اور اس نے شراب کی بو نہ پائی فرمایا: کیا تم نے واقعی زنا کیا ہے؟ عرض کیا جی ہاں۔آپ نے انھیں رجم کرنے کا حکم دیا۔ بعد میں ان کے متعلق لوگوں کی دو جماعتیں ہوگئیں ایک جماعت کہتی تھی ماعز بہت ہی بری حالت میں ہلاک ہوا ہے اس کے گناہ نے اس کا احاطہ کرلیا ہے بعض کہتے تھے ماعز کی توبہ سے بڑھ کر کسی اور کی بھی تو نہ افضل واعلیٰ ہوسکتی ہے چونکہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا ہاتھ نبی کریم ﷺ کے دست اقدس میں دے دیا اور عرض کیا مجھے پتھر مار مار کر قتل کر دیں۔صحابہ رضی اللہ عنہم دو تین دن تک اسی بحث ومباحثہ میں رہے پھر نبی کریم ﷺ تشریف لائے جبکہ صحابہ رضی اللہ عنہم بیٹھے ہوئے تھے آپ نے سلام کیا اور بیٹھ گئے پھر فرمایا: ماعز کے لیے استغفار کرو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ ماعز بن مالک کی مغفرت کرے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ماعز نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر کسی امت میں اس کی توبہ تقسیم کی جائے انھیں کافی ہو۔

بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر آپ ﷺ کے پاس قبیلہ غامد بن ازد کی ایک عورت آئی اور عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے پاک کریں آپ نے فرمایا: تجھ پر افسوس ہے واپس جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو اور اس کے حضور توبہ کرو غامدیہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا شاید آپ مجھے بھی ماعز کی طرح واپس کرنا چاہتے ہیں آپ نے فرمایا: کیا معاملہ ہے؟ عرض کیا: میں تو زنا سے حاملہ ہو چکی ہوں آپ نے پوچھا: واقعی تم سے زنا سرزد ہوا ہے؟ عرض کیا: جی ہاں فرمایا: ہم تمہیں اس حالت میں رجم نہیں کر سکتے حتیٰ کہ تو وضع حمل نہ کر دے چنانچہ ایک انصار نے غامدیہ رضی اللہ عنہ کی ذمہ داری لی چنانچہ کچھ عرصہ بعد انصاری آیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! غامدیہ نے وضع حمل کرلیا ہے آپ نے فرمایا: ہم اسے اس حالت میں بھی رجم نہیں کر سکتے کہ وہ دودھ پیتا بچہ چھوڑ جائے اور اسے کوئی دودھ بھی پلانے والا نہ ہو۔انصار میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا: یانبی اللہ! بچے کو دودھ پلانے کی ذمہ داری میں لیتا ہوں۔آپ نے غامدیہ رضی اللہ عنہا کو رجم کرنے کا حکم دے دیا۔(رواہ ابونعیم واخرجہ مسلم فی صحیحہ کتاب الحدود باب من اعترف علی نفسہ بالزنا۔اس معنی میں بہت ہی احادیث کتاب الحدود میں گزر چکی ہیں دیکھیں حدیث نمبر ۱۳۴۵۰)

۳۷۵۲۳......حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور زنا کا اقرار کیا: رسول اللہ ﷺ نے انھیں واپس کر دیا ماعز رضی اللہ عنہ پھر واپس لوٹ آئے اور زنا کا اقرار کیا: پھر چوتھی بار آپ نے ماعز رضی اللہ عنہ کی قوم سے پوچھا: کیا تم اس کی عقل میں کوئی فتور تو نہیں پاتے؟ قوم نے جواب دیا نہیں۔آپ نے رجم کرنے کا حکم صادر فرمایا: چنانچہ ماعز کو ایسی جگہ رجم کیا گیا جہاں پتھر کم تھے جسکی وجہ سے موت واقع ہونے میں تاخیر ہوئی ماعز رضی اللہ عنہ ایسی جگہ کی طرف بھاگنے لگے جہاں پتھر زیادہ تھے لوگ بھی ان کے پیچھے پیچھے ہوئے لوگوں نے ان پر پتھر برسائے حتیٰ کہ انھیں قتل کر دیا۔پھر رسول اللہ ﷺ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ماعز رضی اللہ عنہ کی کارگزاری سنائی آپ نے فرمایا: تم نے اس کا راستہ چھوڑ کیوں نہیں دیا پھر ان کی قوم نے رسول اللہ ﷺ سے انھیں دفن کرنے اور نماز جنازہ پڑھنے کی اجازت طلب کی آپ نے انھیں اجازت دی اور فرمایا: ماعز نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اس کی توبہ لوگوں کی مختلف جماعتوں میں تقسیم کی جائے سب کو کافی ہو۔رواہ البزار

۳۷۵۲۴......حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ماعز رضی اللہ عنہ کو نہ برا بھلا کہا اور نہ ہی ان کے لیے استغفار کیا۔

رواہ ابن جریر

۳۷۵۲۵......حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: مجھ سے برائی سرزد ہوئی ہے آپ ﷺ انھیں بار بار واپس کر دیتے بالآخر آپ نے ماعز رضی اللہ عنہ کی قوم سے پوچھا: کیا اسے کوئی بیماری تو ہیں؟ جواب دیا گیا کہ اسے کوئی بیماری نہیں۔آپ نے ہمیں رجم کرنے کا حکم دیا ہم ماعز رضی اللہ عنہ کو لے کر بقیع غرقد میں چلے گئے ہم نے گھڑا

کھودا اور نہ ہی انھیں ایک جگہ کھڑا ہونے پر مجبور کیا۔ ہم نے انھیں چھوٹے چھوٹے پتھر اور ٹھیکریاں ماریں پھر وہ دوڑ پڑے ہم بھی ان کے پیچھے پیچھے ہو لیے، چنانچہ وہ مقام صرہ میں آگئے اور کھڑے ہو گئے وہاں ہم نے ان پر بڑے بڑے پتھر برسائے حتیٰ کہ خاموش ہو گئے یعنی اللہ کو پیارے ہو گئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۵۲۶..... مجاہد کی روایت ہے کہ ماعز رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے انھیں چار مرتبہ واپس کر دیا اور پھر رجم کرنے کا حکم صادر فرمایا: چنانچہ جب ان پر پتھر برسائے گئے تو وہ گھومنے لگے اور آہ وبکا شروع کر دی جب نبی کریم ﷺ کو اس کی خبر ہوئی فرمایا: تم نے اسے چھوڑ کیوں نہیں دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۳۷۵۲۷..... ابوامامہ بن سہل بن حنیف انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جس دن ماعز رضی اللہ عنہ رجم کیے گئے اس دن نبی کریم ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی اور پہلی دو رکعتیں بہت طویل کر دیں حتیٰ کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم طویل قیام کی وجہ سے عاجز آگئے جب آپ نماز سے فارغ ہوئے آپ نے ماعز رضی اللہ عنہ کے رجم کا حکم دیا۔ انھیں رجم کیا گیا وہ مر نہیں رہے تھے حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اونٹ کے جبڑے کی ہڈی سر پر ماری جس سے ان کی جان نکل گئی جب ان کی جان نکلی ایک شخص نے کہا: تو بدنصیب ہے۔ نبی کریم ﷺ سے کہا گیا: یارسول اللہ! ہم اس پر نماز پڑھیں؟ فرمایا: جی ہاں دوسرے دن پھر آپ نے ظہر کی نماز میں پہلی دو رکعتیں طویل کیں جب نماز سے فارغ ہوئے فرمایا: اپنے صاحب پر نماز پڑھو چنانچہ نبی کریم ﷺ نے نماز جنازہ پڑھی اور لوگوں نے بھی پڑھی۔ رواہ عبدالرزاق

موسیٰ وعمران ابن طلحہ رضی اللہ عنہ

۳۷۵۲۸..... موسیٰ بن طلحہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے میرے دو بیٹوں کا نام موسیٰ اور عمران رکھا۔

رواہ ابن مندہ ابن عساکر

محمد بن فضالہ بن انس بقول بعض محمد بن انس بن فضالہ رضی اللہ عنہ

۳۷۵۲۹..... محمد بن فضالہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے میری ملاقات فتح مکہ والے سال ہوئی ہے اس وقت میری عمر دس سال تھی۔

رواہ ابونعیم

۳۷۵۳۰..... یونس بن محمد بن فضالہ ظفری اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: میری والدہ مجھے لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میرے لیے دعائے برکت کرنے کے لیے عرض کیا: آپ نے میرے لیے دعا فرمائی اور آپ نے دست اقدس میری گدی پر رکھا یونس کہتے ہیں: میرے والد کے جسم کے سب بال سفید ہو گئے تھے مگر وہ بال جن پر رسول اللہ ﷺ نے دست اقدس پھیرا تھا وہ سفید نہیں ہوئے۔

رواہ الحسن بن سفیان و ابونعیم

۳۷۵۳۱..... یونس بن محمد بن فضالہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے اس وقت میں پندرہ دنوں کا تھا مجھے آپ کی خدمت میں حاضر کیا گیا آپ نے میرے سر پر دست شفقت پھیرا اور فرمایا: اس کا نام میرے نام پر رکھو لیکن میرے کنیت مت رکھو مجھے آپ کے ساتھ حجۃ الوداع کرایا گیا اس وقت میں دس سال کا تھا اور میری زلفیں تھیں یونس کہتے ہیں: محمد کے سر اور جسم کے تمام بال سفید ہو گئے تھے مگر وہ بال جن پر رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ پھیرا تھا وہ سفید نہیں ہوئے۔ رواہ ابونعیم

۳۷۵۳۲..... عمرو بن ابی فروہ اپنے بعض مشائخ اہل بیت سے روایت نقل کرتے ہیں کہ غزوہ احد میں انس بن فضالہ قتل کر دیئے گئے تو رسول اللہ ﷺ کے پاس محمد بن انس ظفری لائے گئے آپ نے انھیں کھجوروں کا خوشہ صدقہ کیا جو نہ بیچا گیا تھا اور نہ ہی ہبہ کیا گیا تھا۔ رواہ ابونعیم

حضرت محیصہ بن مسعود بن کعب انصاری اوسی رضی اللہ عنہ

۳۷۵۳۳ ... بنت محیصہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہودی مردوں میں سے جسے بھی قتل کرنے کا تمہیں موقع میسر ہوا سے قتل کردو چنانچہ محیصہ رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے اور یہودیوں کے ایک تاجر شیبہ کو قتل کردیا۔ محیصہ رضی اللہ عنہ اس سے خرید وفروخت کرتے تھے محیصہ رضی اللہ عنہ کے بھائی خویصہ رضی اللہ عنہ نے ابھی اسلام قبول نہیں کیا تھا: خویصہ نے محیصہ رضی اللہ عنہ کو مارتے تھے اور کہتے: اے اللہ کے دشمن تو نے اسے قتل کیا ہے بخدا! تیرے پیٹ میں جربی ہوئی بیشتر چربی اسی کے مال سے ہے محیصہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے بھائی کو جواب دیا: اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ اگر تجھے قتل کرنے کا حکم دیں اس سے بھی گریز نہیں کروں گا محیصہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بخدا! یہی واقعہ خویصہ کے اسلام قبول کرنے کا ذریعہ بنا کہا: بخدا! اگر محمد تجھے میرے قتل کا حکم دیں تو مجھے قتل کردو گے؟ محیصہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اللہ کی قسم جی ہاں خویصہ بولے: بخدا! تمہارے نزدیک دین کا معاملہ یہاں تک پہنچا ہے یہ تو عجیب بات ہے۔ رواہ ابو نعیم

حضرت مدلوک ابوسفیان رضی اللہ عنہ

ابوسفیان کہتے ہیں: مدلوک رضی اللہ عنہ کو صحبت کا شرف حاصل ہے۔

۳۷۵۳۴ ... آمنہ بنت ابی شعثاء اوران کی آزادکردہ باندی قطبہ کہتی ہیں کہ ان دونوں نے مدلوک ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے وہ کہتی ہیں ہم نے مدلوک کو کہتے سنا ہے کہ میں اپنی مالک کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے اسلام قبول کیا اور رسول اللہ ﷺ نے میرے سر پر دست شفقت پھیرا آمنہ کہتی ہیں میں نے مدلوک کے سر پر رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ مبارک کا نشان دیکھا ہے بایں طور کہ سر کا وہ حصہ پر آپ کے دست اقدس پھیرا تھا وہ سیاہ تھا اور باقی حصہ سفید تھا۔ رواہ ابو نعیم وابن عساکر

۳۷۵۳۵ ... آمنہ یا امیہ بنت ابی شعثاء اوران کی آزادکردہ باندی قطبہ کہتی ہیں: ہم نے ابوسفیان کو کہتے سنا کہ میں اپنے مالکوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے اسلام قبول کرلیا۔ رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے دعا فرمائی اور میرے سر پر دست شفقت پھیرا اور میرے لیے دعائے برکت فرمائی۔ آمنہ کہتی ہیں: ابوسفیان کے سر کا مقدم حصہ سیاہ تھا جس پر نبی کریم ﷺ نے ہاتھ پھیرا تھا جبکہ باقی حصہ سفید تھا۔
رواہ البخاری فی تاریخہ

حضرت مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ

۳۷۵۳۶ ... ابوقبیل کہتے ہیں میں نے مسلمہ بن مخلد انصاری رحمۃ اللہ علیہ کو کہتے سنا جبکہ وہ بحری مہم پر کثرت سے آتے جاتے تھے اور لشکر اسے ناپسند کرتا تھا۔ تو مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اہل مصر! تم مجھ سے کیوں انتقام لینا چاہتے ہو جان لو میرے بعد جو پیچھے ہونے والا ہے وہ بہتر ہے آخر تو آخر ہے۔ رواہ ابو نعیم

۳۷۵۳۷ ... مسلمہ بن مخلد کہتے ہیں: جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو میں پیدا ہوا اور جب آپ دنیا سے رخصت ہوئے اس وقت میری عمر دس (۱۰) سال تھی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

حضرت مطاع رضی اللہ عنہ

۳۷۵۳۸ ... عبدالرحمن بن مثنی بن مطلاع بن عیسیٰ بن مطاع بن زیادہ بن مسلم بن مسعود بن ضحاک بن جابر بن عدی ابو مسعود لخمی اپنے آباء

اجداد کسی سند سے اپنے دادا مسعو بن ضحاک کی روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان کا نام مطاع رکھا اوران سے فرمایا: تم اپنی قوم کے مطاع (فرمانبردار) ہو آپ نے مطاع رضی اللہ عنہ کو ابلق گھوڑا سواری کے لیے دیا اور جھنڈا بھی عطا کیا اور فرمایا: اے مطاع اپنے ساتھیوں کے پاس واپس چلے جاؤ جوشخص بھی میرے جھنڈے تلے آئے گا وہ عذاب سے مامون رہے گا۔

قال الطبرانی: لایروی الا بھذا الا سناد و رواہ ابن عساکر

حضرت معن بن یزید بن احسن بن حبیب سلمی رضی اللہ عنہ

۳۷۵۳۹.....حضرت معن بن یزید بن اخنس بن حبیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک کیس لے کر گیا۔ آپ نے مجھے میرے مدمقابل پر غلبہ دیا پھر مجھے نکاح کی پیش کش کی جسے میں نے قبول کیا اور آپ نے میرا نکاح کرادیا پھر میں نے اور میرے باپ دادا نے آپ کے دست اقدس پر بیعت کی۔ رواہ الطبرانی وابونعیم

حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ

۳۷۵۴۰.....عبدالرحمن بن عثمان بن ابراہیم بن محمد بن حاطب اپنے والد اور دادا محمد بن حاطب سے روایت نقل کرتے ہیں اور وہ اپنی والدہ ام جمیل بنت مجلل رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتی ہیں: میں تجھے (یعنی محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ کو) سرزمین حبشہ سے لے کر آئی اور مدینہ سے ایک یا دودن کی مسافت پر تھی میں تمہارے لیے کھانا پکارہی تھی کہ لکڑیاں ختم ہوگئیں میں لکڑیاں لینے گئی اور ہنڈیاں چولہے سے نیچے اتارنے لگی۔ ہنڈیا الٹ گئی جو تیرے بازوں پر آن گری جب مدینہ پہنچی میں تجھے لیکر نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یہ محمد بن حاطب ہے یہ پہلا بچہ ہے جس کا نام آپ کے نام پر رکھا گیا ہے نبی کریم ﷺ نے تمہارے منہ میں تھتکارا، تمہارے سر پر دست شفقت پھیرا اور تمہارے لیے دعائے برکت فرمائی۔ دوران دعا تمہارے ہاتھوں پر تھتکارتے رہے اور یہ دعا پڑھتے رہے۔

اذھب الباس رب الناس! واشف.

انت الشافی لا شفاء الا شفاء ک شفاء لایغادر سقما.

اے لوگوں کے پروردگار دکھ تکلیف دور فرمادے اور شفاء عطا فرما تو ہی شفا بخشنے والا ہے اور تیرے سوا کوئی شفاء بخشنے والا نہیں ہے ایسی شفا جو بیماری کو جڑ سے اکھاڑ پھینکے۔

اس کے بعد میں تمہیں لیکر اٹھ گئی تمہارے ہاتھ بالکل صحیح ہو چکے تھے۔ رواہ احمد بن حنبل وابویعلی وابن مندہ وابونعیم وابن عساکر

حرف نون.....حضرت نابغہ جعدی رضی اللہ عنہ

۳۷۵۴۱.....یعلی بن اشدق سے مروی ہے کہ نابغہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اشعار سنائے جب کہ میں آپ کی دائیں طرف بیٹھا ہوا تھا۔

بلغنا السماء مجدنا وجدودنا

وانا لنرجو فوق ذالک مظھرا

ہم اپنی بزرگی وشرافت میں آسمان تک جا پہنچے ہیں اور ہم اس سے بھی کہیں اوپر جانے کی امید رکھتے ہیں آپ نے فرمایا: اے

ابولیلیٰ۔اس سے اوپر کہاں کا ارادہ ہے؟تمہاری ماں تمہیں گم پائے میں نے عرض کیا: جنت میں فرمایا: جی ہاں انشاء اللہ میں نے کہا:

ولا خیر فی علم اذا لم یکن لہ

بوادر تحمی صفوہ ان یکدرا

ولا خیر فی جھل اذا لم یکن لہ

حلیم اذا ما اورد الا مرا صدرا

اس علم میں کوئی خیر و بھلائی نہیں جو صاف اور مکدر میں فرق نہ کر سکے اور اس جہالت میں بھی کوئی خیر و بھلائی نہیں کہ جس کا واسطہ کسی بردبار سے نہ پڑے اور وہ معاملہ کو جانچ نہ سکتا ہو۔

رسول کریم ﷺ نے فرمایا: بہت اچھا اللہ تمہیں رسوا نہیں کرے گا۔یعلی بن اشدق کہتے ہیں میں نے نابغہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا اس وقت ان کی عمر ایک سوبیس (۱۲۰) سال تھی جب کہ ان کے منہ میں دانت نو کیلے تھے اور یوں لگتے تھے جیسا کہ اولے ہوں۔رواہ ابن عساکر وابن النجار

۳۷۵۴۲......ابن بخار، احمد بن یحییٰ بن برکہ البزار، ابونصر یحییٰ بن علی بن محدم خطیب انباری ابوبکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب، ابومحمد جعفر بن محمد م الھری الشاعر (ہمدان میں سماعت ہوئی) ابوبکر عبداللہ بن احمد بن محمد الفارسی الشاعر ابوعثمان سعدی بن زید بن خالد مولیٰ بنی ہاشم شاعر حمص عبد السلام بن رعبان الشاعر دیک الجن دعبل بن علی شاعر شاعر ابونواس حسن بن ہانی شاعر والبہ بن حباب شاعر کمیت بن زید وہ اپنے ماموں فرزدق شاعر سے روایت نقل کرتے ہیں کہ طرماح شاعر کہتے ہیں کہ میری ملاقات نابغہ بن جعدہ شاعر سے ہوئی میں نے اس سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ سے تمہاری ملاقات ہوئی ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں بلکہ میں نے تو آپ ﷺ کو اپنا قصیدہ بھی سنایا ہے جسکا مطلع یہ ہے۔

بلغنا السماء مجدنا وجدودنا

وانا لنرجو فوق ذالک مظھرا۔

نابغہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کا چہرہ اقدس متغیر ہوتے دیکھا اور غصہ کے آثار نمایاں دکھائی دیتے تھے فرمایا: اے ابولیلیٰ! آسمان سے اوپر کہاں؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جنت میں فرمایا: جی ہاں جنت میں انشاء اللہ تعالیٰ۔

حرف واؤ......حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ

۳۷۵۴۳......واثلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور ان سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا: وہ بولیں: رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے ہیں۔ میں وہیں بیٹھ گیا اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ان کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ بھی تھے، جبکہ آپ نے حسنین کریمین رضی اللہ عنہ کو ہاتھ میں پکڑ رکھا تھا اندر تشریف لائے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے قریب کیا اور ان دونوں کو اپنے سامنے بٹھایا جبکہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو اپنی ران پر بٹھایا پھر آپ نے اپنی چادر لپیٹ لی اور یہ آیت تلاوت کی ''انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت'' اے اہل بیت اللہ تعالیٰ تم سے گندگی دور کرنا چاہتا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: یا اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں اور میرے اہل بیت زیادہ حق رکھتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں بھی تو آپ کے اہل میں سے ہوں۔ فرمایا: تو بھی میرے اہل میں سے ہے واثلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جو چیز رسول اللہ ﷺ نے کسی کے لیے چاہی وہ میرے لیے بھی چاہی۔رواہ ابن ابی شیبۃ وابن عساکر

۳۷۵۴۴......واثلہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت علی، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کو ایک کپڑے تلے جمع کیا اور پھر فرمایا: یا اللہ! میں نے تیری رحمت مغفرت اور تیری رضا ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم کے لیے بھیجی ہے۔ یا اللہ! یہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں لہٰذا اپنی رحمت مغفرت اور رضا مجھ پر اور ان پر نازل فرما۔ واثلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں

دروازے پر کھڑا تھا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجھ پر بھی رحمت ایزدی کا نزول ہو۔ فرمایا: یا اللہ واثلہ پر بھی اپنی رحمت نازل فرما۔ رواہ الدیلمی

حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ

۳۷۵۴۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ولید بن عقبہ کی بیوی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یارسول اللہ! ولید مجھے مارتا ہے۔ آپ نے فرمایا: اس سے کہہ دو کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے پناہ دی ہے چنانچہ تھوڑی دیر گزرنے پائی تھی کہ واپس لوٹ آئی اور بولی: اس نے تو مجھے اور زیادہ مارنا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اپنے کپڑے سے ایک ٹکڑا کاٹا اور اس عورت کو دیا اور فرمایا: اس سے کہو! رسول اللہ ﷺ نے مجھے پناہ دی ہے اور یہ کپڑا انہی کے کپڑے کا ٹکڑا ہے تھوڑی دیر گزری تھی واپس لوٹ آئی اور کہنے لگی: ولید نے مجھے اور زیادہ مارا ہے چنانچہ آپ ﷺ نے ولید کو بددعا دینے کے لیے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے اور فرمایا: یا اللہ! ولید سے نمٹ لے اس نے میری معصیت کی ہے آپ نے دو یا تین بار فرمایا۔ رواہ ابن ابی شیبة و مسدد و عبد اللہ بن احمد بن حنبل و ابویعلی و ابن جریر و صححہ

فائدہ:...... ولید بن عقبہ بن ابی معیط رضی اللہ عنہ نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں وفات پائی ہے حدیث سیاق وسباق سے پتہ چلتا ہے کہ یہ حدیث ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے سے پہلے کی ہے خصوصا حدیث کا آخری جملہ جس میں بددعا کا ذکر ہے اس سے یہ بات اور بھی زیادہ واضح ہو جاتی ہے۔

حرف ہاء...... حضرت ہلال مولائے مغیرہ رضی اللہ عنہ

۳۷۵۴۶..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس دروازہ سے ضرور ایک شخص داخل ہوگا جس کی طرف اللہ تعالیٰ نظر رحمت سے دیکھتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا ایک حبشی غلام داخل ہوا اس کا نام بلال تھا اس کی آنکھیں اندر دھنسی ہوئی تھیں اس کے ہونٹ موٹے موٹے تھے سامنے کے دانت ظاہری دکھائی دیتے تھے پیٹ سکڑا ہوا تھا پنڈلیاں پتلی پتلی تھیں پاؤں کے تلوے ہموار مہزول کمر چہرے کی سیاہی پر زردی کا غلبہ تھا وہ ذکر و تسبیح میں مشغول اپنے ہونٹ ہلا رہا تھا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہم بلال کو آنے پر مرحبا کہتے ہیں کیا ہمارے ساتھ کھانا کھاؤ گے بلکہ اپنی عادت کے موافق روزے میں رہو اور اے ہلال: مجھ پر درود بھیجا کرو۔

رواہ ابوعبدالرحمن السلمی فی سنن الصوفیہ والدیلمی

حضرت ھانی ابو مالک رضی اللہ عنہ

۳۷۵۴۷..... مفضل بن غسان کہتے ہیں میں نے یحییٰ بن معین سے کہا: مجھے ابوایوب سلیمان بن عبدالرحمن دمشقی نے اس سند سے حدیث بیان کی خالد بن یزید عبدالرحمن بن ابی مالک، وہ اپنے والد اور دادا ھانی ابو مالک ھمدانی سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں میں نبی سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے اسلام قبول کیا رسول اللہ ﷺ نے میرے سر پر دست شفقت پھیرا اور میرے لیے دعائے برکت کی پھر آپ ﷺ نے ھانی رضی اللہ عنہ کو یزید ابی سفیان کے ہاں ٹھہرایا پھر اس لشکر کے ساتھ شام روانہ ہو گئے جسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھیجا تھا پھر وہ شام سے واپس نہیں لوٹے۔ چنانچہ یحییٰ بن معین نے خالد بن یزید کو ضعیف قرار دیا۔

رواہ ابن عساکر

حرف یاء...... حضرت یسار مولیٰ مغیرہ رضی اللہ عنہ

۳۷۵۴۸ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں مسجد میں بیٹھا تھا اتنے میں ایک حبشی غلام اندر داخل ہوا اس کے جسم میں عیب تھا اور اس نے سر پر پھٹی چادر اوڑھ رکھی تھی وہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا غلام تھا نبی کریم ﷺ نے اسے دیکھ کر فرمایا: ہم یسار کو آنے پر مرحبا کہتے ہیں۔

حضرت یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ

۳۷۵۴۹ عمرو بن یحییٰ بن سعید اموی اپنے دادا سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابوسفیان سے ان کے بیٹے یزید کی تعریف کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوسفیان اللہ تعالیٰ تمہیں تمہارے بیٹے کے متعلق اجر عطا فرمائے ابوسفیان نے پوچھا: اے امیر المؤمنین میرے کس بیٹے کی آپ بات کررہے ہیں؟ فرمایا: یزید کی ابوسفیان بولے: اسے کس نے سرکاری کام پر بھیجا تھا؟ فرمایا: اس کے بھائی معاویہ نے پھر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ دونوں بھائی مصلح ہیں، ہمارے لیے حلال نہیں کہ ہم کسی مصلح کو اس کے عہدے سے سبکدوش کردیں۔ رواہ ابن سعد واللالکائی فی السنة

کنیتوں کا بیان

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ

۳۷۵۵۰ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو دیکھتے کہتے اے ابوموسیٰ! ہمیں اپنے رب کی یاد دلاؤ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس قرآن مجید کی تلاوت شروع کردیتے۔ رواہ عبدالرزاق وابوعبیدہ وابن سعد

۳۷۵۵۱ انس بن مالک کی روایت ہے کہ مجھے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم نے اشعری کو کس حال میں چھوڑا ہے؟ میں نے جواب دیا: میں نے انھیں لوگوں کو قرآن مجید کی تعلیم دیتے چھوڑا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلاشبہ وہ عقلمند آدمی ہے پھر پوچھا: تم نے اعراب کو کس حال میں چھوڑا میں نے کہا: آپ اشعرین کے متعلق پوچھ رہے ہیں؟ فرمایا: نہیں بلکہ میں اہل بصرہ کے متعلق پوچھ رہا ہوں میں نے کہا: اگر وہ یہ کلمہ (اعراب یعنی گنوار دیہاتی) سن لیں تو یہ ان پر گراں گزرے گا فرمایا: انھیں یہ بات مت پہنچاؤ بلاشبہ وہ تو اعراب (گنوار) ہیں الا یہ کہ اللہ تعالیٰ کسی شخص کو جہاد فی سبیل اللہ کی توفیق عطا فرمائے۔ رواہ ابن سعد

۳۷۵۵۲ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو قرآن پڑھتے سنا آپ نے فرمایا: یہ آواز گویا تو لحن داؤدی مانند ہے۔ رواہ ابویعلی وابن عساکر

۳۷۵۵۳ بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی قرآن پڑھنے کی آواز سنی فرمایا: اسے تو داؤد علیہ السلام کا لحن عطا کیا گیا ہے بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ابوموسیٰ کو یہ بات سنائی وہ بولے: تم نے مجھے یہ خبر سنائی اب سے تم میری دوست ہوا گر مجھے پتہ ہوتا کہ رسول اللہ ﷺ میری آواز سن رہے ہیں میں اپنی آواز میں اور زیادہ خوبصورتی پیدا کرتا ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ایک دوسرے شخص کی آواز سنی فرمایا: کیا تم اسے ریا کار کہہ سکتے ہو؟ میں نے آپ کو کوئی جواب نہ دیا آپ نے دو یا تین بار مجھ سے پوچھا: میں نے عرض کیا کیا آپ اسے ریا کار کہتے ہیں بلکہ وہ تو طالب رضا ہے۔ آپ ﷺ نے ایک اور شخص کو دعا کرتے سنا جو یہ دعا مانگ رہا تھا:

اللهم انی اسالک بانی اشهد انک انت الله الذی لااله الا انت الاحدا الصمد الذی لم تلد ولم تولد ولم یکن لک کفواً احد.

یااللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میں گواہی دیتا ہوں تو ہی اللہ ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ایک اور بے نیاز نہ تیری کوئی اولاد ہے اور نہ ہی تو کسی کی اولاد ہے اور تیرا کوئی ہمسر نہیں دعا سننے کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے ایسے نام کے ذریعے سوال کیا ہے کہ جب اس نام سے اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے وہ ضرور قبول فرماتا ہے اور جب سوال کیا جائے عطا فرماتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۳۷۵۵۴..... ابو نجاء حکیم کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ آ گئے اور کہا: مجھے تم سے کیا دوری؟ بھلا میں تمہارا بھائی نہیں ہوں؟ عمار رضی اللہ عنہ بولے: مجھے پتہ نہیں لیکن میں رسول اللہ ﷺ کو پہاڑ والی رات۔ لیلة الجبل تمہارے اوپر لعنت کرتے سنا ہے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے عذر ظاہر کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے استغفار کر دیا ہے۔ عمار رضی اللہ عنہ اس پر بولے: میں لعنت کرتے وقت تو آپ کے پاس حاضر تھا جبکہ استغفار کرتے وقت حاضر نہیں تھا۔ رواہ ابن عدی وابن عساکر

کلام:....... ابن عدی نے اس روایت کو واہی تباہی۔ (موضوع) قرار دیا ہے۔

۳۷۵۵۵..... عیاض اشعری کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ”فسوف یاتی الله بقوم یحبهم ویحبونه“ ”عنقریب اللہ تعالیٰ ایسی قوم لائے گا جس سے وہ محبت کرتا ہے اور وہ اس سے محبت کرتے ہیں“ آیت میں قوم سے مراد یہ لوگ ہیں۔ آپ نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا۔ رواہ ابن ابی شیبة وابن عساکر

۳۷۵۵۶..... ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا آپ نے مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام جعرانہ میں پڑاؤ کیا ہوا تھا آپ کے ہمراہ بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک اعرابی آیا اور کہا: اے محمد آپ نے جو وعدہ مجھ سے کیا تھا وہ پورا نہیں کرتے ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیرے لیے بشارت ہے۔ اعرابی بولا: آپ نے مجھے بہت ساری بشارتیں لے لی ہیں چنانچہ رسول اللہ ﷺ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور بلال رضی اللہ عنہ کی طرف غصہ میں متوجہ ہوئے اور فرمایا: اس اعرابی نے بشارت رد کر دی ہے لہٰذا تم دونوں بشارت قبول کرلو۔ دونوں نے عرض کیا رسول اللہ! ہم سے آپ کی خوشخبری قبول فرمائی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک برتن منگوایا اس میں ہاتھ دھوئے اور چہرہ اقدس دھویا اور منہ میں پانی لیکر اس میں کلی کی پھر ان دونوں سے فرمایا: یہ پانی پی لو۔ اور کچھ اپنے سروں پر انڈیل لو ایک روایت میں ہے کہ اپنے چہروں پر ڈال لو۔

اور سینوں پر بھی ڈال لو۔ خوش ہو جاؤ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور بلال رضی اللہ عنہ نے برتن لیا اور آپ کا حکم بجالایا پردہ کے پیچھے سے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آواز دی کہ اپنی ماں کے لیے بھی پانی بچا دو چنانچہ دونوں نے کچھ پانی برتن میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے لیے بچا لیا۔

رواہ ابو یعلی

۳۷۵۵۷..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ابو موسیٰ کی قرات کی آواز سنی ارشاد فرمایا: ابو موسیٰ کو لحن داؤد سے حصہ عطا کیا گیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۵۵۸..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کا سر مبارک دھلا رہی تھی آپ نے مسجد میں (قرآن کی) ایک آواز سنی فرمایا: ذرا جھانک کر دیکھو یہ کون ہے میں نے جھانک کر دیکھا تو وہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ تھے میں نے کو آپ بتایا۔ آپ نے فرمایا: ابو موسیٰ کو داؤد کی آواز عطا کی گئی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۵۵۹..... ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی قرأت سنی فرمایا: اسے تو لحن داؤدی عطا کی گئی ہے۔

رواہ عبدالرزاق

۳۷۵۶۰..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں بیٹھے اور ان کے اپس لوگ جمع ہو گئے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو قرآن سنانا شروع کر دیا رسول کریم ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میں آپ کو ابو موسیٰ کے متعلق

عجیب بات نہ سناؤں چنانچہ وہ اپنے گھر میں بیٹھا ہے اور اس کے پاس لوگ جمع ہیں اور اس نے لوگوں کو قرآن سنانا شروع کر دیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم مجھے ایسی جگہ بٹھا سکتے ہو جہاں سے میں اسے دیکھ سکوں لیکن مجھے کوئی نہ دیکھ سکے؟ اس شخص نے کہا: جی ہاں وہ شخص باہر نکل گیا اور رسول اللہ ﷺ بھی اس کے ساتھ تھے پھر اس نے آپ کو ایسی جگہ بٹھایا جہاں سے اسے کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا آپ نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی قرأت سنی اور فرمایا: اسے تو لحن داؤدی سے حصہ عطا کیا گیا ہے۔ رواہ ابویعلی وابن عساکر

۳۷۵۶۱...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابوموسیٰ کو لحن داؤدی سے حصہ عطا کیا گیا ہے۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۵۶۲...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک رات ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ قرآت قرآن کر رہے تھے رسول اللہ ﷺ نے ان کی قرات سماعت فرمائی صبح کو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو خبر کی گئی انھوں نے کہا: اگر مجھے خبر ہوتی ہیں آواز میں اور زیادہ دلکشی پیدا کرتا اور آپ کو مزید مشتاق بناتا۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۵۶۳...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے وہ مسجد میں بیٹھے با آواز بلند قرأت قرآن کر رہے تھے آپ نے فرمایا: اسے تو لحن داؤدی سے حصہ عطا کیا گیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ

۳۷۵۶۴...... عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک کہتے ہیں جب میرے والد محترم رضی اللہ عنہ کی بصارت جاتی رہی میں ان کا ہاتھ پکڑ کر انھیں چلاتا تھا چنانچہ جمعہ کے دن نماز کے لیے جب وہ باہر جاتے اور آذان سنتے تو ابوامامہ اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے لئے استغفار کرتے اور ان کے لیے دعائیں کرتے میں نے پوچھا: اباجان! آپ جب آذان سنتے ہیں ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے لیے استغفار کرتے ہیں ان کے لیے دعائیں کرتے ہیں اور ان پر نزول رحمت کی دعا کرتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: اے بیٹے! یہ وہ پہلا شخص ہے جس نے نبی کریم ﷺ کی آمد سے قبل ہمیں نقیع الخضمات میں حرہ بیاضہ میں جمع کیا تھا۔ (اور جمعہ پڑھنے کا اہتمام کیا تھا) میں نے پوچھا: اس وقت آپ کی تعداد کتنی تھی؟ فرمایا: ہم چالیس آدمی تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ والطبرانی وابونعیم فی المعرفۃ

حضرت ابوامامہ صدی بن عجلان رضی اللہ عنہ

۳۷۵۶۵...... حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک قوم کی طرف بھیجا تاکہ میں انھیں اللہ اور اس کے رسول کی دعوت دوں اور ان پر شرائع اسلام پیش کروں جب میں ان لوگوں کے پاس پہنچا وہ اپنے اونٹوں کو پانی پلا رہے تھے اور دودھ دوہ کر پی رہے تھے جب انھوں نے مجھے دیکھا بولے: ہم صدی بن عجلان کو آمد پر مرحبا کہتے ہیں: کہنے لگے: ہمیں خبر پہنچی ہے کہ تم نے اپنا دین چھوڑ دیا ہے اور اس شخص (محمد ﷺ) کی طرف مائل ہو گئے ہو۔ میں نے کہا: ایسی بات نہیں لیکن میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا ہوں اور رسول کریم ﷺ نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ میں تمہیں اسلام اور اس کے شرائط سے آگاہ کروں۔ اسی دوران یہ لوگ خون سے بھرا ہوا ایک برتن لائے اسے اپنے درمیان رکھا اور اس کے ارد گرد جمع ہو گئے اور خون کھانے لگے بولے: اے صدی! تم بھی آجاؤ میں نے کہا: تمہاری ہلاکت! میں تمہارے ہاں ایسی شخصیت کے پاس سے آیا ہوں جس نے خون کو تمہارے اوپر حرام قرار دیا۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے اس پر حکم نازل فرمایا ہے۔ بولے: وہ کیا ہے؟ میں نے یہ آیت تلاوت کی:

"حرمت علیکم المیتة والدم ولحم الخنزیر...... ذلکم فسق"

یعنی مردار خون اور خنزیر کا گوشت تمہارے اوپر حرام کر دیا گیا ہے الایۃ۔

میں نے انھیں سلام کی دعوت دینے لگا مگر وہ برابر انکار کرتے رہے۔ میں بولا: تمہاری ہلاکت! مجھے ایک گھونٹ پانی تو پلاؤ مجھے شدید پیاس لگی ہوئی ہے میں نے اپنے اوپر عباء اوڑھ رکھی تھی وہ بولے: ہم تمہیں پانی نہیں دیں گے حتیٰ کہ تو پیاسا تڑپ تڑپ کر مر جائے میں نے اللہ پر بھروسہ کر لیا اور عبا (جبہ) میں سر ڈال کر گرم سنگریزوں پر شدید گرمی میں سو گیا۔ خواب میں میرے پاس کوئی شخص آیا اس کے ہاتھ میں کانچ کا خوبصورت جام تھا جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا جام میں مشروب تھا اور وہ ایسا لذیذ تھا کہ لوگوں نے اس جیسا کبھی دیکھا نہیں۔ اس نے جام مجھے تھما دیا میں نے وہ پی لیا جب میں پی کر فارغ ہوا فوراً بیدار ہو گیا اللہ کی قسم اس کے بعد مجھے پیاس لگی اور نہ ہی بھوک لگی۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۵۶۵... حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور پھر فرمایا: اے ابو امامہ! بعض مؤمنین کے لیے میرا دل نہایت نرم و مہربان ہو جاتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ

۳۷۵۶۶... حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ گدھے پر سوار ہو کر جنگل کی طرف نکلے انھوں نے اپنے پیچھے (اپنی بیوی) ہند کو سوار کر لیا میں کمسن لڑکا تھا اور میں اپنی گدھی پر سوار ہو کر ان کے آگے آگے چلنے لگا اچانک ہم نے رسول اللہ ﷺ کی آواز سنی ابوسفیان رضی اللہ عنہ بولے: اے معاویہ رضی اللہ عنہ نیچے اتر و تا کہ محمد سوار ہو جائے۔ میں گدھی سے نیچے اتر آیا اور رسول اللہ ﷺ سوار ہو گئے آپ آرام آرام سے ہمارے آگے چلنے لگے پھر آپ ﷺ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے ابوسفیان رضی اللہ عنہ بن حرب! اے حند بنت عتبہ! اللہ کی قسم تم نے ضرور مرنا ہے اور پھر تم دوبارہ زندہ کیے جاؤ گے پھر تم میں سے جو نیکوکار ہو گا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا اور جو بدکار ہو گا وہ دوزخ میں چلا جائے گا۔ میں نے جو کچھ تم سے کہا ہے وہ سراسر حق ہے تم پہلے ہو جسے میں ڈر سنا رہا ہوں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیات تلاوت فرمائیں۔ ''حم تنزيل من الرحمن الرحيم ...... سے اتينا طا نعين'' تک۔ ابوسفیان بولے: اے محمد! تم نے اپنی بات پوری کر لی؟ فرمایا: جی ہاں پھر رسول اللہ ﷺ سواری سے نیچے اتر آئے اور میں دوبارہ سوار ہو گیا۔ اتنے میں حند نے ابوسفیان کی طرف متوجہ ہو کر کہا: تم نے اس جھوٹے جادوگر کے لیے میرا بیٹا سواری سے نیچے اتارا ہے۔ ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اللہ کی قسم ایسی بات نہیں نہ وہ جادوگر ہے اور نہ ہی جھوٹا ہے۔ رواہ ابن عساکر

حضرت ابوعامر رضی اللہ عنہ

۳۷۵۶۷... ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا ان کے پاس ایک شخص بیٹھا ہوا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: اے ابوموسیٰ! اس شخص کو جانتے ہو میں نے جواب دیا: نہیں۔ بھلا یہ کون ہے؟ فرمایا: یہ وہی شخص ہے جو ابوعامر رضی اللہ عنہ کے قتل سے بچ نکلنے میں کامیاب ہوا تھا حالانکہ اس سے قبل ابوعامر رضی اللہ عنہ دس (۱۰) مشرکین کو قتل کر چکے تھے جبکہ کسی شخص کو قتل کرتے کہتے! یا اللہ گواہ رہنا حتیٰ کہ جب یہ گیارھواں باقی رہا اور ابوعامر رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار زہر آلود سے اس کا کام تمام کرنا چاہا تو بولے: یا اللہ گواہ رہنا یہ شخص ایک باغ میں اتر گیا اور بولا: یا اللہ آج میرے خلاف گواہ نہ ہونا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سو آج یہ مسلمان ہو کر حاضر ہو گیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ

۳۷۵۶۸... حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی داڑھی مبارک سے کوئی تنکا وغیرہ اٹھایا آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابوایوب

اللہ تعالیٰ تم سے برائی کو دور کرے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۵۶۸..... سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ کی داڑھی مبارک سے کوئی چیز اٹھائی آپ نے فرمایا: اے ابوایوب اللہ تعالیٰ تمہیں برائی میں مبتلا نہ کرے۔ رواہ ابن عدی و ابن عساکر

۳۷۵۶۹..... سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ کی داڑھی مبارک میں کوئی چیز (تنکا وغیرہ) دیکھا ابوایوب رضی اللہ عنہ نے داڑھی مبارک سے الگ کر دیا اور آپ ﷺ کو دکھایا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوایوب سے ناپسندیدہ چیز کو دور رکھے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۵۷۰..... ''مسند ابی ایوب'' رضی اللہ عنہ حبیب بن ابی ثابت کی روایت ہے کہ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے اپنے اوپر قرض ہونے کی شکایت کی تاہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے کوئی خاص دلچسپی نہ دیکھی اور وہ بولے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ: میرے بعد عنقریب مال و دولت کی فراوانی دیکھو گے پوچھا: تمہیں کس چیز کا حکم دیا ہے؟ جواب دیا: صبر کا معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پس تم بھی صبر کرو ابوایوب رضی اللہ عنہ بولے: بخدا! میں تم سے کسی چیز کا سوال نہیں کروں گا پھر ابوایوب رضی اللہ عنہ بصرہ آئے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ہاں قیام کیا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنا گھر خالی کیا اور کہا: میں بھی آپ کے ساتھ اسی طرح کروں گا جس طرح آپ نے (ہجرت کے موقع پر) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا تھا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: گھر میں جو کچھ ہے سب تمہارا ہے نیز ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ابوایوب رضی اللہ عنہ کو چالیس ہزار درہم اور بیس مملوک بھی دیئے۔ رواہ الدویانی و ابن عساکر

۳۷۵۷۱..... عمارہ بن غزیہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا کہ اے جماعت انصار! تم لوگ عنقریب میرے بعد مال و دولت کی فراوانی دیکھو گے اس وقت تم صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑنا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا: اور سب سے پہلے اس کی تصدیق کرتا ہوں ابوایوب رضی اللہ عنہ بولے: کیا اللہ اور اس کے رسول پر جرأت ہے؟ میں اس سے کبھی بات نہیں کروں گا اور کیا میرے گھر کی چھت نے رسول اللہ ﷺ کو اور مجھے پناہ نہیں دی تھی۔

رواہ یعقوب سفیان و ابن عساکر

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ

۳۷۵۷۲..... ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کسی ایسے شخص کے پاس بھیج دیں جو اچھی طرح سے میری تعلیم و تربیت کر سکے چنانچہ آپ نے مجھے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا اور ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں ایسے شخص کے پاس بھیجا ہے جو اچھی طرح سے تمہاری تعلیم و تربیت کرے گا۔ رواہ ابن عساکر

حضرت ابوصفرہ رضی اللہ عنہ

۳۷۵۷۳..... محمد بن ابی طالب بن عبدالرحمن بن یزید بن مہلب بن ابی صفرہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے اپنے آباؤ اجداد سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت ابوصفرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ آپ ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کریں ابوصفرہ رضی اللہ عنہ نے زرد رنگ کا جوڑا زیب تن کر رکھا تھا اللہ تعالیٰ نے انھیں ظرافت حسن و جمال اور فصاحت و بلاغت سے نواز رکھا تھا جب نبی کریم ﷺ نے ان کی طرف دیکھا تو ان کا حسن و جمال نہایت دلکش لگا اور فرمایا: تم کون ہو؟ جواب دیا: میں قاطع (ڈاکو) بن سارق (چور) بن ظالم بن عمرو بن مرہ بن ھلقام بن جلند بن متکبر بن جلند جو کہ ہر طرح کی کشتی کو لوٹ لیتا ہے اور میں ملک بن ملک ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سارق و ظالم کو چھوڑ و تم ابو صفرہ ہو۔ ابوصفرہ رضی اللہ عنہ بولے: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ آپ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول

ہیں۔میرے اٹھارہ (۱۸) بیٹے ہیں اوراللہ تعالیٰ نے مجھے سب سے آخر میں بیٹی عطافرمائی ہے میں نے اس کا نام صفرہ رکھا ہے۔رواہ الدیلمی

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ

۳۷۵۷۴۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھیں ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے قتل ہوجانے کی خبر پہنچی تو فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوعبیدہ پر رحم فرمائے!اگر وہ میرے پاس آجاتا میں اس کی مدد کرتا۔رواہ ابن جریر

حضرت ابوعمرو بن حفص رضی اللہ عنہ

۳۷۵۷۵۔۔۔ناشرہ بن سمی یزنی کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو جابیہ کے دن لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے سنا وہ فرمارہے تھے: میں تم سے خالد بن ولید کی طرف سے معذرت کرتا ہوں میں نے اسے حکم دیا تھا کہ یہ مال مہاجرین پر وقف کرے لیکن اس نے یہ مال شرفاء اور اصحاب لسان (شعراء) میں بانٹ دیا اس لیے میں نے اس معزول کردیا ہے اوراس کی جگہ ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو سپہ سالار مقرر کیا ہے۔اس پر ابوعمرو بن حفص بن مغیرہ رضی اللہ عنہ بولے: اے عمر! اللہ کی قسم آپ نے عدل وانصاف سے کام نہیں لیا آپ نے ایسے گورنر کو عہدے سے سبکدوش کردیا ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے گورنر مقرر کیا تھا آپ نے ایسی تلوار کو نیام میں ڈال دیا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بے نیام کردیا تھا آپ نے وہ جھنڈا سرنگوں کردیا ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے بلند کیا تھا۔آپ نے قطع رحمی کی ہے اوراپنے چچازاد بھائی سے حسد کیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلاشبہ تم قرابتداری کے قریب تر ہو نسبتاً کمسن ہو اوراپنے چچازاد بھائی پر بے جاغصہ کررہے ہو۔

رواہ ابونعیم فی المعرفۃ وقال ذکر النسائی عن ابراھیم بن یعقوب الجوزجانی انہ سائل ابو اھشام المخزومی وکان علامۃ بانساب بنی مخزوم عن اسم ابی عمرو بن حفص ابن المغیرۃ فقال احمد وابن عساکر

حضرت ابوغادیہ رضی اللہ عنہ

۳۷۵۷۶۔۔۔سعد بن ابی غادیہ یسار اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں: وہ کہتے ہیں: ایک دن نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوغادیہ رضی اللہ عنہ کو نماز میں گم پایا تھوڑی دیر بعد کیا دیکھتے ہیں کہ ابوغادیہ رضی اللہ عنہ سامنے سے آرہے ہیں آپ نے پوچھا: اے ابوغادیہ! باجماعت نماز سے کیوں پیچھے رہے ہو؟ عرض کیا: یارسول اللہ! میرے گھر لڑکا پیدا ہوا ہے۔(اس لیے میں اہلیہ کی تیمارداری کرتا رہا تب باجماعت نماز میں شریک نہ ہوسکا) آپ نے فرمایا بچے کا نام رکھا ہے؟ جواب دیا: نہیں فرمایا: اسے میرے پاس لے کر آنا چنانچہ ابوغادیہ رضی اللہ عنہ بچہ لے کر آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ نے بچے کے سر پر دست شفقت پھیرا اوراس کا نام سعد رکھا۔رواہ ابن عساکر

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ

۳۷۵۷۷۔۔۔ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے یکایک آپ (کو اونگھ آنے لگی اور) اپنی سواری سے ایک طرف جھک گئے میں نے ہاتھ سے آپ کو ہلایا حتیٰ کہ آپ جاگ گئے تھوڑی دیر بعد آپ پھر ایک طرف جھک گئے میں نے دوبارہ ہاتھ بڑھا کر آپ کو جگایا آپ جاگ گئے اور پھر فرمایا: یااللہ! ابوقتادہ کی حفاظت فرما جس طرح اس نے آج رات میری حفاظت کی میں یہی سمجھتا ہوں کہ میں نے تمہیں مشقت میں ڈالا ہے۔رواہ ابونعیم

حضرت ابوقر صافہ رضی اللہ عنہ

۳۷۵۷۸...... "مسند ابی قر صافہ رضی اللہ عنہ" حضرت ابوقر صافہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میرے اسلام قبول کرنے کا واقعہ یوں ہوا ہے کہ میں یتیم لڑکا تھا اور اپنے والد اور خالہ کے پاس رہتا تھا لیکن اکثر خالہ کے ہاں رہتا تھا میں اپنی بکریاں چراتا تھا خالہ مجھے اکثر کہا کرتے تھی: اے بیٹا! اس شخص (نبی کریم ﷺ) کے پاس مت جاؤ، وہ تمہیں گمراہ کردے گا میں بکریاں لے کر گھر سے نکل جاتا اور چراگاہ میں آ جاتا چراگاہ میں بکریاں چھوڑ کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جاتا اور آپ کی باتیں سنتا پھر شام کو کمزور اور دودھ سے خالی تھنوں والی بکریاں لے کر واپس لوٹ جاتا میری خالہ کہتیں تیری بکریوں کو کیا ہوا ان کے تھن سوکھے ہوئے ہیں؟ میں کہتا: مجھے نہیں پتہ دوسرے دن پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس دن میں نے آپ کو فرماتے سنا: اے لوگو! ہجرت کرلو اور اسلام پر ثابت قدم رہو بلاشبہ ہجرت کا سلسلہ ختم نہیں ہونے پائے گا جب تک جہاد باقی ہے" پھر میں پہلے دن کی طرح اپنی بکریاں لے کر واپس لوٹ آیا میں تیسرے دن پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا یوں میں لگاتار آپ کا کلام سنتا رہا بالآخر میں نے اسلام قبول کرلیا اور آپ کے دست اقدس پر بیعت کرلی اور میں نے اپنے ہاتھ سے آپ سے مصافحہ کیا: پھر میں نے آپ سے خالہ اور اپنی بکریوں کے معاملہ کی شکایت کی رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اپنی بکریاں میرے پاس لیتے آؤ چنانچہ میں بکریاں لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا آپ نے بکریوں کی پشت اور تھنوں پر ہاتھ پھیرا اور دعائے برکت فرمائی۔ چنانچہ بکریوں کی پیٹھ چربی سے اور تھن دودھ سے بھر گئے جب میں بکریاں لے کر خالہ کے پاس پہنچا وہ بولی: بیٹا اسی طرح بکریاں چرا کر لایا کرو میں نے کہا: خالہ میں نے آج بھی وہیں بکریاں چرائی ہیں جہاں قبل ازیں چراتا تھا لیکن میں آپ کو اپنا قصہ سناتا ہوں میں نے سارا واقعہ خالہ کے گوش گزار کیا اور میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہونے اور آپ کی سیرت وکلام کے متعلق بھی خالہ کو آگاہ کیا۔ میری ماں اور خالہ بولیں: ہمیں بھی رسول اللہ ﷺ کے پاس لے چلو میں اپنی ماں اور خالہ کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا چنانچہ ان دونوں نے اسلام قبول کیا اور رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی اور مصافحہ بھی کیا جب رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بیعت لے لی ہم تینوں واپس لوٹ آئے میری ماں اور خالہ نے مجھے کہا: اے بیٹا اس شخص جیسا ہم نے کوئی خوبصورت صاف ستھرا اور نرم کلام والا کوئی انسان نہیں دیکھا ہم نے دیکھا ہے گویا ان کے منہ سے نور نکل رہا ہے۔

رواہ الطبرانی عن ابی قرصافہ

حضرت ابومریم سلولی مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ

۳۷۵۷۹...... یزید بن ابی مریم سلولی اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے والد کے لیے اولاد میں برکت کی دعا فرمائی چنانچہ میرے والد کے اسی (۸۰) بیٹے تھے۔ رواہ ابن مندہ وابن عساکر

حضرت ابومریم الغسانی رضی اللہ عنہ

۳۷۵۸۰...... ابوبکر بن عبداللہ بن ابی مریم اپنے والد اور دادا کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا آج رات میرے ہاں بچی پیدا ہوئی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آج رات مجھ پر سورت مریم نازل ہوئی ہے لہٰذا اپنی بچی کا نام مریم رکھو چنانچہ اس صحابی کی کنیت ابومریم تھی۔ رواہ ابن عساکر

حضرت ابواسماء رضی اللہ عنہا

۳۷۵۸۱..... احمد بن یوسف بن ابی اسماء بن علی کہتے ہیں میں نے اپنے دادا ابواسماء بن علی بن ابی اسماء کو کہتے سنا کہ ان کے دادا اسماء کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے دور میں پیدا ہوا میں نے آپ کے دست اقدس پر بیعت کی اور آپ نے مجھ سے مصافحہ کیا اس کے بعد میں نے قسم کھالی کہ میں رسول اللہ ﷺ سے مصافحہ کرنے کے بعد کسی اور اسے مصافحہ نہیں کروں گا۔ رواہ ابن مندہ ابن عساکر

ایک نامعلوم صحابی رضی اللہ عنہ

۳۷۵۸۲..... حرب بن شریح کہتے ہیں مجھے بلعدویہ کے ایک شخص نے اپنے دادا سے مروی حدیث سنائی ہے اس کے دادا کہتے ہیں میں مدینہ کی طرف چلا اور وادی میں جا اترا کیا دیکھتا ہوں کہ دو شخص کھڑے ہیں (جو خرید وفروخت کی باتیں کر رہے ہیں) چنانچہ خریدار بیچنے والے سے کہتا ہے: میرے ساتھ معاملہ اچھی طرح سے کرو میں نے دل ہی دل میں کہا: یہ وہی ہاشمی ہے جو لوگوں کو گمراہ کرتا ہے کیا یہ وہی ہے؟ جب میں نے غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ ایک خوبصورت شخص ہے پیشانی کشادہ ہے ستواں ناک باریک باریک بھنویں ہیں سینے سے ناف تک بالوں کی باریک لکیر ہے جو دیکھنے میں دھاگے کی طرح لگتی ہے۔ اس نے دو قدرے پرانے کپڑے پہن رکھے تھے ہمارے قریب آیا اور بولا: السلام علیکم! حاضرین نے سلام کا جواب دیا: اس شخص نے فوراً خریدار کو بلایا، اس نے آتے ہی کہا یا رسول اللہ! آپ اس سے کہیں میرے ساتھ معاملہ اچھی طرح کرے اس نے ہاتھ بڑھادیا اور بولا: تمہارے اموال تمہاری ملکیت ہیں میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن ملاقات کروں اور مجھ سے کوئی شخص مال کا مطالبہ نہ کرتا ہو جان کا مطالبہ نہ کرتا ہوں اور عزت کا مطالبہ نہ کرتا ہو الا یہ کہ کسی حق کی بنا پر ہو۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو بیچنے میں آسانی پیدا کرے جو خریدنے میں آسانی پیدا کرے آسانی سے قبضہ کرے سہولت سے دے دے سہولت سے ادا کرے اور سہولت سے تقاضا کرے پھر وہ شخص چل پڑا میں نے کہا: اللہ کی قسم میں اس کے پیچھے ضرور جاؤں گا یہ تو بہت اچھی اچھی باتیں کرتا ہے میں اس کے پیچھے ہولیا قریب پہنچنے پر کہا: اے محمد! اس نے پوری طرح میری طرف مڑ کر کہا: کیا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: تو ہی وہ شخص ہے جو لوگوں کو گمراہ کررہا ہے ہلاکت میں ڈال رہا ہے اور ان کے آبائی دین سے انھیں روک رہا ہے؟ اس نے جواب دیا: یہ تو اللہ کا حکم ہے میں نے کہا: تمہاری دعوت کیا ہے؟ جواب دیا: میں اللہ کے بندوں کو اللہ کی طرف بلاتا ہوں میں نے کہا: تم کس چیز کا اقرار کرتے ہو؟ وہ بولا! تم گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں جو کچھ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نازل کیا ہے اس پر ایمان لاؤ لات وعزیٰ کا انکار کرو نماز قائم کرو زکوۃ دو میں نے پوچھا: زکواۃ کیا ہے؟ جواب دیا: وہ یہ کہ ہمارا مالدار شخص فقیر محتاج پر اپنا مال صرف کرے میں نے کہا: بہت اچھی تعلیمات ہیں جنکی تم دعوت دیتے ہو یہ شخص کہتا ہے: چنانچہ سطح زمین پر محمد رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کوئی چیز بری نہیں لگتی تھی پھر یہ کیفیت بھی ہوئی کہ محمد ﷺ اپنی جگہ سے ملتے نہیں پاتے تھے کہ مجھے ہر چیز اولاد والدین اور تمام انسانوں سے زیادہ محبوب ہوگئے فرمایا: سمجھ گئے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ میں ابھی ایک پانی پر جاتا ہوں جہاں بہت سارے لوگ جمع ہیں میں انھیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں، مجھے امید ہے کہ وہ آپ کی پیروی اختیار کریں گے، آپ ﷺ نے مجھے اجازت مرحمت فرمائی۔ میں نے ان لوگوں کو دعوت دی چنانچہ وہ سب مرد وعورتیں اسلام لے آئے رخصت کرتے وقت رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

رواہ ابویعلی وابن عساکر

باب فضائل صحابیات رضی اللہ عنہن

مجتمعات ومتفرقات

مجتمعات

۳۷۵۸۳ ... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ام ابی بکر ام عثمان ام طلحہ، ام زبیرہ، ام عبدالرحمن بن عوف اور ام عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔ رواہ ابن عساکر

متفرقات ... ام سلیط رضی اللہ عنہا

۳۷۵۸۴ ... ثعلبہ بن مالک کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ عورتوں میں چادریں تقسیم کیں ایک عمدہ سی چادر باقی بچ گئی بعض لوگوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! یہ چادر رسول اللہ ﷺ کی بیٹی جو آپ کے نکاح میں ہے یعنی ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہ کو دے دیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ام سلیط اس چادر کی زیادہ مستحق ہے ام سلیط انصار کی ان عورتوں میں سے ہیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ام سلیط احد کے دن ہمارے لیے مشکیں بھر بھر کر لاتی تھی۔

رواہ البخاری وابونعیم فی الحلیة وابو عبیدہ فی الاموال

اہلیہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ

۳۷۵۸۵ ... سفیان کی روایت ہے کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث پہنچی ہے کہ وہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے کچھ خاص توجہ نہ دی اس پر ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ غصہ ہوئے اور بولے: تو نے ایسا اور ایسا کیا ہے میں نے تجھے رسوا کرنے کا ارادہ کرلیا ہے بیوی نے جواب دیا: آپ اس پر قادر نہیں ہیں۔ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بولے: اے امیر المؤمنین اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس پر قدرت دے رکھی ہے۔ بیوی بولی: کیا تم مجھ سے اسلام کی دولت چھیننا چاہتے ہو جواب دیا: نہیں۔ بولی: پھر مجھے اس کے بعد کوئی پرواہ نہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے اسلام تمہارے دل میں رچ بس گیا ہے میرا خیال ہے کہ اسلام تمہیں جنت میں داخل کرکے چھوڑے گا۔

رواہ ابن المبارک

حضرت ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا

۳۷۵۸۶ ... مستظل بن حصین کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو ان کی بیٹی ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا کا پیغام نکاح بھیجا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیٹی کے کمسن ہونے کا عذر بیان کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس سے زوجیت کے ارادہ سے نکاح نہیں کرنا چاہتا لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ قیامت کے دن سوائے میرے نسبی تعلق کے ہر قسم کا نسبی تعلق منقطع ہوجائے گا ہر اولاد کے عصبہ کی نسبت والد کی طرف ہوتی ہے سوائے فاطمہ رضی اللہ عنہا کی

اولاد کے سومیں ان کا باپ اور ان کا عصبہ ہوں۔ رواہ ابو نعیم فی المعرفۃ وابن عساکر

فائدہ:.....عصبہ سے مراد گوشت پوست میں شریک رشتہ دار۔

۳۷۵۸۷.....ابوجعفر کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان کی بیٹی ام کلثوم رضی اللہ عنہ سے نکاح کا پیغام بھیجا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے اپنی بیٹیاں جعفر کے بیٹوں کے لیے وقف کردی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے علی اپنی بیٹی سے میرا نکاح کرادو اللہ کی قسم! سطح زمین پر کوئی شخص ایسا نہیں جو مجھ سے بڑھ کر تمہاری بیٹی سے حسن سلوک رکھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نکاح کرادیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ روضہ رسول اللہ ﷺ اور منبر کے درمیان مہاجرین کی مجلس میں آئے وہاں علی، عثمان، زبیر، طلحہ اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے چنانچہ آفاق واطراف سے جو خبر آئی (یا کوئی اہم امر پیش آتا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس تشریف لائے اور انھیں خبر دیتے اور ان سے مشورہ لیتے چنانچہ اس روز بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہاں تشریف لائے اور فرمایا: اتفاق کرلو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: امیر المؤمنین! کس پر اتفاق کرلیں؟ فرمایا: اس بات پر کہ علی بن ابی طالب کی بیٹی سے میرا نکاح ہوچکا ہے پھر عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا فرمان سنانا شروع کردیا کہ آپ نے فرمایا: قیامت کے دن ہر نسب اور ہر تعلق ختم ہوجائے گا مگر میرا نسب اور تعلق باقی رہے گا میں نبی کریم ﷺ کا صحبت یافتہ ہوں لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ میرا تعلق اور نسب آپ سے جڑا رہے۔

رواہ ابن سعد وارواہ ابن راھویہ مختصرا ورواہ سعید بن المنصور تبمامہ

۳۷۵۸۸.....عبدالعزیز بن محمد اپنے والد سے عطا خراسانی کی روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہ کا چالیس ہزار درہم مہر مقرر کیا۔ رواہ ابن سعد وارواہ ابن عدی والبھقی عن اسلم وابن ابی شیبۃ ورواہ ابن عساکر عن انس وجابر

حضرت ام عمارہ بنت کعب رضی اللہ عنہ

۳۷۵۸۹.....ضمرہ بن سعید کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بہت ساری چادریں لائی گئیں جس میں ایک عمدہ اور کھلی چادر بھی تھی بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: اس چادر کی قیمت اتنی اور اتنی ہے (یعنی یہ چادر بہت قیمتی ہے) یہ چادر عبداللہ کی بیوی صفیہ بنت ابی عبید کو دے دی جائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کی نئی نئی شادی ہوئی ہے میں ابن عمر کے پاس نہیں جاتا لیکن میں یہ چادر ایسی عورت کو بھیجتا ہوں جو اس سے زیادہ حقدار ہے اور وہ ام عمارہ نسیبہ بنت کعب ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ میں نے جب بھی دائیں بائیں دیکھا میں نے ام عمارہ کو اپنے سامنے لڑتے ہوئے پایا۔ رواہ ابن سعد وفیہ الواقدی

حضرت ام کلثوم بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ

۳۷۵۹۰.....ابو خالد کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ام کلثوم بنت ابی بکر سے نکاح کرنے کا پیغام بھیجا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: اس کے متعلق آپ سے ہم کہاں جاسکتے ہیں چنانچہ ام کلثوم کو اس کی خبر ہوئی وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور بولیں آپ میرا نکاح عمر سے کرانا چاہتی ہیں جو کھانے کی بجائے مجھے بھوسہ کھلائے گا میں تو ایسے نوجوان سے نکاح کرنا چاہتی ہوں جو مجھ پر دنیا کا دریا بہادے اللہ کی قسم اگر آپ نے ایسا کردیا تو میں نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک کے پاس جاؤں گی اور خوب شور مچاؤں گی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت عمرو بن العاص کو پیغام بھیجا کہ عمر رضی اللہ عنہ سے بات کرو انھوں نے حامی بھرلی پھر عمرو رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور گفتگو کی پھر بولے: اے امیر المؤمنین! آپ شادی کرنا چاہتے ہیں؟ جواب دیا: جی ہاں۔ پوچھا: کس سے؟ فرمایا: ام کلثوم بنت ابی بکر سے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: امیر المؤمنین! میں یہی دیکھتا ہوں کہ وہ لڑکی اپنے والد کے پاس جاکر ہر دن شکایت کرتی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عائشہ نے تمہیں اس کا حکم دیا ہے چنانچہ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے ام کلثوم بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ

سے شادی کر لی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے طلحہ رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں اس کے پردہ کے قریب ہو کر ایک بات کروں۔ طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے (ایک عظیم) نوجوان سے شادی کی ہے۔ رواہ ابن عساکر

ام کلثوم زوجہ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ

۳۷۵۹۱ عبدالرحمٰن بن حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف اپنے والد سے وہ اپنی ماں ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط سے وہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتی ہیں وہ کہتی ہیں ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے سر میں کنگھی کر رہی تھی آپ نے فرمایا: اے بسرہ! ام کلثوم کو کون کون پیغام نکاح بھیج رہا ہے؟ جواب دیا: فلاں اور فلاں اور عبدالرحمٰن بن عوف۔ فرمایا: تمہارا عبدالرحمٰن کے بارے کیا خیال ہے؟ وہ مسلمانوں کا سردار اور افضل آدمی ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم ایسے نکاح کو اچھا نہیں سمجھتے جو باعث تکلیف ہو یا پھر ہم اس سے اس کے چچا کی بیٹی شیبہ بنت زمعہ کے طلاق کا اس سے مطالبہ کرنے لگیں (یہ بھی ہمیں پسند ہیں) رسول اللہ ﷺ نے دوبارہ بات دہرائی میں نے بھی اپنی بات دہرا دی پھر آپ نے سہ بارہ بات دہرائی اور فرمایا: اگر ام کلثوم کا نکاح کرا دیا جائے وہ اپنا حصہ پائے گی اور خوش و راضی رہے گی اتنے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بولیں: اے بری عورت! کیا تو سنتی نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ تم سے کیا فرماتے ہیں؟ بسرہ رضی اللہ عنہ کہتی ہیں: میں نے اپنے ہاتھ دھو کر صاف کیے اور ام کلثوم کے پاس چلی گئی اور اسے رسول اللہ ﷺ کا فرمان سنایا چنانچہ ام کلثوم نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور خالد بن سعید رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیج کر بلوایا اور ان دونوں نے ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی شادی عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے کرا دی ام کلثوم کہتی ہیں: بخدا: میں نے اپنا حصہ پایا اور میں خوش بھی رہی۔

رواہ ابن عساکر

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ

۳۷۵۹۲ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جب نبی کریم ﷺ نے ہجرت مدینہ کا ارادہ کیا میں نے اپنے والد ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر میں آپ ﷺ کے لیے زادراہ تیار کیا تاہم میں نے ایسی کوئی چیز نہ پائی جس سے آپ کے زادراہ اور پانی وغیرہ کو باندھوں۔ میں نے والد محترم سے عرض کیا: اللہ کی قسم میں نے کوئی چیز نہیں پائی جس سے یہ باندھتی سوائے اپنے کمربن کے۔ والد نے فرمایا: کمربند کو دو حصوں میں پھاڑ لو ایک سے پانی والا برتن باندھ دو اور دوسرے سے زادراہ اسی وجہ سے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو "ذات النطاقین" کہا جاتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

ام خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ

۳۷۵۹۳......ام خالد بنت خالد بن سعید کہتی ہیں: میں نے سب سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھی۔

رواہ ابن ابی داؤد فی البعث وابن عساکر

حضرت سبیعہ غامدیہ بقول بعض آمنہ رضی اللہ عنہا

۳۷۵۹۴ "مسند بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ" حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو غامدیہ رضی

اللہ عنہا کے رجم کرنے کا حکم دیا دوران سنگساری حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے غامدیہ رضی اللہ عنہا کو سر پر پتھر مارا جس سے خون کا فوارہ پھوٹ پڑا اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ پر خون پڑا اس پر انھوں نے غامدیہ رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہہ دیا جب رسول اللہ ﷺ کو خبر ہوئی کہ خالد رضی اللہ عنہ نے غامدیہ کو برا بھلا کہا ہے آپ نے فرمایا: اے خالد! رک جاؤ اسے بری بھلی مت کہو قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! غامدیہ نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ظالم ٹیکس وصول کرنے والا بھی ایسی توبہ کرتا تو اس کی توبہ قبول ہو جاتی اور اس کی مغفرت ہو جاتی آپ نے حکم دیا اور غامدیہ رضی اللہ عنہا پر نماز جنازہ پڑھی گئی۔ ایک روایت میں ہے اگر ایسی توبہ ظالم ٹیکس وصول کرنے والا توبہ کرتا یا اہل مدینہ میں سے ستر لوگ توبہ کرتے ان کی طرف سے توبہ قبول ہو جاتی۔ رواہ ابن جریر

حضرت ام ورقہ بنت عبداللہ بن حارث انصاری رضی اللہ عنہا

۳۷۵۹۵..... ولید بن عبداللہ بن جمیع کہتے ہیں میری دادی نے مجھے ام ورقہ بنت عبداللہ بن حارث انصاری کی حدیث سنائی ہے کہ نبی کریم ﷺ ام ورقہ رضی اللہ عنہا سے ملنے آتے تھے اور انھیں شہیدہ کہہ کر پکارتے تھے ام ورقہ رضی اللہ عنہا نے پورا قرآن حفظ کر رکھا تھا جب رسول اللہ ﷺ غزوۂ بدر کے لیے تشریف لے گئے نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ آپ مجھے اجازت دیں تا کہ میں بھی آپ کے ساتھ جہاد میں شرکت کرسکوں زخمیوں کی دیکھ بھال کروں گی اور بیماروں کی تیمارداری کروں گی شاید اللہ تعالیٰ مجھے بھی شہادت سے سرفراز فرمادے۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں شہادت عطا کرنی ہے رسول اللہ ﷺ انھیں شہیدہ کے نام سے پکارتے تھے اور انھیں اجازت دے رکھی تھی کہ وہ اپنے گھر والوں کی امامت کرائیں۔ ام ورقہ رضی اللہ عنہا کا ایک غلام اور ایک لونڈی تھے ان سے اپنی وفات کے ساتھ مشروط آزادی کا وعدہ کر رکھا تھا، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں غلام اور باندی نے انھیں قتل کر دیا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر ہوئی کہنے لگے: اللہ اور اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا تھا کہ ہمارے ساتھ چلو ہم شہیدہ سے ملاقات کرنے جارہے ہیں۔

رواہ ابن سعد وابن راھویہ وابونعیم فی الحلیۃ والبیھقی وروی ابوداود بعضہ

فائدہ:...... عورت کی امامت دلائل قطعیہ سے مکروہ تحریمی ہے آپ ﷺ نے ام ورقہ کو اجازت دی یہاں ان کی خصوصیت تھی یا صرف نوافل کی حد تک تھی جو انہی کے ساتھ مخصوص ہے۔

حضرت سلامہ بنت معقل رضی اللہ عنہ

۳۷۵۹۶..... حضرت سلامہ بنت معقل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جاہلیت کے دور میں میرے چچا نے مجھے حباب بن عمرو کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ اس نے مجھے اپنی کنیز بنالیا اور میں نے اس کا ایک بیٹا عبدالرحمٰن بن حباب جنم دیا حباب اپنے ذمہ قرض چھوڑ کر مر گیا چنانچہ حباب کی بیوی نے مجھے کہا: اے سلامہ اللہ کی قسم تجھے اب قرض میں فروخت کیا جائے گا میں نے کہا: اگر اللہ تعالیٰ نے ادائیگی قرض کا بندوبست کر لیا پھر مجھے نہیں بیچا جائے گا چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کو خبر کی آپ نے فرمایا: حباب کے ترکہ کا مالک کون ہے؟ جواب دیا: حباب کا بھائی ابو الیسر بن عمرو چنانچہ آپ نے ابوالیسر بلایا اور پھر فرمایا: اسے آزاد کردو جب تم سنو کوئی غلام میرے پاس آیا ہے تو مجھ سے اس کا عوض لے کر اسے آزاد کردو۔ چنانچہ ان لوگوں نے مجھے آزاد کر دیا۔ بعد میں ایک غلام رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ نے ابوالیسر کو بلایا اور فرمایا: یہ غلام لے لو یہ تمہارے بھائی کے بیٹے کی ملکیت ہے۔ رواہ ابونعیم

کلام:...... حدیث کا آخری جملہ قابل غور ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۸۵۱۔

حضرت سمیہ ام عمار رضی اللہ عنہ

۳۷۵۹۷ ...... مجاہد کی روایت ہے اسلام میں سب سے پہلے عمار رضی اللہ عنہ کی والدہ سمیہ رضی اللہ عنہا کو شہید کیا گیا ابوجہل نے ان کی شرمگاہ میں برچھا مار کر انھیں شہید کر دیا تھا۔ رواہ ابن ابی شیبة

حضرت خنساء بنت خدام رضی اللہ عنہا

۳۷۵۹۸ ...... مجمع بن حارثہ کی روایت ہے کہ حضرت خنساء رضی اللہ عنہا انیس بن قتادہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ انیس رضی اللہ عنہ غزوۂ احد میں شہید کر دیئے گئے پھر حضرت خنساء رضی اللہ عنہ کے والد نے ان کا نکاح قبیلہ مزینہ کے ایک شخص سے کرادیا جسے خنساء رضی اللہ عنہا ناپسند کرتی تھی چنانچہ خنساء رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ سے شکایت کی آپ نے یہ نکاح رد کر دیا اور ابولبابہ رضی اللہ عنہ سے نکاح کر دیا اور سائب بن ابی لبابہ رضی اللہ عنہ کو جنم دیا۔ رواہ ابونعیم

حضرت صفیہ بنت عبداللہ رضی اللہ عنہ

۳۷۵۹۹ ...... اسحاق عزری ام عروہ بنت صعفر بن زبیر بن عوام وہ آپ کے والد جعفر بن زبیر سے وہ اپنی والدہ صفیہ بنت عبدالمطلب سے روایت نقل کرتے ہیں صفیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جب رسول اللہ ﷺ احد کی طرف نکل گئے مجھے اور دوسری عورتوں کو مسجد کے پاس ایک ٹیلے پر پیچھے چھوڑ گئے ہمیں اس مسجد میں داخل کر گئے اور ہمارے ساتھ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ چنانچہ ایک یہودی مسئلے پر چڑھ کر ہماری طرف آنے لگا حتیٰ کہ ایک ٹیلے سے نمودار ہوا میں نے حسان بن ثابت سے کہا کھڑے ہو جاؤ اور اسے قتل کر دو حسان رضی اللہ عنہ بولا: یہ مجھ سے نہیں ہو سکتا۔ اگر مجھ سے ایسا ہو سکتا تو میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میدان کارزار میں ہوتا میں نے کہا: اچھا پھر تلوار میری زرہ سے باندھ دو حسان رضی اللہ عنہ تلوار باندھ دی اور میں یہودی کی طرف گئی اور اس کا سر کاٹ لائی میں نے کہا: یہ سر اٹھا کر یہودیوں کی طرف پھینک آؤ تاکہ وہ اوپر آنے کی جسارت نہ کرسکیں وہ سمجھتے ہیں کہ محمد نے اپنے اہل وعیال میں اپنے پیچھے کوئی مرد نہیں چھوڑا اور تاکہ انھیں کسی مرد کی موجودگی کا یقین ہو جائے۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۶۰۰ ...... ابن اسحاق، یحیٰ بن عباد بن زبیر وہ اپنے والد سے حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں۔ صفیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ہم (عورتیں) حسان بن ثابت کے ساتھ فارع کے قلعہ میں تھیں جبکہ نبی کریم ﷺ خندق میں تھے یکا یک ایک یہودی آیا اور قلعہ کے ارد گرد چکر کاٹنے لگا ہمیں اندیشہ ہوا کہ یہ ہماری تنہائی کی خبر کافروں کو نہ کر دے میں نے حسان سے کہا نیچے جاؤ اور اس یہودی کا کام تمام کر دو کہیں یہ ہماری تنہائی کی خبر افشانہ کر دے حسان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اے بنت عبدالمطلب! تم جانتی ہو کہ میں اس قابل نہیں ہوں صفیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے ہمت کی ہاتھ میں ایک ستون لیا اور نیچے اتر گئی اور اسے قتل کر دیا میں نے پھر حسان سے کہا: جاؤ اور اس کا ساز و سامان اتار لاؤ حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۶۰۱ ...... ضحاک بن عثمان حزامی کہتے ہیں: جب حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا حسان رضی اللہ عنہ اور یہودی کا واقعہ ہمیں (صحابہ رضی اللہ عنہم کو) پہنچا اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے نبی کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا صفیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں سن کر رسول اللہ ﷺ (زور زور سے) ہنسے۔ حتیٰ کہ میں نے ان کی پچھلی ڈاڑھیں دیکھ لیں قبل ازیں میں نے آپ کو اس طرح ہنستے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۶۰۲ ...... ”مسند زبیر“ محمد حسن مخزومی ام عروہ کی سند سے ان کے دادا زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ کہتی ہیں جب رسول اللہ ﷺ نے عورتیں

احد کے دن مدینہ میں اپنے پیچھے قارع میں چھوڑیں ان میں صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بھی تھیں اور عورتوں کے ساتھ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو چھوڑا چنانچہ ایک مشرک آیا اور عورتوں میں گھسنا چاہتا تھا صفیہ رضی اللہ عنہا نے حسان سے کہا: تمہارے پاس ایک مرد آ گیا ہے حسان رضی اللہ عنہ نے سست روی کا مظاہرہ کیا اور انکار کر دیا خود صفیہ رضی اللہ عنہا نے تلوار لی اور مشرک کے دے ماری جس سے وہ ٹھنڈا ہو گیا بعد میں اس کی خبر رسول اللہ ﷺ کو کی گئی آپ نے صفیہ رضی اللہ عنہا کو مال غنیمت سے حصہ دیا جیسا کہ مردوں کو حصہ دیا تھا۔ رواہ ابن عساکر

حضرت عاتکہ بنت زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ

۳۷۶۰۳۔۔۔ یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب کہتے ہیں: عاتکہ بنت زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عاتکہ کو کافی سارا مال دے رکھا تھا اور شرط یہ عائد کی تھی کہ ان بعد عاتکہ کسی اور سے شادی نہیں کرے گی چنانچہ جب عبداللہ رضی اللہ عنہ دنیا سے رخصت ہو گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عاتکہ کو پیغام بھیجا کہ تو نے اللہ تعالیٰ کے حلال کردہ حکم کو اپنے اوپر حرام کر دیا ہے لہٰذا الیا ہوا مال عبداللہ کے وارثوں کو واپس کر دو اور شادی کر دو عاتکہ نے مال واپس کر دیا پھر عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں پیغام نکاح بھیجا جسے قبول کر لیا اور یوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عاتکہ رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لیا۔ رواہ ابن سعد

۳۷۶۰۴۔۔۔۔ علی بن یزید کی روایت ہے کہ عاتکہ بنت زید عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں عبداللہ رضی اللہ عنہ وفات پا گئے اور عاتکہ پر یہ شرط عائد کر دی کہ ان کے بعد کسی سے شادی نہیں کرے گی چنانچہ عاتکہ بن شادی کے بیٹھ گئی جبکہ مردوں کے پیغام ملتے اور وہ نکاح سے انکار کر لیتی چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عاتکہ کے ولی سے اس کا تذکرہ کیا اور کہا: عاتکہ کو میرا پیغام نکاح دو ولی نے پیغام دیا عاتکہ نے پھر انکار کر دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ولی سے کہا: اس سے میری شادی کرا دو چنانچہ ولی نے شادی کرا دی، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ عاتکہ کے پاس آئے اس کی طرف سے سخت مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا بالآخر عمر رضی اللہ عنہ اس پر غالب آ گئے اور صحبت کر لی جب فارغ ہوئے فرمایا: اُف، اُف، اُف، اس عورت پر اُف ہے پھر اس کے پاس سے نکل گئے اور پھر کچھ دنوں کے لیے اسے یونہی چھوڑ دیا اور اس کے پاس نہ آئے چنانچہ عاتکہ نے اپنی باندی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجی کہ تشریف لائیں میں آپ کے لیے تیاری کرتی ہوں۔

رواہ ابن سعد واھو منقطع

قیلہ رضی اللہ عنہا

۷۶۰۵۔۔۔۔ قیلہ کی روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہونے کے لیے شروع اسلام میں گھر سے نکلی قیلہ کہتی ہیں: میں اپنی ایک بہن کے پاس آئی جو بنی شیبان میں بیاہی ہوئی تھی اتنے میں سامنے سے اس کا خاوند آ گیا اور بولا: میں نے قیلہ کا سچا صاحب پایا ہے میری بہن بولی وہ کون ہے؟ جواب دیا: وہ حریث بن حسان شیبانی ہے وہ آج صبح صبح بکر بن وائل کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا ہے۔ قیلہ کہتی ہیں میں بھی ان کے ساتھ ہولی حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آن پہنچے آپ لوگوں کو فجر کی نماز پڑھا رہے تھے فجر طلوع ہو چکی تھی ستارے آسمان پر چمک رہے تھے اور تاریکی کی وجہ سے مرد ایک دوسرے کو نہیں پہچان سکتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں اس سے کہا: اللہ کی قسم میں نہیں جانتی کہ تم تاریکی میں کوچ کرنے والے پر مجھے دلالت کر سکو۔ جو ابھی تک رفیق حیات سے گریزاں ہے۔ حتیٰ کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ بولا: اس میں کوئی حرج نہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو سامنے پا رہا ہوں میں مسلسل تمہارے جیون ساتھی کے تلاش میں رہا ہوں جب سے تم نے اس کی تعریف کی تھی میں نے کہا: جب میں نے اس کی ابتدا کی ہے تو میں ہرگز اسے ضائع بھی نہیں کروں گا۔

رواہ ابو نعیم

حضرت فاطمہ بنت اسد ام علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۳۷۶۰۶......شیرازی فی الالقاب، ابوعباس احمد بن سعید بن معدان (مرو میں) احمد بن محمد بن مروہ اوہ اپنے والد اور چچا سے وہ اپنے دادا عمرو بن مصعب سے سعید بن مسلم بن قتیبہ علی بن موسیٰ ولی عہد امیر المؤمنین ابوالعباس، وہ اپنے والد محمد بن علی سے ابو ہاشم بن محمد بن حنفیہ حسین بن علی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور محمد بن علی اپنے والد سے اور وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم کا شمار ان عورتوں میں ہوتا ہے جنھوں نے عبدالمطلب کی وفات کے بعد نبی کریم ﷺ کی پرورش اور تربیت کی جب فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو نبی کریم ﷺ نے انھیں اپنی قمیص میں کفن دیا ان کی نماز جنازہ پڑھائی ان کے لیے استغفار کیا اور دعائے خیر کی اور جب انھیں قبر میں رکھ دیا گیا تو نبی کریم ﷺ ان کے ساتھ (تھوڑی دیر کے لیے) قبر میں لیٹ گئے صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ سے پوچھا: یا رسول اللہ! آپ نے فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو کچھ کیا ہے آپ نے ایسا کسی کے ساتھ نہیں کیا: آپ نے فرمایا: میں نے اپنی قمیص میں انھیں کفن دیا ہے تا کہ اللہ تعالیٰ انھیں اپنی رحمت میں داخل کرے اور ان کی مغفرت فرمائے۔ میں ان کی قبر میں اس لیے لیٹا ہوں تا کہ اللہ تعالیٰ ان کے لیے تخفیف فرمائے۔

۳۷۶۰۷......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب فاطمہ بنت اسد بن ہاشم کی وفات ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے انھیں اپنی قمیص میں کفن دیا، ان پر نماز جنازہ پڑھائی اور اور ستر تکبیریں کہیں۔ پھر آپ قبر میں اترے اور ہاتھ سے یوں اشارے کیے جسے آپ قبر میں توسیع کر رہے ہوں۔ پھر قبر سے باہر نکل آئے جبکہ آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے آپ نے مٹھی پھر مٹی قبر میں ڈالی جب آپ چل پڑے عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے پوچھا: یا رسول اللہ! میں نے آپ اس عورت کے ساتھ وہ کچھ کرتے دیکھا ہے جو آپ نے کسی عورت کے ساتھ نہیں کیا آپ نے فرمایا: عمر! یہ عورت میری حقیقی ماں کے بعد ماں کا درجہ رکھتی ہے ابوطالب کا میرے ساتھ بہت اچھا رویہ رہا ہے ان کا دسترخوان بچھتا تھا جس پر ہمیں جمع کیا جاتا یہ عورت ابوطالب کے ہاں فضلیت والی عورت تھی جبرئیل امین نے مجھے اپنے رب تعالیٰ کی طرف سے خبر دی ہے کہ یہ اہل جنت میں سے ہے مجھے جبرئیل امین نے یہ خبر بھی دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ستر ہزار فرشتوں کو اس پر نماز جنازہ پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

رواہ المستدرک للحاکم ۳/۱۰۸

۳۷۶۰۸......ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب فاطمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ کا انتقال ہوا رسول اللہ ﷺ نے اپنی قمیص اتار کر انھیں پہنائی اور پھر ان کی قبر میں لیٹ گئے جب قبر پر مٹی ڈال دی تو بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: یا رسول اللہ! ہم نے آپ کو وہ کچھ کرتے دیکھا ہے جو آپ نے کسی کے ساتھ نہیں کیا؟ آپ نے فرمایا: میں نے اپنی قمیص اسے پہنائی ہے تا کہ وہ جنت کے کپڑے پہنے اور میں اس کے ساتھ قبر میں لیٹا ہوں تا کہ قبر کی بھینچ میں تخفیف ہو بلاشبہ ابوطالب کے بعد اس عورت نے میرے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا ہے۔

رواہ ابونعیم فی المعرفة والدیلمی و مسندہ حسن

حضرت صفیہ بنت حیی ام المؤمنین رضی اللہ عنہا

۳۷۶۰۹......حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ اچھے اخلاق کسی کے نہیں دیکھے چنانچہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے مجھے رات کو اپنی اونٹنی پر اپنے پیچھے بٹھایا۔ مجھے اونگھ آنے لگی آپ مجھے ہاتھ سے پکڑ لیتے اور فرماتے: اے بنت حیی رک جاؤ پھر فرماتے: اے صفیہ!، جو کچھ میں نے تمہاری قوم سے کیا ہے میں اس کی تم سے معذرت کرتا ہوں چونکہ تمہاری قوم نے مجھے یہ کہا اور یہ کہا۔

رواہ ابویعلی وابن عساکر

حضرت ام اسحاق رضی اللہ عنہا

۳۷۶۱۰۔۔۔ بشار بن عبدالملک کہتے ہیں مجھے ام حکیم نے ام اسحاق کی حدیث سنائی: ام اسحاق کہتی ہیں: میں نے اپنے بھائی کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی طرف مدینہ میں ہجرت کی میں راستے میں تھے کہ میرے بھائی نے کہا: اے ام اسحاق یہیں بیٹھ جاؤ میں مکہ میں اپنا خرچہ بھول آیا ہوں میں نے کہا: مجھے اپنے شوہر فاسق کا ڈر ہے۔ (وہ مجھے قتل نہ کردے) بھائی نہ کہا: ہرگز نہیں انشاء اللہ! ام اسحاق کہتی ہیں: میں کئی دنوں تک یہیں بیٹھی رہی میرے پاس سے ایک شخص گزرا میں اس کا نام نہیں لیتی۔ حالانکہ میں اسے پہچانتی تھی اس نے پوچھا: اے ام اسحاق یہاں کیوں بیٹھی ہو؟ میں نے کہا: میں اسحاق کے انتظار میں ہوں وہ اپنا خرچہ لینے مکہ گیا ہوا ہے۔ وہ بولا: تمہیں اسحاق نہیں ملے گا چونکہ اسے تیرے شوہر فاسق نے قتل کردیا ہے میں اکیلی ہی چل پڑی اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ وضو کررہے تھے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اسحاق قتل کردیا گیا ہے میں رو رہی تھی جب کہ آپ مجھے دیکھ رہے تھے میں نے دیکھا کہ آپ نے وضو کرتے کرتے سر جھکا لیا ہے آپ نے چلو بھر پانی لیا اور میرے چہرے پر پھینک دیا ام حکیم کہتی ہیں: ام اسحاق کو عظیم مصیبت پیش آئی اس کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا رہے تھے جبکہ رخساروں پر بہتے نہیں تھے۔

رواه البخاري في تاريخه وسمويه وابو نعيم في الحلية

کلام: ۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے الاصابہ میں لکھا ہے کہ بشار کو ابن معین نے ضعیف قرار دیا ہے۔

فضائل اہل بیت اور وہ حضرات جو صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں

فضائل امت وقبائل ومقامات وازمنہ وحیوانات

فضائل اہل بیت مجمل ومفصل

فصل ۔۔۔۔۔۔ مجمل فضائل کے بیان میں

۳۷۶۱۱۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ محمد ﷺ کا ان کے اہل بیت کے متعلق احترام کرو۔

رواه البخاري

۳۷۶۱۲۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ ہماری ملاقات کے لیے تشریف لائے اور ہمارے ہاں رات گزاری جب کہ حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ سو رہے تھے: حسن رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا رسول اللہ ﷺ پانی لینے مشکیزے کی طرف کھڑے ہوئے اور تھنوں سے دودھ نکالنے کی طرح مشکیزے سے برتن میں پانی نکالا ایک روایت میں ہے: آپ ہماری بکری کی طرف اٹھے اسے دوہا پھر آپ دودھ پیتے ہوئے واپس آئے اور برتن حسن کو تھمادیا حسین رضی اللہ عنہ نے برتن لینا چاہا لیکن آپ نے انھیں منع کردیا ایک روایت میں ہے: آپ نے حسین رضی اللہ عنہ کی طرف ہاتھ بڑھایا لیکن حسن رضی اللہ عنہ سے ابتداء کی اس پر فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یارسول اللہ! گویا حسن آپ کو زیادہ محبوب ہے آپ نے فرمایا: نہیں لیکن پانی اس نے پہلے مانگا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اور یہ دونوں اور یہ سویا ہوا یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ قیامت کے دن ایک ہی جگہ میں ہوں گے۔

رواه الطبراني واحمد بن حنبل وابويعلى وابن ابي عاصم في السنة والطبراني في المتفق والمفترق وابن النجار والخطيب

۳۷۶۱۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حسن رضی اللہ عنہ وحسین رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: جوشخص ان دونوں سے ان کے باپ اور ماں سے محبت کرے گا وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ہوگا۔

رواہ الترمذی وعبد اللہ بن احمد بن حنبل ونظام الملک فی امالیہ وابن النجار وسعید بن المنصور

۳۷۶۱۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے خبر دی ہے کہ جنت میں سب سے پہلے میں فاطمہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہم داخل ہوں گے میں نے کہا: یارسول اللہ! ہمارے محبین بھی جنت میں داخل ہوں گے؟ فرمایا: وہ تمہارے پیچھے ہوں گے۔ رواہ الحاکم

۳۷۶۱۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جوشخص ہم اہل بیت سے محبت کرتا ہے وہ فقر کے لیے چادر تیار کرے یا فرمایا: کہ وہ اپنے لیے پاکھر تیار کرے۔ رواہ ابو عبیدہ

۳۷۶۱۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک درجہ ہے جسے وسیلہ کہا جاتا ہے جب اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو میرے لیے وسیلہ کا سوال کرو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ! آپ کے ساتھ اس درجہ میں اور کون سکونت اختیار کرے گا؟ فرمایا: علی فاطمہ، حسن وحسین رضی اللہ عنہم اجمعین۔ رواہ ابن مردویہ

۳۷۶۱۷..... حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میری ماں نے مجھے پوچھا: تم کب سے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوئے۔ میں نے کہا اتنے اتنے عرصہ سے۔ میں نے کہا: مجھے اجازت دو تا کہ میں آپ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھوں اور پھر میں آپ سے اس وقت تک جدا نہیں ہوں گا جب تک آپ میرے لیے اور تمہارے لیے استغفار نہ کرلیں چنانچہ میں نے آپ کے ساتھ مغرب اور پھر عشاء کی نماز پڑھی لوگ مسجد سے چلے گئے اور کوئی بھی نہ رہا چنانچہ آپ پر کوئی خاص کیفیت طاری ہوئی جب یہ کیفیت چھٹ گئی تو آپ نے میری آواز پہچان لی اور فرمایا: اے حذیفہ! میں نے عرض کیا: جی ہاں فرمایا: کیوں آئے ہو؟ اے حذیفہ اللہ تعالیٰ تمہاری اور تمہاری ماں کی مغفرت فرمائے۔ یہ فرشتہ نازل ہوا ہے جو اس سے قبل نازل نہیں ہوا، یہ اپنے رب تعالیٰ سے اجازت لیتا ہے کہ مجھ پر سلام پیش کرے رب تعالیٰ نے اسے اجازت دی اس نے مجھے خوشخبری سنائی ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جنتی عورتوں کی سردار ہے اور حسن وحسین جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔ رواہ ابن جریر

۳۷۶۱۸..... زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت فاطمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم سے فرمایا: جوشخص تم سے جنگ کرے میں اس سے جنگ کروں گا جو تمہارے ساتھ سلامتی میں رہے گا میں بھی سے سلامتی کی نوید سناتا ہوں۔

رواہ ابن ابی شیبۃ والترمذی وابن ماجہ وابن حبان والطبرانی والحاکم والضیاء

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ: ۴۸۰۷۔

۳۷۶۱۹..... زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں۔ آپ نے دومرتبہ فرمایا۔ رواہ ابن جریر

۳۷۶۲۰..... یزید بن حبان حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ ہمیں خطاب کرنے کے لیے کھڑے ہوئے آپ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان خم نامی چشمہ پر تھے آپ نے حمد وثناء کے بعد وعظ ونصیحت کی اور پھر فرمایا: امابعد! اے لوگو! میں انتظار کر رہا ہوں کہ میرے پاس میرے رب کا قاصد آئے میں اس کی بات قبول کروں میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں ایک کتاب اللہ ہے اسمیں ہدایت اور سچائی ہے کتاب اللہ کو مضبوطی سے پکڑے رکھو آپ نے ہمیں کتاب اللہ کی ترغیب دی اور اس پر ابھارا۔ پھر فرمایا: دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں میں تمہیں اپنے اہل بیت کے متعلق دہائی دیتا ہوں آپ نے تین بار فرمایا: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: آپ کے اہل بیت کون ہیں؟ کیا آپ کی بیویاں اہل بیت نہیں ہیں؟ زید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: آپ کی ازداج مطہرات اہل بیت میں سے تو ہیں ہی لیکن اہل بیت وہ لوگ بھی ہیں جن پر آپ کے بعد صدقہ حرام ہے پوچھا گیا وہ کون ہیں؟ جواب دیا: وہ آل عباس، آل علی، آل جعفر، اور آل عقیل ہیں پوچھا گیا: کیا ان سب پر صدقہ حرام ہے؟ جواب دیا: جی ہاں۔ رواہ ابن جریر

۳۷۶۲۱..... ''ایضاً'' یزید بن حبان حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ اور مدینہ کے

درمیان خم نامی وادی میں ہمیں خطاب کیا اور ارشاد فرمایا: میں ایک بشر ہوں عنقریب مجھے پکارا جائے اور میں پکار کا جواب دے دوں (یعنی دنیا سے رخصت ہو جاؤں) خبردار میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں۔ ایک کتاب اللہ ہے جو اس کی پیروی کرے گا وہ ہدایت پر رہے گا جس نے اسے چھوڑ دیا وہ گمراہی پر ہوگا دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں میں تم کو اپنے اہل بیت کے متعلق دہائی دیتا ہوں تین بار فرمایا۔ رواہ ابن جریر

۳۷۶۲۲ ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ اپنی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے ان کے دونوں بیٹے ان کی ایک طرف بیٹھے ہوئے تھے جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سو رہے تھے حسن رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا آپ ﷺ اونٹنی کے پاس گئے دودھ دوہ کر لیتے آئے حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے پہلے دودھ پینے کے مطالبہ کیا اور منازعت کر دی اور (نہ ملنے پر) رونے لگے۔ آپ نے فرمایا: پہلے تمہارا بھائی پی لے پھر تم پینا فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: گویا آپ حسن کو حسین پر ترجیح دے رہے ہیں فرمایا: میں اسے ترجیح نہیں دے رہا یہ میرے نزدیک ایک مقام رکھتے ہیں۔ تو یہ دونوں اور یہ سویا ہوا شخص قیامت کے دن میرے ساتھ ایک جگہ میں ہوں گے۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۶۲۳..... عباس بن عبدالمطلب کہتے ہیں: ہم قریش کی ایک جماعت سے ملاقات کرتے تھے وہ آپس میں گفتگو کرتے اور پھر گفتگو منقطع کر دیتے ہم نے نبی کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم کسی شخص کے دل میں ایمان داخل نہیں ہوگا حتی کہ وہ تم سے محض اللہ کے لیے اور میری قرابت کے لیے محبت نہ کرے۔ رواہ ابن عساکر وابن النجار

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۲۵۔

۳۷۶۲۴..... حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ وہ کچھ لوگوں کے پاس بیٹھے ان لوگوں نے اپنی گفتگو منقطع کر دی عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا: کیا وجہ ہے لوگوں کے پاس جب میرے اہل بیت میں سے کوئی شخص بیٹھتا ہے وہ اپنی گفتگو منقطع کر دیتے ہیں؟ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ایمان کسی شخص کے دل میں داخل نہیں ہوگا حتی کہ وہ میرے اہل بیت سے محض اللہ کے لیے یا میری قرابت کے لیے محبت نہ کرے۔ رواہ الرویانی وابن عساکر

۳۷۶۲۵ ..... زینب بنت ابی سلمہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تھے آپ نے اپنی ایک طرف حسن رضی اللہ عنہ کو بٹھایا اور دوسری طرف حسین رضی اللہ عنہکو جبکہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کی گود میں تھیں آپ نے فرمایا: اے اہل بیت تم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکت ہو بلاشبہ اللہ تعالیٰ قابل ستائش اور بزرگی والا ہے جبکہ میں اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سو رہی تھیں تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رونا شروع کر دیا رسول اللہ ﷺ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف دیکھا اور رونے کی وجہ دریافت فرمائی ام سلمہ رضی اللہ عنہا بولیں: آپ نے انہی کو رحمت و برکت میں خاص کیا ہے جبکہ مجھے اور میری بیٹی کو چھوڑ دیا ہے فرمایا: تو اور تیری بیٹی اہل بیت میں سے ہیں۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۶۲۶ ..... "مسند ابن عباس" ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے رب تعالیٰ نے میرے اہل بیت کے تین افراد میں سے مجھے منتخب کیا ہے میں ان تینوں کا سردار اور اولاد آدم کا سردار ہوں اور اس میں کوئی فخر نہیں اللہ تعالیٰ نے مجھے علی بن ابی طالب حمزہ بن عبدالمطلب اور جعفر بن ابی طالب کو منتخب کیا ہے ایک مرتبہ ہم ابطح میں سو رہے تھے اور ہم میں سے ہر شخص نے چادر سے سر منہ ڈھانپ رکھا تھا میری دائیں جانب تھا جعفر میری بائیں جانب اور حمزہ رضی اللہ عنہ میرے پاؤں کی طرف سو رہے تھے مجھے نیند سے فرشتوں کے ملکے ملکے پروں اور علی کے بازو کی ٹھنڈک جو کہ میرے رخسار کے نیچے تھا جگا دیا میں بیدار ہو گیا جبکہ جبرئیل تین فرشتوں کے ساتھ تھے فرشتوں میں سے ایک نے جبرئیل سے کہا: اے جبرئیل ان چار میں سے کس کی طرف تمہیں بھیجا گیا ہے؟ جبرئیل نے اپنا پاؤں مجھے مارا اور کہا اس کی طرف مجھے بھیجا گیا ہے یہ اولاد آدم کا سردار ہے فرشتے نے پوچھا: اے جبرئیل! یہ کون ہے؟ جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: یہ محمد بن عبداللہ ہے جو انبیاء کا سردار ہے یہ علی بن ابو طالب ہے اور یہ حمزہ بن عبدالمطلب سید الشہداء ہے اور یہ جعفر ہے اس کے دو پر ہیں جن سے یہ جنت میں اڑے گا جہاں چاہے گا۔

رواہ یعقوب سان سفیان والخطیب وابن عساکر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں عبابعہ ربعی ہے جو غالی شیعہ ہے۔

۳۷۶۲۷ ...... محمد بن اسحاق نافع مولائے ابن عمرو ابن عمر رضی اللہ عنہما وسعید مقبری عمار رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ درہ بنت ابی لہب ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئی اور رافع بن معلی کے گھر ٹھہری چنانچہ بن زریق کی عورتیں اس کے پاس بیٹھیں اور کہنے لگیں: یہ ابولہب کی بیٹی ہے جس کے بارے میں "تبت یدا ابی لھب وتب" نازل ہوئی ہے سو تمہاری ہجرت اسے نفع نہیں پہنچائے گی درہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور رونے لگی اور آپ سے عورتوں کا تذکرہ کیا آپ ﷺ نے درہ کو تسلی دی اور فرمایا: یہیں بیٹھی رہو آپ نے لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی پھر تھوڑی دیر کے لیے منبر پر بیٹھے پھر فرمایا: اے لوگو! مجھے میرے اہل بیت کے متعلق کیوں اذیت پہنچائی جاتی ہے؟ اللہ کی قسم میری شفاعت میرے قرابتداروں کو پانے گی حتیٰ کہ صداء حکم حاء اور سلہب کو انھیں قیامت کے دن میری شفاعت حاصل ہوگی۔ رواہ الدیلمی

۳۷۶۲۸ ...... ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ان کے پاس تھے اتنے میں خادمہ آئی اور بولی: علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہا دروازے پر کھڑے ہیں۔ آپ نے فرمایا: میرے اہل بیت کے لیے ذرا الگ ہوجاؤ میں اٹھ کر گھر کے ایک کونے میں چلی گئی علی فاطمہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہم اندر داخل ہوئے حسن وحسین رضی اللہ عنہما کو آپ نے گود میں بٹھایا ایک ہاتھ سے علی رضی اللہ عنہ کو پکڑا اور اپنے ساتھ چمٹا لیے دوسرے ہاتھ سے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پکڑا اور اپنے ساتھ چمٹالیا اور انہیں بوسہ دیا اور اپنی سیاہ چادر ان پر ڈال دی پھر فرمایا: یا اللہ! ان کا ٹھکانا اپنے پاس رکھنا نہ کہ دوزخ میں میں اور میرے اہل بیت کا مرجع تیری طرف ہے میں نے آواز دی: یا رسول اللہ! میں بھی ہوں فرمایا: اور تو بھی۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۷۶۲۹ ...... ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: تم اپنے خاوند اور بیٹوں سمیت میرے پاس آنا فاطمہ رضی اللہ عنہا انھیں لے کر آئیں رسول اللہ ﷺ نے ان پر اپنی چادر ڈالی جو خیبر سے پائی تھی پھر اپنے ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی: یا اللہ! یہ لوگ آل محمد ہیں اپنی رحمتیں اور برکتیں آل محمد پر نازل فرما۔ جیسا کہ تو نے آل ابراہیم پر نازل فرمائی ہیں بلاشبہ تو حمد والا اور بزرگی والا ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے چادر اٹھائی تاکہ میں بھی ان میں شامل ہوجاؤں لیکن رسول اللہ ﷺ نے چادر میرے ہاتھ سے کھینچ لی اور فرمایا: تو خیر وبھلائی پر ہے۔ رواہ ابو یعلی وابن عساکر

۳۷۶۳۰ ...... ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک بازو میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کو لیا اور دوسرے بازو میں حسن رضی اللہ عنہ وحسین رضی اللہ عنہ کو اور پھر ان پر اپنی سیاہ رنگ کی چادر ڈال دی علی رضی اللہ عنہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کا بوسہ لیا اور فرمایا یا اللہ! میرا اور میری اہل بیت کا ٹھکانا تیری طرف ہے نہ کہ دوزخ کی طرف ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے کہا: اور میں بھی۔ فرمایا: اور تو بھی۔ رواہ الطبرانی

۳۷۶۳۱ ...... "مسند علی" شبلی کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی! اسلام ننگا ہے اور اس کا لباس تقویٰ ہے اس کے بال و پر ہدایت ہے اس کی زینت حیاء ہے ورع اس کا ستون ہے عمل صالح اس کی اصل اور جڑ ہے، میری اور میرے اہل بیت کی محبت اسلام کی بنیاد ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۶۳۲ ...... "مسند انس" حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ چھ مہینے تک فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے پاس سے گزرتے رہے آپ نماز فجر کی لیے جاتے تھے گزرتے وقت آپ فرماتے اسے اہل بیت تمہارے اوپر رحمت نازل ہو۔ اے اہل بیت اللہ تعالیٰ تم سے گندگی دور کرنا چاہتا ہے اور تمہیں پاک کرنا چاہتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۷۶۳۳ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے آپ نے چادر بچھائی اس پر خود بیٹھ گئے علی، فاطمہ، حسن وحسین رضی اللہ عنہم کو بھی پر بٹھایا پھر آپ نے چادر کا کونا پکڑا اور اس پر بیٹھ گئے اور فرمایا: یا اللہ ان سے راضی رہ جیسا کہ میں ان سے راضی ہوں۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط

فضائل اہل بیت مفصل......حضرت حسن رضی اللہ عنہ

۳۷۶۳۴..... "مسند صدیق" عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے کچھ دنوں بعد میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھنے جار ہا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں چل رہے تھے اتنے میں حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور وہ لڑکوں کے ساتھ کھیل رہے تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حسن رضی اللہ عنہ کو اپنے کاندھوں پر اٹھالیا اور فرمایا:

بابی شبیه با لنبی لیس شبیها بعلی

یہ لڑکا جو کہ نبی کریم ﷺ کے مشابہ ہے نہ کہ علی کے مشابہ ہے اس پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ دیکھ کر ہنس رہے تھے۔رواہ ابن سعد واحمد بن حنبل وابن المدینی والبخاری والنسائی والحاکم

فائدہ:......ابن کثیر کہتے ہیں یہ حدیث مرفوع کے حکم میں ہے گویا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ صورت میں حسن کے مشابہ تھے۔

۳۷۶۳۵..... "مسند علی" حارث کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے: یہ قمیص اتارنے والا ہے۔یعنی خلافت سے دستبردار ہوگا۔رواہ الحاکم

۳۷۶۳۶..... "ایضاً" ابواسحاق کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حسن کی طرف دیکھ کر فرمایا میرا یہ بیٹا سردار ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے عنقریب اس کی اولاد میں ایک شخص پیدا ہوگا جو اخلاق میں اس کے مشابہ ہوگا اور صورت میں اس سے مشابہ نہیں ہوگا۔اس کا نام تمہارے نبی کے نام پر ہوگا وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا۔رواہ ابوداؤد ونعیم بن حماد فی الفتن

۳۷۶۳۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور فرمایا: منا کہاں ہے؟ کیا یہاں منا ہے؟ چنانچہ حسن رضی اللہ عنہ باہر آئے انھوں نے گلے میں کالی مرچ کا ہارڈال رکھا تھا حسن رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ پھیلا لیے رسول اللہ ﷺ نے بھی اپنے ہاتھ پھیلا لیے اور انھیں اپنے ساتھ چمٹالیا اور فرمایا: میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہوں وہ اس سے محبت کرے۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۶۳۸..... حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اور ابواعہد سلمی نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا: حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی زبان میں لکنت ہے۔حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ایسی بات مت کہو چونکہ رسول کریم ﷺ نے حسن رضی اللہ عنہ کے منہ میں تھتکارا تھا۔چنانچہ جس کے منہ میں رسول اللہ ﷺ تھتکار دیں اس میں لکنت نہیں ہوسکتی۔رواہ ابن عساکر

۳۷۶۳۹..... "مسند ابی ہریرہ" حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو ہاتھ میں پکڑا اور ان کی ٹانگیں اپنے گھٹنوں پر ڈال دیں آپ فرمار ہے تھے اے چھوٹی آنکھ والے اوپر چڑھ۔

رواہ وکیع فی الغزر والرامهرمزی فی الامثال

۳۷۶۴۰..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یا اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر اور جو اس سے محبت کر اس سے بھی محبت کر۔رواہ ابن عساکر واحمد بن حنبل

۳۷۶۴۱..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔جب گھر پہنچے فرمایا: کیا یہاں منا ہے؟ حسن رضی اللہ عنہ نہ آئے میں سمجھا: فاطمہ رضی اللہ عنہا انھیں ہار پہنارہی ہیں یا نہلارہی ہیں۔اتنے میں حسن رضی اللہ عنہ دوڑتے ہوئے آئے آپ ﷺ نے حسن رضی اللہ عنہ کو گلے لگالیا اور فرمایا: یا اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر اور جو اس سے محبت کرے اس سے تو بھی محبت کر۔رواہ ابو یعلی وابن عساکر

۳۷۶۴۲..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ مسجد میں بیٹھ گئے اور میں آپ کے ساتھ تھا۔آپ نے فرمایا:

منے کو میرے پاس بلالاؤ۔ چنانچہ حسن رضی اللہ عنہ دوڑتے ہوئے آگئے اور آتے ہی اپنے ہاتھ نبی کریم ﷺ کی داڑھی مبارک میں داخل کردیئے نبی کریم ﷺ نے حسن رضی اللہ عنہ کا منہ کھول کر اپنی زبان ان کے منہ میں ڈالنی شروع کردی پھر فرمایا: یا اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر اور جو اس سے محبت کرے اس سے بھی محبت کر۔ آپ نے تین بار فرمایا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۶۴۳..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرے ان کانوں نے سنا اور ان دو آنکھوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ نے دونوں ہاتھوں سے حسن رضی اللہ عنہ یا حسین رضی اللہ عنہ کو پکڑے دیکھا اور ان کے قدم رسول اللہ ﷺ کے قدموں پر تھے آپ ﷺ فرمارہے تھے کمزور چھوٹے چھوٹے قدموں والا چھوٹی آنکھ والے اوپر چڑھ (حزقۃ حزقہ + ترق عین بقہ یہ کلمات عربی زبان کی لوری ہے) چنانچہ لڑکا آپ پر چڑھ گیا حتیٰ کہ اس کے قدم رسول اللہ ﷺ کے سینے پر پہنچ گئے۔ پھر آپ نے اس سے فرمایا: اپنا منہ کھولو۔ پھر آپ نے بوسہ لیا: اور فرمایا: یا اللہ اس سے محبت کر میں بھی اس سے محبت کرتا ہوں۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۶۴۴..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے حسن رضی اللہ عنہ کو اپنے کاندھوں پر اٹھا رکھا تھا جبکہ حسن رضی اللہ عنہ نے منہ سے رال آپ پر ٹپک رہی تھی۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۶۴۵..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ حسن رضی اللہ عنہ کی زبان چوس رہے تھے جس طرح کہ آدمی کھجور چوستا ہے۔ رواہ ابن شاهین فی الافراد وابن عساکر

۳۷۶۴۶..... سعید مقبری کی روایت ہے کہ ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اتنے میں حسن رضی اللہ عنہ آئے اور سلام کیا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: وعلیک السلام یا سیدی! میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ یہ سید (سردار) ہے۔ رواہ ابویعلی وابن عساکر

۳۷۶۴۷..... عمیر بن اسحاق کی روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے کپڑے اوپر اٹھاؤ تاکہ میں اس جگہ پر بوسہ دوں جہاں میں نے رسول اللہ ﷺ کو بوسہ دیتے دیکھا تھا۔ چنانچہ حسن رضی اللہ عنہ نے اپنے پیٹ سے قمیص اٹھائی اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی ناف پر منہ رکھ کر بوسہ لیا۔ رواہ ابن النجار

۳۷۶۴۸..... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو اپنے کاندھوں پر اٹھاتے ہوئے باہر تشریف لائے حسن رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے کہا: اے لڑکے! بہت اچھی سواری پر تو سوار ہوا ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اور سوار بھی تو بہت اچھا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۶۴۹..... زہیر بن اقمر کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ خطاب کر رہے تھے اتنے میں قبیلہ ازد کا ایک شخص جس کا رنگ گندمی اور قد دراز تھا کھڑا ہوا اور بولا: میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ نے حسن رضی اللہ عنہ کو اپنے حبوہ میں رکھا اور فرمایا: میں اس سے محبت کرتا ہوں اور جو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ اس سے بھی محبت کرے پس جو حاضر ہے وہ غائب تک پہنچادے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل وابن مندہ وابن عساکر والحاکم

۳۷۶۵۰..... زہیر بن اقمر کہتے ہیں: ایک مرتبہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ خطاب کر رہے تھے اتنے میں ازدشنوہ کا ایک بوڑھا بزرگ کھڑا ہے اور کہا: میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے منبر پر کھڑے ہوئے اس شخص کو آپ نے اپنے حبوہ میں رکھا اور آپ فرمارہے تھے جو شخص مجھ سے محبت کرے وہ اس سے بھی محبت کرے حاضر غائب کو پہنچادے اگر رسول اللہ ﷺ کا حکم نہ ہوتا میں کسی کو یہ حدیث نہ سناتا۔ رواہ ابن مندہ وابن عساکر

۳۷۶۵۱..... براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ نے کاندھے پر حسن رضی اللہ عنہ کو اٹھا رکھا تھا آپ فرمارہے تھے: یا اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی محبت کر۔ رواہ ابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل والبخاری ومسلم والترمذی وابن عساکر

(ابن عساکر میں اضافہ ہے کہ جو اس سے محبت کرے اس سے بھی محبت کر)۔

۳۷۶۵۲..... سودہ بنت مسرح کندیہ کی روایت ہے کہ میں بھی ان عورتوں میں شامل تھی جو فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دردزہ کے وقت ان کے پاس موجود تھیں چنانچہ نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہا کا کیا حال ہے میری بیٹی کا کیا حال ہے میں اس پر قربان جاؤں؟ میں

نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ تکلیف میں ہے فرمایا: جب بچہ جنم دے دے مجھے بتانے سے پہلے کچھ نہیں کرنا۔ سودہ رضی اللہ عنہ کہتی ہیں: فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بچہ جنم دیا: میں نے بچے کی ناف کاٹی اور بچے کو زرد رنگ کے کپڑے میں لپیٹ لیا۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: میری بیٹی کا کیا ہوا میں اس پر فدا جاؤں اس کا کیا حال ہے وہ کیسی ہے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس نے بچہ جنم دیا ہے اور میں نے اس کی ناف کاٹ دی ہے اور اسے زرد رنگ کے کپڑے میں لپیٹ دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: تم نے میری نافرمانی کی میں نے عرض کیا: میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی معصیت سے پناہ مانگتی ہوں۔ یارسول اللہ! میں نے اس کی ناف کاٹی ہے اور اس کے علاوہ میرے پاس اس کا کوئی چارہ کار نہیں تھا فرمایا: اسے میرے پاس لاؤ۔ بچہ لیکر میں حاضر ہوئی۔ آپ نے زرد رنگ کا کپڑا پھینک دیا اور بچہ سفید کپڑے میں لپیٹا اور اس کے منہ میں لعاب ڈالا۔ پھر فرمایا: میرے پاس علی کو بلالاؤ میں علی رضی اللہ عنہ کو بلا لائی آپ نے علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے علی اس کا نام کیا رکھا ہے؟ عرض کیا: یارسول اللہ جعفر نام رکھا ہے فرمایا نہیں بلکہ اس کا نام حسن ہے اور اس کے بعد حسین ہے اور تو ابوالحسن والحسین ہے۔

رواہ ابن مندہ وابونعیم وابن عساکر ورجالہ ثقات

۳۷۶۵۳..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت حسن کو پکڑتے اور اپنے ساتھ چمٹا لیتے پھر فرماتے: یا اللہ! یہ میرا بیٹا ہے میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی محبت کر اور جو اس سے محبت کرے اس سے بھی محبت کر۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۶۵۴..... حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ منبر پر بٹھایا اور فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرائے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۷۶۵۵..... محمد بن سیرین کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حسن رضی اللہ عنہ بن علی کی طرف دیکھ کر فرمایا: یا اللہ! اسے سلامتی میں رکھ اور اس میں سلامتی ڈال دے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۶۵۶..... سعید بن زید کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت حسن کو گود میں لے کر فرمایا: یا اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔ رواہ الطبرانی وابونعیم

۳۷۶۵۷..... "مسند حسین بن عوف خثعمی" مقدام بن معدیکرب اور عمرو بن اسود حضرت معاملہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مقدام سے کہا: مجھے خبر دی گئی ہے کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ وفات پا گئے ہیں؟ مقدام نے انا للہ پڑھا معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کیا تم اسے ایک بڑی مصیبت سمجھتے ہو؟ مقدام نے جواب دیا: کیوں نہیں یہ تو ایک بڑی مصیبت ہے، چونکہ رسول اللہ ﷺ نے حسن رضی اللہ عنہ کو اپنی گود میں بٹھایا ہے اور فرمایا: یہ مجھ سے ہے اور حسین علی سے ہے۔ رواہ الطبرانی عن خالد بن معدان

۳۷۶۵۹..... زہری حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ میں رسول اللہ ﷺ سے سب سے زیادہ مشابہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ تھے۔ رواہ ابونعیم

فضائل حضرت حسین رضی اللہ عنہ

۳۷۶۶۰..... محمد بن سیرین حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک عبید اللہ بن زیاد کے پاس لایا گیا میں وہاں موجود تھا عبید اللہ بن زیاد سر مبارک کو چھڑی سے کریدنے لگا میں نے کہا: خبردار حضرت حسین رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔ رواہ ابونعیم

۳۷۶۶۱..... ابوالبختری کہتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ منبر پر کھڑے خطاب کر رہے تھے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا: میرے باپ کے منبر سے نیچے اترو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: منبر تمہارے باپ کا ہے میرے باپ کا نہیں۔ تمہیں کس نے بتایا ہے؟ اتنے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا: اسے کسی نے بھی نہیں بتایا۔ اے دھوکا باز میں تمہیں کچوکے لگاؤں

گا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے بھائی کے بیٹے کو کچھ کہے مت لگاؤ اس نے سچ کہا یہ اس کے باپ کا منبر ہے۔

رواہ ابن عساکر وقال ابن کثیر: سندہ ضعیف

کلام: ......ابن کثیر کے مطابق یہ حدیث ضعیف ہے۔

۳۷۶۶۲......حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس منبر پر چڑھ گیا اور میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: میرے باپ کے منبر سے نیچے اتر جاؤ اور اپنے باپ کے منبر پر چڑھ جاؤ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے باپ کا کوئی منبر نہیں ہے عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنے پاس بٹھا لیا جب منبر سے نیچے اترے مجھے اپنے ساتھ اپنے گھر لے گئے اور فرمایا: اے بیٹے! تمہیں یہ بات کس نے سکھائی ہے میں نے جواب دیا: مجھے کسی نے نہیں سمجھائی عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بیٹے اگر تم ہمارے پاس آؤ اور ہمارے ساتھ کھانا کھاؤ۔ حسین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک دن میں عمر رضی اللہ عنہ کے گھر پر آیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تنہائی میں بیٹھے ہوئے تھے جبکہ دروازے پر ابن عمر رضی اللہ عنہما تھے: ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے اندر جانے کی اجازت نہ دی میں واپس لوٹ گیا اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجھ سے ملاقات ہوئی اور فرمایا: اے بیٹے تم ہمارے پاس کیوں نہیں آئے میں نے جواب دیا: میں آیا تھا لیکن آپ معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے میں نے دروازے پر ابن عمر کو دیکھا میں واپس لوٹ آیا فرمایا: تم عبداللہ بن عمر کی بنسبت اجازت کے زیادہ حقدار ہو ہمارے سروں پر جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اگایا ہے وہ تم دیکھ رہے ہو اور پھر تم ہی ہو عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے سر پر ہاتھ رکھا۔

رواہ ابن سعد وابن راھویہ والخطیب

۳۷۶۶۳......"مسند علی" نجی کی روایت ہے کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر میں تھے جب نینوی پہنچے فرمایا: اے ابوعبداللہ صبر کروائے ابوعبداللہ فرات کے کنارے صبر کرو حضرت علی رضی اللہ عنہ صفین کی طرف جا رہے تھے میں نے کہا: اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کی آنکھیں آنسوؤں سے بہہ رہی تھیں میں نے عرض کیا: یا نبی اللہ آپ کو کسی نے غصہ دلایا ہے آپ کی آنکھوں سے آنسو کیوں بہہ رہے ہیں؟ فرمایا: جی ہاں، تھوڑی دیر پہلے میرے پاس سے جبرئیل امین آئے ہیں انھوں نے مجھے حدیث سنائی ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ فرات کے کنارے قتل کیا جائے گا کیا میں تمہیں وہاں کی مٹی نہ سونگھا دوں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ بڑھایا پھر مٹی اٹھائی اور مجھے دے دی میں اپنی آنکھوں پر قابو نہ پا سکا حتیٰ کہ آنسو بہنے لگے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل وابویعلی واسعید بن المنصور

۳۷۶۶۴......شیبان بن مخرم کی روایت ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کربلاء پہنچے میں ان کے ساتھ تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس جگہ کچھ شہداء قتل کیے جائیں گے سوائے شہداء بدر کے ان کی مانند شہداء نہیں ہوں گے۔ رواہ الطبرانی

۳۷۶۶۵......یعلی بن مرہ عامر کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حسن وحسین رضی اللہ عنہ دوڑتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے رسول اللہ ﷺ نے دونوں صاحبزادوں کو اپنے ساتھ چمٹا لیا اور فرمایا: بلاشبہ اولاد باعث بخل اور باعث سستی ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ والرامھرمزی فی الامثال

۳۷۶۶۶......مطلب بن عبداللہ بن حطب، ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کرتے ہیں: ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ایک دن نبی کریم ﷺ میرے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے اور آپ نے فرمایا: میرے پاس کوئی نہ داخل ہونے پائے میں انتظار میں بیٹھ گئی، چنانچہ حسین رضی اللہ عنہ داخل ہوئے اور میں نے نبی کریم ﷺ کی درد بھری رونے کی آواز سنی میں نے جھانک کر دیکھا چنانچہ حسین رضی اللہ عنہ آپ کی گود میں تھے یا آپ کے پہلو میں بیٹھے ہوئے تھے آپ حسین رضی اللہ عنہ کے سر پر دست شفقت پھیر رہے تھے اور ساتھ ساتھ رو رہے تھے آپ نے فرمایا: جبرئیل امین ہمارے پاس تھے انھوں نے کہا: کیا تم اس سے محبت کرتے ہو؟ میں نے کہا: رہی بات دنیاوی محبت کی سو میں کرتا ہوں فرمایا: عنقریب تمہاری امت اسے (حسین رضی اللہ عنہ کو) ایسی سرزمین میں قتل کرے گی جسے کربلا کہا جاتا ہے جبرئیل امین نے کربلاء کی مٹی اٹھائی اور نبی کریم ﷺ کو دکھلائی چنانچہ واقعہ کربلا کے دوران جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کر لیا گیا تو انھوں نے لوگوں سے پوچھا: اس سرزمین کا نام کیا ہے؟

لوگوں نے جواب دیا: یہ سرزمین کربلاء ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا ہے یہ سرزمین کرب وبلاء (دکھ تکلیف اور آزمائشوں سے پر) ہے۔

رواہ ابن ماجه والطبرانی و ابونعیم

۳۷۶۶۷ ... ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک دن لیٹے ہوئے تھے یکا یک اٹھ بیٹھے اور آپ پریشان حال تھے آپ کے ہاتھ میں سرخ رنگ کی مٹی تھی آپ اسے الٹ پلٹ رہے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ کیسی مٹی ہے؟ فرمایا: مجھے جبرئیل امین نے خبر دی ہے کہ یہ (حسین رضی اللہ عنہ رحمۃ اللہ علیہ) سرزمین عراق میں قتل کیا جائے گا۔ میں نے جبرئیل امین سے کہا: مجھے اس زمین کی مٹی دکھلاؤ چنانچہ جبرائیل امین نے مٹی دکھلا کر کہا: یہ وہاں کی مٹی ہے۔ رواہ الطبرانی

۳۷۶۶۸ ... ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ایک مرتبہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے میں دروازے کے پاس سورہی تھی میں نے جھانک کر دیکھا کہ نبی کریم ﷺ کے ہاتھ میں کوئی چیز ہے جسے وہ الٹ پلٹ رہے ہیں میں نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے آپ کو جھانک کر دیکھا آپ اپنی ہتھیلی میں کوئی چیز الٹ پلٹ رہے تھے جبکہ بچہ آپ کے بطن مبارک پر سوار تھا اور آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: جبرئیل امین میرے پاس اس سرزمین کی مٹی لائے تھے جہاں یہ بچہ قتل کیا جائے گا انھوں نے مجھے خبر دی ہے کہ میری امت اسے قتل کرے گی۔

رواہ ابن ابی شیبة

۳۷۶۶۹ ... حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: بارش کے فرشتہ نے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے اجازت طلب کی آپ نے اسے اجازت دی اور فرمایا: اے ام سلمہ! دروازے پر حفاظت کرنا کوئی نہ داخل ہونے پائے۔ چنانچہ حسین رضی اللہ عنہ آئے اور چھلانگ لگا کر اندر داخل ہو گئے اور نبی کریم ﷺ کے کاندھے پر چڑھ کر بیٹھنا شروع کر دیا۔ فرشتے نے آپ ﷺ سے کہا: کیا آپ اس سے محبت کرتے ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔ وہ بولا: آپ کی امت کے لوگ اسے قتل کریں گے۔ اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس جگہ کی مٹی بھی دکھا سکتا ہوں جہاں یہ قتل کیا جائے گا۔ فرشتے نے اپنا پر مارا اور سرخ رنگ کی مٹی لا دکھائی۔ چنانچہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے وہ مٹی اٹھالی اور اپنی چادر کے آنچل میں باندھ لی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم کہا کرتے تھے کہ حسین رضی اللہ عنہ کربلاء میں قتل کیے جائیں گے۔ رواہ ابونعیم

فضائل حسنین کریمین رضی اللہ عنہما

۳۷۶۷۰ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ کے کاندھوں پر دیکھا۔ میں نے کہا: تم دونوں کے نیچے بہت اچھی سواری ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اور دونوں سوار بھی تو بہت اچھے ہیں۔

رواہ ابویعلی و ابن شاهین فی السنة

۳۷۶۷۱ ... جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حسن وحسین رضی اللہ عنہ کا وظیفہ ان کے باپ کی بمثل مقرر کر رکھا تھا۔ رواہ ابوعبید فی الاموال وابن سعد

۳۷۶۷۲ ... جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس یمن سے کچھ جوڑے آئے آپ رضی اللہ عنہ نے جوڑے لوگوں میں تقسیم کر دیئے لوگ نئے نئے جوڑے پہن کر واپس جاتے جب کہ آپ رضی اللہ عنہ منبر اور روضہ اور اس کے درمیان تشریف فرما تھے۔ لوگ آتے سلام کرتے اور آپ کو دعائیں دے کر واپس چلے جاتے اتنے میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ اپنی والدہ کے گھر سے باہر نکلے اور لوگوں سے آگے نکل آئے جب کہ انھوں نے یہ جوڑے نہیں پہنے ہوئے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دونوں صاحبزادوں کو اپنے پاس بٹھایا اور پھر درد بھری آواز میں فرمایا اللہ کی قسم میرے پاس کوئی جوڑا باقی نہیں رہا جو اس میں آپ کو پہناؤں۔ حسن رضی اللہ عنہ وحسین رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ نے اپنی رعیت کو جوڑے پہنا دیئے بہت اچھا کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: دونوں جو لوگوں سے آگے نکل آئے اور ان کے پاس کوئی جوڑا نہیں یہ بڑی گراں بار بات ہوئی پھر آپ نے یمن کے گورنر کو خط لکھا کہ حسن رضی اللہ عنہ

وحسین رضی اللہ عنہ کے لیے جلد از جلد دو جوڑے بھیجو۔ چنانچہ گورنر یمن نے دو جوڑے بھیجے عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں پہنچا دئے۔ رواہ ابن سعد

۳۷۶۷۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: جو شخص گردن سے اوپر کسی کو رسول اللہ ﷺ کے مشابہ دیکھنا چاہتا ہے وہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے اور جو گردن سے نیچے آور ٹخنوں سے اوپر کسی کو رسول اللہ ﷺ کے مشابہ دیکھنا چاہتا ہے وہ حسین بن علی کو دیکھ لے۔

رواہ الطبرانی وابو نعیم

۳۷۶۷۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص رسول اللہ ﷺ کو سر اور گردن کے درمیان چہرے کو دیکھنا چاہتا ہو وہ حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے اور جو گردن سے نیچے نیچے دیکھنا چاہے وہ حسین رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی صورت اقدس دونوں کو منقسم ہو کر چلی ہے۔

رواہ الطبرانی

۳۷۶۷۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حسن حسین اور محسن کے نام رسول اللہ ﷺ نے رکھے ہیں اور ان کی طرف سے عقیقہ بھی آپ نے کیا ہے۔ آپ ہی نے ان کے سر مونڈھے اور بالوں کے برابر صدقہ کیا پھر آپ ہی کے حکم سے ان کی ناف کاٹی گئی اور ان کے ختنے بھی کئے گئے۔

رواہ الطبرانی وابن عساکر

۳۷۶۷۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب حسن رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے میں نے اس کا نام حرب رکھا اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ تم نے اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے۔ فرمایا: بلکہ اس کا نام حسن ہے جب حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہوا میں نے اس کا نام حرب رکھا اتنے میں رسول کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ اس کا کیا نام رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: اس کا نام حرب رکھا ہے فرمایا: بلکہ اس کا نام حسین ہے۔ جب محسن پیدا ہوا میں نے اس کا نام حرب رکھا اتنے میں نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا مجھے میرا بیٹا دکھاؤ تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے فرمایا: بلکہ اس کا نام محسن ہے۔ پھر فرمایا: میں نے ان کے نام ہارون علیہ السلام کے بیٹوں کے نام پر رکھے ہیں۔ ان کے نام یہ تھے شبر شبیر اور مشبر۔

رواہ الطبرانی واحمد بن حنبل وابن ابی شیبة وابن جریر وابن حبان والطبرانی والدولابی فی الذریة الطاهرة والبیهقی والضیاء

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الادب ۱۳۳۔

۳۷۶۷۷..... "ایضاً" محمد بن حنفیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بڑے بیٹے کا نام حمزہ رکھا حسین رضی اللہ عنہ کا نام جعفر (ان کے چچا کے نام پر) رکھا رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا جب آ گئے فرمایا: میں نے اپنے ان دو بیٹوں کا نام تبدیل کر دیا ہے میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے ان کے نام حسن اور حسین رکھے۔

رواہ احمد بن حنبل وابویعلی وابن جریر والدولابی فی الذریة الطاهرة والبیهقی والضیاء

۳۷۶۷۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حسن رضی اللہ عنہ سینے سے لے کر سر تک رسول اللہ ﷺ کے زیادہ مشابہ تھے جب کہ حسین رضی اللہ عنہ سینے سے نیچے نیچے رسول اللہ ﷺ کے زیادہ مشابہ تھے۔ رواہ ابوداؤد الطیالسی واحمد بن حنبلؒ والترمذی وقال حسن غریب وابن حبان والدولابی فی الذریة الطاهرة والبیهقی فی الدلائل والضیاء

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۷۸۹۔

۳۷۶۷۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ کریم ﷺ جنازہ گاہ میں بیٹھے ہوئے تھے اچانک حسن اور حسین لڑ پڑے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ابھی وہاں موجود تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے حسین! حسن کو پکڑو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ حسن پر چڑھائی کروا رہے ہیں حالانکہ وہ بڑا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ جبرائیل امین کھڑے ہیں وہ کہہ رہے ہیں: اے حسین! حسن کو پکڑو۔ رواہ ابن شاهین ومنده لاباس به الا ان فیه انقطاعاً

۳۷۶۸۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: کیا تم راضی نہیں ہو کہ تمہارے یہ دونوں بیٹے نوجوان جنت کے سردار ہوں البتہ میرے خالہ زاد بھائیوں یعنی یحییٰ و عیسیٰ علیہ السلام کے سردار نہیں ہوں گے۔ رواہ ابن شاهین

۳۷۶۸۱..... سلمہ بن کہیل کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اپنے متعلق اور اپنے اہل بیت کے متعلق خبر نہ دوں؟ سو حسین مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ رہی بات حسن کی سو وہ تمہیں ادنیٰ قسم کے لوگوں کی طرف سے بے نیاز نہیں کر سکتا۔ رہی بات عبداللہ بن جعفر کی سو وہ وفادار سایہ ہے۔ رواہ الشیدااى فى الالقاب

۳۷۶۸۲..... مسند انس ثابت بنانی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا حسن اور حسین نوجوانان جنت کے سردار ہیں۔ رواہ ابونعیم

۳۷۶۸۳..... ''مسند براء بن عازب'' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حسن رضی اللہ عنہ حسین رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں لہٰذا جو کچھ مجھ پر حرام ہے اس پر بھی حرام ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۶۸۴..... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ہمیں کھانے کی دعوت دی گئی راستے میں دیکھا کہ حسین رضی اللہ عنہ بچوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں نبی کریم ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم سے آگے بڑھ گئے اور حسین رضی اللہ عنہ کی طرف اپنے ساتھ پھیلا لیے حسین رضی اللہ عنہ نے اِدھر اُدھر بھاگنا شروع کر دیا رسول اللہ ﷺ نے انھیں ہنسانا شروع کر دیا اور پھر پکڑ لیے آپ نے ایک ہاتھ حسین کی ٹھوڑی کے نیچے رکھا اور دوسرا ہاتھ سر اور کانوں کے درمیان پھر حسین رضی اللہ عنہ کو گلے لگالیا اور انھیں بوسہ دینے لگے پھر فرمایا حسینہ مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں جو شخص حسین سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے اور حسن و حسین دونوں اسے ہیں۔

رواہ الطبرانی عن یعلی بن عمرہ

۳۷۶۸۵..... ''ایضاً'' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ام ایمن رضی اللہ عنہا آ گئیں اور بولی: یا رسول اللہ ﷺ حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ کہیں گم ہو گئے ہیں یہ لگ بھگ دوپہر کا وقت تھا رسول کریم ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ اور میرے بیٹوں کو تلاش کرو چنانچہ ہر شخص کا جس طرف منہ تھا چل پڑا جب کہ میں نبی کریم ﷺ کی طرف چل پڑا حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ پہاڑ کے دامن میں آ گئے کیا دیکھتے ہیں کہ حسن رضی اللہ عنہ و حسین رضی اللہ عنہ ایک دوسرے سے چمٹے ہوئے ہیں اور سامنے ایک (بڑا) سانپ اپنی دم پر کھڑا ہے اور منہ سے گویا آگ کے شعلے نکال رہا ہے رسول اللہ ﷺ کی طرف لپکے اور وہ انسانی شکل میں رسول اللہ ﷺ کی طرف مخاطب ہوا اور پھر کسی سوراخ میں جا گھسا۔ پھر آپ ﷺ نے دونوں کو الگ الگ کیا اور ان کے چہروں پر دست شفقت پھیرا اور فرمایا: میرے ماں باپ تمہارے اوپر قربان جائیں اللہ تعالیٰ عزت عطا فرمائے۔ پھر ایک کو دائیں کاندھے پر اور دوسرے کو بائیں کاندھے پر اٹھایا میں نے عرض کیا: تم دونوں کے لیے خوشخبری ہے تمہاری سواری بہت اچھی سواری ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اور یہ سوار بھی تو بہت اچھے ہیں اور ان کا باپ ان سے افضل ہے۔ رواہ الطبرانی عن سلمان

۳۷۶۸۶..... ''مسند بریدہ'' بریدہ'' کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اتنے میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حسین سامنے سے آئے اور انھوں نے سرخ رنگ کی قمیص پہن رکھی تھیں یہ دونوں گرتے پڑتے آگے چلتے رہے رسول کریم ﷺ منبر سے نیچے اترے اور دونوں کو پکڑ کر اپنے سامنے بٹھالیا پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا'' انما اموالکم و اولادکم فتنہ ''یعنی مال اور اولاد فتنہ ہے جب میں نے انھیں دیکھا مجھ سے صبر نہ ہو سکا پھر آپ نے دوبارہ خطبہ شروع کر دیا۔ رواہ ابن ابی شیبة واحمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی وقال حسن غریب' انسائی وابن ماجه و ابویعلی وابن خزیمة و ابن حبان والحاکم والبیهقی الضیاء

۳۷۶۸۷..... ''مسند جابر'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا جب کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ و حسین رضی اللہ عنہ آپ کی پیٹھ پر بیٹھے تھے اور آپ فرما رہے تھے: تمہارا اونٹ بہت اچھا اونٹ ہے اور تم سوار بھی بہت اچھے ہو۔ رواہ الرامهرمزی فی الامثال وابن عساکر وفیه مسروح ابو شهاب الحدثی عن سفیان الثوری قال فی المغغی. ضعیف

کلام:..... مغنی میں میں اس حدیث کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

۳۷۶۸۸..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے آپ نے حضرت علی بن ابی طالب سے فرمایا:

اے ابوریحانتین! میں تمہیں دنیا میں اپنے دونوں پھولوں کی وصیت کرتا ہوں عنقریب تمہارے دونوں رکن گر جائیں گے اللہ تعالیٰ ہی کارساز ہے، چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ میرا ایک رُکن تھا پھر جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا دنیا سے رخصت ہوئیں فرمایا: یہ میرا دوسرا رکن تھا جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

رواہ ابونعیم فی المعرفة والدیلمی وابن عساکر وابن النجار فیه حماد بن عیسی غریق والجحفة ضعیف

کلام:.......حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں حماد بن عیسیٰ ضعیف ہے۔

۳۷۶۸۹.....حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے حسن اور حسین رضی اللہ عنہ کو اپنی پیٹھ پر اٹھا رکھا تھا اور آپ فرما رہے تھے: تمہارا اونٹ بہت اچھا اونٹ ہے اور تم دونوں کا بوجھ بھی اچھا بوجھ ہے۔ رواہ ابن عدی وابن عساکر

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الالحفاظ ۴۵۷۴ والمتناهیة ۴۱۳۔

۳۷۶۹۰.....جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو اپنی پیٹھ پر اٹھا رکھا تھا اور آپ چل رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: تمہارا اونٹ بہت اچھا اونٹ ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور دونوں سوار بھی بہت اچھے ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۶۹۱.....حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ صلح فرمائے گا ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں پر صلح کرائے گا مسلمانوں کی دو جماعتوں کے درمیان۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۶۹۲.....حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب حسن رضی اللہ عنہ پیدا ہوا میں نے اس کا نام حرب رکھا اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: میرے پاس میرا بیٹا لاؤ تم نے اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے آپ نے فرمایا: بلکہ اس کا نام حسن ہے۔ جب حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہوا میں نے اس کا نام حرب رکھا اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ اور تم نے اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے آپ نے فرمایا: بلکہ اس کا نام حسین ہے جب تیسرا بیٹا پیدا ہوا میں نے اس کا نام حرب رکھا آپ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: میرا بیٹا مجھے دکھاؤ اور اس کا نام کیا رکھا ہے میں نے عرض کیا: حرب آپ نے فرمایا: بلکہ اس کا نام محسن ہے پھر فرمایا: میں نے ان کے نام ہارون علیہ السلام کے بیٹوں کے ناموں پر رکھے ہیں ان کے نام شبر شبیر اور مشبر تھے۔

رواہ الطبرانی

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الادب ۱۳۳۔

۳۷۶۹۳.....''مسند جہنم غیر منسوب'' ذوالکارع جہم رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا حسن اور حسین نوجوانان جنت کے سردار ہیں۔ رواہ ابن من وابونعیم وابن عساکر

۳۷۶۹۴.....حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن ہم نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ اقدس پر خوشی کے آثار دیکھے ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! چہرہ اقدس سے آج خوشی وسرور کے آفتاب چمک رہے ہیں؟ ارشاد فرمایا: مجھے خوشی اور سرور کیوں نہیں ہوا میرے پاس جبرائیل امین آئے تھے انھوں نے مجھے خبر دی ہے کہ حسن اور حسین نوجوانان جنت کے سردار ہیں اور ان کا باپ ان سے افضل ہے۔

رواہ الطبرانی وابن عساکر

۳۷۶۹۵.....''ایضاً'' میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاں ایک رات بسر کی میں نے آپ کے ہاں ایک شخص دیکھا آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے (اسے) دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ جی ہاں آپ نے فرمایا یہ فرشتہ ہے جب سے مجھے مبعوث کیا گیا ہے یہ میرے پاس نازل نہیں ہوا آج رات میرے پاس آیا ہے اس نے مجھے خوشخبری دی ہے کہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہ نوجوانان جنت کے سردار ہیں۔ رواہ الطبرانی

۳۷۶۹۶.....''ایضاً'' میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی پھر آپ نے عشاء کی نماز پڑھی

اور پھر باہر نکل گئے پھر فرمایا: ایک فرشتہ میرے پاس آیا ہے جس نے اپنے رب تعالیٰ سے اجازت طلب کی تھی کہ میرے پاس سلام بجالائے اس نے مجھے خوشخبری سنائی ہے کہ حسن اور حسین نوجوان جنت کے سردار ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۷۶۹۷ ...... مسند حصین بن عوف خثعمی'' ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے پاس ٹھہرے اتنے میں حضرت حسن یا حضرت حسین باہر تشریف لائے آپ نے فرمایا: تجھ پر میرے ماں باپ فدا ہوں اے چھوٹی آنکھ والے اوپر چڑھ پھر آپ نے اسے انگلی سے پکڑ لیا بچہ آپ کے کاندھے پر چڑھ گیا پھر دوسرا بچہ حسن رضی اللہ عنہ یا حسین رضی اللہ عنہ باہر آیا رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: مرحبا میرے والدین تجھ پر فدا ہوں۔ چھوٹی آنکھ والے اوپر چڑھ آپ نے بچے کی انگلی پکڑی اور اسے بھی کاندھے پر بٹھا دیا۔ پر نبی کریم ﷺ نے دونوں کی گردنیں پکڑیں اور ان کے منہ اپنے منہ مبارک کے ساتھ لگا لئے پھر فرمایا! یا اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر اور جو ان سے محبت کرے اس سے بھی محبت کر۔ رواہ الطبرانی عن ابی ھریرة

۳۷۶۹۸ ...... ''مسند خباب ابی السائب'' خباب ابوسائب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے ان دو کانوں نے سنا اور میری ان دو آنکھوں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے حسن رضی اللہ عنہ یا حسین رضی اللہ عنہ کو اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑ رکھا تھا اور اس کے دونوں قدم رسول اللہ ﷺ کے قدموں پر تھے آپ فرما رہے تھے: چھوٹے چھوٹے قدموں والے چھوڑ چھوٹی آنکھوں والے اوپر چڑھ جاؤ وہ لڑکا آپ کے کاندھے پر چڑھ گیا حتیٰ کہ اس کے پاؤں رسول اللہ ﷺ کے سینہ مبارک کے پاس تھے پھر آپ نے اس سے فرمایا: اپنا منہ کھولو پھر آپ نے اسے بوسہ دیا فرمایا: یا اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔ رواہ الطبرانی عن ابی ھریرة

۳۷۶۹۹ ...... حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی پیٹھ پر چڑھے ہوئے تھے اور چھلانگیں لگا رہے تھے جب کہ آپ انہیں ہاتھ سے پکڑ لیتے آپ اپنی کمر اوپر اٹھا لیتے اور وہ دونوں امین پر کھڑے ہو جائے جب فارغ ہوئے آپ نے دونوں کو اپنی گود میں بیٹھایا اور پھر فرمایا: میرے یہ دونوں بیٹے دنیا میں میرے پھول ہیں۔ رواہ ابن عدی وابن عساکر

۳۷۷۰۰ ...... حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے سجدہ کیا اور آپ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اتنے میں حسن رضی اللہ عنہ نے چھلانگ لگائی اور آپ کی کمر یا گردن پر چڑھ گئے آپ نے آرام سے بچے کو اپنے اوپر سے اٹھا کر نیچے رکھا تا کہ گر نہ جائے آپ نے اس طرح کی بار کیا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے آپ نے بچے کو اپنے ساتھ چمٹا لیا اور بوسہ دینے لگے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ جس طرح اس بچے کے ساتھ کر رہے ہیں ہم نے آپ کو کسی کے ساتھ اس طرح کرتے نہیں دیکھا آپ نے فرمایا: میرا یہ بیٹا دنیا میں میرا پھول ہے اور یہ سردار ہے عنقریب اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کرائے گا۔

رواہ احمد بن حنبل والدوپانی وابن عساکر

۳۷۷۰۱ ...... حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہارون علیہ السلام نے اپنے دو بیٹوں کے نام شبر اور شبیر رکھے تھے میں نے بھی ان کے بیٹوں کے ناموں پر اپنے دونوں بیٹوں کے نام حسن اور حسین رکھے ہیں۔ رواہ ابونعیم

۳۷۷۰۲ ...... ''مسند شداد بن ھاد'' حضرت شداد بن ھاد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کو نماز کے لیے کہا گیا: آپ باہر تشریف لائے درانحالیکہ آپ نے حسن رضی اللہ عنہ یا حسین رضی اللہ عنہ کو اٹھا رکھا تھا آپ نے بڑے کو اپنے قریب بٹھا دیا اور آپ نے ایک سجدہ بہت طویل کر دیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے صرف میں نے سر اٹھا لیا کیا دیکھتا ہوں کہ لڑکا رسول اللہ ﷺ کی کمر پر چڑھا ہوا ہے میں دوبارہ سجدہ میں چلا گیا جب رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرا اصحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے یہ سجدہ و بہت طویل کیا گویا آپ پر وحی نازل ہو رہی تھی۔ آپ نے فرمایا: ایسا نہیں لیکن میرا بیٹا میری کمر پر چڑھ گیا تھا میں نے اچھا نہیں سمجھا کہ جلدی کروں حتیٰ کہ یہ اپنا شوق پورا کرے۔

رواہ ابن ابی شیبة

۳۷۷۰۳ ...... ''ایضاً'' عبداللہ بن شداد اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ مغرب عشاء ظہر، عصر میں سے کسی ایک نماز کے لیے تشریف لائے اور آپ نے حسن رضی اللہ عنہ یا حسین رضی اللہ عنہ کو اٹھا رکھا تھا نبی کریم ﷺ آگے تشریف لے گئے اور بچے کو اپنے

قریب ہی بٹھادیا پھر آپ نے تکبیر کی اور دوران نماز ایک سجدہ بہت طویل کردیا میں نے جو سراٹھا کر دیکھا کیا دیکھتا ہوں کہ بچہ آپ کی کمر پر چڑھا ہوا ہے میں دوبارہ سجدے میں چلا گیا جب رسول اللہ ﷺ نے نماز پوری کی لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے بہت طویل سجدہ کیا ہے حتیٰ کہ ہم سمجھے کہ آپ پر وحی نازل ہورہی ہے یا کوئی حادثہ پیش آ گیا ہے آپ نے فرمایا: اس میں سے کچھ بھی نہیں ہوالیکن میرا بیٹا مجھ پر چڑھ گیا تھا میں نے اچھا نہیں سمجھا کہ اسے جلدی اتار دوں۔رواہ ابن عساکر

۳۷۷۰۴...... "مسند ابی ہریرہ" حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا ہے اوران دونوں کانوں نے سنا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حسن رضی اللہ عنہ یا حسین رضی اللہ عنہ کو ہاتھ سے پکڑ رکھا تھا اور آپ فرمار ہے تھے: اے چھوٹی آنکھ والے اوپر چڑھ لڑکے نے اپنا پاؤں نبی کریم ﷺ کے پاؤں پر رکھ دیا پھر آپ نے لڑکے کو اوپر اٹھالیا اور اپنے سینے پر رکھ دیا۔ آپ نے فرمایا: اپنا منہ کھولو۔ پھر آپ نے اسے بوسے دیئے اور فرمایا: یا اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔رواہ ابن ابی شیبة

۳۷۷۰۵......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا اور ان دونوں کانوں نے سنا کہ رسول کریم ﷺ نے حسن رضی اللہ عنہ یا حسین رضی اللہ عنہ میں سے کسی ایک کو اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا تھا اور آپ فرمار ہے تھے: اے چھوٹی آنکھ والے اوپر چڑھ لڑکے نے اپنے پاؤں نبی کریم ﷺ کے پاؤں پر رکھ دیئے آپ نے لڑکے کو اپنے سینے پر بٹھالیا اور فرمایا: منہ کھولو۔ لڑکے نے منہ کھولا اور آپ بوسے دینے لگے۔ پھر فرمایا: یا اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔رواہ ابن عساکر

۳۷۷۰۶......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز پڑھار ہے تھے جب کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ آپ کی پیٹھ پر چھلانگیں لگار ہے تھے جب نماز سے فارغ ہوئے تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا یارسول اللہ! کیا میں ان دونوں کو ان کی ماں تک نہ پہنچادوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں اتنے میں بجلی کوندی اور دونوں لڑکے اپنی ماں کے پاس داخل ہوگئے۔رواہ ابن عساکر

۳۷۷۰۷......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز عشاء پڑھ رہے تھے جب آپ سجدہ کرتے تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ آپ کی پشت مبارک پر چڑھ جاتے جب آپ سجدہ سے سراٹھاتے تو آرام سے سراٹھاتے اور پھر سجدہ میں چلے جاتے جب آپ نے نماز پوری کی آپ نے دونوں بچوں کو اپنی گود میں بٹھالیا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ کیا میں انھیں ماں تک نہ پہنچادوں؟ اتنے میں بجلی کوندی اور دونوں بچے بجلی کی روشنی میں اپنی ماں کے پاس پہنچ گئے۔رواہ ابن عساکر

۳۷۷۰۸......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی تیمارداری کے لیے آئے آپ نے عباس رضی اللہ عنہ کو چارپائی پر بٹھایا اور فرمایا اے چچا: اللہ تعالیٰ نے آپ کا مقام بلند کیا ہے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یہ علی کھڑا ہے اور اندر آنے کی اجازت طلب کررہا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے اور ان کے ساتھ حسن اور حسین رضی اللہ عنہ بھی داخل ہوئے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ یہ آپ کی اولاد ہے آپ نے فرمایا: اے چچا! یہ آپ کی بھی اولاد ہے فرمایا: کیا آپ ان سے محبت کرتے ہیں جس طرح آپ ان سے محبت کرتے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی آپ سے محبت کرے۔رواہ ابن عساکر

۳۷۷۰۹......زینب بنت رافع کی روایت ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا، حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ اپنے والد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں جب کہ آپ ﷺ مرض الوفات میں تھے فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ آپ انھیں کوئی چیز وراثت میں دیتے ہیں آپ نے فرمایا: حسن کے لیے میرا رعب اور میری بقیہ جوانی ہے جب کہ حسین کے لیے میری جرأت اور سخاوت ہے۔رواہ ابن مندہ والطبرانی وابونعیم وابن عساکر

کلام:......حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں قدرے ضعیف ہے۔

۳۷۷۱۰...... "مسند ام ایمن" حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ ام ایمن رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں، فرماتی ہیں: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا نبی اللہ! آپ انھیں کچھ عطا فرمائیں آپ نے فرمایا: میں نے اس بڑے کو رعب اور بردباری عطا کی اور اس چھوٹے کو محبت اور رضاء عطا کی۔رواہ لعسکری فی الامثال

کلام:...... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں ناصح کلمی ہے ابن معین وغیرہ کے بقول یہ راوی غیر ثقہ ہے۔

۳۷۷۱۱...... "مسند اسامہ" حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں کسی کام کے لیے ایک رات نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے درآنحالیکہ آپ نے چادر تلے کوئی چیز ڈھانپ رکھی تھی میں نہیں جانتا تھا کہ وہ کیا چیز ہے جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا میں عرض کیا: یہ کیا چیز ہے جو آپ نے چادر تلے ڈھانپ رکھی ہے آپ نے چادر اٹھائی کیا دیکھتا ہوں کہ آپ کی ایک ران پر حسن رضی اللہ عنہ ہیں اور دوسری پر حسین رضی اللہ عنہ آپ نے فرمایا: یہ میرے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں یا اللہ ان دونوں سے محبت رکھ میں ان سے محبت کرتا ہوں اور جو ان سے محبت کرے اس سے تو بھی محبت رکھ۔ (رواہ ابن ابی شیبۃ وعبد بن حمید والترمذی وقال حسن غریب وابن حبان وسعید بن المنصور وزاد ابن ابی شیبۃ یعنی ابن ابی شیبہ میں اضافہ ہے کہ آپ نے تین بار فرمایا)

۳۷۷۱۲...... "مسند علی" حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا جب کہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہ آپ کی پشت مبارک پر بیٹھے کھیل رہے تھے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ ان سے محبت کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں ان سے محبت کیوں نہیں کروں گا حالانکہ یہ دونوں دنیا میں میرے پھول ہیں۔ رواہ ابو نعیم

قتل حسین رضی اللہ عنہ

۳۷۷۱۳...... مطلب بن عبداللہ بن حطب کہتے ہیں جب حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کر لیا گیا تو آپ ﷺ نے پوچھا: اس زمین کا نام کیا ہے؟ جواب دیا گیا: اس کا نام کربلاء ہے حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا: یہ سرزمین کرب و بلا! (یعنی مشقت وازمائش والی زمین) ہے۔ رواہ الطبرانی

۳۷۷۱۴...... "مسند سیدنا حسن بن علی" محمد بن عمرو بن حسین کہتے ہیں: ہم کربلاء میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے شمر ذی الجوشن کی طرف دیکھ کر فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گویا میں سیاہ اور سفید کتے کی طرف دیکھ رہا ہوں جو میرے اہل بیت کا خون پی رہا ہے۔ چنانچہ شمر ذی الجوشن کے چہرے پر برص کے داغ تھے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۷۱۵...... "ایضاً" عبیداللہ بن حُر کی روایت ہے کہ انھوں نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول کریم ﷺ نے آپ سے اس سفر کے متعلق کچھ وعدہ کیا تھا؟ خود حسین رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۷۱۶...... طاؤس کی روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت حسین رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور عراق کی طرف خروج کرنے کے متعلق مجھ سے مشورہ لینے لگے میں نے کہا: اگر مجھے اعزہ کی اذیت کا ڈر نہ ہوتا تو میں اپنے ہاتھ تمہارے بالوں میں گھسا دیتا۔ تم کہاں جا رہے ہو؟ ایسی قوم کے پاس جا رہے ہو جس نے تمہارے باپ کو قتل کیا تمہارے بھائی کو زخمی کیا: حالانکہ وہ اپنی جان پر کھیل جانے والے تھے حتیٰ کہ انھوں نے مجھ سے یہاں تک کہا ہے: یہ حرم ایک آدمی کی وجہ سے حلال سمجھ لیا جائے گا میں فلاں اور فلاں سرزمین میں قتل کیا جاؤں مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں ہی وہ شخص ہوں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۷۷۱۷...... حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں: میں عبیداللہ بن زیادہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک لایا گیا اور عبیداللہ کے سامنے رکھ دیا گیا عبیداللہ نے چھڑی ہونٹوں پر رکھ دی میں نے عبیداللہ سے کہا: تم ایسی جگہ چھڑی رکھ رہے ہو جہاں میں نے کئی مرتبہ رسول اللہ ﷺ کو بوسہ لیتے دیکھا ہے ابن زیاد بولا: کھڑا ہو جا تجھ بوڑھے کی عقل ختم ہو چکی ہے۔

رواہ الخطیب فی المتفق

۳۷۷۱۸...... محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب عبیداللہ بن زیاد کے پاس حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک لایا گیا میں ابن زیاد کے پاس تھا ابن زیاد نے چھڑی سے سر مبارک کریدنا شروع

کردیا میں نے کہا: خبردار! حسین رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔ رواہ ابو نعیم

۳۷۷۱۹..... ابن ابی نعم کی روایت ہے کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ایک شخص آئے اور مچھر کے خون کے متعلق آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھنے لگا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم کہاں سے ہوں؟ اس نے جواب دیا میں اہل عراق سے ہوں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے دیکھو! یہ مچھر کے خون کے متعلق پوچھ رہا ہے حالانکہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے بیٹے کو قتل کردیا ہے جب کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ یہ دونوں (حسن رضی اللہ عنہ و حسین رضی اللہ عنہ) میرے دنیا کے دو پھول ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری

۳۷۷۲۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں حسین رضی اللہ عنہ کو قتل ہوتے دیکھ رہا ہوں میں اس سرزمین کو بخوبی پہچانتا ہوں جہاں اسے قتل کیا جائے گا وہ دو دریاؤں کے قریب ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۷۷۲۱..... ابو ھرثمہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کربلاء میں تھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سرزمین سے ستر ہزار لوگ اٹھائے جائیں گے اور وہ سب بغیر حساب کے جنت میں داخل کردیئے جائیں گے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۷۷۲۲..... محمد بن سیرین کی روایت ہے کہ آسمان کے کناروں پر یہ سرخی نہیں دیکھی گئی۔ حتیٰ کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ قتل کیے گئے اس کے بعد یہ سرخی چھا گئی اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قتل سے قبل جنگوں میں ابلق۔ (چتکبرے گھوڑے) گم نہیں پائے گئے۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۷۲۳..... "مسند علی رضی اللہ عنہ" ابن سیرین نے اپنے بعض اصحاب سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عمر بن سعد سے فرمایا: اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم ایسے مقام میں کھڑے ہوگے کہ تمہیں جنت اور دوزخ کا اختیار دیا جائے گا اور تم اپنے لیے دوزخ کا انتخاب کروگے۔ رواہ ابن عساکر

حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا

۳۷۷۲۴..... "مسند عمر" اسلم کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور فرمایا: اے فاطمہ رضی اللہ عنہا! اللہ کی قسم! میں کوئی نہیں دیکھا جو رسول اللہ ﷺ کو آپ سے بڑھ کر زیادہ محبوب ہو بخدا رسول اللہ ﷺ کے بعد مجھے بھی آپ سے زیادہ کوئی محبوب نہیں۔ رواہ الحاکم

۳۷۷۲۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تیرے غصہ ہونے کی وجہ سے غضبناک ہوجاتا ہے اور تیری خوشی کی وجہ سے وہ بھی خوش ہوتا ہے۔ رواہ الحاکم وابن النجار

۳۷۷۲۶..... "ایضاً" سوید بن غفلہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی سے شادی کرنے کا پیغام اس کے چچا حارث بن ھشام کو بھیجا اور نبی کریم ﷺ سے مشورہ لیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس کے حسب ونسب کے متعلق سوال کررہے ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں اس کا حسب ونسب جانتا ہوں لیکن کیا آپ مجھے اس عورت سے نکاح کرنے کی اجازت دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں چونکہ فاطمہ رضی اللہ عنہا میرا ٹکڑا ہے مجھے پسند نہیں کہ اسے غمگین کیا جائے یا اسے کوئی دکھ پہنچایا جائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کہا: میں ایسے کام کا ارتکاب نہیں کروں گا جسے آپ ناپسند کرتے ہوں۔ رواہ ابو یعلی

۳۷۷۲۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: کیا تم راضی نہیں ہو کہ تم جنتی عورتوں کی سردار ہو اور تمہارے دونوں بیٹے نوجوانان جنت کے سردار ہوں۔ رواہ البزار

۳۷۷۲۸..... "مسند حذیفہ بن یمان" حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ باہر تشریف لے گئے میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے ہولیا آپ نے فرمایا: میرے پاس ایک فرشتہ آیا ہے وہ اپنے رب سے مجھے سلام کرنے کے لیے اجازت طلب کرتا رہا

ہے اس نے مجھے خبر کی ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا خواتین جنت کی سردار ہے۔رواہ ابن ابی شیبة

۳۷۷۲۹..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اکثر فاطمہ رضی اللہ عنہا کی پیشانی پر بوسہ لیتے تھے۔رواہ ابن عساکر

۳۷۷۳۰..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا جب وہ رسول اللہ ﷺ کی مرض الوفات میں حاضر ہوئی پوچھا کہ جس وقت تو نبی کریم ﷺ پر جھکی تو رو پڑی تھی پھر دوسری بار جھکی ہنس پڑی تھی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: میں پہلی بار جب جھکی تو آپ ﷺ نے مجھے بتایا کہ وہ دنیا سے رخصت ہو رہے ہیں اس پر میں رو پڑی پھر میں دوسری بار جھکی مجھے آپ نے بتایا کہ سب سے پہلے میں آپ کے پاس جاؤں گی اور یہ کہ میں سوائے مریم بنت عمران کے جنت کی بیبیوں کی سردار ہوں اس پر میں ہنس پڑی۔

رواہ ابن ابی شیبة

۳۷۷۳۱..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مرض الوفات میں فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اے فاطمہ رضی اللہ عنہا! اے میری بیٹی! ذرا جھک کر میرے قریب آؤ فاطمہ رضی اللہ عنہا جھک گئی رسول اللہ ﷺ نے تھوڑی دیر سرگوشی کی پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا پیچھے ہٹ گئی اور وہ رو رہی تھی جب کہ عائشہ رضی اللہ عنہا ادھر ہی موجود تھیں تھوڑی دیر بعد پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ذرا جھک کر سر میرے قریب لاؤ فاطمہ رضی اللہ عنہا جھک گئی اور آپ ﷺ نے اس سے سرگوشی کی پھر ہنستی ہوئی پیچھے ہٹ گئی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: اے رسول اللہ کی بیٹی! مجھے بتاؤ رسول اللہ ﷺ نے کیا سرگوشی کی ہے؟ چنانچہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وفائے راز کا عذر ظاہر کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر گراں گزرا چنانچہ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے پاس بلالیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: کیا تم مجھے وہ خبر نہیں بتاؤ گی۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی ہاں اب بتاؤں گی پہلی مرتبہ جب آپ ﷺ نے مجھ سے سرگوشی کی آپ نے بتایا کہ قبل ازیں جبرئیل امین ہر سال ایک بار مجھے قرآن سناتے تھے جب کہ اس سال دو مرتبہ سنا چکے ہیں جبرائیل امین نے یہ خبر بھی دی ہے کہ ہر بعد میں آنے والے نبی کی عمر پہلے نبی کی عمر کے نصف ہوتی ہے اور عیسیٰ علیہ السلام ایک سو بیس (۱۲۰) سال زندہ رہے ہیں میں یہی سمجھتا ہوں کہ ساٹھ سال پورے ہونے پر میں دنیا سے چلا جاؤں گا چنانچہ مجھے اس خبر نے رلا دیا فرمایا: اے بیٹی المؤمنین کی عورتوں میں کوئی عورت ایسی نہیں جس کی مصیبت تیری مصیبت سے بڑھ کر ہو لہٰذا صبر کرنے میں بھی کسی عورت سے کم نہیں ہونا۔ آپ نے پھر دوسری بار سرگوشی کی مجھے خبر دی کہ میں آپ کے اہل بیت میں سے سب سے پہلے آپ کے پاس پہنچوں گی اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ تو خواتین جنت کی سردار ہے۔رواہ ابن عساکر

۳۷۷۳۲..... یحییٰ بن جعدہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ مرض الوفات میں فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے پاس بلایا اور فاطمہ رضی اللہ عنہا سے سرگوشی کی فاطمہ رضی اللہ عنہا رو پڑیں پھر دوبارہ سرگوشی کی جس پر وہ ہنس پڑیں صحابہ رضی اللہ عنہم نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے رونے اور ہنسنے کی وجہ دریافت کی؟ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بتانے سے انکار کر دیا جب رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہوئے فاطمہ رضی اللہ عنہا نے لوگوں کو خبر کی اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلا کر ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی مبعوث کیا اسے پہلے نبی کی نصف عمر عطا کی تاہم عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں چالیس سال تک رہے ہیں اور میرے لیے بیس (۲۰) سال پورے ہو چکے ہیں میں یہی سمجھتا ہوں کہ میں نے اب دنیا سے چلے جانا ہے اور میری موت کا سبب یہی مرض بنے گا نیز قبل ازیں ہر سال جبرئیل امین مجھے ایک بار قرآن سناتے تھے جب کہ اس بار مجھے دو مرتبہ قرآن سنا چکے ہیں اس پر میں رو پڑی آپ نے مجھے پھر بلایا اور ارشاد فرمایا: میرے گھر والوں میں سب سے پہلے تم میرے پاس آؤ گی اس پر میں ہنس پڑی۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۷۳۴..... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے بعد فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے پاس بلایا اور اس سے کوئی سرگوشی کی جس سے فاطمہ رضی اللہ عنہا رو پڑی آپ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پھر کوئی بات کی جس سے وہ ہنس پڑی میں نے اس کے متعلق فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کچھ نہ پوچھا تاہم جب رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہوئے میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے رونے اور ہنسنے کی وجہ دریافت کی وہ بولی: رسول اللہ ﷺ نے مجھے خبر کی تھی کہ آپ دنیا سے رخصت ہونے والے ہیں میں رو پڑی پھر آپ نے مجھ سے بات کی کہ میں خواتین جنت کی سردار ہوں سوائے مریم علیہا السلام نے اس پر میں ہنس پڑی۔رواہ ابن عساکر

۳۷۷۳۵ شعبی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ سے ابوجہل کی بیٹی کی متعلق پوچھا اور یہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے چچا حارث بن ہشام کو پیغام نکاح بھیجنا چاہتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم اس کے متعلق کیا پوچھنا چاہتے ہو اس کے حسب ونسب کے متعلق پوچھ رہے ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: نہیں لیکن میں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں کیا آپ اسے ناپسند کرتے ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے دل کا ٹکڑا ہے مجھے ناپسند ہے کہ اسے غمگین کیا جائے یا اسے غصہ دلایا جائے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں اس چیز کا ہرگز ارتکاب نہیں کروں گا جو آپ کو پریشان کرتی ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۳۷۷۳۶ ابوجعفر کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہا ہے نبی کریم ﷺ منبر پر تشریف لے گئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: علی نے جویریہ بنت ابی جہل کو پیغام نکاح بھیجا ہے جب کہ یہ نہیں ہوسکتا کہ رسول اللہ ﷺ کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی کسی کے نکاح میں جمع ہو جائیں فاطمہ رضی اللہ عنہا تو میرا جگر گوشہ ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۳۷۷۳۷ ابن ابی ملیکہ کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ابوابوجہل کی بیٹی کو پیغام نکاح بھیجا حتیٰ کہ نکاح کا وعدہ کرلیا گیا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو خبر ہوئی انھوں نے اپنے والد نبی کریم ﷺ کو بتایا اور عرض کیا: لوگوں کا خیال ہے کہ آپ اپنی بیٹیوں کے لیے غصہ نہیں کرتے اور یہ ہے ابوالحسن اس نے ابوجہل کی بیٹے کو پیغام نکاح بھیجا ہے اور نکاح کا وعدہ بھی کرلیا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے حمد وثناء کے بعد ابوالعاص کا ذکر کیا اور اس کے دامادی رشتہ کی تعریف کی پھر فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہا تو میرا گوشہ جگر ہے مجھے خوف ہے تم اگر آزمائش میں نہ ڈال دو۔ اللہ کی قسم اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی کسی شخص کے نکاح میں جمع نہیں ہوسکتیں۔ چنانچہ بعد میں اس نکاح سے سکوت کرلیا گیا اور ترک کردیا گیا۔ رواہ عبدالرزاق

۳۷۷۳۸ ابوجعفر کی روایت ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو باندی عطا کی اس کے بعد ام ایمن رضی اللہ عنہا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آتیں لیکن ام یمن رضی اللہ عنہ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے چہرہ اقدس پر خفگی کے اثرات دیکھے اور پوچھا تمہیں کیا ہوا؟ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کچھ جواب نہ دیا: ام ایمن رضی اللہ عنہا نے دوبارہ استفسار کیا اور کہا اللہ کی قسم تمہارے والد مجھ سے کوئی چیز نہیں چھپاتے تھے پھر تم کیوں چھپاتی ہو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ابوالحسن کو ایک باندی دی گئی ہے چنانچہ ام ایمن رضی اللہ عنہا دروازے پر آ میں اور جس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے اور آواز بلند کہا خبردار! رسول اللہ ﷺ ایسے شخص تھے کہ ان کے اہل خانہ کے متعلق ان کی حفاظت کی جاتی تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا ہوا؟ ام ایمن رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: یہ باندی تمہارے پاس بھیجی گئی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: باندی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ہوگی۔ رواہ عبدالرزاق

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کے بیان میں

۳۷۷۳۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب انھوں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی تو نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: عام مہر خوشبو میں خرچ کرو۔ رواہ ابن راھویہ

۳۷۷۴۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ میں اپنا گھوڑا بیچوں یا زرہ؟ آپ نے فرمایا: اپنی زرہ بیچ دو چنانچہ میں نے ۱۲ اوقیہ میں زرہ بیچ دی اور یہی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مہر مقرر کیا۔ رواہ ابویعلی

۳۷۷۴۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کردیں آپ نے فرمایا: اسے کوئی چیز دے دو میں نے عرض کیا: میرے پاس کچھ نہیں فرمایا: تمہاری زرہ کہاں ہے؟ میں نے عرض کیا: وہ میرے پاس ہے فرمایا: وہی اسے دے دو۔ رواہ النسائی و ابن جریر والطبرانی البیھقی والضیاء

۳۷۷۴۲ ''ایضاً'' علباء بن احمر کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان کی بیٹی فاطمہ

رضی اللہ عنہا سے نکاح کا پیغام بھیجا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک زرہ بیچی اور کچھ اپنا سامان بیچا۔ اس سب کی قیمت ۴۰۰ درہم تک پہنچی۔ نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ دو تہائی رقم خوشبو میں خرچ کرو اور ایک تہائی کپڑوں پر خرچ کرو۔ ایک مٹکے میں پانی بھروادیا اور اسی سے غسل کرنے کی ہدایت فرمائی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیا کہ اپنے بچے کو دودھ پلانے میں جلدی نہیں کرنی لیکن حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو دودھ پلانے میں جلدی کردی وہی بات حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی سو نبی کریم ﷺ نے ان کے منہ میں پہلے کوئی چیز۔ (اواب یا کھجور وغیرہ) ڈالی چنانچہ حسن رضی اللہ عنہ علم میں زیادہ فائق تھے۔ رواہ ابویعلی وسعید بن المنصور

۳۷۷۴۳...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے میری شادی کرائی اور مہر اپنے ایک زرہ مقرر کی گئی آپ نے فرمایا: یہی زرہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بھیج دو اور یہ مہر دے کر اسے اپنے لیے حلال کردو میں نے زرہ بھیج دی اللہ کی قسم اس کی قیمت ۴۰۰ درہم تھی۔

رواہ ابویعلی

۳۸۸۴۴...... بریدہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی کرائی آپ نے فرمایا: نو بیاہے جوڑے کے لیے ولیمہ ضروری ہے پھر آپ نے ایک مینڈھا ذبح کروایا اور اس سے ولیمہ کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۷۴۵...... بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انصار کی ایک جماعت نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کے نکاح میں فاطمہ رضی اللہ عنہا ہیں لہٰذا آپ رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر انھیں سلام پیش کریں چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام کیا آپ نے فرمایا: ابن ابی طالب کو کیا کام پیش آیا ہے؟ عرض کیا: یارسول اللہ میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ کیا ہے فرمایا: مرحبا خوش آمدید اس سے زیادہ کچھ نہیں فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ انصار کی اس جماعت کے پاس چلے گئے وہ ان کی انتظار میں بیٹھے تھے انصار بولے: کیا ہوا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں البتہ آپ نے مجھے مرحبا اور خوش آمدید کہا ہے انصار نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی طرف سے تمہیں دو خصلتوں میں سے ایک کافی ہے تمہیں آپ ﷺ نے اہل ومرحبیت عطا کی ہے بعد ازیں جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شادی ہوئی آپ نے فرمایا: اے علی! دولہے کے لیے ولیمہ ضروری ہے سور رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے پاس مینڈھا ہے جب کہ انصار کی جماعت نے چند صاع چاول اکٹھے کیے جب پہلی رات آئی آپ نے فرمایا: کچھ نہیں کرنا حتیٰ کہ مجھ سے مل لو چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے پانی منگوایا اور وضو کیا جو باقی بچ گیا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر انڈیل دیا اور فرمایا: یا اللہ! ان میں برکت عطا فرما اور ان دونوں پر برکت نازل اور ان کی زفاف میں بھی برکت عطا فرما اور ان کی نسل میں بھی برکت نازل فرما۔ رواہ الدوپانی والطبرانی وابن عساکر

۳۷۷۴۶...... "مسند حجر بن عنبس بقول بعض ابن قیس کندی" حجر بن عنبس کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے لیے پیغام بھیجا نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے علی! فاطمہ رضی اللہ عنہا تمہارے لیے ہے اس شرط پر کہ تم اسے حسن سلوک سے رکھو گے۔ رواہ ابونعیم

۳۷۷۴۷...... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ کو کوئی چیز دے دو۔ علی رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہاری حطمی کی زرہ کہاں ہے۔ رواہ ابن جریر

۳۷۷۴۸...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پیغام نکاح بھیجا نبی کریم ﷺ فرمایا: کیا تمہارے پاس مہر ہے میں نے عرض کیا: میرے پاس میری سواری اور میری زرہ ہے فرمایا ان دونوں چیزوں کو چارسو درہم میں بیچ دو آپ نے فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے زیادہ سے زیادہ خوشبو لاؤ چونکہ وہ بھی خواتین میں سے ایک خاتون ہے۔ رواہ البیھقی

۳۷۷۴۹...... شعبی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے فاطمہ بنت محمد ﷺ سے شادی کی میرے اور اس کے پاس چمڑے کے بچھونے کے سوا کوئی کچھ نہیں تھا رات کو ہم اس پر سو جاتے اور دن اس پر اونٹنی کے آگے چارا ڈال دیتے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ میرے پاس کوئی خادم نہیں تھا۔ رواہ ھنادالدنیوری

۳۷۷۵۰...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے فاطمہ کی شادی کرائی آپ نے پانی پی کر کلی کی اور پھر حضرت علی رضی

اللہ عنہ کے گریبان اور کاندھوں کے درمیان چھینک دیا۔ پھر قل ھو اللہ احد اور معوذتین پڑھ کر دم کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۷۵۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے لیے پیغام بھیجنا چاہا تو میری آزاد کردہ باندی نے کہا کیا تمہیں معلوم ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے رسول اللہ ﷺ کو پیغامات مل رہے ہیں؟ میں نے کہا: مجھے معلوم نہیں وہ بولیں: فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے پیغام نکاح بھیجا جارہا ہے بھلا تمہیں کس چیز نے روکا ہے تم رسول اللہ ﷺ کے پاس کیوں نہیں جاتے وہ تمہاری شادی کرادیں گے میں نے کہا: بھلا میرے پاس کوئی چیز ہے جو میں شادی کروں؟ باندی نے کہا: اگر تم جاؤ گے رسول اللہ ﷺ تمہاری شادی کرادیں گے بخدا وہ مجھے مسلسل ترغیب دیتی رہی۔ بالآخر میں جرأت کر کے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا رسول اللہ ﷺ کی شان میں جلال اور رعب تھا جب میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا میں نے چپ سادھ لی بخدا بات کرنے کی مجھ سے جسارت نہ ہوسکی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیوں آئے ہو کیا تمہیں کوئی کام ہے؟ میں خاموش رہا آپ نے پھر فرمایا: کیوں آئے ہو کیا تمہیں کوئی کام ہے؟ میں پھر خاموش رہا فرمایا: شاید تم فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے پیغام نکاح لائے ہو میں نے عرض کیا: جی ہاں فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے جسے تم مہر دے کر اسے اپنے لیے حلال کرو؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بخدا میرے پاس کچھ نہیں فرمایا: وہ زرہ کہاں ہوئی جو میں نے تمہیں بندھوائی تھی قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں علی کی جان ہے وہ حطمی زرہ ہے اس کی قیمت ۴۰۰ درہم ہے فرمایا: میں نے تمہاری شادی کردی وہ زرہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بھجوادو تاکہ اس کے ذریعے تم اسے اپنے لیے حلال کرلو بلاشبہ وہی زرہ فاطمہ بنت محمد ﷺ کا مہر تھی۔ رواہ البیھقی فی الدلائل والدولابی فی الذریۃ الطاھرۃ

۳۷۷۵۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو روئی دار کپڑا مشکیزہ اور چمڑے کا تکیہ جس میں اذخر گھاس بھری ہوئی تھی جہیز میں دیا۔ رواہ البیھقی فی الدلائل

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف النسائی ۲۲۰

۳۷۷۵۳..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا یکایک آپ پر وحی نازل ہونے لگی جب نزول وحی کی کیفیت ختم ہوئی فرمایا: اے انس تمہیں معلوم ہے جبرائیل امین نے عرش والے سے کیا پیغام لایا ہے؟ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں جبرئیل امین عرش والے کے پاس سے کیا پیغام لائے ہیں؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی علی رضی اللہ عنہ سے کرادوں۔ رواہ الخطیب وابن عساکر والحاکم

۳۷۷۵۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ۴۸۰ دراہم پر فاطمہ رضی اللہ عنہا سے میری شادی کرائی یہ درہم وزن ستہ کے برابر تھے۔ (رواہ ابو عبید فی کتاب الاموال: ابو عبید کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں درہم ۶ دانق کا ہوتا تھا)

کلام:...... حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں ضعیف ہے۔

۳۷۷۵۵..... "مسند انس رضی اللہ عنہ" ابن جریر محمد بن ہیثم حسن بن حماد یحیٰ بن یعلی اسلمی سعید بن ابی عروری قتادہ حسن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے بیٹھ گئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ آپ کو میری خیر خواہی کا بخوبی علم ہے اور اسلام میں میری قدامت کو بھی آپ جانتے ہیں نیز میرا آپ سے ایسا اور ایسا تعلق رہا ہے آپ نے فرمایا: تم کیا چاہتے ہو؟ عرض کیا: فاطمہ رضی اللہ عنہا سے میری شادی کرادیں۔ آپ ﷺ اس پر خاموش رہے یا کہا: آپ نے اعراض کرلیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس واپس لوٹے اور فرمایا: میں ہلاک ہوگیا اور مجھے ہلاک کردیا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: وہ کیوں؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو فاطمہ کے لیے پیغام نکاح دیا اور آپ نے اعراض کرلیا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ اپنی جگہ رہیں حتیٰ کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس جاتا ہوں اور اس مقصد کا اظہار کرتا ہوں۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور آپ کے سامنے بیٹھ گئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ آپ میری خیر خواہی کو تو بخوبی جانتے ہیں اور اسلام میں میری قدامت کو بھی آپ جانتے ہیں میرا آپ سے ایسا اور ایسا تعلق رہا ہے۔ (اور وہ اب بھی ہے) آپ نے فرمایا: کیا چاہتے ہو؟ عرض کیا: فاطمہ رضی اللہ عنہا سے میری شادی کرادیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعراض کرلیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے

پاس واپس لوٹ آئے اور کہا: آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کی انتظار میں ہیں چلیں اب ہم علی کے پاس جاتے ہیں اور انھیں کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جائیں یہی مقصد ظاہر کریں حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یہ دونوں حضرات شیخین میرے پاس آئے اس وقت میں کھجوروں کو پانی دے لگا رہا تھا انھوں نے فرمایا: تمہارے چچا کی بیٹی کو پیغام نکاح دیا جا رہا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: انھوں نے مجھے ایک نام کے لیے جگا دیا میں اپنی چادر لیے اٹھ کھڑا ہوا چادر کا ایک پلو میرے کاندھے پر تھا اور دوسرا زمین پر گھسٹ رہا تھا حتیٰ کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ میری خیر خواہی سے بخوبی واقف ہیں اور میری اسلام میں قدامت کو بھی آپ جانتے ہیں نیز میرا آپ سے ایسا اور ایسا تعلق ہے فرمایا: کیا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا: آپ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے میری شادی کرا دیں فرمایا: تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ میں نے کہا میرے پاس میرا گھوڑا اور میری زرہ ہے آپ نے فرمایا: رہی بات گھوڑے کی سو اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں البتہ زرہ بیچ دو میں نے ۴۸۰ درہم میں زرہ بیچ دی اور رقم لا کر آپ کی گود میں ڈھیر کر دی آپ نے اس میں سے مٹھی بھر درہم اٹھائے اور بلال رضی اللہ عنہ کو دے کر فرمایا: اے بلال ان دراہم کی ہمارے لیے خوشبو خرید لاؤ آپ نے ایک چارپائی ایک تکیہ جو چھال سے بھرا ہوا تھا جہیز میں دیا جب کہ میرا گھر رات سے لیپا ہوا تھا آپ نے فرمایا جب فاطمہ رضی اللہ عنہا تمہارے پاس پہنچ جائے کچھ نہیں کرنا حتیٰ کہ میں تمہارے پاس آ جاؤں چنانچہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ام ایمن رضی اللہ عنہا کے ہمراہ آئی اور گھر میں ایک طرف بیٹھ گئی جب کہ میں دوسری طرف بیٹھا ہوا تھا اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے آتے ہی فرمایا: علی میرا بھائی ہے۔ ام ایمن رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: وہ آپ کا بھائی ہے حالانکہ آپ نے اپنی بیٹی سے اس کی شادی کرائی ہے فرمایا: جی ہاں آپ اندر تشریف لائے اور فاطمہ سے فرمایا: میرے پاس پانی لاؤ چنانچہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایک پیالہ لیا اور اس میں پانی ڈال کر آپ کے پاس لائی آپ نے پانی میں کلی کی اور پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: کھڑی ہو جا جب وہ کھڑی ہو گئیں تو آپ نے پانی ان کے سر اور سینے پر بھی بہا دیا اور فرمایا: یا اللہ! میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں آپ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: پیٹھ پھیرو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ کی طرف پیٹھ کر دی اور آپ نے کچھ پانی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا کاندھوں پر انڈیل دیا پھر فرمایا: یا اللہ! میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پانی لانے کو فرمایا حضرت علی کہتے ہیں میں آپ کے ارادہ کو جانتا تھا میں اٹھا اور پانی سے پیالا بھر لایا آپ نے پانی میں کلی کی اور پھر میرے سینے اور سر پر بہا دیا پھر فرمایا: یا اللہ! اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں پھر فرمایا: پیٹھ پھیرو میں نے آپ کی طرف پیٹھ پھیر دی آپ نے میرے کاندھوں پر پانی بہا دیا اور فرمایا: میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔ پھر آپ نے مجھے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نام اور اس کی برکت کے ساتھ اپنے اہل خانہ کے ہمراہ گھر میں داخل ہو جاؤ۔

حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی وفات

۳۷۷۵۶ ''مسند صدیق رضی اللہ عنہ'' ام جعفر کی روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اسماء (ام جعفر) عورتوں کے ساتھ جو کچھ کیا جاتا ہے وہ مجھے بہت برا لگتا ہے چنانچہ عورت پر کپڑا ڈال دیا جاتا ہے۔ (مرنے کے بعد) جو عورت کے اعضاء مستورہ کا حال منکشف کر دیتا ہے اسماء رضی اللہ عنہا بولیں: اے رسول اللہ کی بیٹی! کیا میں تمہیں ایک چیز نہ بتاؤں جو سرزمین حبشہ میں میں نے دیکھی ہے چنانچہ اسماء رضی اللہ عنہا نے چند ہری ٹہنیاں منگوائیں اور انھیں ٹیڑھا کر کے ان پر کپڑا ڈال دیا فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یہ تو خوبصورت لگ رہی ہے بالشبہ ایسا کرنے سے مرد اور عورت میں تمیز ہو جاتی ہے لہٰذا جب میں مر جاؤں مجھے صرف تو اور علی غسل دیں اور میرے پاس کوئی اور نہ آئے چنانچہ جب فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وفات پائی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اندر آنا چاہا اسماء رضی اللہ عنہا بولیں: اندر مت آؤ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اس کی شکایت کر دی کہ یہ خثعمیہ میرے اور رسول اللہ ﷺ کی بیٹی کے درمیان حائل ہو گئی ہے اور اس نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے دلہن کے ہودج کی طرح کوئی چیز بنا رکھی ہے اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور دروازے پر کھڑے ہو گئے اور فرمایا: اے

اسماء! رسول اللہ ﷺ کی ازواج تو رسول اللہ ﷺ کی بیٹی کے پاس اندر آنے سے کیوں روک رہی ہو اور تم نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے دلہن کے ھودج کی طرح چیز کیوں بنا رکھی ہے اسماء رضی اللہ عنہا نے جواب دیا فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے حکم دیا ہے کہ اس کے پاس کوئی نہ آنے پائے اور میں نے اسے زندہ ہوتے ہوئے اس طرح کا ھودہ بنائے دیکھا ہے اور اس نے مجھے بنانے کا حکم دیا تھا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہا نے تمہیں جو حکم دیا ہے وہ بجالاؤ پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے غسل دیا۔

رواہ البیہقی

۳۷۷۵۷...... شعبی کی روایت ہے کہ جب فاطمہ رضی اللہ عنہ نے وفات پائی انہیں راتوں رات حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دفنا دیا اور نماز جنازے کے لیے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بازو سے پکڑ کر آگے کر دیا۔ رواہ البیہقی

فضائل ازواج مطہرات امہات المومنین رضی اللہ عنہن

فضائل مجملہ

۳۷۷۵۸...... "مسند عمر" ابن جریج، ابن ابی ملیکہ و عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد رسول اللہ ﷺ کے نکاح میں نو (۹) عورتیں جمع ہوئیں آپ رضی اللہ عنہ ان سب کو چھوڑ کر دنیا سے رخصت ہوئے ابن جریج کہتے ہیں: عثمان بن ابی سلیمان نے مزید دو کا اضافہ کیا ہے، جن کا تعلق بنی عامر بن صعصعہ سے تھا ام میں سے ایک کو ام المساکین کے لقب سے پکارا جاتا تھا چونکہ یہ عورت آپ کی ازواج میں سب سے زیادہ مسکینوں کے ساتھ خیر خواہی سے پیش آتی تھی بنی جون سے ایک اور عورت سے آپ نے نکاح کر رکھا تھا جب کہ آپ اس کے پاس گئے اس نے آپ سے پناہ طلب کی آپ نے اسے طلاق دے دی آپ نے کندہ کی ایک اور عورت سے نکاح کیا لیکن اس سے مباشرت نہیں کر پائے چنانچہ نبی کریم ﷺ کے بعد اس عورت نے کسی سے شادی کر لی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میاں بیوی کے درمیان تفریق کر دی اور اس کے خاوند کی پٹائی کی اس پر وہ عورت بولی! اے عمر رضی اللہ عنہ میرے معاملہ میں رب تعالیٰ سے ڈرو اگر واقعی میں امہات المومنین میں سے ہوں پھر میرے لیے بھی حجاب کا حکم لاگو کرو اور میرے لیے بھی اتنا ہی وظیفہ مقرر کرو جتنا امہات المومنین کے لیے مقرر کر رکھا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہاں تمہاری رعایت نہیں کی جاسکتی عورت بولی: پھر مجھے نکاح کرنے کی اجازت دو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں کبھی نہیں تو اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا نہیں کرسکتی اور اس مسئلہ میں میں کسی کی بات نہیں مانوں گا۔ رواہ عبد الرزاق

۳۷۷۵۹...... معمر زہری سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات میں خدیجہ بنت خویلد عائشہ بنت ابی بکر ام سلمہ بنت ابی امیہ حفصہ بنت عمر ام حبیبہ بنت ابی سفیان جویریہ بنت حارث میمونہ بنت حارث، زینب بنت جحش، سودہ بنت زمعہ، صفیہ بنت حیی، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد آپ کے نکاح میں نو (۹) عورتیں رہی ہیں اور یہ عورتیں بھی آپ کے نکاح میں رہی میں کندیہ جس کا تعلق بنی جون سے تھا عالیہ بنت ظبیان بنی عامر بن کلاب سے روز بنت بنت خذیمہ ہلالیہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے زندہ رہتے ہوئے آپ نے کسی اور عورت سے نکاح نہیں کیا آپ کی دو باندیاں بھی تھیں قبطیہ اور ریحانہ بنت شمعون خدیجہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کے لیے یہ اولاد جنم دی۔ قاسم، طاہر، فاطمہ، زینب، ام کلثوم اور رقیہ آپ کا ایک بیٹا ابراہیم قبطیہ سے پیدا ہوا چنانچہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے سوا آپ کی اولاد کسی اور بیوی سے نہیں ہوئی۔

رواہ عبد الرزاق

۳۷۷۶۰...... معمر، یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے سب سے پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی پھر سودہ بنت زمعہ سے پھر مکہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اور رخصتی مدینہ منورہ میں ہوئی مدینہ ہی میں زینب بنت خزیمہ ہلالیہ رضی

اللہ عنہا سے نکاح کیا پھر ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا پھر جویریہ بنت حارث سے نکاح کیا جویریہ رضی اللہ عنہا آپ کو غنیمت میں ملی تھیں پھر میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا چنانچہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے اپنے تئیں آپ کے سپرد کر دیئے تھے پھر آپ نے صفیہ بنت حیی سے نکاح کیا صفیہ رضی اللہ عنہا آپ کو خیبر سے حصہ میں ملی تھیں پھر زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا ان ازواج میں سے زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہ اور خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کی زندگی میں وفات پائی آپ نے بنی کلاب بن ربیعہ سے ایک عورت سے نکاح کیا تھا اسے عالیہ بنت ظبیان کہا جاتا تھا چنانچہ جب وہ آپ کے پاس لائی گئی آپ نے اسے طلاق دے دی تھی آپ کی ازواج یہ بھی ہیں جویریہ جن کا تعلق بنی مصطلق بن خذاعہ سے ہے حفصہ، ام حبیبہ اور بنی کلب کی ایک عورت۔ چنانچہ جن عورتوں سے آپ نے نکاح کیا وہ چودہ (۱۴) میں ان میں سے ایک کندیہ بھی ہے رضی اللہ عنھن ۔رواہ عبدالرزاق

۳۷۱۶۱ ''مسند ابن عوف'' ابوسلمہ بن عبدالرحمن اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی ازواج سے فرماتے سنا کہ میرے بعد تمہارے اوپر صرف وہی لوگ مہربان ہوں گے جو صابر اور صادق ہوں گے۔رواہ ابن عساکر

فضائل ازواج مطہرات مفصلہ

ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا

۳۷۱۶۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں ایک گھر کے رہنے کی بشارت سنائی جو خوبصورت موتی سے بنا ہوگا اور سونے کی اس پر جڑائی ہوئی جو آگ سے مددگار ہوگا اس میں کوئی اذیت والی بات اور شور وغل نہیں سنا جائے گا۔

رواہ ابو عبد اللہ محمد بن ابراهیم الجرجانی فی امالیہ المعروفۃ بالجرجانیات ورجالہ ثقات

۳۷۱۶۳ ...ابوخالد والبی حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ یا کسی اور صحابی رضی اللہ عنہم سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بکریاں چرواتے تھے چنانچہ آپ نے بکریاں پہاڑی پر لے جانا چاہیں آپ نے اور آپ کے ایک شریک نے خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن سے اونٹ کرائے پر لے لیا جب سفر تمام ہوا تو خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن کے ذمہ کچھ کرایہ باقی بچ گیا آپ کا شریک باقی کرایہ مانگنے آتا جب کہ وہ آپ سے کہتا کرایہ لینے تم جاؤ آپ فرماتے تو خود چلا جا مجھے حیاء آتی ہے چنانچہ ایک مرتبہ شریک آیا تو وہ عورت بولی: محمد کہاں ہے وہ تمہارے ساتھ کیوں نہیں آیا؟ اس نے جواب دیا: میں نے اسے آنے کو کہا تھا مگر اس نے کہا کہ مجھے حیاء آتی ہے عورت بولی: میں نے محمد سے بڑھ کر زیادہ حیاء دار اور پاکدامن کوئی شخص نہیں دیکھا چنانچہ اس عورت کی بہن یعنی خدیجہ رضی اللہ عنہا کے دل میں آپ کا مقام پیدا ہو گیا خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو اپنے پاس بلوایا تو کہا میرے والد کے پاس جاؤ اور اس سے میرے لیے پیغام نکاح دو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا باپ بڑا مالدار شخص ہے وہ ایسا نہیں کرے گا۔ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جاؤ تو سہی اس سے بات کرو پھر میں سارا مسئلہ حل کر دوں گی اور یاد رکھو اس کے پاس اس وقت جاؤ جب وہ نشہ میں دھت پڑا ہو۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ایسے ہی کیا اور خدیجہ رضی اللہ عنہا کے باپ نے آپ کی شادی کرادی صبح ہوئی تو خویلد اپنے دوستوں کے ساتھ مجلس میں مل بیٹھا اسے کہا گیا شاباش بہت اچھا تم نے جو محمد کی شادی کرادی بولا: ارے کیا میں نے ایسا کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں خویلد فوراً اٹھ کھڑا ہوا اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور کہنے لگا: لوگوں کا کہنا ہے کہ میں نے محمد کی شادی کرا دی ہے حالانکہ میں نے ایسا نہیں کیا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بولیں: کیوں نہیں تم نے شادی کرادی بلاشبہ آپ کی رائے کسی صورت غلط نہیں ہو سکتی چونکہ محمد عظیم شخصیت کا مالک ہے چنانچہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنے والد سے لگی لپٹی رہی حتیٰ کہ اسے راضی کرلیا پھر خدیجہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کے پاس دو اوقیہ چاندی یا سونا بھیجا اور کہا: عمدہ سا جوڑا خرید کر مجھے ہدیہ کر دو ایک مینڈھا خریدو اور فلاں اور فلاں چیزیں بھی خریدو چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا۔رواہ الطبرانی

۳۷۷۶۴..... ''مسند عائشہ'' ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک بوڑھی عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتی تھی آپ اس سے از حد مہربانی سے پیش آتے اور اس کا بہت احترام واکرام کرتے میں نے عرض کیا: آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں جیسا سلوک آپ اس بڑھیا کے ساتھ کرتے ہیں ایسا کسی اور کے ساتھ نہیں کرتے؟ آپ نے فرمایا: یہ عورت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آتی تھی کیا تمہیں معلوم نہیں کہ دوستی کی پاسداری رکھنا ایمان کا حصہ ہے۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان

۳۷۷۶۵..... ''ایضاً'' ابن ابی ملیکہ کی روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک بڑھیا نبی کریم ﷺ خدمت میں حاضر ہوئی آپ نے فرمایا: تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا: میں جثامہ مزنیہ ہوں آپ نے فرمایا: بلکہ تو حسانہ مزنیہ ہے تمہارا کیا حال ہے تم کیسی ہو ہمارا اور تمہارا کیا حال رہا اس نے کہا: یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں ہم خیریت سے ہیں جب وہ چلی گئی میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے اس بڑھیا کا بڑی گرمجوشی سے استقبال کیا ہے آپ نے فرمایا: اے عائشہ! یہ عورت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے زمانہ میں ہمارے پاس آتی تھی بلاشبہ گزرے زمانے کی پاسداری ایمان کا حصہ ہے۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان و ابن النجار

۳۷۷۶۶..... عروہ کی روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک عورت آتی تھی آپ اس کا از حد اکرام کرتے تھے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ یہ کون عورت ہے آپ نے فرمایا: یہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے زمانہ میں ہمارے پاس آتی تھی اور گزرے زمانے کا لحاظ ایمان کا حصہ ہے۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرة ۳۶۰ و کشف الخفاء ۱۱۴۶۔

۳۷۷۶۷..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جبرائیل میں نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: یہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ہے آپ کے پاس آتی ہے اور اس کے پاس برتن میں سالن ہے یا طعام ہے یا مشروب ہے جو آپ کے پاس آجائے اسے اپنے رب کی طرف سے اور میری طرف سے سلام کہنا نیز اسے جنت میں اعلیٰ قسم کے گھر کی خوشخبری سناؤ جو خوبصورت موتی سے بنا ہے اس میں نہ شور ہوگا نہ کوئی **مشقت** والی بات۔ رواہ ابن ابی شیبة و ابن عساکر

۳۷۷۶۸..... مسند عبداللہ بن ابی اوفی'' رسول کریم ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں ایک گھر کی خوشخبری سنائی جو موتی سے بنا ہے اس میں شور ہوگا اور نہ ہی کوئی مشقت ہوگی۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۷۷۶۹..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ وہ کہتی ہیں: میں نے خدیجہ رضی اللہ عنہا کبھی نہیں دیکھیں مجھے کبھی کسی عورت پر اتنی غیرت نہیں آئی جتنی کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا پر آئی چونکہ نبی کریم ﷺ کثرت سے خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۳۷۷۷۰..... عروہ کہتے ہیں خدیجہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کی ہجرت مدینہ سے لگ بھگ تین سال قبل وفات پائی اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد عنقریب ہی شادی کر لی تھی خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ہوتے ہوئے آپ نے کسی دوسری عورت سے شادی نہیں کی۔ رواہ عبدالرزاق

۳۷۷۷۱..... ابن شہاب کی روایت ہے کہ ہمیں حدیث پہنچی ہے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بنت خویلد زوجہ نبی کریم ﷺ اللہ اور اس کے رسول پر سب سے پہلے ایمان لائیں اور نماز فرض ہونے سے قبل وفات پا گئیں۔ رواہ ابن ابی شیبة

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۷۷۷۲..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میری سہیلیوں کی ضرور کوئی نہ کوئی کنیت ہے۔ (میری بھی کوئی کنیت ہونی چاہیے) آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے بیٹے عبداللہ بن زبیر کے نام پر اپنی کنیت رکھو چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ام عبداللہ اپنی کنیت کرتی تھیں۔ رواہ البزاز

۳۷۷۷۳۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول کریم ﷺ نے مجھے سیاہ رنگ کی اونٹنی عطا کی گویا وہ کوئلہ لگ رہی تھی اس پر سواری کرنا مشکل تھی اور نکیل نہیں ڈالنے دیتی تھی آپ نے اونٹنی پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا فرمائی پھر آپ نے فرمایا: سوار ہو جاؤ اور نرمی سے پیش آؤ چونکہ جس چیز سے نرمی کی جاتی ہے وہ مزین ہو جاتی ہے اور جس چیز سے نرمی کشید کر لی جاتی ہے عیب دار ہو جاتی ہے۔ رواہ عبد النجار

۳۷۷۷۴۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں نبی کریم ﷺ نے مجھ سے شادی کی۔ میری چھ سال عمر تھی جب میری رخصتی ہوئی اس وقت میری عمر نو سال تھی۔ رواہ سعید بن المنصور

۳۷۷۷۵۔۔۔ ”مسند عمر“ مصعب بن سعد کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے امہات المومنین کا وظیفہ دس ہزار (۱۰۰۰۰) درہم مقرر کیا جب کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے وظیفہ میں ۲۰۰۰ (دو ہزار) کا اضافہ کیا اور فرمایا: عائشہ رسول اللہ ﷺ کی محبوب بیوی ہے۔

رواہ الخرائطی فی اعتال القلوب

۳۷۷۷۶۔۔۔ ”مسند عمار“ عمار رضی اللہ عنہ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ جنت میں ہیں۔

رواہ ابن ابی شیبة

۳۷۷۷۷۔۔۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہماری ماں عائشہ رضی اللہ عنہا اپنی راہ پر گامزن رہیں ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی دنیا و آخرت میں بیوی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان کے ذریعے آزمائش میں مبتلا کیا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ جان لے کہ آیا ہم اس کی اطاعت کرتے ہیں یا عائشہ کی۔ رواہ ابویعلی و ابن ابی عساکر

۳۷۷۷۸۔۔۔ عمرو بن غالب کی روایت ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شان میں گستاخی کرتے سنا عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بدصورت کتے خاموش رہ میں گواہی دیتا ہوں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا جنت میں رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ ہوں گی۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۷۷۹ ”مسند عائشہ“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اللہ تعالیٰ نے مجھے سات خصلتوں سے نوازا ہے جو کسی کو بھی نہیں عطا ہوئیں۔ البتہ کچھ کچھ مریم بنت عمران کو عطا فرمائی ہیں۔ بخدا میں نہیں کہتی کہ مجھے اپنی سوتنوں پر فخر ہے چنانچہ میری صورت میں فرشتہ نازل ہوتا رہا ہے میری سات سال کی عمر میں رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے شادی کی اور نو (۹) سال کی عمر میں مجھے زفاف کے لیے ان کے پاس پہنچا دیا گیا میں کنواری تھی آپ سے پہلے مجھ سے کسی نے شادی نہیں کی آپ کے پاس وحی آتی تھی جب کہ میں اور آپ ایک لحاف میں ہوتے تھے میں آپ کو ازواج میں سب سے زیادہ محبوب تھی اللہ تعالیٰ نے میرے متعلق قرآن میں آیات نازل فرمائیں قریب تھا کہ امت ہلاکت تک پہنچ جاتی میں نے جبرئیل امین کو دیکھا ہے حالانکہ آپ کی بیویوں میں سے کسی اور نے جبرئیل امین کو نہیں دیکھا۔ اور میرے گھر میں آپ کی روح قبض کی گئی۔

رواہ ابن ابی شیبة

۳۷۷۸۰۔۔۔ ”ایضاً“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ایک مرتبہ رسول مقبول رضی اللہ عنہ حجرہ میں تشریف فرما تھے اتنے میں گھوڑے پر سوار ایک شخص اندر داخل ہوا نبی کریم ﷺ اس کی طرف کھڑے ہوئے اور گھوڑے کی بال اگنے کی جگہ پر ہاتھ رکھ کر اس سے باتیں کرنے لگے پھر آپ واپس لوٹ آئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کون شخص تھا جس سے آپ سرگوشی کر رہے تھے؟ فرمایا: کیا تم نے کسی کو دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ میں نے گھوڑے پر سوار ایک شخص دیکھا آپ نے فرمایا: اس کی شکل کس سے ملتی جلتی تھی میں نے عرض کیا: وہ دحیہ کلبی کے مشابہ تھا فرمایا: وہ جبرائیل امین تھے تم نے بھلائی دیکھی ہے پھر کچھ عرصہ کے بعد جبرئیل امین تشریف لائے رسول اللہ ﷺ حجرہ میں تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں فرمایا: یہ جبرئیل ہیں انھوں نے مجھے کہا ہے کہ میں ان کی طرف سے تمہیں سلام پہنچاؤں میں نے عرض کیا میری طرف سے بھی انھیں سلام کا جواب دیں رسول اللہ ﷺ پر بسا اوقات وحی نازل ہوتی جب کہ میں اور آپ ایک ہی لحاف میں ہوتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۷۷۸۱۔۔۔ ”ایضاً“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول کریم ﷺ نے میرے گھر میں اور میری گود میں وفات پائی۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۷۷۸۲.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ان کا نبی کریم ﷺ سے جھگڑا ہوا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر کے پاس فیصلہ لایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا تھا: یا رسول اللہ! خرچہ میں میانہ روی سے کام میں سماعت پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کو تھپڑ مارا اور فرمایا: تم رسول اللہ ﷺ سے کہتی ہو کہ میانہ روی کرو چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ناک سے خون پھوٹ پڑا اور کپڑوں پر بہنے لگا جب کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کپڑوں سے خون دھونے لگے اور فرما رہے تھے ہم تو یہ نہیں چاہتے تھے ہم تو یہ نہیں چاہتے تھے۔ رواہ الدیلمی

۳۷۷۸۳.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب میری رخصی کا وقت ہوا میری والدہ نے مجھے موٹی کرنے کے لیے کچھ کھلانا چاہا لیکن میں نے کوئی چیز قبول نہ کی حتیٰ کہ مجھے لکڑیاں اور تازہ کھجوریں کھلانے لگی چنانچہ میں اچھی طرح موٹی ہوگئی۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۳۷۷۸۴.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بہت افاات کیے ہیں من جملہ ان میں سے یہ بھی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے حجرہ میں اور میری گود میں وفات پائی کہ اللہ تعالیٰ نے میرا اور رسول اللہ ﷺ کا لعاب جمع فرمایا۔ چنانچہ عبدالرحمٰن بن ابی بکر میرے پاس آیا اس کے ہاتھ میں مسواک تھی رسول اللہ ﷺ اس کی طرف دیکھنے لگے میں نے عبدالرحمٰن سے کہا مسواک مجھے دو عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے مسواک توڑ کر مجھے تھما دی میں نے اپنے منہ میں مسواک چبائی اور جب نرم ہوگئی میں نے رسول اللہ ﷺ کو دے دی آپ مسواک کرنے لگے آپ مسواک اوپر اٹھاتے لیکن ہاتھ نہ پہنچ پاتا اور آپ کی آنکھوں میں ٹکٹکی بندھ گئی اور آپ نے فرمایا: یا اللہ مجھے رفیق اعلیٰ سے ملا لے۔

رواہ ابویعلی وابن عساکر

ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا

۳۷۷۸۵.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہ کے شوہر خنیس بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ جو کہ صحابی رسول میں فوت ہو گئے اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیوہ ہوگئی تو میں نے اس کے نکاح کے سلسلہ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے بات کی انہوں نے کہا مجھے کچھ سوچ بچار کی مہلت دو سو چند دن کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ملے اور کہا آج کل میں نکاح کا ارادہ نہیں رکھتا اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی اور اس سے بات کی انھوں نے خاموشی اختیار کر لی اور کچھ جواب نہ دیا مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ پر عثمان رضی اللہ عنہ غنی رضی اللہ عنہ سے زیادہ غصہ آیا کچھ دنوں کے بعد نبی کریم ﷺ نے حفصہ رضی اللہ عنہا کے لیے پیغام نکاح بھیجا اور پھر نکاح کر لیا اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے اور کہا: جب تم نے مجھ سے حفصہ رضی اللہ عنہا کی بات کی اور میں نے کچھ جواب نہیں دیا تھا شاید تمہیں مجھ پر زیادہ غصہ آیا ہے میں نے کہا: جی ہاں ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے: جواب دینے سے مجھے جو چیز قانع تھی وہ اصل میں یہ تھی کہ نبی کریم ﷺ حفصہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ کر رہے تھے اور مجھے آپ کے اس رجحان کا علم تھا لہٰذا میں نے ان کے اس راز کو افشاء کرنا مناسب نہ سمجھا اگر رسول اللہ ﷺ یہ ارادہ ترک کر دیتے ہیں حفصہ رضی اللہ عنہا سے ضرور نکاح کر لیتا۔ (رواہ ابن سعد واحمد بن حنبل والبخاری والنسائی والبیہقی وابویعلی وابن حبان اور ابن حبان میں اتنا اضافہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عثمان رضی اللہ عنہ کی شکایت کی آپ نے فرمایا: حفصہ رضی اللہ عنہا کی شادی عثمان سے بہتر شخص سے کرادی جائے گی اور عثمان کی شادی حفصہ رضی اللہ عنہا سے بہتر عورت سے کرائی جائے گی چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اپنی بیٹی کی شادی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کرائی)۔

۳۷۷۸۶.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی ولادت نبوت سے پانچ سال قبل ہوئی جب کہ قریش بیت اللہ کی تعمیر کر رہے تھے۔ رواہ ابن سعد ۵۸۸

کلام:.......حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں واقدی ہے۔

۳۷۷۸۷.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب خنیس بن حذافہ کا انتقال ہوگیا تو میں نے حفصہ رضی اللہ عنہا کے لیے عثمان غنی رضی

اللہ عنہ کو پیش کش کی لیکن انھوں نے اعراض کر دیا میں نے یہ قصہ نبی کریم ﷺ خدمت میں عرض کیا: کہ عثمان پر بڑا تعجب اور افسوس ہے کہ میں نے انھیں حفصہ رضی اللہ عنہا کی پیشکش کی لیکن انھوں نے انکار کر دیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے عثمان کا نکاح ایسی عورت سے کرادیا تمہاری بیٹی سے بہتر ہے اور تمہاری بیٹی کا نکاح ایسے شخص سے کرادیا جو عثمان سے بہتر ہے چنانچہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے خود رسول اللہ ﷺ نے شادی کی اور اپنی بیٹی ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے عثمان رضی اللہ عنہ کی شادی کرادی۔ رواہ ابن سعد

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۳۷۷۸۸ ...... ''مسند عمر رضی اللہ عنہ'' ابووائل کی روایت ہے کہ ایک شخص کا ام سلمہ رضی اللہ عنہا پر کوئی حق تھا اس نے اس پر قسم کھالی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سے تیس۔ (۳۰) کوڑے لگائے جسم پر کوڑوں کا تشتر واضح تھا اور یہ کوڑے رائیگاں سمجھے گئے۔

رواہ ابوعبید فی الغریب وسفیان بن عیینۃ فی حدیثہ والا لکائی

۳۷۷۸۹ ...... عبدالملک بن حارث بن ھشام مخزومی اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے شوال میں نکاح کیا اور شوال ہی میں رخصتی عمل میں آئی۔ رواہ ابونعیم

۳۷۷۹۰ ...... ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب وہ مدینہ آئیں تو انھوں نے اہل مدینہ کو خبر کی کہ میں ابوامیہ بن مغیرہ کی بیٹی ہوں لوگوں نے انھیں جھٹلا دیا حتیٰ کہ لوگ حج کی تیاری میں مصروف ہوگئے اور لوگوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا اپنے گھر والوں کو خط لکھو چنانچہ ام سلمہ رضی اللہ عنہ نے خط لکھ بھیجا جب لوگ مدینہ واپس آئے تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی تصدیق کر دی اور ان کا زیادہ احترام واکرام کرنے لگے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جب میں نے زینب کو جنم دیا میرے پاس نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور مجھے پیغام نکاح دیا میں نے عرض کیا: مجھ جیسی عورت سے نکاح کیا جائے گا؟ سوفی الحال نکاح کرنے کا میرا ارادہ نہیں ہے میں عیالدار عورت ہوں اور میں ہوں بھی غیرت مند عورت۔ آپ نے فرمایا: میں تجھ سے بڑا ہوں۔ رہی اس قسم کی غیرت سو اللہ تعالیٰ اسے ختم کر دے گا رہی بات عیال کی وہ اللہ اور اس کے رسول کے سپرد ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے شادی کر لی اور آپ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس آنا شروع کر دیا اور فرماتے زینب رضی اللہ عنہا کہاں ہے؟ حتیٰ کہ عمار رضی اللہ عنہ آئے اور بولے: یہ لڑکی رسول اللہ ﷺ کے لیے رکاوٹ بنی ہوئی ہے چونکہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اسے دودھ پلاتی تھیں۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور پوچھا: زینب رضی اللہ عنہا کہاں ہے؟ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے اسے بنت ابی امیہ کے پاس بھیج دیا ہے اور ابن یاسر نے اسے لے لیا ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں آج رات تمہارے پاس آؤں گا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے چکی کے نیچے چمڑہ بچھایا اور کچھ جو پیسے جو میرے تھیلے میں پڑے ہوئے تھے کچھ چربی لی اور اس سے کھانا تیار کیا آپ ﷺ نے میرے یہاں رات بسر کی جب صبح ہوئی آپ نے فرمایا: بلاشبہ تمہاری تمہارے خاندان والوں کے ہاں عزت واحترام ہے اگر تم چاہو تو میں تمہارے ہاں سات دن بسر کروں اور پھر دوسری بیویوں کے ہاں بھی سات دن بسر کروں گا۔ رواہ ابن عساکر

ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا

۳۷۷۹۱ ...... عبدالرحمن بن ابزی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زینب بنت جحش کے جنازہ پر چار تکبیریں کہیں پھر ازواج مطہرات کی طرف پیغام بھیجا کہ زینب رضی اللہ عنہا کو کون قبر میں داخل کرے؟ ازواج نے جواب دیا: زینب کو وہی شخص قبر میں داخل کرے جو ان کی زندگی میں ان کے پاس زیادہ سے زیادہ حاضر ہوتا تھا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے تھے تم میں سے سب سے پہلے وہ میرے پاس آئے گی جس کے ہاتھ سب سے زیادہ لمبے ہوں گے چنانچہ ازواج مطہرات اپنے ہاتھ ایک دوسرے سے ملاتی تھیں کس کا زیادہ لمبا ہے حالانکہ اس کا مطلب یہ تھا کہ زنیب اللہ تعالیٰ کی راہ میں زیادہ سے زیادہ خیرات کرنے والی تھی۔ رواہ البزر وابن مندہ فی غرائب شعبۃ

۳۷۷۹۲..... نافع وغیرہ کی روایت ہے کہ پہلے مرد وزن برابر جنازے پر حاضر ہوتے تھے جب زینب بنت جحش رضی اللہ عنہ نے وفات پائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منادی سے اعلان کرایا کہ زینب رضی اللہ عنہا کے جنازہ پر صرف ان کا محرم ہی حاضر ہو چنانچہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! میں آپ کو ایک چیز دکھاتی ہوں جو میں نے حبشیوں کو اپنی عورتوں کے لیے کرتے دیکھا ہے چنانچہ (کمس وغیرہ سے) نعش بنائی اور پراس پر کپڑا ڈال کر اسے ڈھانپ دیا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف دیکھا فرمایا: یہ تو بہت اچھی چیز ہے اور اس سے ستر بھی زیادہ ہو جاتا ہے پھر آپ نے منادی کو حکم دیا کہ لوگوں میں اعلان کرو کہ اپنی ماں کے جنازہ میں شریک ہو جاؤ۔ رواہ ابن سعد

۳۷۷۹۳..... عمرہ بنت عبدالرحمٰن کی روایت ہے کہ جب زینب بنت جحش رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیت المال سے پانچ قسم کے کپڑے ان کے پاس بھیجے اور فرمایا جونسا چاہیں پسند فرمائیں۔ رواہ ابن سعد

۳۷۷۹۴..... قاسم بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ جب حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو یہ ازواج مطہرات میں سب سے پہلے آپ ﷺ کے ساتھ لاحق ہونے والی ہیں جب ان کا جنازہ قبر کے پاس لایا گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ قبر کے پاس کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا جب یہ بیمار ہوئی تو ہیں نے ازواج مطہرات کے پاس پیغام بھیجوایا کہ کون ان کی تیمارداری کرے گا؟ ازواج مطہرات نے کہا: ہم کریں گی میرے خیال میں انھوں نے تیمارداری کا حق ادا کر دیا پھر جب ان کی وفات ہوگئی تو میں نے ازواج مطہرات کے پاس پیغام بھیجا کہ کون ان کی تجہیز وتکفین کرے گا؟ انھوں نے کہا: ہم کریں گے یقیناً انھوں نے حق ادا کیا ہوگا پھر میں نے پیغام بھیجوایا کون ان کو قبر میں اتارے گا انھوں نے کہا: جس کو ان کے پاس ان کی زندگی میں آنا جانا حلال تھا میرا خیال ہے کہ اس میں بھی انھوں نے سچ اور حق کہا ہے لہٰذا! اے لوگو! تم سب یہاں سے ہٹ جاؤ پھر آپ نے لوگوں کو وہاں سے ہٹا دیا اور زینب رضی اللہ عنہ کے گھر والوں میں سے دو شخص انھیں قبر میں اتارنے کے لئے اترے۔ رواہ ابن سعد

۳۷۷۹۵..... عبدالرحمٰن بن ابزی سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے جنازہ پر چار تکبیریں کہیں پھر جب قبر میں اتارنے کا مرحلہ آیا تو ازواج مطہرات کی طرف پیغام بھیجوایا انھوں نے کہا: آپ کے لیے ان کو قبر میں اتارنا حلال نہیں ہے ان کو قبر وہی شخص اتارے گا جس کو ان کی زندگی میں ان کی طرف دیکھنا حلال تھا۔ رواہ ابن سعد

۳۷۷۹۶..... محمد بن منکدر سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب رضی اللہ عنہ قبرستان سے گزرے کو کچھ لوگ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہ کی قبر کھود رہے تھے دن انتہائی گرم تھا آپ نے لوگوں کو دیکھ کر فرمایا: کاش میں ان پر خیمہ نصب کرا دیتا پھر آپ نے ان پر خیمہ نصب کرا دیا اور قبر پر نصب کیا جانے والا یہ پہلا خیمہ تھا۔ رواہ ابن سعد

۳۷۷۹۷..... ثعلبہ بن ابی مالک سے مروی ہے کہ میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جس دن حکم بن ابی العاص فوت ہوئے تو ان کی قبر پر خیمہ نصب دیکھا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں نے برائی کی طرف کس قدر جلدی کی ہے اور ایک دوسرے کی نقل کرنے لگے ہیں میں تم حاضرین سے اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم جانتے ہو تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت زینب بنت جحش کی قبر پر خیمہ نصب کیا تھا؟ لوگوں نے جواب دیا جی ہاں ہمیں معلوم ہے۔ پھر پوچھا کیا تم نے اس پر کسی کو اعتراض کرتے سنا تھا؟ لوگوں نے کہا: نہیں۔

رواہ ابن سعد

۳۷۷۹۸..... عبداللہ بن ابی سلیط سے مروی ہے کہ میں نے ابواحمد بن جحش کو دیکھا کہ وہ حضرت زینب بنت جحش کی چارپائی کو اٹھائے ہوئے ہیں اور وہ رو رہا ہے اور لوگوں کے لیے رکاوٹ بن رہا ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: اے ابواحمد! چارپائی سے ہٹ جاؤ اور لوگوں کے لیے رکاوٹ نہ بنو لوگوں نے چارپائی پر بھیڑ کر لی تھی ابواحمد نے کہا: اے عمر، یہ وہ خاتون ہے کہ جس کے ذریعہ ہم نے خیر پائی ہے لہٰذا جس قدر مجھ سے ہو سکے گا میں اس عمل سے اپنی گرمی کو ٹھنڈک پہنچاؤں گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔ رواہ ابن سعد

۳۷۷۹۹..... عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انھوں نے حضرت زینب بنت جحش پر ۲۰ھ میں ایک گرم دن میں نماز جنازہ پڑھی میں نے دیکھا کہ ایک کپڑا ان کی قبر پر تان دیا گیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ قبر کے کنارے بیٹھے ہوئے ہیں اور

ابواحمد نابینا بھی ان کے ساتھ ہیں دفن کے وقت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ان کے ساتھ دیگر اکابر صحابہ بھی کھڑے ہوئے اور عمر بن محمد بن عبداللہ بن جحش اسامہ وعبداللہ ابنا ابی احمد بن جحش اور محمد بن طلحہ بن عبداللہ جوان کی بہن حمنہ بنت جحش کے لڑکے ہیں ان سب نے زنیب بنت جحش رضی اللہ عنہ کو قبر میں اتارا۔رواہ ابن سعد

۳۷۸۰۰ ...... واثلہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ اے فاطمہ رضی اللہ عنہا! سب سے پہلے میرے گھر والوں میں سے میرے ساتھ تو لاحق ہوگی اور میری ازواج میں میرے ساتھ سب سے پہلے زینب لاحق ہوگی اور وہ ہاتھوں میں سب سے لمبی ہے چنانچہ زنیب رضی اللہ عنہ جوتا گانٹھ لتیں تسمہ ڈال لیتی تھیں مشکیزہ درست کر لیتی یا ہر قسم کا برتن درست کر لیتی تھی مشکیزے اٹھاتی تھیں اور اللہ کی راہ میں زیادہ سے زیادہ خرچ کرتی تھیں اسی لیے رسول کریم ﷺ نے انھیں سب سے لمبی ہتھیلی والی کہا تھا۔رواہ ابن عساکر

۳۷۸۰۱ ... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت زنیب رضی اللہ عنہ ازواج مطہرات پر فخر کرتی تھیں اور کہتی تھیں کہ میری شادی رسول اللہ ﷺ سے خود اللہ تعالیٰ نے کرائی ہے لوگوں نے نہیں کرائی آپ نے روٹی اور گوشت سے میرا ولیمہ کیا ہے اور اصحاب کے متعلق آیات میرے ہی بارے میں نازل ہوئی ہیں۔رواہ ابن عساکر

ام المومنین حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہ

۳۷۸۰۲ ...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ خیبر کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے پاس صفیہ رضی اللہ عنہا لائی گئیں آپ کے سامنے دو شخص بھی لائے گئے ان میں سے ایک صفیہ رضی اللہ عنہا کا خاوند تھا اور دوسرا بھائی تھا الخ چنانچہ شب زفاف کو حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے آپ کے خیمہ کے اردگرد چکر لگاتے ہوئے رات گزاری جب رسول اللہ ﷺ نے قدموں کی چاپ سنی فرمایا: یہ کون ہے؟ جواب دیا: میں خالد بن زید ہوں رسول اللہ ﷺ ان کے پاس آئے اور فرمایا: یہاں کیسے آنا ہوا؟ عرض کیا: میں رات بھر سویا نہیں ہوں مجھے خوف تھا کہیں اس عورت کی وجہ سے آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچائے آپ نے ابوایوب رضی اللہ عنہ کو واپس چلے جانے کا حکم دیا اور وہ واپس چلے گئے۔رواہ ابن عساکر

۳۷۸۰۳ ...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ صفیہ رضی اللہ عنہا سے کچھ ناراض سے ہو گئے صفیہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! کیا تم رسول اللہ ﷺ کو راضی کر سکتی ہو اس کے صلہ میں میں اپنی باری کا دن تمہارے نام کر دوں گی؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے زعفران میں رنگی ہوئی چادر لی اور اسے خوشبو سے معطر کیا پھر آ کر نبی کریم ﷺ کے پہلو میں بیٹھ گئیں آپ نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا اپنی باری کا انتظار کرو آج تمہاری باری کا دن نہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے عطا کرے پھر عائشہ رضی اللہ عنہا نے ماجرا سنایا اور آپ صفیہ رضی اللہ عنہا سے رضامند ہو گئے۔رواہ ابن النجار

۳۷۸۰۴ ... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ صفیہ رضی اللہ عنہا صفی میں سے تھیں۔رواہ ابن النجار

فائدہ: ...... صفی: رسول اللہ ﷺ مال غنیمت سے کوئی چیز اپنے لیے پسند فرما لیتے تھے اسے صفی کہا جاتا تھا۔

۳۷۸۰۵ ... عروہ کی روایت ہے کہ ابوایوب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کا پہرہ دیتے ہوئے رات گزاری جب صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس زفاف کے لیے لائی گئیں صبح صبح جب رسول اللہ ﷺ باہر نکلے ابوایوب رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی آپ نے تکبیر کہنے کی وجہ دریافت فرمائی ابوایوب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ آج رات میں سویا نہیں ہوں آپ نے فرمایا: اے ابوایوب کیوں نہیں سوئے؟ عرض کیا: جب یہ عورت آپ کے پاس آئی مجھے یاد آیا کہ آپ نے اس کے باپ بھائی خاوند اور اس کے رشتہ داروں کو قتل کیا ہے اللہ کی قسم مجھے خوف ہوا کہیں یہ عورت آپ کو دھوکا نہ دے دے رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے اور ابوایوب رضی اللہ عنہ کی تعریف کی۔رواہ ابن عساکر

۳۷۸۰۶ ...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی قوم پر صبح ہونے سے پہلے حملہ آور نہ ہوتے جب صبح ہو جاتی اگر اذان سنتے تو حملہ کرنے سے رک جاتے اور اگر اذان کی آواز نہ سنتے حملہ کر دیتے آپ خیبر تشریف لائے جب کہ اہل خیبر اپنے قلعوں سے باہر نکل آئے تھے اور اپنے کام کاج کے لئے کھیتوں میں متفرق ہوئے تھے ان کے ساتھ ان کے لڑکے

ٹوکرے اور کلہاڑے وغیرہ بھی تھے جب انھوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہنے لگے یہ تو محمد اور اس کا لشکر ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اکبر خیبر ویرانگی کے قریب تر ہو چکا ہے جب ہم کسی قوم کے صحن میں اترتے ہیں تو ڈرسناتے ہوئے لوگوں کی صبح بہت بری ہوتی ہے رسول اللہ ﷺ نے لڑائی کا آغاز کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے فتح نصیب فرمائی غنیمت تقسیم کی گئیں اور صفیہ رضی اللہ عنہا حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے حصہ میں آئیں رسول اللہ ﷺ سے کہا گیا: ایک خوبصورت باندی دحیہ کلبی کے حصہ میں آئی ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے سات سروں کے بدلہ میں صفیہ رضی اللہ عنہا کو خرید لیا اور انھیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجوا دیا تاکہ ام سلیم رضی اللہ عنہا ان کی حالت درست کرلیں چنانچہ جب آپ نے صفیہ رضی اللہ عنہا کے پاس جانے کا ارادہ کیا لوگوں نے کہا: ہمیں معلوم نہیں آیا کہ آپ نے اسے اپنی باندی بنالیا ہے یا اس سے شادی کر لی ہے۔ جب آپ نے خیبر سے کوچ کیا صفیہ رضی اللہ عنہا کو اپنے پیچھے بٹھایا اور جب مدینہ کے قریب پہنچے سواری تیز کر دی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہی دستور تھا جب مدینہ کے قریب پہنچے سواریوں کو تیز کر لیتے تھے اس اثناء میں رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی ٹھوکر کھا کر گر پڑی جس سے آپ ﷺ اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا گر پڑے جب کہ نبی کریم ﷺ کی بیویاں یہ ماجرا دیکھ رہی تھیں وہ بول پڑیں: اللہ تعالیٰ اس یہودیہ کو دور رکھے اور اس کا برا کرے آپ نے صفیہ رضی اللہ عنہا پر پردہ کر دیا اور دوبارہ اپنے ساتھ اونٹنی پر سوار کرلیں۔ رواہ ابن ابی شیبة

ام المؤمنین حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا

۳۷۸۰۷..... شعبی کی روایت ہے کہ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی ملکیت تھیں آپ نے جویریہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کر دیا اور ان کے قبیلہ بنی مصطلق کے ہر فرد کی آزادی کو ان کا مہر قرار دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۳۷۸۰۸..... مجاہد کی روایت ہے کہ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: آپ کی ازواج مجھ پر فخر کرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تجھ سے شادی نہیں کی آپ نے فرمایا: کیا میں نے تمہارا مہر اتنا عظیم تر نہیں مقرر کیا؟ کیا تیری قوم کے چالیس لوگ آزاد نہیں کئے۔
رواہ عبدالرزاق

عالیہ بنت ظبیان

۳۷۸۰۹..... معمر، زہری سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے عالیہ بنت ظبیان کو طلاق دے دی پھر عالیہ سے اس کے چچازاد بھائی نے شادی کر لی یہ واقعہ ازواج مطہرات سے حرمت نکاح سے پہلے کا ہے چنانچہ عالیہ سے اس کے خاوند کی اولاد بھی ہوئی۔ رواہ عبدالرزاق

قتیلہ کندیہ

۳۷۸۱۰..... شعبی کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کندہ کی ایک عورت سے شادی کی تھی چنانچہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد وہ عورت لائی گئی۔
رواہ عبد الرزاق

۳۷۸۱۱..... داؤد بن ابی ھند کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ قبیلہ کندہ کی ایک عورت کی مالک تھے یعنی اس سے نکاح کیا ہوا تھا اس کا نام قتیلہ تھا وہ اپنی قوم کے ساتھ بعد میں مرتدہ ہوگئی پھر عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ نے اس سے نکاح کر لیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جب خبر ہوئی انھیں سخت رنج وملال ہوا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کی خدمت میں عرض کیا کہ اے خلیفہ رسول اللہ! اللہ کی قسم! یہ عورت آپ ﷺ کی ازواج میں سے نہیں ہے چونکہ آپ نے اس عورت کو نہ ہی اختیار دیا اور نہ ہی اس سے پردہ کرایا اور اس کے مرتدہ ہو جانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کو اس سے بری کر دیا ہے۔ رواہ ابن سعد

ام المؤمنین میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہ

۳۷۸۱۲ مولائے ابن عباس عکرمہ کی روایت ہے کہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے اپنے تئیں نبی کریم ﷺ کے سپرد کر دیئے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۳۷۸۱۳ معمر زہری اور قتادہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے اپنے تئیں نبی کریم ﷺ کے سپرد کر دیئے تھے یعنی اپنا نفس نبی کریم ﷺ کو ہبہ کر دیا تھا۔ رواہ عبدالرزاق

ذیل ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن

۳۷۸۱۴ ابراہیم بن سعد اپنے والد اور دادا کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو ازواج مطہرات کے ساتھ حج کرانے" اس سال کہ جس میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی بھیجا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ازواج مطہرات کے اونٹوں کے آگے آگے چلتے تھے اور کسی کو بھی قریب نہ آنے دیتے تھے دور سے ہی کوئی اس قافلہ کو دیکھ سکتا تھا جب کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ان کے پیچھے پیچھے چلتے تھے ساری ازواج مطہرات اپنے اپنے ھودج میں ہوتی تھیں جب یہ دونوں حضرات ازواج کو کسی گھاٹی میں اتارتے یہ دونوں الگ ہو کر بیٹھ جاتے اور ان کے پاس کسی کو نہ آنے دیتے۔ رواہ ابن سعد

۳۷۸۱۵ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اسماء بنت نعمان سے مہاجرین ابی امیہ نے نکاح کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دونوں کو سزا دینے کا ارادہ کیا تو اسماء کہنے لگی: اللہ کی قسم! مجھ سے نہ تو پردہ کر دیا گیا اور نہ ہی مجھے ام المؤمنین کے لقب سے پکارا گیا اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سزا دینے سے رک گئے۔ رواہ ابن سعد

۳۷۸۱۶ ابو جعفر کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ازواج مطہرات کو حج و عمرہ کرنے سے منع فرما دیا تھا۔ رواہ ابن سعد

۳۷۸۱۷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں حج و عمرہ کرنے سے منع کیا تھا حتیٰ کہ جب ان کے دور خلافت کا آخری سال آیا انھوں نے ہمیں حج کرنے کی اجازت دے دی۔ رواہ ابن سعد و ابونعیم فی المعرفة

۳۷۸۱۸ مسور بن مخرمہ کی روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو چالیس ہزار دینار میں زمین بیچی عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حاصل ہونے والا مال بنی زہرہ کے فقراء، مسکین اور امہات المؤمنین میں تقسیم کیا مسور کہتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حصہ کا مال مجھے دیگر ان کے پاس بھیجا جب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ میرے بعد تمہارے اوپر۔ (ازواج مطہرات پر) صرف نیک و صالح لوگ ہی مہربان ہوں گے اللہ تعالیٰ ابن عوف کو جنت کے مخصوص چشمہ سلسبیل سے پانی پلائے۔ رواہ ابونعیم

۳۷۸۱۹ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھ پر جھک کر فرمایا: بلاشبہ تم۔ (ازواج مطہرات) میرے ترکہ کا اہم ترین سرمایہ ہو میرے بعد تمہارے اوپر صرف نیک و صالح اور صبر کرنے والے لوگ ہی مہربان ہوں گے۔ رواہ ابونعیم

۳۷۸۲۰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مرض الوفات میں اپنی ازواج مطہرات کو جمع کیا اور پھر فرمایا: تمہاری حفاظت وہی لوگ کریں گے جو صابر و صادق ہوں گے۔ رواہ الحسن ابن سفیان و ابن عساکر

۳۷۸۲۱.....عروہ کی روایت ہے کہ خولہ بنت حکیم بن اوقص جو کہ بنی سلیم کی ایک عورت ہے یہ منجملہ ان عورتوں میں سے ہے جنھوں نے اپنے تئیں نبی کریم ﷺ کے سپرد کردیئے تھے میں نے نہیں سنا کہ آپ نے اس کا بوسہ تک بھی لیا ہو۔رواہ عبدالرزاق

۳۷۸۲۲.....عروہ کی روایت ہے کہ جب کندیہ نبی کریم ﷺ کے پاس لائی گئی بولی "اعوذ باللہ منک" میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں آپ نے فرمایا: عظیم ذات کی پناہ مانگی ہے لہٰذا اپنے خاندان والوں کے پاس چلی جاؤ۔رواہ عبدالرزاق

قد تمت بحمدالله وحسن توفيقه ترجمة الجزء الثالث عشر من كنز العمال بلعلامة علاء الدين على المتقى الهندى رحمه الله تعالىٰ المتوفى مسنة ۹۷۵ھ. يوم الاحد ۱۶ لربيع الثانى سنة ۱۴۲۹ھ، الموافق ۱۳ نيسان (ابريل) سنة ۲۰۰۸م والساعة اربع والنصف من المساء.

وندعوالله سبحانه وتعالىٰ ان ينفعنا به ويوفقنا لما يحبه و يرضاه وصلى الله على خير خلقه سيدنا محمد وآله وصحبه اجمعين وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين. آمين.

المترجم: ابوعبداللہ محمد یوسف تنولی